ذلک ہدی اللہ یہدی بہ من یشاء

الحمد للہ کہ کتاب مقدس مستطاب الہام انتساب موید بتائید روح القدس اعنی

اعجاز عیسوی

المُلقّب بہ

مصقلہ تحریف

سنہ [illegible] عیسوی

من تصنیف جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی باہتمام سید میر حسن رضوی

در مطبع رضوی واقع دہلی مطبوع شد

یا فتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاکہہ لاکہہ شکر اور تعریف اوس خدائے پاک کو کہ جسنے ہمکو اپنے رسول مقبول کے طفیل سے خلعت ایمان سے ممتاز کرکے وہ توفیق دی کہ شبہون اور اعتراضون منکرون اور ملحدون کو جو ان سے بہ نسبت ملت حقہ احمدیہ کے تعصب یا سفاہت سے سرزد ہوئی یا ہوتی ہین دفع کرین اور اپنے فضل مجید سے اون خرابیون پر جو انکی کتب مین بسبب خباثت ملحدون بسبب شرارت اون لوگونکے جو ٹہیک ٹہیک مصداق آیۃ وافی ہدایت فویل للذین یکتبون الکتب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا کے ہین واقع ہوئی تہین ایسا مطلع کیا کہ آسانی سے ہمکو ممکن ہوا کہ اثبات تحریف کا اون کتب مین کرسکین اور ہزار ہزار درود سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ جن پر وہ کلام اعجاز التیام اوترا کہ بمضمون ہدایت مشحون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے کسی ملحد و منکر سے آج تک ایک حرف اوسکا بہی محرف نہو سکا اور سو سو رحمت خدا کی آل اور اصحاب خیر البشر پر کہ جنکے وسیلہ سے نقش گمراہی اور کفر کا اکثر جا سے مٹا اور نور توحید کا دلون مین خلقت کے بجائے خار و خسک بت پرستی اور آتش پرستی اور تثلیث کے جما اما بعد حمد اور نعت کے واضح ہو کہ اگرچہ پادری صاحب فرقہ پروٹسٹنٹ کے حرف بانٹنے

ترجمون اپنی کتب مقدسہ کے اور سنانے اونکے پہ اکتفا کرتے تو مسلمانونکو اونسے کچہ
تعرض نہوتا لاکن دے اصول ملت اسلامیہ پر اپنی تحریر اور تقریر مین طعن کرتے ہین اور
اونکی زبان اور قلم پروا ہی تباہی اعتراض بہ نسبت حضرت خاتم النبیین کے گذرتے ہین
اور اپنی تحریر اور تقریر مین کبھی کبھی ایسا ہی دعوی کرتے ہین کہ اگر کوئی ہمکو جواب دیگا
لاجواب ہوگا اور اونکے چند مسائل ہین جن پر اونکا بڑا شور و غل ہے بڑا مسئلہ تحریف کا
ہے اور حق یہی ہے کہ باقی اونکے سب مسئلے اسکی فروع ہین اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ اس
باب مین ایک رسالہ مستقلہ لکہا جاوے اور اوسمین حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچہ
بسط کے ساتہہ بیان ہو کہ اوس سے حقیت دعوی اہل اسلام کی بخوبی ظاہر ہو جاوے اب
کئی امر واجب الاظہار ہین اول یہہ کہ تحریف کہتے ہین بات کے بدل ڈالنے کو اور بدل
ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے ہو اوسکو تحریف معنوی کہتے ہین خواہ باعتبار لفظ کے
اور اسکو تحریف لفظی کہتے ہین پہر تحریف لفظی خواہ اسطرح پر ہو کہ ایک لفظ کو دوسرے
لفظ کے موضع مین رکہدین خواہ اسطور پر کہ کسی لفظ کو اپنی طرف سے بڑہاوین یا گہٹاوین
اور جب معنے تحریف کے معلوم ہوگئے تو جاننا چاہئے کہ ہم دعوی کرتے ہین کہ بلاشبہ کتابون
عہد عتیق اور جدید مین تحریف معنوی اور لفظی دونون طور مین آئین ہین لیکن جو تحریف معنوی
مین ہا بین عیسائیون اور اہل اسلام کے نزاع نہین تو اس رسالہ مین اثبات اسکا کیا جا
اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اوسکا تین مقصدون اس رسالہ مین ہوگا اور
بالاصالہ اسی سے گفتگو آونگی گو بالتبع اور امر کا بہی ذکر آجاوے اور انشاء اللہ علماء
محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ اون کتب کے بعض جا سے بین بعض
نمط بعض لفظ سے بدلا گیا اور بعض جا لفظ یا جملہ بڑہایا گیا اور بعض جا سے لفظ یا جملہ اوڑا
اسکو ہم تحریف اون کتب کی کہتے ہین خواہ اسکو عیسائی لوگ کہین کہ شرارت
سے قصداً ظہور مین آئی خواہ بسبب مفقود ہونے تواتر لفظی کے غلطی کاتبون

یا ہم اصلاح دینے والون کی طرف نسبت کرین کیونکہ ہمارے دعوی مین سب مضمون
تحریف لفظی مین مراد عام ہی کہ قصداً واقع ہو یا بغیر قصد کے دوم یہہ کہ جو کچھہ اس رسالہ
مین منقول ہوگا وہ کتابون معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتلک سے مثل تاریخ
یوسیبیس اور تفسیر ہارن جو سنہ ۱۸۲۲ع مین لنڈن مین چھپی اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ جو لندن مین چھپی ہی اور تفسیر لاردنر جو سنہ ۱۸۲۷ع مین لندن مین چھپی ہی اور
دس جلدون مین ہی اور تفسیر جارج ڈوالی اور رچرڈ مینٹ جو سنہ ۱۸۴۸ع مین لندن مین چھپی
ہی وغیرہا کے منقول ہوگا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل بطور
حاصل مضمون کے عمل مین آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوم یہہ کہ ترجمہ درسون کتب مقدسہ
کا اون ترجمون سے نقل کرینگے جنکو بادریون فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہی اور وہ نقل بقدر
حاجت کے کبھی فقط اردو ترجمہ سے اور کبھی اردو اور فارسی اور کبھی اردو اور فارسی اور
عربی سے عمل مین آویگی اور بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حوالہ ترجمون انگریزیکا
بھی دیا جائیگا کیونکہ عادت حضرات پروٹسٹنٹون کی ہی کہ جب کسی موضع مین ترجمہ
اونکے قول کے مخالف پڑے فرماتے ہین کہ مترجم نے غلطی کی گو وہ مترجم بھی انہین کے فرقہ
کا تہا اور جب بہت ترجمے مختلف مترجمونکے ہون تو شاید ایسا ارشاد نہ کرین گے اور
صورت ارشاد مین طرف ثانی کو بہی گنجایش ہوگی چہارم یہہ کہ جو ترجمے اردو اور فارسی کے
بدلتے رہتے ہین تو اس لئے اس رسالہ مین جن ترجمون سے نقل ہوگی اونکو بیان کرتا ہون
مین ایک ترجمہ اردو پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا جو سنہ ۱۸۲۲ع مین شیورام پور کے چھاپہ
خانہ مین چھپا ہی اور ایک اور ترجمہ اردو کا جو تمام کتابون عہد عتیق کا دو جلد مین کلکتہ
مین چھپا ہی منجملہ جلد اول پیدائش سے استیر تک سنہ ۱۸۴۲ع مین اور جلد دوسری
کتاب ایوب سے ملاکیا تک سنہ ۱۸۴۳ع مین اور ایک ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا چار
جلدون مین منجملہ جلد اول پیدائش سے استثنا تک جو سنہ ۱۸۳۹ع مین بلدہ لندن

اور تین جلدین سنه ۱۸۳۸ع مین کلکته مین چہپی ہین اور ایک اور ترجمه فارسیه تمام عہد عتیق کا دو جلد
مین جو سنه ۱۸۴۵ع مطابق سنه ۱۲۶۱ ہجری مین بلده ادن برغ (یعنی دار الخلافه سکاٹلنڈ) مین چہپا ہی اور ایک ترجمه
عربیه عہد عتیق اور جدید کا جو سنه ۱۸۳۱ع مین ایک جلد کے اندر لندن مین چہپا ہی اور ترجمے اردو
عہد جدید کے منطبعه سنه ۱۸۳۹ع اور سنه ۱۸۴۱ع اور سنه ۱۸۴۳ع اور سنه ۱۸۴۴ع جو کلکته مین چہپی ہین اور ترجمه
فارسیه عہد جدید کا جو سنه ۱۸۴۳ع مین کلکته مین چہپا ہی اور پروٹسٹنٹون کے ترجمے انگریزی مہری
منطبعه سنه ۱۸۱۹ع اور سنه ۱۸۳۰ع اور سنه ۱۸۳۵ع اور سنه ۱۸۳۶ع کے اور رومن کاتلک کا ترجمه انگریزی
جو سنه ۱۸۴۴ع مین بلده ڈبلن مین چہپا ہی تنبیہ یہه که بعض جا اس رساله مین ملحدونکی کتابون سے
بہی نقل آویگی اس سے کوئی یون نه سمجہے کہ ہم خدا نخواسته ملحدون کو اچہا یا اونکے کلام کو سند
سمجہتے ہین یا اونکی تحریر ہمکو پسند آتی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے نزدیک وے سب مردود
اور کافر ہین اور کلام اونکے محض کفر اور قابل نفرت کے ہی اور بلاشبه ہم دشمن
موسیٰ اور عیسیٰ اور اور انبیا علیہم السلام کو برابر دشمن محمد صلی الله علیه وسلم کے گنتے
ہین اور یہہ بات تو ایک ہمارے مذہب کی ضروریات سے ہی بلکہ وہ نقل محض اسلئے ہی کہ مسلمانونکو
معلوم ہو جاوے کہ جو طعن کہ فرقه پروٹسٹنٹ والون نے به نسبت قرآن یا حدیث یا حضرت
خاتم النبیین کے آج تک کئے ہین وے به نسبت اون طعنون کے جو ملحدون نے به نسبت
توریت اور انجیل اور اور کتب انبیا کے اور عیسیٰ اور موسیٰ اور اور انبیا علیہم السلام
کے کئے ہین کچہه بہی نہین بلکہ حقیقةً اس فرقه والون نے ایسے واہی تباہی اعتراض کرنے
اونہین ملحدون سے سیکہے ہین اور بعض جا اونہین کے اعتراضونکو لے لیا ہے جیسا کہ
یہه بات بخوبی اوسپر واضح ہے جسنے ملحدونکی کتابون کو دیکہا ہی مثل تصنیفات اسپای
نوزا اور کتاب تو لینڈ جسکا نام آمن لوا سنه ۱۸۵۸ع مین چہپی ہے اور چہه رسالے دلسن
کے جو سنه ۱۸۲۰ع سے سنه ۱۸۴۹ع تک چہپی ہین اور کتاب موزل فلاسفر جو سنه ۱۸۴۴ع مین چہپی ہے
اور کتاب جب جو سنه ۱۸۴۷ع مین چہپی ہی اور کتاب اکسیہومو جو سنه ۱۸۱۳ع مین لندن مین چہپی ہے

اور کتاب ٹومس پین کے اور کتاب جی ہوان ویلڈ (یعنے یہواہ کی نقاب اوٹہائی گئی) جو
سنہ ۱۸۱۶ء مین لندن مین چہپی ہے اور کتاب یونیجر جسکا ترجمہ جانسن نے کیا اور وہ سنہ ۱۸۱۹ء
مین لندن مین چہپا اور کتاب کلارک جو سنہ ۱۸۳۹ء مین لندن مین چہپی ہے اور کتاب ڈیوٹ جو
سنہ ۱۸۴۳ء مین بوسٹن مین چہپی ہے اور کتاب اسٹراس جو سنہ ۱۸۴۶ء مین لندن مین چہپی ہے
اور کتاب پاڑکر جو سنہ ۱۸۵۲ء مین لندن مین چہپی اور کتاب ہوب اور کتاب لاڑد بولنگ بروک
اور کتاب زبارس جو جرمنی زبان مین ہی اور کتاب الاہیو پامر اور تصنیفات والٹر اور تصنیفات
روسو اور تصنیفات پالفری اور کتاب ریلین گریفیتہ اور کتاب اہمتہہ اور کتاب نیومن فیرنس
اوف فیتہ اور اور اور جو تفصیل اونکی موجب طوالت ہی اور اکثر کے نام کی فرد تفصیل آخر کتاب
پارکر مین لگی ہوئی ہی اور اس قسم کی اکثر کتابین مطبع چاپ مین کے اندر لندن مین چہپین ہین
اور چہپتی جاتی ہین اور الحادنے پرلے درجہ کا جرمن مین اور کثرت سے فرانس مین سر اوٹہا
رکہا ہی اور لندن مین بہی کثرت اس فرقہ کی روز بروز ہوتی جاتی ہی جیسا انشاء اللہ آخر
مین کچہہ حال اسکا مرقوم ہوگا اور اس رسالہ مین ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ
ہی اور نام اسکا اعجاز عیسوی رکہا گیا اللہ تعالی موافق نام اسکے اسکو کرے اور خاتمہ اسکے
مولف کا بخیر فرماکے اوسکو قرب جوار رحمت اپنی مین رکہے اور شروع اور ختتام اس
رسالہ کا سنہ ۱۲۷۰ ایک ہزار دوسوستر ہجری مین ظہور مین آیا مقدمہ اور اسمین تین فصلین
مین پہلی فصل اس امر کے بیان مین کہ عہد عتیق کی کتابون اور اونکے مصنفون کا کیا کیا نام
ہی اور بیان کچہہ حال بعض اون کتب مین عہد عتیق کی دو قسم کی کتابین ہین ایک وے جو
جمہور مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تہے دوسرے وے جو اون مین اختلاف تہا
قسم اول کی اڑتیس کتابین ہین ۱ کتاب پیدائش ۲ کتاب خروج ۳ کتاب احبار ۴ کتاب
گنتی ۵ کتاب استثنا ۶ کتاب یوشع ۷ کتاب القضات ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب اول
سموئیل ۱۰ کتاب دوم سموئیل ۱۱ کتاب اول سلاطین ۱۲ کتاب دوم سلاطین ۱۳

کتاب اول اخبار الایام ۱۴ کتاب دوم اخبار الایام ۱۵ کتاب اول عزرا ۱۶ کتاب دوم
عزرا کہ اسکو کتاب نحمیا بھی کہتے ہین ۱۷ کتاب ایوب ۱۸ زبور داؤد ۱۹ امثال سلیمان ۲۰
کتاب جامع ۲۱ نشید الانشاد ۲۲ کتاب اشعیا ۲۳ کتاب یرمیا ۲۴ مراثی یرمیا ۲۵ کتاب
حزقیل ۲۶ کتاب دانیال ۲۷ کتاب ہوشع ۲۸ کتاب یوئیل ۲۹ کتاب عاموس ۳۰ کتاب
عوبدیا ۳۱ کتاب یوناہ ۳۲ کتاب میخا ۳۳ کتاب ناحوم ۳۴ کتاب حبقوق ۳۵ کتاب
صفونیا ۳۶ کتاب حجی ۳۷ کتاب ذکریا ۳۸ کتاب ملاخیا اور ان کتابون کو یہودی لوگ
بھی مانتے ہین اور کتاب پیدایش سے استثنا تک پانچون کتابون کو تصنیف موسی علیہ السلام
کی کہتے ہین اسطرح پر کہ یونہی مسیحی بھی اور بعض اور محققین بڑے جو بعد اوسکے ہوئے کہتے
ہین کہ کتاب پیدایش کو موسی علیہ السلام نے اوسوقت مین لکھا ہی جب کہ مدین مین اپنے
خسر کے گھر بکریان چراتے تھے اور یہہ ڈورٹ کہتا ہی کہ بعد نکال لانے بنی اسرائیل کے
مصر سے اور رب موسی بن نکمان کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسی علیہ السلام پہاڑ پر
رہے تھے اوسوقت خدا نے سب مضمون اس کتاب کا اونکو فرما دیا تھا اور بعد نزول
پہاڑ کے اونہون نے اس کتاب کو لکھا اور یہی قول مختار بعض اور علماء یہود کا بھی
ہی اور قول دوسرا مختار جمہور متاخرین کا ہے اور اول کے موافق لازم آتا ہے کہ
یہہ کتاب الہام کے موافق مرقوم نہوا اور کتاب خروج کی محققین مظنون یون ہے کہ
موسی علیہ السلام نے بعد ملنے الواح اور تیار ہونے صندوق کے لکھی ہے اور کتاب
گنتی کے محققین یہہ گمان ہے کہ یہہ میدان مواب مین لکھی گئی جیسا کہ ورس تیرھوین باب
چھتیسوین اوس کتاب سے سمجھا جاتا ہے اور کتاب استثنا کے محققین یہہ گمان ہے کہ یہہ
بھی میدان مواب مین تھوڑے دنون پہلے موت موسی علیہ السلام کے لکھی گئی جیسا ملانے
ورس ۵ باب ۱ سے سات ورس آباب ۳۴ اس کتاب کے پوچھا جاتا ہے اور کتاب
یوشع کی جرہارڈ اور ڈیوڈ پیٹی اور ہیوٹ اور بشپ پاٹرک اور ٹاملائن اور ڈاکٹر گرے

نزدیک تصنیف یوشع علیہ السلام کی ہے اور ڈاکٹر لائٹ فٹ کے نزدیک تصنیف فنحاس کی
کی اور کالوین کے نزدیک لعازر کی اور ہنری کے نزدیک یرمیا علیہ السلام کے
اور دانئل کے نزدیک صموئیل علیہ السلام کی ہے اور تطبیق دینے ورس ۲۰ باب ۱۵
اس کتاب سے ورس ۱۶ اور ۷ اور ۸ باب ۵ کتاب دوسرے صموئیل کے ساتھہ ظاہر
ہوتا ہے کہ یہہ کتاب ساتوین برس سلطنت داؤد علیہ السلام سے پہلے لکھی گئی ہے گو لکھنے
والا اسکا کوئی ہو اور عہد یوشع علیہ السلام سے اوس عہد تک کبہی گذرا ہو اور کتاب
القضات مین بہی بڑا ہی اختلاف ہے بعضے اوسکو تصنیف فنحاس کی اور بعضے حزقیا کی
اور بعضے یرمیا کی اور بعضے حزقیل کی اور بعضے عزرا کی بتلاتے ہین پہر بعضے انمین کہتے
ہین کہ اسکے مصنف نے اسکو ملفوظات سے اور بعضے کہتے ہین کہ کاغذ دفتر سے دیکہہ کر لکہا
ہوگا اور یہودی کہتے ہین کہ یہہ تصنیف صموئیل علیہ السلام کی ہے اور اس صورت مین کہ
مصنف اوسکا حزقیا ہو وہ کتاب الہامی ہی نہین اسلئے کہ وہ بادشاہ تہا نہ نبی اور کتاب
راعوث مین بہی اختلاف ہی بعضے حزقیا کی اور بعضے عزرا کی اور یہودی اور جمہور عیسائی
انکلون صموئیل علیہ السلام کی تصنیف کہتے ہین اور یہہ کتاب بہی صورت اول مین الہامی
نہین ہوسکتی جیسا اوپر گذرا اور کتاب اول صموئیل مین چوبیس باب تصنیف صموئیل علیہ السلام
کی اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئیل کی تصنیف گاڈ اور ناتان
کی کہتے ہین مگر یہہ معلوم نہین کہ گاڈ کی تصنیف کسقدر اور ناتان کی کسقدر ہے اور کتاب
اول اور دوم سلاطین مین بہی بڑا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ داؤد اور سلیمان
اور حزقیا نے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا حال لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو گاڈ
اور ناتان اور اشعیا اور یرمیا اور اور پیغمبرون نے جو سلطنت اسرائیل
اور یہودا کے وقت مین تہے لکہا ہے اور کتاب اول اور دوم اخبار الایام کو
عبری لوگ تصنیف عزرا کی بتلاتے ہین کہ اونہون نے بعد [illegible] کی کے قید بابل سے

بعد دیجی اور ذکریا علیہما السّلام کے لکھے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مصنف انکا وہی ہے جو مصنف
کتابون سلاطین کا ہے اور کتاب نحمیا کو اتھانیشیس اور اپی فی نیس اور کریز اسٹم وغیرہم تصنیف
عزرا کی اور بعضے تصنیف نحمیا کی بتلاتے ہین اور قول دوسرا مختار ہے مگر وہ سب کتاب اس
مختار کی موافق بہی تصنیف نحمیا کی ہنین ہو سکتی جیسا انشاء اللہ فصل دوسری مقصد دوسری مین
ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایوب کا حال تو بہت ہی برا ہے اسلئے کہ اولا اسی بات مین اختلاف ہے کہ
ایوب کوئی شخص تہا یا محض اسم فرضی ہے ربّی مَیمانی دیز جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے اور لیکلرک
اور میکالس اور سٹملر اور ریشب اسٹاک وغیرہم کہتے ہین کہ ایوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب
اوسکی محض ایک افسانہ اور جہوٹی کہانی ہے اور کامٹ اور داہن وغیرہما کہتے ہین کہ ایوب کوئی شخص تہا
پہر ثانیا مقرین وجود مین اونکے زمانہ مین اختلاف ہے بعضے ہم عہد موسی علیہ السلام اور بعضے بعد زمانہ
یوشع علیہ السلام کے ہم عہد قضات کے اور بعضے ہم عہد اخاسی رُوس یا اردشیر بادشاہ ایران کے
اور بعضے ہم عہد سلیمان علیہ السلام کے اور بعضے ہم عہد بخت نصر کے اور بعضے ہم عہد یعقوب علیہ السلام
کے کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین تہے جو بیشتر تشریف لانے ابراہیم علیہ السلام کے
سے ملک کنعان مین گذرا ہے اور نصاریٰ کہتے ہین کہ بلکا ہین خیالو نکا دلیل کافی اونکی کم روزی کی
ہے پہر ثالثا اسمین کہ عوظ بستی اونکی جسکا ذکر درس اول باب اول مین ہے کس ملک مین ہتی اختلاف
ہے بو جارٹ اور سپاٹہم اور کامٹ وغیرہم کہتے ہین کہ زمین ریگستان علاقہ ملک عرب مین اور میکالس
اور الجن درہ دمشق مین بتلاتے ہین اور ریشب لود اور آرچ بشپ ماجی اور ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر گود
اور بعض متاخرین کہتے ہین کہ عوظ نام ادومیہ کا ہے پہر رابعا مصنف اوس کتاب مین اختلاف ہے
بعضے الیہو کو اور بعضے ایوب کو اور بعضے موسے علیہ السلام کو اور بعضے سلیمان علیہ السلام کو
اور بعضے اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ کوئی شخص منسا بادشاہ کی وقت مین
تہا کہ نام اوسکا معلوم نہین اور بعضے حزقیل اور بعضے عزرا کو کہتے ہین اور الجن کہتا ہے کہ مصنف
اسکا کوئی شخص اولاد الیہو سے ہے اور جو موسے علیہ السلام کو کہتے ہین پہر اونمین اختلاف ہے

بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسی نے ابتدا اوسکو تصنیف کرکے عبری مین لکھا ہے اور اورجن کے نزدیک حضرت موسیٰ نے عبری مین سریانی سے ترجمہ کیا ہے پس اس کتاب مین باعتبار تفصیل کے بائیس وجہ سے اختلاف ہے شاید انہین اختلاف کا لحاظ کرکے جناب تونہ مصلح دین عیسوی نے جو پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین فرمایا ہوگا کہ وہ تو ایک کہانی ہے جیسا کہ وارد صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مین لکھتا ہے اور زبور داؤد کا حال بھی قریب کتاب ایوب کے ہے اولاً اختلاف اوسکے مصنف مین ہے قدما سے اورجن اور کریزاسٹم اور اگستائن اور انبروس اور یوتہمیش اور اور قدما کہتے ہین کہ ساری کتاب زبور تصنیف داؤد علیہ السلام کی ہے اور اونکے مقابلے مین ہلیری اور اہتانیشیس و جیروم اور یوسیبیس اور اور مشایخ اوسکے منکر ہین اور ہارن صاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض مفسرون نے بعض زبورون کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس مین تصنیف ہوئی ہین لیکن یہہ رای ضعیف ہے انتہے ملخصاً اور دوسرے فرقہ کے نزدیک اکتیس زبور سے ایسے ہین کہ اونکا مصنف معلوم نہین اور باقی سے دس زبور نوّے سے ننانوین تک تصنیف موسیٰ علیہ السلام کی اور اکہتر زبور داؤد علیہ السلام کی اور بارہ زبور آساف کی مگر جو بہترویں اور اناسیویں زبور کو جو آساف کی طرف منسوب ہین بعض نے انکا کہا ہے کہ وے تصنیف آساف کی نہین اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹون کے اور اسیجا بہی بعضون نے کہا ہے کہ یہہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہین کہ اوسنے انکے نام پر کر دئیے ہین اور اٹہاسیوان زبور ہیمان کی اور نواسیوان زبور اتہان کی اور بہتروان اور ایکسوستائیسوان سلیمان علیہ السلام کی اور تین زبور جدوتہن کی تصنیف ہین اور بعض کسی اور کی پس اکتیس زبور کا مصنف مجہول الحال اور بعض کا موسیٰ علیہ السلام اور بعض کا داؤد علیہ السلام اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض کا آساف اور بعض کا ہیمان اور بعض کا اتہان اور بعض کا جدوتہن اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور بعض کا کوئی اور انکا اور کالمٹ صاحب کہتے ہین کہ زبور مین داؤد کی تصنیف سے کل پینتالیس زبور ہین اور بس باقی اورون کی تصنیف ہین اور علماء یہود کہتے ہین کہ یہ زبور تصنیف ان شخصون کی ہین

دو وجہ سے باعتبار وجود اور عدم وجود کے اور ساٹھ وجہ سے باعتبار زمانہ وجود کے اور تین وجہ سے باعتبار وطن کے اور دس وجہ سے باعتبار مصنف کے

آدم ابراہیم موسیٰ اساف ہمان جدوتھن تین نبی قورح کے اور داؤد نے سب زبورونکو لیکر
ایک جلد مین جمع کردیا ہے تو داؤد فقط ایک جلد مین جمع کرنے والے ہین نہ مصنف اور یہہ قول
ضعیف ہے ہارن صاحب کہتے ہین کہ مختار علما متاخرین یہود اور تمام مفسرین عیسائیونکا یہہ ہے کہ یہہ
کتاب تصنیف ان شخصون کی ہے موسے داؤد سلیمان اساف ہمان ایتان جدوتھن اور تین بیٹے
قورح کے پہر ثانیاً اس مین اختلاف ہے کہ کس زمانہ مین ایک جلد مین جمع ہوئے ہین بعضے زمانے
داؤد علیہ السلام مین اور بعضے زمانہ حزقیا مین کہ جامعین ملازمین اور دوست حزقیا کے تہے
اور بعضے مختلف زمانون مین کہتے ہین پہر ثالثاً اختلاف ہے کہ نام اون زبورون کے الہامی ہین
یا غیر الہامی کہ کسی غیر نبی نے نام اون زبورونکا اپنی طرف سے رکہدیا اور کتاب امثال
سلیمان کو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلاتے ہین مگر یہہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ
اور تکرار فقرونکا اور رسس باب تیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہین اور
انشاء اللہ آگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل اسکی نہین کہ سلیمان علیہ السلام نے اس کتاب کو جمع
کیا ہو اسلئے رائے جمہور یہہ ہے کہ بہت لوگون نے مثل حزقیا اور اشعیا اور شاید عزرا نے
بہی جمع کیا ہے اور اگر اور لموئیل معلوم نہین کہ کون شخص ہین بعضون نے وہم کیا ہے کہ یہہ نام
سلیمان علیہ السلام کے تہے مگر مستر ہولڈن نے اس خیال باطل کو خوب ہی طرح رد کیا ہے
اور مضمون باب تیسوین اور اکتیسوین کا اس خیال فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ مین بہی بڑا
اختلاف ہے بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اور ربی قمحی کہ یہود کا عالم مشہور ہے تصنیف
اشعیا علیہ السلام کی اور تالمود ہی کی علما تصنیف حزقیا کی بتلاتے ہین اور گروٹیس کہتا ہے کہ
بحکم زروبابل کے اوسکے بیٹے ابیہود کی تعلیم کے لئے کسی شخص نے تصنیف کی تہی اور جہان کہ عالم عیسائی
ہے اور بعضے علما جرمن کے خیال کرتے ہین کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی تہی اور زرقیل کہتا ہے
کہ انیٹوکس ایپی فانس کے وقت مین لکہی گئی اور یہودی لوگ جب قید سے چہوٹ کر آئے تہے اوس
وقت اونہون نے اس کتاب کے مضمون کو بدعتی اور اختلافی سمجہہ کر کتب الہامی سے الگ کردیا تہا

مگر پیچھے سے پھر ملا لیے گئے اور رشید الانث ڈکو بعضے تصنیف سلیمان علیہ السلام یا کسی ہم عہد اونکے کی کہتے ہین اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعضے متاخرین کہتے ہین کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اوسکو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصہ کے پیچھے سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوئی ہے تہیوڈر دوجو بشپ سوشیا کا تہا اور جو بتے اور پانچوین صدی مین گذرا ہے اس کتاب کو اور کتاب ایوب کو بہت ہی برا کہتا ہے اور تیمن اور لیکلرک کو بہی اوسکی صداقت پہ کلام تہا اور دستن کہتا ہے کہ یہہ تو ایک اگ او باشانہ ہے اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہئے اور ایسی ہی رائے بعض متاخرین کی بہی اور سملر کہتا ہے کہ ظاہرا یہہ جعلی کتاب ہے اور کاسٹیلیو نے حکم دیا کہ یہہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکالی جاوے کہ ایک ناپاک راگ ہے اور کتاب حزقیل مین علما یہود کو تردد تہا کہ کتب مقدسہ مین داخل کیجاوے یا نہین اور کتاب دانیال کا یہہ حال ہے کہ یہودی ہم عہد جناب مسیح کے اور اسیطرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو نبی نہین گنتے بلکہ کہتے ہین کہ وہ ایک نوکر بادشاہ بابل کا تہا پس اونکے نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہین اور یوسیفس اونکو نبی کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہین اسلیے کہ نہین معلوم کہ یوئیل علیہ السلام کب تہے اور کہان مرے ربی جیمی عالم مشہور یہود کا اور اور لوگ سلطنت یورام مین اور مصنف تاریخ صدر اولام خورد اور صدر اولام بزرگ کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہین اور جارجی اور اور علما یہود کے اور ڈرسیس اور بیٹ یوگم اور اور علما مسیحی سلطنت منسا مین اور ٹارنو ولیس اور اکرمن اور کاریٹ اور اور لوگ سلطنت یوشیا مین اور دیٹ ریکا اور مولڈن ہوئر اور روزن ملر اور بہت متاخرین موافق قول ابار بنیل کی سلطنت عزیاہ مین کہتے ہین اور کتاب عوبدیاہ بہی معلوم نہین کہ کس زمانہ مین تصنیف ہوئی جیروم اور علما یہود کہتے ہین کہ یہہ عوبدیاہ وہی شخص ہے جو گورنر بادشاہ اجاب کا تہا اور محققین کہتے ہین کہ وہ ہی جو داروغہ بیت المقدس کا یوشیا کی طرف سے تہا اور اوسکا ذکر درس ۱۲ باب ۳۴ کتاب دوم اخبار الایام مین آیا ہے اور ڈیوین سلطنت احاز مین اور کروٹیس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لائٹ فٹ اور اور مفسرین ہم عہد ہوسیع اور یوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہین

اور اسج نِبُپ نیُوکم ہم عہد یرمیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب ناحوم ہی معلوم نہین کہ کس
زمانہ مین لکہی گئی بعضے کہتے ہین کہ ناحوم علیہ السلام سلطنت یوتام مین تہے اور بعضے سلطنت
منسّا مین اور بعضے سلطنت یوشیا مین کہتے ہین اور بعضے قریب ۷۱۵ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
بتلاتے ہین اور کتاب حبقوق کا بہی ایسا ہی حال ہے بعضے اونکو سلطنت منسّا مین اور اسج نِبُپ
سلطنت یہویاقیم مین ہم عہد یرمیا علیہ السلام کی کہتے ہین اور یہہ بہی نہین معلوم کہ کس قوم کے تہے اور
وطن انکا کہان تہا اور کتاب ملاخیا کا بہی کچہہ ایسا ہی حال ہے اُرِجن کہتا ہے کہ ملاخیا آدمی نہ تہا بلکہ
فرشتہ تہا جو بشکل آدمی ہوگیا تہا اور کالمِٹ اور جِرُوم اور اور متقدمین کہتے ہین کہ ملاخیا عزرا
کا نام ہے اور مرودِن مل کہتا ہے کہ یہہ شخص غیر عزرا کا ہے اسج نِبُپ نیُوکم کہتا ہے کہ چار سو
برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے اور ڈاکٹر کَہُنّی کا چار سو بیس برس قبل ولادت مسیح علیہ
السلام کے بتلاتا ہے اور یہی مختار ڈاکٹر ہیلِز کا ہے اور مختار یارِن صاحب کا یہہ ہے کہ غیر عزرا کے ہی
اور اوس زمانہ مین گذرے جسمین بعد موت عزرا کے یہود کچہہ بگڑ گئے تہے جب بیان قسم اول سے
فراغت ہوئے اب بیان قسم دوسری کا سُنئے اور اس قسم کی یہہ نو کتابین ہین ۱ کتاب استیر
۲ کتاب بارُوق ۳ ایک حصہ کتاب دانیال کا ۴ کتاب توبیاس ۵ کتاب جُودِتہ ۶ کتاب وِسڈم
۷ کتاب ایکلیزیاسٹیکس ۸ اور ۹ دو کتاب مکابیس کی یہود انکا کچہہ بڑا اعتبار نکرتے تہے اور مسیحیون
مین تسلیم اور عدم تسلیم انکی مین اختلاف ہے اور انشاء اللہ فصل دوسری مین بیان اوسکا آتا ہے

فصل ۲ دوسری بیان عہد جدید مین عہد جدید مین بہی دو قسم کی کتابین ہین قسم اول کی وے
کتب کہ اونکو جمہور قدماء مانتے تہے اور قسم دوسری کی وے کتب جو اونمین اختلاف تہا قسم اول کی
بیس کتابین ہین ۱ انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا اور اعمال حواریین اور نامے پولوس کے
سوائے نامہ عبرانیون کے اور نامہ اول پِطرس کا اور نامہ اول یوحنا کا مگر اب ان کتب مسلمہ کا بہی حال
سُنئے کہ انجیل متی جو اول اناجیل ہے حال اوسکا محض خراب اسلئے کہ متی حواری نے اسکو عبری
مین لکہا تہا گو اب متاخرین عیسائی اسکو اختیار نہین کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہان سے

گم ہوگیا اور ترجمہ یونانی کہ نام اوسکے مترجم کا بہی تحقیقاً معلوم نہین بجای اصل کے ٹہرگیا ایرینیس
کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکہا تہا نہ یونانی مین جیسے کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونون زبانون
انجیل کو لکہا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل مین لکہتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے
انجیل یونانی مین لکہی تہی اسلئے کہ یوسیبیس اپنی تاریخ مین اور اسیطرح بہت مرشدون علیانی نے لکہا
کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی ہے نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری
جلد انڈیا مین پائی تہی اور اوسنے اوسکو اسکندریہ مین لاکر سی نیریا کے کتب خانہ مین رکہا تہا کہ دانستے
جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا اور نام مترجم کا ٹہیک نہین معلوم یہان تک قول ریو کا اور تفسیر
ہینری ع اور اسکاٹ مین ہے کہ بسبب مفقود ہوجانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ ابی بے اونی تمیز فرقہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ مین تحریف کی تہی اور بعد تباہی یروشلم کے نسخہ انجیل عبری کا
جاتا رہا اور بعضے کہتے ہین کہ ناصریون یا یہودی مرتدون نے انجیل عبری کو محرف کیا تہا اور ابی بی
اونی تیز نے بہت سے فقرے اوسکے نکال ڈالی تہے اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکہتا ہے کہ ایرینیس
کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکہی ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۲ کے صفحہ ۱۱۹ مین لکہتا
کہ پی پیس لکہتا ہے کہ متی نے انجیل عبری مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ
کیا اور صفحہ ۱۷۰ مین لکہتا ہے کہ ایرینیس لکہتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لئے اونکی زبان مین انجیل
لکہی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے تہے اور صفحہ ۲۱۲ سلہ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس
کہتا ہے کہ پین ٹی نس جب انڈیا (یعنی حبش سلہ) مین آیا اوسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی کا پایا جو
وہانکے لوگونکو برتولماوی سے پہنچا تہا اور اوسوقت سے اونکے پاس محفوظ تہا اور جیروم کہتا ہے
کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسی بیس
کی تضعیف کرتا ہے اور صفحہ ۵۷۴ مین لکہتا ہے کہ اریجن کے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے
نقل کیا ہے کہ متی نے انجیل یہودی ایماندارونکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ روایت ہے کہ متی نے
پہلے لکہا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ متی نے لکہا عبریون کے لئے جو منتظر اوسکے تہے جو

سلہ یہہ تفسیر الٰہی موافق خیالات کے ہے اور تفسیر کی ۱۲ منہ

ہونے والا تہا ابراہیم اور داؤد کی نسل سی پہر جلد ۴ کے صفحہ ۹۵ مین لکہتا ہے کہ یوسیبس لکہتا ہی کہ
متی نے عبریون مین وعظ کر کے جب ارادہ جانے کا اور قومونکی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکہ
کر دے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین قول ایرینیس کا یون نقل کرتا ہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین یروشلم مین لکہی
تہی اور یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا (یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۳۴۷ مین لکہتا ہی کہ سرل کہتا ہے
کہ متی نے انجیل عبری مین لکہی اور صفحہ ۷۸ مین لکہتا ہی ایپی فانیس لکہتا ہی کہ متی نے وعظ کیا اور لکہی انجیل عبری مین یہہ کہتا ہی کہ متی نے انجیل کو
عبری مین لکہا اور وہی صرف لکہنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۳۹۴ مین لکہتا ہی کہ جیروم لکہتا ہے کہ متی نے یہودیہ
مین یہودیون ایمانداردن کے لئے انجیل عبرانی مین لکہی اور سایہ اتین کا سات سیح انجیل کے نہین
ملایا اور صفحہ ۴۴۱ مین لکہتا ہے کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین
یہودی ایمانداروںکے لئے عبری زبان اور عبری حرفون مین لکہی اور یہہ بات کہ اوسکا ترجمہ یونانی مین
ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق نہین علاوہ اسکے کتبخانہ سے سریا مین جسکو
پمفلس شہید نے بڑی جانفشانی سی جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور مینے باجازت ناصریون
کے جو بریا ضلع سریا مین رہتے تہے اور اوس نسخہ عبری کا استعمال کرتے تہے ایک نقل لی اور صفحہ
۵۱۱ مین لکہتا ہے کہ اگستائن لکہتا ہے کہ ان چارون مین سے متی ہی صرف کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری
مین لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ ۵۳۸ مین لکہتا ہے کہ کریزاستم لکہتا ہے کہ کہا گیا ہے
متی نے بدرخواست یہودیون ایمانداردن کے اپنی انجیل عبری مین لکہی پہر جلد پانچوین کے صفحہ ۱۳۷
مین لکہتا ہے کہ اسیڈور لکہتا ہے کہ ان چارون سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون نے
یونانی مین اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ منیٹ مین ہے پچہلے زمانہ مین بڑا اختلاف تہا کہ کس زبان مین یہہ انجیل
لکہی گئی اور بہت قدما صراحۃً کہتے ہین کہ متی نے انجیل اپنی عبری زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک
فلسطین مین بولی جاتی تہی لکہی ہے اور اس قسم مین قول متفق علیہ قدما کا (یعنے یہہ کہ یہہ انجیل عبری
زبان مین تہی) قول فیصل گنا جاوے ہے اور ہارن صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین نام اون شخصون
کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قایل ہین یون لکہتے ہین بلرمن گروٹیس کسابن

لشب د والٹن لشپ ٹاملائن ڈاکٹر کیو ہنٹ مل ھارٹود اوون کیت بل ای کلارک سائمن
ٹلی منٹ پیری ہیٹس ڈوبن کامٹ میکاکس اری نیس ارجن سرل الیبا فامنس کرینیا استم جیروم
اور اور علمار متقدمین او متاخرین کے نزدیک مختار قول پی پیس کا ہی کہ یہہ انجیل عبری مین لکہی گئی
تہی انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علما رکبار مسیحیون کے یہہ انجیل متی نے فقط عبری
مین لکہی تہی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ جہان سے گم ہوگیا اور یہی موافق قیاس کے ہے اسلیے حضرت علیہ عبری نژاد تہی اور اونکی اصل بولی عبری
تہی پس غالب کہ تعلیم اونکی بہی عبری مین ہوگی خصوصا اون لوگونکے لیے جنکی بولی عبری ہوگی اور متی نے اس انجیل کو
یروشلم اور اوسکے نواح والونکے لئے جو اونکی بولی مالوف عبری تہی لکہی تہی پس کوئی سبب نہ تہا کہ
یونانی مین لکہی جاتی اور فاسٹس جو اخیر چوتہی صدی مین تہا لکہتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے
اوسکی تصنیف ہی نہین اور پروفسر بائبرجرسی اگرچہ مسیحی اب اوسکو اچہا نہین کہتے کہتا ہے
کہ یہہ تمام انجیل جہوٹی ہے اور شیوز اور شلتس بہت ہی بہت اعتقاد انجیل متی سے رکہتے تہے اور
ڈاکٹر ولیمس اور چہاپنے والون انجیل فرقہ یونی ٹیرین نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی بتلایا
اور فرقہ ابیونی ٹیر کے نسخہ مین یہہ دونون باب نہ تہے اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین کہ مسیحیونکے
نزدیک بہت بڑا معتبر ہے بالخصوص ٹروٹمن گاٹلک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علیحدہ
کر دیا ہے اور انجیل مرقس کو کاڈلس برونیس اور ملر ملاٹن کہتے ہین کہ یہہ انجیل اصل
مین لاطن زبان مین تہی بعد اوسکے یونانی مین ترجمہ ہوئے اور کچہہ تہوڑی سی اوس اصل سے
شہر وینس کے کتب خانہ مین موجود ہی ہے اور وہانکے لوگ مدعی اوسکے اصل ہونے کے
ہین اور ایک پرانا نسخہ سریانی زبان کا تہا اوسپر بہی لکہا تہا کہ مرقس نے اپنی انجیل رومی
(یعنے لاطن) زبان مین لکہی تہی اور جمہور کہتے ہین کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی ہی مین لکہی گئی اور
جیروم اپنے نامہ مین لکہتا ہے کہ بعض علمار متقدمین کو اس انجیل کے آخر باب پر شبہہ
تہا اور انجیل لوقا تصنیف لوقا کی ہے اور بعض متقدمین کو بعض بعض جا باب بائیسوین اس
انجیل پر شبہہ تہا اور بعض کو دو باب اول مین شبہہ تہا اور فرقہ مارسیونی کے نسخہ مین بہی

نسخہ مین بہی یہہ دونون باب تہے اور جناب لوتہر مصلح دین عیسوی پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے تینون
انجیلون مذکورہ بالا پر شبہہ کرتے تہے اور ناقص سمجہتے تہے لکہتے ہین کہ یہہ جہوٹی راے واجب الرد ہے
کہ انجیلین چار ہین اسلئے انجیل یوحنا کی درست ہے پہر لکہتے ہین کہ نامہ پال اور پیترس کے بہت اچہی ہین ان
تینون انجیلون سے پہر لکہتے ہین اونکے کلام مین کوئی چیز ایسی نہین جو اور لوگون نے نہین لکہی اور جن
لوگون نے اس مسئلہ کو (یعنے ایمان الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے) خوب بیان کیا ہے
وہی اچہی انجیل نویس مین اسلئے ہم درستی سے کہتے ہین کہ نامی یوحنا کی انجیل مین نسبت اون خبرون کی
کہ مارک اور متی اور لوقا نے لکہا ہے پہر لکہتے ہین پیترس کا خط سب سے بہتر اور علاوہ رسائل عہد جدید
کا ہے اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولون سے معلوم ہوا کہ جناب مصلح دین عیسائی کے نزدیک
تینون انجیلین مشکوک ہین اور انجیل یوحنا کا حال یہہ ہے کہ استادلن اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ انجیل یوحنا
کی بلا ریب اور یقینا کسی طالبعلم مدرسہ اسکندریہ نے لکہی ہے اور ہارن صاحب اپنی تفسیر مین لکہتے کہ الوجین
فرقہ نے جو دوسرے صدی مین تہا اس انجیل سے اور اسیطرح سب تصنیفات یوحنا سے انکار کیا ہے
اور برتشنیدر کہ بہت بڑا عالم محقق گنا جاتا ہے کہتا ہے کہ یہہ سب انجیل اور نامی یوحنا کے تصنیف اوسکی
نہین ملک شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکہدی ہین اور بعض درسون
باب ساتوین اور آٹہوین اس انجیل کو جمہور علما و مسیحیون نے انکار کیا ہے جیسا انشاء اللہ فصل
دوسری مقصد تیسرے مین آتا ہے اور کروٹیس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے کہتا ہے کہ انجیل یوحنا مین
بیس باب تہی اکیسوان باب کو یوحنا کی موت کے بعد کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے
اور چارون انجیلون کے زمانہ تالیف مین ایسا اختلاف ہے کہ قطعاً دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل
انکی نہین ہارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب مین لکہتے ہین کہ احوال
جو ہمکو قدما مورخون کلیسیا سے درباب وقتون تالیف انجیلون کے ملے ہین ایسی غیر معین
اور ابتر ہین کہ کسی ایک امر معین کیطرف نہین پہنچاتے اور پرانے سے پرانے قدما نے اپنے وقت
کی گپون کو سچ سمجہہ کر لکہدیا اور اون لوگون نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کرکے اونکی لکہی ہوئے

قبول کرلیا اور یہہ روایتین جہوٹی سچی ایک لکہنے والیسے دوسرے لکہنے والے تک پہنچین
اور بعد گذرنے مدت دراز کے تنقید اونکی متعذر ہوئی پہر اوسی جلد مین لکہتے ہین پہلی انجیل سنہ ۳۷
یا سنہ ۳۸ یا سنہ ۴۱ یا سنہ ۴۳ یا سنہ ۴۸ یا سنہ ۶۱ یا سنہ ۶۲ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴ عیسوی مین اور دوسری انجیل
سنہ ۵۶ سے سنہ ۶۵ تک اور غالباً سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۳ مین اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا سنہ ۶۳ یا سنہ ۶۴
مین اور چوتہی انجیل سنہ ۶۸ یا سنہ ۶۹ یا سنہ ۷۰ یا سنہ ۸۹ یا سنہ ۹۸ عیسوی مین تالیف ہوئی اور کتاب
اعمال کا فرقہ ولن ٹی نینس اور مارشیونی اور سویرینس اور بعض فرقہ ستی کی ہلنس نے
انکار کیا ہے اور نامجات پولوس مین بابت سال تحریر اکثر کے اختلاف فاحش ہے اور بعض
کو بعضون نے قابل الرد کہا ہے شلاً اختلاف ہے کہ نامہ رومہ سنہ ۵۲ یا سنہ ۵۸ یا سنہ ۶۰
یا آخر سنہ ۵۸ اور اوائل سنہ ۵۹ مین اور نامہ اول تمتی کا سنہ ۵۶ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین اور
نامہ دوم تمتہی کا اسوقت جو پولوس روم مین اول بار مقید ہوئے یا اوسوقت مین جو
دوسری بار مقید ہوئی تہے اور نامہ تِطُس کا سنہ ۵۲ یا سنہ ۶۰ یا سنہ ۶۴ یا سنہ ۶۵ مین لکہا گیا اور
نامہ فلیمون کو بعضے عالم عیسائی زمانہ جیروم مین کہتے تہے کہ یہہ تو ایک خانگی چٹہی عہد جدید سے
نکالدینے کے قابل ہے اور اونہون نے ارادہ نکالدینیکا ہی کیا تہا اور صفحہ ۲۰۶ کا ملک سرلند
کی ساتوین جلد مین ہے کہ روز صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۰ مین لکہتا ہے کہ شلی منجر نے اول نامہ
تمتہی پر اور اکہارن نے دونون نامی تمتہی اور نامہ طیطوس پر حملہ کیا ہے (یعنے برا کہا اور واجب
التسلیم نہین مانا) اور قسم دوسری کی یہہ کتابین ہین نامہ عبرانیون کا دوسرا نامہ پطرس کا دوسرا
اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یہودا بعض درس نامہ اول یوحنا کے مشاہدات یوحنا
یوسی بیس اپنی تاریخ کلیسیا کی تیسری کتاب کے تیسرے باب مین لکہتا ہے پطرس کا پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا
نامہ کبہی پاک کتاب مین شامل نہین کیا گیا لیکن پڑہا جاتا تہا اور پولوس کے نامی چودہ ہین مگر
نامہ عبرانیونکا بعض لوگون نے الگ کردیا ہے اور باب پچیسوین اوسی کتاب مین لکہتا ہے
کہ نامہ یعقوب اور یہودا اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا پر گفتگو ہے کہ آیا یہہ

سبب

سب انجیل نویسون نے لکہے ہین یا اور اشخاص نے کہ جنکے نام ہی سہتے اور اعمال یونوس اور پاشٹر اور مشاہدات پترس اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا انس ٹی ٹوشن حواریونکا نام ہے کتابین جعلی سمجہنی چاہیین اور اگر درست معلوم ہو تو مشاہدات یوحنا بہی اسی قسم کے گنے جاوینگے اور باب پچیسوین چہٹی کتاب اوس تاریخ مین نامہ عبرانیون کے محققین اوریجن کا قول یون نقل کیا ہے کہ جو احوال زبان زد ہماری قبل سنا ہے یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کلیمنٹ نے جو بشپ روم کا تہا اس نامہ کو لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ لوقا کا ترجمہ کیا ہوا ہے انتہی اریلیس بشپ لینس نے جو تخمیناً ۱۷۸ء مین تہا اور ہپ لی ٹس نے جو ۲۲۰ء مین تہا اور نونتس یا نوئی شین پرسبیٹر روم نے جو تخمیناً ۲۵۱ء مین تہا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ٹرٹیل بین پرسبیٹر کارتہیج جو تخمیناً ۲۰۰ء مین تہا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا تبلاتا تہا اور کیس نے جو پرسبیٹر کلیسہ روم کا اور تخمیناً ۲۱۲ء مین تہا نامے پولوس کے تیرہ گنے ہین اور اس نامہ کو نہین گنا اور سائی پرن بشپ کارتہیج کا جو تخمیناً ۲۴۸ء مین تہا اس نامہ کا حوالہ نہین دیتا اور سیریا کا کلیسا ابتک نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا کو نہین مانتا اور اسکالیجر کہتا ہے کہ جسنے نامہ دوم پطرس کو لکہا ہے اوسنے ناحق اپنے وقت فرصت کو کہو دیا ہے اور بعض درس بابت نامہ اول یوحنا کو جمہور محققین نے غلط بتلایا ہے اور تفسیر لارڈنر کی جلد چوتہی کے صفحہ ۱۷۵ مین ہے کہ سرل کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہین مانتا تہا اور نہ کلیسہ یروشلم کا اوسکے وقت مین اور نہ اوسکا ذکر ہے جیسے اوسنے لکہی ہے انتہی ملخصاً اور جاننا چاہئے کہ اوس فہرست قانونی مین کتاب بارُوق اور نامہ یرمیا موجود تہی اور یوسی بیس اپنی تاریخ کی کتاب ساتوین کے باب پچیسوین مین لکہتا ہے کہ ڈیونیسیس کہتا ہے کہ بعض نے ہمسے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کر دیا اور رد اوسکی رد مین کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ یہہ سب بے معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی طرف یوحنا حواری کے جہوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سرن تہس ملحد نے نام یوحنا کا لگا دیا

مگر مین اوسے علیحدہ نہین کر سکتا اسلیئے کہ بہت بہائی ہین جو اوسکی قدر کرتے ہین اور مین قبول کرتا ہون کہ یہہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر مین آسانی سے نہ قبول کرونگا کہ یہہ شخص حواری تہا بیٹا زبدی بہائی یعقوب کا جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ اندازہ محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہون کہ وہ حواری نہین بلکہ ایک اور یوحنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال مین ہے مگر اوسکو بہی مصنف مشاہدات کا نہین کہہ سکتا اسلیئے اوسکا آنا ایشیا مین معلوم نہین پس یہہ کوئی اور ہی ایشیا والون سے افسس مین دو قبرین ہین اور دونو پر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہین اسلیئے عبارت انجیل اور زمانہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچہی ہے اور الفاظ سخت نہین اور عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کرتا ہے وحشی سیاق کو اور مین کچہہ خوش طبعی سے نہین کہتا بلکہ میرا ارادہ یہہ ہے کہ دو نو شخصونکی عبارتون کا فرق ظاہر کر دون انتہی ملخصاً اور رد صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۱۶۱ مین لکہتا ہے کہ بہت محققون پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم ہونے مشاہدات پر جہگڑا کیا ہے انتہی اور پروفسر ایوالڈ نے بہت ہی دہوم دہام کی گواہی سے ثابت کیا کہ انجیل و نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہین کہ ایک ہی مصنف کی تصنیف ہون جیساکہ کاتلک ہرلڈ کی ساتوین مطبوعہ ۱۸۴۴ء کے صفحہ ۲۰۶ مین دونون قوتون کی نقل ہے اور یوسیبس آخر مین باب ۲۳ کتاب دوسری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب کے حق مین لکہتا ہے یہہ لحاظ کیا جاوے کہ یہہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگون نے متقدمین سے اسکا ذکر کیا ہے اور اسیطرح نامہ یہودا کا خیال کیا گیا ہے مگر اکثر کلیسیون مین مستعمل ہے اور خیال لوتہر پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نامہ یعقوب کو کہتے تہے کہ یہہ تو گہاس پہوس ہے (یعنے بہت بے اعتبار اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہودا کے منکر تہے اور تاریخ بیبل مطبوعہ ۱۸۵۰ء مین ہے کہ گرڈیئس کہتے ہین کہ یہہ نامہ اوس یہودا کا ہے جو پندرہوان اسقف یروشالم کا سلطنت ایڈرین مین تہا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۷ ۳ مین

لکہتا ہے

لکھتا ہے کہ یومرن کہ شاگرد رشید لوتھر کا اور علمار کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے ہے لکھتا ہے
کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابون کا ایسا مخالف دیتا ہے
کہ جسمین روح القدس نہین رہ سکتا اس لئے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے اور
ویٹس تھیوڈورس پروٹسٹنٹ واعظ نامی بزرگ کا لکھتا ہے کہ شاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب
کو ہمنے قصداً چھوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جاہین جہان اوسنے کامونکو ایمان پر ترجیح دیا
ہے قابل ملامت کے نہین بلکہ اوسمین مسئلے اور مطالب ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہین اور میگ
ڈی برجن سنچوریٹرس کہتے ہین کہ نامہ یعقوب کا مسلون حواریون سے الگ ہوتا ہے جسجگہ نجات
کو فقط ایمان پر موقوف نہین بتلاتا بلکہ اعمال پر بہی موقوف کہتا ہے اور جسجگہ توریت کو قانون
آزادی کا کہتا ہے اور ورراجرس جو علمار کبار فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے بہت علمار عیسائیون
پروٹسٹنٹ کا نام لکھتا ہے جنہون نے ان کتابون کو جہوٹی سمجھکر نکالدیا ہے نامہ عبرانیون کا
نامہ یعقوب نامہ دوم وسیوم یوحنا نامہ یہودا شاہدات یوحنا ڈاکٹر بلکن پروٹسٹنٹ لکھتا ہے کہ یوسی
بیس کے وقت تک سب کتابین واجب التسلیم نہین ہوئی تہین اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا
اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا مین ضد کی گئی ہے کہ حواریونکی لکھی
ہوئی نہین اور نامہ عبرانیون کا ایک مدت تک رد کیا گیا تہا اور سریانی کلیسون نے نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور شاہدات کو واجب التسلیم نہین مانا اور ایسا ہی
حال کلیسون عرب کا تہا لیکن ہم مانتے ہین یہان تک قول ڈاکٹر بلکن کا اور ورراجرس کہتا ہے
کہ بعض متقدمین نے اگرچہ سب کتابون عہد جدید کو نہین مانا تہا لیکن آخر مین رضامندی عام
سے مانا گیا انتہی بہرحال سنہ ۳۲۵ تک حال کتب عہد عتیق اور جدید کا کچہ پریشان تہا اور اوسی
سال مین جو قسطنطین کے حکم سے شہر نائس مین کونسل مقرر ہوئی تو اوس کونسل مین
کتاب جوڈت واجب التسلیم ٹہیری اور یہہ امر اوس مقدمہ سے کہ جیروم نے اوس کتاب
پر لکھا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم کونسل نائس کے ایک کتاب اور بہی مقدس مانی گئی

پہر ۳۶۴ء مین کونسل لوڈیسیا جمع اس کونسل نے سات کتابین اور عہد عتیق اور
عہد جدید مین واجب التسلیم کردین اس تفصیل سے ۱ کتاب استیر ۲ نامہ یعقوب کا ۳ نامہ
دوم پطرس کا ۴ اور ۵ نامہ دوم اور سیوم یوحنا کی ۶ نامہ یہودا کا ۷ نامہ عبرانین
کا اور یہہ حکم چہٹی کونسل جنرل (یعنے عام) سے مستحکم ہوا اور ان دونون کونسلون
مین مشاہدات یوحنا خارج رہے تہے پہر ۳۹۷ء مین تیسری کونسل کارتہیج جسمین کتابین
اور ایکسو چہبیس ۱۲۶ اور بادری تہے جمع اور اس کونسل نے سات کتابین واجب التسلیم بنائین
اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے ۱ کتاب جوڈتہ جو وجوب تسلیم اوسکے
کا موکد ہوا ۲ کتاب وزڈم ۳ کتاب ٹوبیاس ۴ کتاب باروق ۵ کتاب ایکلیزیاسٹیکس
۶ اور ۷ دو کتاب مقابیس کی ۸ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا چہٹی کونسل ٹرولو سے
مستحکم ہوا اور جو باروق پیغمبر سکتر یرمیا علیہ السلام کی تہی تو اونکی کتاب تتمہ کتاب یرمیا
علیہ السلام کا سمجہی گئی اسلئے کونسل کارتہیج نے نام اوس کتاب کا علیحدہ فہرست مین نہ لکہا
اور کونسل کارتہیج کے حکم کو کونسل ٹرولو نے اور کونسل فلورنس نے اور کونسل ٹرینٹ نے
بجا اور مسلم رکہا اور دونون کونسلون پچہلی نے کتاب باروق کا نام فہرستون مین
درج کیا بعد اسکے یہہ چار کتابین کہ اونہون نے خدا جانے اکر کتنے مین صدی گزرنے کے بعد مختلف فیہ تہین
کونسلونکے تصدق سے لقب واجب التسلیم اور قانونی ہونیکا پایا تہا قریب بارہ سو برس کے واجب التسلیم سب فرقون مین سمجہی
جاتی رہین اور روم کا ملک آج تک اونکو واجب التسلیم سمجہتے ہین مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے اون کتابون
سے ایک حصہ کتاب استیر اور تمام کتاب باروق اور کتاب ٹوبیاس و کتاب جوڈتہ اور کتاب وزڈم
اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو نکالڈالا اور ان اتہونکو واجب
التسلیم نمانا او منجملہ عذرونکے یہہ عذر بہی پیش کئے کہ تمام کلیسیا نے انہین ہنین مانا
اور انمین تحریف ہوئی اور جہوٹ بنائی گئین اور اونمین جہوٹی باتین موجود ہین اور
ان عذرون سے پچہلے عذرونکو ہمنے بسر وچشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق

ثابت ہو گیا کہ مسیحیون سلف کا جو چوتہی صدی مین اور بعد اوسکے گذرے اعتبار نہین اور انکا
اجماع اور اتفاق قابل اعتماد نہین بلکہ دیانت سے بے نصیب تہے کہ سیکڑون ہزارون علما ر
اتفاق کرکے جہوٹی اور محرف کتابون کو واجب التسلیم ٹہیرا کے سب مسیحیونکو بے ایمانی پر جمع
کرتے تہے اور جیزون واجب الرد کو واجب الاعتقاد بتلاتے تہے اور انکے نزدیک ر وتنز
کا تلک جو گروہ اونکا چہہ گونہ زائد اس فرقہ سے ہوگا اب تک ویسی بلائین پڑے
ہین اور انکے اقرار کے موافق تحریف اسلاف سے بہی ثابت ہوئی مگر عذر اول ہم
غریبونکی سمجہہ مین نہین آتا اسلئے اس عذر کی موافق چاہئیے تہا کہ تمام کتاب آستیر اور
مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ دوم پیترس اور نامہ یہودا اور نامہ
یعقوب اور نامہ عبرانیون کو بہی خارج کرتے تمام کلیسیا نے اول اون کو نسلون کے انہین
بہی نہین مانا تہا بالخصوص مشاہدات اور کتاب آستیر کو یہانتک کہ بعضے مشاہدات کو
کلام سرن تہس بدعتی کی تبلاتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ تو ایک بے عقلی اور بے معنی اور بڑا
حجاب جہالت کا ہے اور محاورہ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اوسکا مصنف یوحنا
انجیلی نہین اور کتاب آستیر تو ظاہری مین الہامی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ ساری کتاب مین کہین ذکر خدا کے نام
کا بہی نہین آیا اور نہ اسکے مصنف کا پتا لگتا ہے شارحین بیبل کے انکو نسے کچہہ کہتے ہین بعضی طرز علما معتابہ کے جو عزرا
زمانے سے شمعون کے زمانے تک گذرے نسبت کرتے ہین اور فلو یہودی تصنیف یہویکین کی جو بیٹا اوس یشوع کا ہے جو
قید بابل سے رہائی پاکر آیا تہا بتلاتا ہے اور آگسٹائن تصنیف عزرا کی اور بعضی تصنیف مردکی کی اور بعضی تصنیف
مردکی اور آستیر کی اور بہت قدما ر عیسائیونکو اسپر شبہہ تہا کا تلک ہرلڈ کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۷ مین
ہے سنت ملیٹو کی کتب واجب التسلیم کی فہرست مین اسکا نام درج نہین کیا چنانچہ یوسی بیس
نے اپنی تاریخ کلیسیا کے باب ۲۶ کتاب چہارم مین لکہا ہے اور سنت گریگری نازینزن
نے اپنے شعرون مین صحیح کتابون کے نام ضبط کئے ہین اور نام اس کتاب کا نہین
لکہا اور سنت ایم فی لوکیس نے اپنے شعرون مین جو سلیوکس کو لکہین تہین (اسکے

ہونیپر) شبہ کیا ہے اور سنت اتہانی رشیس نے اپنی ۳۹ چہٹی مین اس کتاب کو رد اور
ناپسند کیا اور مصنف ساپسس نے اوسے رد کیا ہے انتہی یہان تک صاف واضح ہوا کہ
مقدس کتابونکی کوئی سند متصل اہل کتاب کے پاس نہین **فصل تیسری** اون خرابیونکے
بیان مین کہ جنکے سبب تحریف کا ہونا مقدس کتابون مین بہت ہی آسان تہا **اول خرابی** یہہ
اگلے زمانہ مین طور لکہنیکا اچہا نہ تہا ایک تاریخ مین جو ۱۸۵۰ء مین بلدہ لندن مین مطبع جابر
ڈالمین صاحب مین چہپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ مین لوہے یا پیتل یا ہڈی کی سلائی سے
سیسے یا لکڑی یا موم وغیرہا کے تختیون پر لفظون کے نقش کہودا کرتے تہے اور پہر سب سے پہلے
مصر والے درخت پیپرس کے پتے ان تختیونکے بدلے استعمال مین لائے پہر شہر پرگمس
مین جس کی جلی ایجاد ہوئی اور آٹہوین صدی مین روئی اور ریشم سے کاغذ تیار ہوا اور
تیرہوین صدی مین کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتوین صدی مین معلوم ہوتا ہے اور اگلے
زمانہ مین کتاب ایک ہی طرف لکہی جاتی تہی اور لپیٹ کر رکہتے تہے اور رکہنے کے وقت بڑی
جگہہ درکار ہوتی تہی بعد اوسکے مربع ورقونپر دو طرفہ لکہنا شروع ہوا پس بیانسے واضح ہے
کہ نسبت اس زمانہ کی اگلے زمانہ مین لکہنا اور ترجمہ کرنا اور پڑہنا اور کتاب کو حفاظت سے رکہنا
بہت ہی مشکل تہا اور جعل اور تحریف کا ہوسکنا خواہ ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے اوس وقت
کی کتابون مین بہت ہی آسان تہا اور خرابیون مذکورہ کے سبب سے زیادہ توریت اور انجیل
مین اسکی قابلیت بلحاظ ملحدونکی تہی انتہی پس دیکہو کہ بلحاظ خرابیون مذکورہ کے خود یہہ
مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدون کو بڑی گنجایش تحریف اور جعل کی توریت اور انجیل
مین تہی اور کچہہ اس مورخ پر موقوف نہین مضمون مذکورہ کا اور مورخ انگریزی بہی
اقرار کرتے ہین اور جو پانچون کتابین موسی علیہ السلام کی چودہ سو باون (۱۴۵۲) برس پہلے
ولادت مسیح علیہ السلام سے لکہی گئین تہین اور ساتوین صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تہا پس
زائد دو ہزار برس سے نسخے توریت کے اور اسیطرح مدتون دراز تک نسخے اور کتب عہد عتیق کے اور قریب

سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قلت سے پائے جاتے ہونگے اور کسقدر اونمین محل وقوع
گنجایش جعل اور تحریف کی ہوگی دوسری خرابی یہہ کہ بخت نصر کے وقت مین بہت بڑی
تباہی یہود پر پڑی کہ ہیکل ڈہائے گئے اور یہہ لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے
پرانی کتابون عہد عتیق کے جو اوسوقت تک باقی تہے برباد ہوئے بحدیکہ اگر عزرا
پیدا نہوتے اور وے توریت کو پہر لکہتے تو وہ کلام نبوت کا اوسوقت مین بہی کسی کے
پاس صحیح نہ نکلتا دوسرے وقتون کا تو کیا ذکر تیسری خرابی یہہ کہ جب بطفیل عزرا
کے کتابین عہد عتیق کی لکہی گئین اون پر بڑی آفت عہد انٹیوکس مین ایکسو اسٹہہ برس
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے پڑی کہ اوسمین سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے
اوس بادشاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتہ آکے برباد ہوگئے باب اول کتاب اول
مقابیس مین ہے کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اورشلیم کو فتح کرکے عہد عتیق کی
کتابون کے جتنے نسخے جہان سے اوسے ملے پہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جسکے پاس
کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے گی یا وہ شریعت کی رسم بجا لاویگا مار ڈالا جاویگا اور ہر مہینے
مین تحقیق اسکی عملین آتی تہی اور جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلتی یا ثابت ہوتا کہ
وہ رسم شریعت کو بجا لایا وہ مارا جاتا تہا اور کتاب تلف کیجاتی تہی انتہی ملخصًا اور یہہ حادثہ
تین برس اور چہہ مہینے برابر رہا تہا جیسا کتب تواریخ سے ثابت ہے اور ٹلیمز کا ٹلک اپنی
کتاب مین جو ۱۸۴۳ء مین بلدہ ڈبلن مین چہپی ہے صفحہ ۱۵ مین لکہتا ہے کہ علما کا اسپر اتفاق
ہے کہ اصل نسخہ توریت اور اسیطرح اصل نسخے اور کتابون عہد عتیق کی شہر اورشلیم اور
ہیکل کی ساتہہ ہاتہون لشکر بخت نصر سے غارت ہوئی اور جب صحیح نقلین اونکی بطفیل
عزرا کے ہوئین وے نسخے نقلون کے بہی حادثہ انٹیوکس مین ضائع ہوئے اور پہر گواہی
اون کتابون کی صداقت کی نہ تہی جب تک کہ مسیح اور حواریون نے اونکی صداقت کی
گواہی نہ دی تہی انتہی دیکہو خود یہہ عالم عیسائی کیا اقرار کرتا ہے اور گواہی مسیح اور حواریون کا

چوتھی خرابی

ہم آخر مقصد دوسرے مین ذکر کرینگے چوتھی خرابی یہہ کہ بعد ظہور دین مسیحی کے بھی بسبب عداوت
شہنشاہون فرنگستان کے بڑی بڑی آفتین یہود پہ پڑین کہ اونمین ضائع ہونے بہت نسخون
عہد عتیق کا اون نسخون سے جو حادثہ انٹیوکس سے بچے ہون یا کسی بچے ہوئے نسخے سے
پیچھے اوسکے حادثے کے منقول ہوئی ہون گمان ہوتا ہے مثلا حادثہ طیطوس رومی کا جو
قریب ۷۰ برس کے عروج مسیح علیہ السلام کے بعد وقوع مین آیا اور حال اوسکا یوسیفس
مورخ نے اپنی تاریخ مین تفصیل کے ساتھہ لکھا ہے اور اس حادثہ مین گیارہ ۱۱۰۰۰۰۰ لاکھہ یہودی مارے
گئے اور نوّے ہزار ۹۰۰۰۰ اسیری مین جاکر فروخت ہوئے پانچوین خرابی یہہ کہ تیس ۳۰ برس بعد عروج

پانچوین خرابی

مسیح علیہ السلام کے بسبب عداوت اونہین شہنشاہون فرنگستان کے پہلے طبقون کے مسیحی بڑی بڑی
آفتون مثل قتل عام اور جلاوطنی وغیرہ مین پڑی کہ اونہین اون غریبونکو شب و روز اپنی جان کا
فکر رہتا تہا اور اوس سبب سے مقدس کتابونکا اونکے پاس پایا جانا یا بڑی کوشش اونسے اون
کتابون کی تصحیح مین ہونی مشکل تہی اسلیئے کہ آدمی کو ایسی بلاؤن مین نقل کتاب یا تصحیح اوسکے
کی فرصت کم ہوا کرتی ہے اور اون بلاؤن سے دس تو قتل عام تہے اول سنہ ۶۴ عیسوی مین
جو نیرو شہنشاہ فرنگستان نے کیا تہا اور اس قتل عام مین پطرس حواری اور اونکی جورو
اور پولوس بہی مقتول ہوئے تہے اور یہہ قتل دار السلطنت اور اوسکے ضلعونمین نیرو کی
زندگی تک جاری رہا اور اوسکے وقت مین مسیحیون کے حقمین اقرار دین مسیحی کا سخت جرم
قرار دیا گیا تہا دوسرا قتل جو دومشیان کی سلطنت مین ہوا اور یہہ ظالم بہی مثل نیرو کی
بدخواہ دین عیسوی کا تہا اور ایک خونی فرمان جاری کیا اور قتل عام ایسا شروع کرایا کہ
تمام کلیسیا کی استیصال کا خوف ہوا اور یوحنا حواری جلا وطن کیئے گئے اور فلیویس کلمنز
مقتول ہوا تیسرا قتل ترجان کی سلطنت مین قریب سنہ ۱۰۰ عیسوی کے شروع ہوا اور اٹہارہ
برس تک جاری رہا اور اسمین اگناشس اسقف گورنتہیہ اور کلمنٹ اسقف روم اور شمعون
اسقف یروشالم قتل ہوئی چوتہا قتل مرقس انتونینس کی سلطنت مین سنہ ۱۶۱ مین شروع

اور

اور شعلہ قتل کا مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیسہ خون آلودہ
رہا اور یہہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بت پرستی مین بڑا متعصب تہا پانچوان (۵)
قتل بادشاہ سویرس کی سلطنت مین قریب سنہ ۲۰۲ کی جاری ہوا اور ہزارون آدمی مصر
مین اور اسیطرح ملک فرانس اور کارتہیج مین قتل ہوئی اور یہہ قتل ایسا سخت تہا کہ عیسائی خیال
کرتے تہے کہ دجال کا وقت آگیا چہٹا (۶) قتل مکسیمن کے عہد سلطنت مین قریب سنہ ۲۳۵ع کے شروع
ہوا اور ایک خونی فرمان جاری ہوا اور اسمین علماء عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئے
کیونکہ وہ جانتا تہا کہ جب علماء نہونگے تو عوام کا حاصل کرلینا بہت آسان ہے اور اس حادثہ مین
پوپ پونشیانوس اور انتیروس مارے گئے ساتوان (۷) قتل عہد سلطنت ڈیشس مین قریب
سنہ ۲۵۳ کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان
حاکمون اضلاع کے نام جاری ہوئے اور اس حادثے مین بعض مسیحی اپنے دین سے پہر گئے
اور مصر اور افریکا اور اٹالی اور مشرق تماشاگاہ اوسکے ظلمون کی تہی آٹہوان (۸) قتل عہد
سلطنت ولریان مین قریب سنہ ۲۵۷ کے ہوا اور ہزارون آدمی قتل ہوئے پہر ایک نیا اشتہار
نہایت سخت اس مضمون کا جاری ہوا کہ اسقف اور خادمان دین فی الفور قتل کئے جاوین
اور باقی عزت دارونکا مال ضبط کرکے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر بہی اگر مسیحی رہینگے
قتل کئے جاوینگے اور عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے جلاوطن کیجاوینگی اور باقی
نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہون غلام بناکے قید کئے جاوینگے اور پابزنجیر ہوکر سرکاری
مشقت کرینگے نوان (۹) قتل عہد سلطنت آریلین کے قریب سنہ ۲۷۴ مین شروع ہوا اور ایک
فرمان خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہین ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسوان (۱۰) قتل سنہ ۳۰۲ع
مین بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل مین مشرق سے مغرب تک ساری زمین خون
سے بہری اور تمام شہر فریجیا ایک دفعہ جلا دیا گیا اور ایک عیسائی وہان نہ بچا اب دیکہو
جہان تین سو برس تک یہ آفتین پہلی طبقون مسیحی پرپڑی ہون تو اون طبقون مین قلت کیا

چھٹی خرابی

مقدسہ کی بدرجہ غایت کیون نہ متصور ہو چھٹی خرابی یہہ کہ جو کچھہ قلت سے مقدس کتابین
پائی بہی جاتی ہتین اونمین سے اکثر قریب سنہ ۳۰۳ع کے بحکم شہنشاہ فرنگستان کے جلائی گئین
لارڈنر ساتوین جلد اپنی تفسیر کے صفحہ ۲۲۳ مین لکہتا ہی کہ مارچ کے مہینے سنہ ۱۹ جلوسی
دیوکلیشین مین فرمان جاری ہوا کہ کلیسی گرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین پہر
صفحہ ۲۲۵ مین لکہتا ہے کہ یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے بچشم خود دیکہا کہ کلیسی
بنیاد سے گرائی گئی اور کتب مقدسہ بازارونمین جلائی گئین اور ولیم میور صاحب اپنی تاریخ
کلیسیا کی جو سنہ ۱۸۴۸ مین چہپی ہے صفحہ ۱۲۹ مین لکہتے ہین کہ سنہ ۳۰۳ع مین ایک سخت
اشتہار کیا گیا جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ مسیحیون کا عبادت کے واسطے جمع ہونا ممنوع اور
باعث قتل کا ہوگا عبادت خانے مسمار اور اُجاڑے جاوین عیسائیونکی کتابین تلاش
کرکے جلائی جاوین الخ پہر صفحہ ۱۳۲ مین لکہتے ہین عیسائیونکی کتابین خصوص خدا کی پاک کتاب
جسکو وے اپنی جانکی برابر عزیز رکہتے تہے اونکی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی
گئین اور جسکے یہان نہین پائی گئین یا جسنے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پہنسا انتہی ساتوین خرابی یہہ کہ حوادث مذکورہ بالا کا لحاظ کرکے حواریون کے
ہی عہد سے ملحدون اور اور بد دیانتون نے گنجائش تحریف اور جعل کی پائی اور یہہ خیال
کیا کہ بسبب مبتلا ہونے اچہے آدمیونکی بلاؤنمین ہمارا یہہ جعل چل جاویگا اور اس جعل
سازی کا نوین صدی تک بازار گرم تہا اور دسوین صدی مین وہ جعلسازی اپنی حد کمال
اور بڑی رونق پر پہونچی تہی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اسکا فصل اول مقصد تیسری مین
آتا ہی آٹھوین خرابی یہہ کہ عہد حوارئین سے پندرہ سو برس تک کلیسون عیسائی مین
ترجمہ یونانی مستعمل تہا اور عبری کی طرف اونکے جمہور سلف ملتفت نہوتے تہے تو نسخے
عبری کے بلحاظ حوادث مذکورہ بالا کے قلت کے ساتہہ جسقدر پائے جاتے تہے غالباً
فرقہ یہود ہی مین تہے اور عیسائی گرجون مین ہی شاید بطور تبرک کے کہین کہین ہون

ساتوین خرابی

آٹھوین خرابی

اور

اور یہود تو شرارت مین ضرب المثل ہین بس انکو اپنی شرارتسے یہہ بات ایک اور غنیمت تہی
کہ جو چاہین بنا سکین باوجود اوسکے اوہنون نے ایک نیا گل کہلایا کہ ایک کونسل جمائی اور
اور مقدس کتابونکے نسخو نکو جو اونکے نسخہ سے مخالفت رکہتے تہے الزام غلطی اور اختلاف
کا لگاکر حکم بربادی کا دیا کہ موافق اوس حکم کے سب نسخے جو ساتوین اور اٹہوین صدی کے
پہلے کے لکہے ہوئے تہے تلف ہوئے اور اسی سبب سے اون مسیحی علمار کو جو اٹہارہوین
صدی ہین کتابون مقدس کی تصحیح اور مقابلہ کرنے اون کتابونکے نسخون ہین مشغول
ہوئے تہے کوئی نسخہ پورا عہد عتیق کا ایسا نہین ملا جو دسوین صدی سے پہلے کا لکہا ہوا ہو
ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ جتنے پرانے نسخہ عبرانی کے ملے وے سب کے سب لکہے ہوئے بابت
سنہ ۱۰۰۰ع ایکہزار اور سنہ ۱۴۵۰ چودہ سو پچاس کے ہین اور سب سے پرانا نسخہ جو معتبر اور
پورا ملا وہ ہے جسکا نام کوڈکس لاودیانوس ہے اور اسکو ڈاکٹر کنی کاٹ دسوین صدی کا
اور موشی ڈروسی گیارہوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور حال اس پرانے نسخہ کا یہہ ہے
کہ وانڈرہوٹ نے جو سنہ ۱۷۰۵ع ہین بڑی ادعائے صحت سے عبری بیبل کو چہاپا چودہ ہزار
جا اس نسخہ معتبر سے مخالفت کی منجملہ ان چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسی علیہ السلام
ہین واقع ہین اور موشی ڈروسی کو کئی ورق ایک نسخہ پورانے کے ورس ۱۹ باب ۲ قوانین سے
ورس ۵ باب اول کتاب شمار تک ملے تہے کہ اونکی جہلی ورقون کے پورانے پن کو لحاظ
کرکے موشی ڈروسی اگلون اٹہوین صدی کی لکہی ہوئی بتلاتا تہا اور اسیطرح اوسکو کئی
جز ایک اور پورانے نسخہ کے ورس ۴۱ باب ۴۷ پیدایش سے ورس ۱۲ باب ۱۵ استثنا
تک ملے تہے اور یے جز مختلف وقتون کے لکہے ہوئے تہے اور اوسکے نزدیک پورانے
سے پورانے ورق ان جز دنمین نوین یا دسوین صدی کے لکہے ہوئے تہے اور اسکو کوئی
پورا نسخہ عہد عتیق کا دسوین صدی کے پہلے کا لکہا ہوا نہین ملا جیسا کہ ہارنصاحب ان سب
امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر ہین تصریح کرتے ہین اب یہان کئی بات قابل غور ہین اول یہہ

سب نسخہ عبری کے سوائے نسخہ یہود کے جو پہلے اٹھوین صدی سے کے لکھے ہوئے تھے
حوادث مختلفہ مین برباد ہوئے اور اونکا نشان مٹ گیا ثانیاً یہہ کہ غالباً بلکہ یقیناً یہہ
حکم یہود کا محض شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب اونکے نسخے کے سوا
سب نسخہ تلف ہوجاینگے تو اونکو امکان تبدیل کا رہیگا پس نقلین اوس نسخے کی جو اٹھوین
صدی کے بعد ہیلین پوری قابل اعتماد کے نہین ثالثاً یہہ کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشی درکیا
کو بابت نسخون پورانے مذکورہ بالا کے سند نہین ملی کہ کس صدی کے لکھے ہوئے ہین قراین
سے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کرکے اٹکلون کہتے ہین نوین خرابی یہہ کہ ۱۳۲۵ھ سے اکثر فرقون
پر حکمرانی پوپون کی شروع ہوئی اور ۱۴۸۳ھ مین تسلط اونکا بڑے زور شور سے ہوگیا اور
بدباطنی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک محتاج بیان کی نہین چنانچہ جناب لوتہر پیشوائی
فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور اوسکے متعلقین کے حقمین اپنی کتاب کی ساتوین جلد کے
صفحہ ۴۷۴ مین لکھتے ہین کہ اگر مین حاکم ہوتا تو خرابانی اور دغاباز پوپ اور اوسکے متعلقین
اور اونکے کنبونکی مشکین بند ہواکر سمندر مین ڈبوادیتا اور اوسی جلد کے صفحہ ۴۵۰ مین لکھتے ہین
کہ پوپ اور اوسکے متعلقین عہدہ دار ایک گروہ خراباتیون اور بے باک شریرون اور
مردکون اور فریبیون اور جہوٹون کا ہے اور ایک سنڈاس بڑے شریرون کا ہے
اور بہت بڑے شیطان لعین جہنمی سے ایسا پر ہے کہ اوسکے تہوک اور سینک مین بہی شیطان
نکلتے ہین اور صفحہ ۱۰۹ جلد دوسری اپنی کتاب مین پوپ کو دجال لکھتے ہین جیسا کہ اونکے
لیے سب قول کا تلک ہرلڈ کی نوین جلد کے صفحہ ۲۷۷ مین منقول ہین اور صدہا سال تک
کتب مقدسہ انہین فریبیون اور جہوٹون اور شیطانون کے قبضہ مین رہین ہار یصاحب
ترجمہ لاطینی کے حقمین جو مدار ایمان فرقہ رومن کاتلک کا ہے چوتہی جلد کے صفحہ ۴۴۳
مین لکھتے ہین کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سی خرابیان اور الحاق
اوسمین ہوئے ہین پہر صفحہ ۴۶۷ مین لکھتے ہین کہ یہہ بات ضرور یاد رکہی جاوے کہ

کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اوس کی نقل کرنے والون نے بہت ہی
ناجایز بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب مین دوسری کتاب کے فقرے داخل کئے اور
عبارت حاشیہ کی متن مین درج کر لی دیکھو جب قریب ایکہزار برس کے اس ترجمہ مین الحاق اور تحریف ہوئین تو انکے عہد مین اصلون مین بہی کیون نہوئی ہونگی پس بنظر سب وجوہ مذکورہ بالا کے
اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع اون کتب مین وقوع تحریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے
نزدیک مستحیل نہین بلکہ ممکن اور سہل الوقوع ہتا اور اسکے وقوع بالفعل کا دعوے مقصدون مین
ثابت کیا جاویگا اور اب جو مقدمہ سے فراغت ہوئی مقصدون کے بیان مین شروع کرتا ہون
اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے

مقصد اول

حضرت موسی علیہ السلام کی پانچ
کتابون کے بیان مین اور اس مقصد مین چار فصلین ہین پہلی

فصل

اس امر کے بیان مین
کہ سوا ان پانچ کتابون کے اور کتابین بہی حضرت موسی علیہ السلام کی طرف منسوب تہین
اور سلف نے اونکی بہی پکڑی ہے مگر اب اکثر اونکی غیر معتبر بلکہ مفقود ہین اور وے کتابین
یہہ ہین اول گیارہ زبور ۹۰ سے ۱۰۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض متقدمین کا یہہ
مذہب تہا کہ حضرت موسی نے اس کتاب کو عبری مین تصنیف کیا ہے اور اوریجن اس کتاب کی
شرح مین لکہتا ہے کہ اصل مین یہہ کتاب سریانی مین تہی موسی علیہ السلام نے اوسکا
ترجمہ عبری مین کیا ہے اور ہارنصاحب کہتے ہین کہ یہہ رائے یہود اور عیسائیون کے
نزدیک مردود ہے تیسری کتاب مشاہدات چوتہی چہوٹی کتاب پیدایش کی اور اصل
اسکی عبری مین چوتہی صدی تک پائی جاتی تہی اور جیروم اپنی کتاب مین اوسکا
حوالہ بہی دیتا ہے اور سیڈرینس اپنی تاریخ مین اکثر جا اوس سے نقلکرتا ہے اور اریجن
کہتا ہے کہ ورس ۶ باب ۵ اور ورس ۱۵ باب ۶ نامہ گلاتیون کو پولوس نے اسی
کتاب سے نقل کیا ہے اور ترجمہ اوسکا سولہوین صدی تک موجود تہا مگر اوس صدی
مین کونسل ٹرنٹ نے اوسکو جہوٹہا ٹہرایا اور وہ کتاب چہوٹی ٹیڑگئی دیکہو قدمارنے

فصل اول مقصد اول

اوس کتاب کو صحیح جانا تھا یہان تک کے پولوس مقدس نے بہی اوس سے سند پکڑی ہے کہ سولہوین
صدی مین تصدق کونسل ٹرنٹ کے جہوٹی اور غیر واجب التسلیم ٹہر گئی پانچوین کتاب معراج
ارجن کہتا ہے کہ ورس ۹ نامہ یہودا کا اسی سے منقول ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد
دوسریکے صفحہ ۵۱۲ مین اس قول ارجن کو نقل کرتا ہے چہٹی کتاب الاسرار ساتوین
شہنامہ اٹہوین کتاب الاقرار اور اب مسیحی ان کتابون کو جو مشاہدات سے آخر تک
مین جہوٹی بتلاتے ہین ہارن صاحب کہتے ہین کہ مظنون یون ہے کہ یہ جعلی کتابین
شروع ملت مسیحی مین ایجاد ہوئین ہون انتہی کہتا ہون مین اس ظن کے موافق
معلوم ہوا کہ طبقہ اولی ملت مسیحی مین بڑے جعل بنانے والے تہے اور موافق اقرار
ارجن کے پولوس اور یہودا نے انہین جہوٹی کتابون سے اپنے خطون مین نقل
کیا ہے اور اب عیسائی اونہین جملونکو جو انہین جہوٹی کتابون سے منقول ہین کلام
روح القدس مانتے ہین سبحان اللہ پولوس اور یہودا کو جو انکے زعم مین صاحب
الہام تہے خبر نہوا اور سولہوین صدی والون کو سولہ سو برسکے بعد اطلاع ہوجانے

فصل دوسری اس امر کے بیان مین کہ یہہ پانچ کتابین موسی علیہ السلام کی جو
اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہین سب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین اور بہت
ورس اور عبارتین اس امر کی دلیل ہین ورس ۳۱ باب ۳۶ کتاب پیدائش کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اور بادشاہ جو زمین ادوم پر مسلط ہوئی پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل
کوئی بادشاہ ہو یہی ہین انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکہنے والا کتاب پیدائش کا
کوئی شخص اوس زمانہ کے بعد ہے جسمین بنی اسرائیل مین سے بعضے بادشاہ ہو چکے ہون ورس
۳ باب ۲۱ کتاب شمار کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع چنانچہ یہوواہ نے بنی اسرائیل کی آواز
سنی اور کنعانیون کو گرفتار کر دیا اور اونہون نے اونہین اور اونکی بستیون کو حرم کر دیا
اور اوسنے اس مکان کا نام حرم رکہا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اور

اوسنے اوسمقام کا نام حرمہ رکہا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ وآن موضع را حارمہ نام نہاد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ وان نام
را حرما نام نہادند یہہ درس دلالت کرتا ہی کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص سوا موسی علیہ السلام
کے ہی کہ اوسکے وقت مین قتل کنعانیون کا اور حرم کرنا اونکی بستیون کا اور یہہ نام رکہنا (یعنے حرمہ)
واقع ہو لیا ہوا اور یہہ تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہی ورس سترہوان باب اول کتاب القضاۃ
کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور یہوداہ اپنے بہائی شمعون کے ساتہہ گیا اور اونہون نے اون کنعانیون کو
جو صفات مین رہتے تہے جا مارا اور قریہ کو حرم کر دیا اور اوسکا نام حرمہ رکہا انتہی اور جملہ اخیرہ اوس
ترجمون مین یون ہی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ وآن شہر بہ حارمہ مسمی گشت فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ وآن شہر حرماہ نامیدہ
شد اور موسی علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے ہی نہ تہی قتل اور حرم بستیون کنعانیون کا اور حرمہ
نام رکہنے کا تو کیا ذکر درس ۱۴ اور سی باب ۲۱ کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اسی لیے یہوواہ کی جنگنامہ مین
لکہا ہی کہ یہہ دریائے قلزم اور وادی ارنون کے پاس ہی انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف اس
کتاب کا کوئی شخص اور سوائے موسی علیہ السلام کے ہی کہ اوسنے بعض حالات کو جنگنامہ یہوواہ
سے نقل کیا ہی اور معلوم نہین کہ وہ جنگنامہ کسکی تصنیف ہی اور کس زمانے مین تصنیف ہوا تہا اور اب
وہ کتاب سبکی سب گم ہی اوسکا پتا بہی نہین لگتا درس ۳ باب ۱۲ اوسی کتاب کا یون ہی اور موسی سارے
لوگون سے جو روی زمین پر تہے زیادہ بردبار تہا انتہی اسپای نوزا کہتا ہی کہ اس فقرہ سے معلوم
ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسی علیہ السلام نہین اسلیے کہ کوئی متکبر ہی ایسی اپنی تعریف بڑہ کر نہین کرتا
پس مولف اسکا کوئی شخص معتقدون حضرت موسی علیہ السلام سے ہی نہ موسی علیہ السلام درس ۴۱
باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور منسا کا بیٹا یائیر نکلا اور اسنے اس نواحی کے گانون کو
لیلیا اور اونکا نام یائیر کے گانون رکہا اور درس ۱۴ باب تیسرے استثنا کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ع
منسا کے بیٹے یائیر نے ارجوب کی ساری مملکت جشوریون اور معکاتیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے
جا لوت یائیر یا بسان اسکا نام رکہا جو اسکا نام ہتا وہی نام آج تک ہی انتہی ان درسون سے معلوم ہوتا
کہ مصنف اس کتاب کا کوئی اور ہی شخص ہی کیونکہ یقیناً یائیر بعد زمانہ موسی علیہ السلام کے ہوا ہی اور تسخیر نمایا

اوسکا اون اضلاع کو بلاشبہ بعد اونکے ہی اور یہہ لفظ وہی نام آجتک ہی اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہہ فقرہ
یایر کے بعد ہی مدت پیچھے ہوا ہی حضرت موسیٰ کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہہ بہی صحیح نہین کہ یایر منسّا کا بیٹا
ہو اسلیے کہ یایر بیٹا شجوب کا اور اولاد یہودا مین ہی جیسا درس ۲۲ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین مصرح ہی اور منسا اولاد یوسف علیہ السلام مین ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل درس ۱۴
باب ۳ کتاب استثنا اسکے یون ہی کہ جملا اخیرہ الحاقی ہی کسینے بعد موسی علیہ السلام کے بڑہایا ہی اگر اوسکو
چہوڑ دیجاوے تو کچہہ مطلب نہین بگڑتا انتہی کہتا ہون مین کہ اگر الحاقی کہو تو سب درس درس کہو الحاقی
جملا اخیرہ کی تخصیص لغو ہو درس ۱ باب ۱ کتاب استثنار کا یون ہی یہ وے باتین ہین جو موسی نے
اردن کے اوس پار بیابان کے میدان مین سوف کے مقابل فاران اور توفل اور لابان اور
حصیرت اور ذی ذہب کے درمیان بنی اسرائیل کو کہین انتہی پس یہہ لفظ اوس پار الخ دلالت کرتا
ہی کہ لکہنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تہا اور اسی لیے اسپائی نوزا اور کئی اور
شخصون نے کہا ہی کہ کتاب استثنار کی تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ
اوس پار کیا گیا اوسکا ترجمہ اسیطرح مترجمون یونانی توریت نے جو بہتر بڑے بڑے عالم یہود کے تہے
اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیون مین ہی اور ڈاکٹر جڈس نے اپنے ترجمہ مین اور
اسیطرح بے شمار مترجمون نے بلکہ سب لوگون والون نے جو غیر انگلنڈ کے رہنے والے ہین (شاید
مترجم ترجمہ سریانی کے) کیا ہی اور رومن کاتہلک کے ترجمے انگریزی سب انہین کے موافق ہین اور
عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو دفع کرنے کے لیے اون سب ترجمون مذکورہ بالا کو غلط
ٹہراتے ہین مگر جمہور کے سامنے قول انکا کب معتبر ہو اور جمہور سے لاکہون بلکہ کروڑون قائل عیسائی
اونکی صحت کے قائل تہے اور اگر انکے قول کو مان ہی لین تو بہی ہمارا اعتراض فرقہ رومن کاتہلک
اور اور فرقون پر جو اونکی صحت کے قائل ہین بلاشبہ تمام ہی اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق
سب ترجمے خراب اور غلط اور جمہور سلف پچہلے [illegible] اسلیے یا اون
سبنے قصداً ترجمہ غلط کرکے اوسکو [illegible] کلام الہامی کا [illegible]

تو محرف ٹہرے یا اون سب کو کچہہ علم نہ تہا اور بے علمی سے اوس غلطی مین پڑے تہے باب ۱۶ کتاب
خروج مین ہی ہندیہ ۱۸۲۲ع ۳۵ اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وے بستی مین آئے
من کہاتے رہے جب تک کہ وے زمین کنعان کی نواحی مین آئے من کہاتے رہے ۳۶ اور ایک
اومر ایفا کا دسوان حصہ ہے انتہی ظاہر آیہی ورس دلالت کرتے ہین کہ مصنف اس کتاب کا وہ ہے
کہ جسکے عہد مین یا پہلے اوسکے عہد کے کنعان مین پہنچا اور من کا موقوف ہونا عمل مین ایا ہوا اور وزن
ایفا کا سنجہ ہوا اور حضرت موسی کی زندگی تک یہ دونون امر نہین واقع ہوئے بلکہ کنعان مین یوشع
علیہ السلام کے ساتہہ پہنچے اور من اوسوقت موقوف ہوا جب بنی اسرائیل نے عید فصح کے دن سرزمین
اریحا مین وہانکے حاصل سے فطیری روٹیان اور بہنین بالین کہائی تہین جیسا باب پانچوین کتاب یوشع
سے معلوم ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسی کے عہد سے پیچہے نکلا باب ۳۴ کتاب استثنار کا سب کا
سب دلالت کرتا ہے کہ یہہ کتاب تصنیف موسی علیہ السلام کی نہین خصوصاً اوسمین یہہ الفاظ کہ آج کے
دن تک کسینے اوسکی (یعنے موسی علیہ السلام کی) قبر کو نہ پہچانا اور اب تک بنی اسرائیل مین موسی کی
مانند کوئی قایم نہین ہوا صاف دلالت کرتے ہین کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسی علیہ السلام کے ہوا ہے
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ کلام موسی علیہ السلام کا باب گذشتہ پر تمام ہوا اور یہہ باب کسیکا
الحاق کیا ہوا ہے وہ شخص یوشع ہو یا صموئیل یا عزرا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر ٹہیک دریافت نہین
ہوتا شاید پچہلے ورس بعد رہائی بابل کے عزرا کے عہد مین لکہے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ
مین بہی ایسیکے موافق ہے دیکہو انکے مفسرونکو کوئی سند نہین ملی کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی
الحاق کرنیوالیکو متعین نہین کر سکتے بلکہ اٹکل پچو واہی تباہی کہتے ہین کہ شاید فلانا ہو یا فلانا ہو اور سچ ہے
کہ جب سند نہو تو بیچارے کیا کرین مگر تحکم یہہ ہے کہ قیاساً دعوی کرتے ہین کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ
یہہ تو فقط ایک گمان ہے کوئی اسکی دلیل نہین شاید بہکانے عوام کے لئے ایسا کہتے ہونگے ورس ۶
باب ۱۲ پیدایش کا یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع ابرام نے اس سرزمین مین نابلس کے مقام اور مری
کی بلوط تک سیر کیے اور اوسوقت کنعانی اس زمین مین تہے انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے

کہ یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے اور اسیطرح اور جملے چند جا کتب مقدسہ مین ربط کے لئے عزرا
یا کسی اور الہامی شخص نے جس زمانہ مین کہ کتابین جمع کی گئین تہین بعد مدت کے تصنیف اون کتابون سے
بڑہا دئیے ہین انتہی دیکہو ان مواضع مین بہی مفسرین اپنا عذر کچا پیش کرکے اٹکلون کہتے ہین کہ فلانا
یا فلانا ہوگا ورس ۱۴ باب ۱۴ پیدائش کا یون ہے سنہ ۱۸۴۴ع جب ابیرام نے سنا کہ اوسکا بہائی گرفتار ہوا تو
اوسنے اپنے سیکہے ہوئے تین سو اٹہارہ خانہ زادون کو لیکے دان تک اوسکا تعاقب کیا انتہی اور یہہ جملہ
دان تک الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع تا بہ دان ایشان را تعاقب نمود فارسیہ سنہ ۱۸۴۵
ایشان را تا دان تعاقب نمود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وانطلق فی اثرہم حتی الی دان اور اسیطرح مترجم ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع
والا کچہہ چالاکی کر گیا ہے اور دان کی جاے بانیاس لکہہ گیا اور دان نام ایک شہر کا ہے کہ
بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسی اور یوشع علیہما السلام کے جب شہر لیث فتح کرکے اوسکے لوگون کو
قتل اور اوس شہر کو جلا دیا تہا تو یہہ نیا شہر اباد کرکے نام اوسکا یہہ رکہا تہا جیسا کہ کتاب القضاۃ
کے باب اٹہارہوین سے یہہ بات بخوبی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شخص
بعد ابادی اس شہر کے گذرا ہے وگرنہ اگر موسی علیہ السلام ہوتے تو ضرور دان کی جگہہ لیث لکہتے
اور حالانکہ عبری نسخون مین لفظ دان کا ہی مرقوم ہے علاوہ اسکے لوط بہتیجے ابراہیم علیہ السلام
کے تہے نہ بہائی ورس ۳۱ باب ۱۱ مین ہے تارح نے اپنے بیٹے ابیرام اور اپنے پوتے لوط یعنی اپنے
بیٹے ہاران کے بیٹے کو الخ ورس ۱۸ باب ۱۳ کتاب پیدائش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ابرام نے ڈیرا
اوٹہایا اور ممری کی بلوطین جو حبرون مین ہے جا رہا الخ اور اسیطرح ورس ۲ تائیسوین باب
پینتیسوین اور ورس ۱۴ باب ۳۷ کتاب پیدائش مین لفظ حبرون کا واقع ہے اور حبرون نام ایک
قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح فلسطین کے یہہ نام اوسکا رکہا تہا اور پہلے اوسکا نام قریہ
اربع تہا جیسا کہ ورس ۱۵ باب ۱۴ کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ مصنف
اس کتاب کا بعد فتح فلسطین کے گذرا ہے ورس ۲۱ باب ۳۵ کتاب پیدائش کا یون ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۲ پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ عیدر کے ٹیلے کے اوس پار کہڑا کیا انتہی اوس

عیذر نام اوس منارہ کا ہے جو دروازہ یروشالم پہ تہا پس مصنف اسکا کوئی ساول یا داؤد
علیہ السلام کے عہد مین ہوگا اور ملاحظہ زبور اور کتاب نحمیا اور یرمیا اور حزقیل علیہ السلام
سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف مین بہی طریقہ تالیف اور تصنیف کا ایسا ہی تہا جیسا اب ہے
اور ناظر کو دیکہتے ہی معلوم ہوجاتا تہا کہ مصنف اپنا حال لکہتا ہے اور تمام توریت مین کوئی درس ایسا
نہین کہ اوس سے معلوم ہو کہ موسیٰ علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکہتے ہین بلکہ جہان ذکر موسیٰ علیہ السلام
کا ہے اوس جا غایب کے صیغہ سے اونکو بولا گیا ہے اور ایک جا بہی صیغہ متکلم سے نہین تعبیر کیا اور کچہہ مثالین
اوسکی بطور نمونہ کے لکہی جاتی ہین ا باب ۲ خروج کا ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱۱ اون روز وںمین یون ہوا کہ جب
موسیٰ بڑا ہوا الخ ۱۵ جب فرعون نے یہہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کے حضور سے
بہاگا الخ ۲۱ تب موسیٰ اس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام اس باب مین ضمیر غایب کی
موسیٰ علیہ السلام کی طرف پہرتی ہے اور ایسا ہی اور بابون مین سمجہنا چاہیئے ۲ باب ۳ خروج ۱ اور
موسیٰ اپنے سسر یترو کے جو مدین کا کاہن تہا الخ ۳ تب موسیٰ نے کہا کہ مین اب ایکطرف سے
جاؤن الخ ۱۱ موسیٰ نے خدا کو کہا مین کون ہون جو فرعون پاس جاؤن الخ ۱۳ تب موسیٰ نے خدا سے
کہا الخ ۱۵ پہر خدا نے موسیٰ سے کہا الخ ۳ باب ۴ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ تب موسیٰ نے جواب دیا الخ ۲ تب یہواہ
نے موسیٰ سے کہا الخ ۱۰ تب موسیٰ نے یہواہ سے کہا الخ ۱۴ تب یہواہ کا غصہ موسیٰ پر بہڑکا الخ
۱۸ تب موسیٰ روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہواہ نے مدین مین موسیٰ کو کہا الخ ۲۰ تب موسیٰ نے اپنی
جورو اور اپنے بیٹونکو لیا الخ ۲۱ اور یہواہ نے موسیٰ کو کہا الخ ۲۸ اور موسیٰ نے خدا کی جسنے اوسے بہیجا الخ
۲۹ تب موسیٰ اور ہارون گئے الخ ۴ باب ۵ خروج ۲۲ بعد اسکے موسیٰ یہواہ کنے پہر گیا الخ ۵ باب ۶ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲
۱ تب یہواہ نے موسیٰ سے کہا الخ ۲ پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا الخ ۹ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پہر یہواہ نے موسیٰ کو فرمایا الخ ۱۲
موسیٰ نے یہواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہواہ نے موسیٰ اور ہارون کو کہا الخ ۲۶ یے وہ
ہارون اور موسیٰ ہین جنہین یہواہ نے فرمایا الخ ۲۸ اور جسدن یہواہ نے ملک مصر مین موسیٰ سے
باتین کہین یون ہوا ۲۹ کہ یہواہ نے موسیٰ کو کہا الخ ۶ باب ۷ خروج ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ ۱ پہر یہواہ نے موسیٰ سے کہا

الخ ۶ موسی اور ہارون نے جیسا یہوواہ نے اونہین کہا اونہون نے ویسا ہی کیا ۷ اور جسوقت
اون دونون نے فرعون سے گفتگو کی موسی اسّی برسکا اور ہارون ترآسّی برسکا تہا ۸ اور
یہوواہ نے موسی اور ہارون کو کہا ۱۰ اتب موسی اور ہارون فرعون کے لگے گئے الخ اور آخر
کتاب استثنا تک یہی حال ہے اور نقل اون فقرون کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ناظر
توریت پر یہہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکہنے والا اس کا کوئی سوائے موسی علیہ السلام کے ہے اور
اسیطرح اور باتین متتبع کو ملسکتی ہین اور بعض مفسر بابت ورس ۱۴ باب ۱۴ اور ورس ۱۸
باب ۱۳ کتاب پیدایش کے یون عذر کرتے ہین کہ ممکن ہے کہ موسی نے لیث اور قریہ اربع ہی لکہا
ہوگا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لئے اون لفظونکو لفظ دان اور حبرون کے ساتہہ بدل ڈالا
کہتا ہون نہین کہ موافق انکے اقرار کے بہت عرصہ کے بعد یہہ تحریف کاتب کی ایسی چل گئی کہ نسخون
مین پہیل پڑی تو تحریف اوسمین زمانہ سلف مین ہی ہوا کرتی تہی اور بہت عرصہ کے بعد چل جاتی
تہی پس ایسا ہی ممکن ہے کہ اور جا بہی ملحدون یا کاتبون نے شرارت کی ہو اور اوسکی نفی کی
کوئی دلیل نہین جیسا کہ مورخون نے اقرار کیا ہے کہ ملحدون کو بہت بڑی گنجایش تحریف کی
توریت اور انجیل مین تہی اور ذکر اسکا فصل تیسری مقدمہ مین گذرا اور ڈکسنری بیبل مین جو
۱۸۴۳ مین امریکا مین چہپی موافق شرحون بیبل کے یون مرقوم ہے کہ کتاب موسی کے بعضے جملے
صاف اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام کا کلام نہین مثل ورس ۱ باب ۳۲
کتاب گنتی اور ورس ۱۴ باب ۳۱ کتاب استثنا کے اور بعضی عبارت اوسکی موسی کی عبارت
سے میل نہین کہاتی اور ان فقرات کو یقینا ہم نہین کہہ سکتے کہ کسکی لکہی ہوئی ہین مگر ظن غالب
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرون کو ملایا ہے جیسا کہ نوین اور دسوین باب کتاب عزرا
اور اٹہوین باب کتاب نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی دیکہو یہ لوگ صاف اقرار کرتے ہین کہ
کتاب موسی مین الحاق ہے اور بعضی عبارتین موسی کی عبارت سے میل نہین کہاتی اور الحاق
کرنے والا یقینا آج تک عیسائیون کے نزدیک متعین نہین اٹکلون سے عزرا علیہ السلام کو

سلسلہ مثل اسکی صاحب ۱۲ سنہ ۱۸۴۳ اور نسخون اور نقلون مین ہی اور شروع اوسکا عیسائی اور تمام اوسکا اور فرقہ سنہ ۱۲

کہتے ہین اور باب نوین اور دسوین کتاب عزرا اور آٹھوین باب کتاب نحمیا کو دلیل اپنے گمان کی بتلاتے
ہین اور یہہ بالکل قابل پذیرائی کے نہین اور اسکو ظن غالب کہنا خطا ہے اسلئے کہ ان بابون کتاب عزرا سے
اسیقدر سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشایستہ بنی اسرائیل پر اور اقرار گناہ انکا
کیا اور باب آٹھوین کتاب نحمیا سے اسیقدر مفہوم ہوتا ہے کہ عزرا نے توریت اسکو پڑھکر سنائی اور کچھہ
بھی اونمین ذکر الحاق اور عدم الحاق کا نہین **فصل** تیسری نسخہ عبری اور سامری اور یونانی
کے اختلافونکے بیان مین جاننا چاہیئے کہ ان تینون مین ایسا اختلاف ہے کہ دلالت کرتا ہے کہ بلا شبہ
تحریف واقع ہوئی ہے اور چونکہ ان سب اختلافونکے ذکر کرنے سے کتاب بہت بڑھ جاتی ہے اسلئے
اون سب کے ذکر سے اغماض کرکے کچھہ تھوڑے سے اختلاف نقل کرتے ہین **اول** یہہ کہ
بیان زمانہ کا ولادت آدم علیہ السلام سے طوفان تک ایسا مختلف کہ کوئی تاویل سوائے
تسلیم تحریف کے نہین ہوسکتی اسلئے کہ موافق عبری کے وہ زمانہ ایک ہزار چھہ سو چھپن [1656] ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی کے دو ہزار دو سو باسٹھہ [2262] اور موافق ایک نسخہ کے دو ہزار
دو سو بیالیس [2242] اور موافق سامری کے ایک ہزار تین سو سات [1307] تو دیکھو تینون مین
سینکڑون برسکا فرق ہے نہ ایک دو برس کا اور موافق توریت سامری کے ایک
اور تماشا ہے کہ جو طوفان کے وقت عمر نوح علیہ السلام کی چھہ سو برس کی تھی اور عمر
آدم علیہ السلام کی نوسو تیس [930] برس کی ہوئی ہے تو لازم آتا ہے کہ وقت وفات آدم علیہ السلام
کے عمر حضرت نوح علیہ السلام کی دو سو تیئس [223] برس کو پہنچی ہو حالانکہ یہہ تو باتفاق مورخین
کے غلط ہے اور نسخے عبری اور یونانی کے معاً اسکی تکذیب کرتے ہین کیونکہ موافق عبری
ایک سو چھبیس [126] برس بعد وفات آدم علیہ السلام کے ولادت نوح علیہ السلام کی ہوئی ہے
اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بتیس [732] برس بعد اور بعض یہودی نے جو
اسکو [illegible] کہتے ہین بسبب اس اختلاف فاحش کے تینونکو غیر معتبر سمجھکر زمانہ دو ہزار دو سو
چھپن [2256] برسکا لکھا ہے اور موافق تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے تفصیل اختلاف تینون نسخونکی جدول میں لکھی جاتی ہے

دوسرا اختلاف

نام بزرگونکا جنکی عمر مین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
آدم علیہ السلام	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰
شیث علیہ السلام	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰
مہلائیل	۶۵	۶۵	۱۶۵
یارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
حنوک علیہ السلام	۶۵	۶۵	۱۶۵
متوسالح	۱۸۷	۶۷	۱۸۷
لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
نوح کا وقت طوفان کے	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
	۱۶۵۶	۱۳۰۷	۲۲۶۲

دوسرا یہہ کہ موافق عبری کے زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو بانوے [۲۹۲]
برس اور موافق اکثر نسخون یونانی کے ایکہزار بہتر [۱۰۷۲] اور موافق ایک نسخہ یونانی کے گیارہ سو بہتر [۱۱۷۲]
اور موافق سامری کے نوسو بیالیس [۹۴۲] برس ہے اور عبری کے موافق یہہ طرفہ تماشا درپیش ہے
کہ بعد طوفان کے نوح علیہ السلام تین سو پچاس [۳۵۰] برس جیتے جیسا ورس ۲۸ باب ۹ کتاب پیدائش
مین مصرح ہی اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بانوے [۲۹۲] برس بعد طوفان کے ہوئی
تو لازم آتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون [۵۸] برس کی عمر تک دیکھا ہو اور یہہ تو باتفاق تواریخ
کے غلط ہی اور موافق اکثر نسخون یونانی کے سات سو بائیس [۷۲۲] برس اور موافق ایک نسخہ
یونانی کے آٹھہ سو بائیس [۸۲۲] برس بعد وفات نوح علیہ السلام کے ولادت ابراہیم علیہ السلام
کے ہوئی ہے اور موافق سامری کی پانسو بانوے [۵۹۲] برس بعد پس دیکھنے کا کیا امکان اور نسخون یونانی

اور

اور ایک خبط ہے کہ ارفخشد اور شالح کے بیچ مین قینان کو اپنی طرف سے بڑہا دیا ہے کہ عبری اور سامری مین اوسکا پتا نہین اور یوسیفس نے بہی اوسکو غلط جانکر نہین لکہا اور مورخون انگریزی نے بیان مدت مذکور مین تینون نسخون کو غیر معتبر سمجہا اور اوسکو تین سو باون ۳۵۲ برس لکہا اور اسکو تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین موافق قول بشپ کدرک کے مختار کرکے یون لکہا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے ولادت ابراہیم تک تین سو باون ۳۵۲ برس ہے انتہے اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والون نے سالونکو جو نسخہ عبری مین مصرح ہین کیون نہین جمع کرلیا تاکہ غلطی کدرک کی اونپر ظاہر ہوجاتی اور یوسیفس سبکے مخالف اوس مدت کو نوسو ترانوے برس لکہتا ہے اور تفصیل اختلاف تینون نسخونکی موافق تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے ہے

نام بزرگونکا جن کی عمر مین وقت پیدا ہونے اولاد کے اختلاف ہے	بیان عمر بزرگون کا موافق تینون نسخون کے		
	عبری	سامری	یونانی
سام سے ارفخشد کی ولادت	۲ برس بعد طوفان کے	۲	۲
ارفخشد	۳۵	۱۳۵	۱۳۵
قینان	بالکل ندارد	بالکل ندارد	۱۳۰
شالح	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عابر	۳۴	۱۳۴	۱۳۴
فالج	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
رعو	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
سروج	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
ناحور	۲۹	۷۹	۷۹
تارح	۷۰	۷۰	۷۰
	۳۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲

تیسرا یہ ہے کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول مین صفحہ ۴۱۳ مین تشریح سنون قبل ولادت مسیح مین لکہا ہے نسخہ منطبعہ ۱۸۲۹ع دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق

عبری کتاب مقدس کے مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹواجنٹ کی (یعنی ترجمہ یونانی کی) مطابق ۵۸۷۲
نقل سامرئین کی مطابق ۴۷۰۰ انتہے بلفظہ دیکہو اسکے موافق زمانہ مابین ولادت آدم اور عیسیٰ علیہما السلام
مین کیسا اختلاف ہے اور ان اختلافات مین قدمائے مسیحی یہودیون کو الزام تحریف کا دیتے تہے اور کہتے
تہے کہ قریب سنہ ایکسوتیس ۱۳۰ عیسوی کے یہودیون نے یہہ تحریف کی ہے اور گسٹائن بہی جو بہت بڑا عالم
عیسائی گذرا ہے عبری کو محرف بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ فاضلون نے
جو حساب بنسبت تاریخون واردات مندرجہ عہد عتیق کے کئے ہین اون حسابون مین بڑے بڑے فرق
واقع ہین خصوصاً اون واردات کی تاریخون مین جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تہین لیکن ان اختلافات
سے اکثر مطالعین کو کچہہ بڑی غرض نہین گسٹائن یہودیونکو الزام تبدیلی تاریخون کا نسبت اون
بزرگون کی جو قبل اور بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسیٰ تک ہوئے دیتا تہا اور وجہ الزام
کی یہہ کہتا تہا کہ اونہون نے واسطے غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہہ امر کیا تہا
اور یہی رائے معلوم ہوتی ہے کہ قدمائے مسیحیون مین عام تہی اور یہ کہتے تہے کہ قریب سنہ ایکسوتیس ۱۳۰ بعد
عیسوی کے یہود نے یہہ تحریف کی ہے پہر اوسی تفسیر مین ہے کہ ہیلز صاحب نے یوسیفس اور ترجمہ
یونانی سے کچہہ اونکی غلطیان صحیح کرکے تاریخ لی ہے کہ اوسکی موافق زمانہ ولادت مسیح علیہ السلام
تک پیدائش عالم سے مدت پانچ ہزار چار سو گیارہ ۵۴۱۱ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایکسو پچپن برس کی
نکلتی ہے اور باعث فرق کا یہہ ہوا کہ بزرگون کی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمہ مین سو برس اونکے
باپون کی عمر مین بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زائد ہے گو کل جمع یہہ ایک سا رہا مثلاً اگر عبرانی مین لکہا ہے
کہ فلانا بزرگ جب اوسکے بیٹا ہوا سو برس کا تہا تو یونانی مین ہے کہ دو سو برس کا تہا انتہی دیکہو
اس تفسیر مین صاف مصرح ہے کہ قدما کے نزدیک نسخہ عبری محرف اور یونانی صحیح تہا اور تحریف یہود
کی سنہ ۱۳۰ع مین بتلاتے تہے اور گسٹائن بہی الزام تحریف کا یہود کو دیتا تہا اور سچ ہے کہ یہودیون
کی بد دیانتی سے یہہ بات کچہہ بعید نہین چوتہا یہہ کہ ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا کا نسخون عبری
مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع سو جب تم اردن کے پار اتر جاؤ تو تم اون پتہرونکو جنکی بابت مین

چوتہا اختلاف

انہین

تمہین آج کے دن حکم کرتا ہون عیبال کے پہاڑ پر نصب کیجو اور اون پر چونا پھیرو انتہی اور
ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۳ء مین بلا تفاوت یہی عبارت ہے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۵ء اسکی موافق ہین
اور توریت سامری مین عیبال کے جا گرزم واقع ہے اور عیبال اور گرزم دو پہاڑ آمنے سامنے ہین
جیسا درس ۱۲ و ۱۳ اوسی باب ۲۷ سے اور درس ۲۹ باب ۱۱ استثنا اور درس ۳۳ باب ۹ یوشع
سے سمجھا جاتا ہے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے متن سامری مین یون ہے کہ ان پتھرونکو پہاڑ گرزم
پر رکھیو انتہی اور یہود اور سامریون مین قدیم سے نزاع ہے کہ مذبح اور ہیکل کونسے پہاڑ پر موافق
حکم توریت کے بنانا چاہئے اور جمہور عیسائی موافق یہود کے اس جا یقیناً توریت سامری کو محرف
کہتے ہین دافع البہتان کی پہلی فصل مین ہے اونہون نے (یعنے سامریون سے) حسد سے دوسرے
پہاڑ پر دوسری ہیکل بنائی اور اپنی کمک کے لئے توریت مین ایک بات بدلی کہ جس سے معلوم ہووے
کہ یہہ وہی جگہہ ہے جہان خدا نے فرمایا تہا کہ میری عبادت کرنی چاہئے پس یہود کی توریت اور
سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے اور اون دونون کے مقابلہ کرنے سے صرف یہہ حجت ہو سکتی
ہے کہ خدا کی ہیکل کو کہان بنانا چاہئے اور سب باتون مین سامری توریت ہماری کتاب کے موافق ہے
اور یہہ تبدیل موسی کے مرنے کے بعد کچھہ زیادہ پانچ سو برس کے واقع ہوئی مگر ہماری توریت اصلی
حضرت موسی کے وقت سے اس دم تک محفوظ و محروس ہے پر عیسائی اوس بدلی ہوئی توریت
کو نہین مانتے انتہی پس باقرار صاحب دافع البہتان کے عیسائیون کے نزدیک توریت سامری مین یہہ
تحریف یقینی ہے اور وہ توریت انکے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تحریف
پانسو برس سے زائد کے پیچہے ایسا کارگر گئی کہ اونکے سارے فرقہ اور قوم مین اوسی محرف کے سب
نسخے پہیل پڑے اور اعلے ادنے اوس قوم کے اوس فعل بد پر متفق ہو گئے تو دیکہو حسد سے
بعد مدت دراز کے بہی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہو جاتا ہے اور یہہ قول اوسکا کہ یہود کی توریت
اور سامریون کی توریت کا فقط یہی فرق ہے بالکل غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا
اور کچھہ اور آتا ہے بہرحال ایسے چارون اختلاف بہت بڑے ہین اور انہین عیسائیون نے سلفاً

پانچوان اختلاف

اور خلفاً کلمات مضطربانہ کہے ہین جمہور قدماء علماء عیسائی یونانی کو صحیح اور عبری اور سامری کو محرف
کہتے تھے اور ہارسلی صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین لکہتے ہین کہ ڈاکٹر کینی کاٹ حامی توریت سامری
کا ہے اور اوسنے صحت تاریخ اوسکیکو دلیلون سے خاطر خواہ ثابت کیا ہے اور اون دلیلون کی تلخیص
یہان نہین ہوسکتی جسکو منظور ہو اوسکی کتاب مین جلد اول کے صفحہ اسی سے آخر تک دیکہے اور ڈاکٹر
کینی کاٹ کہتے ہین کہ ادب سامریونکا نسبت توریت کے اور لحاظ اونکی عادتونکا اور خاموش رہنا
جناب مسیح کا (یعنی الزام ندینا اونکو بابت تحریف کے) وقت گفتگوی مشہور کے جو عورت سامریہ سے
ہوئی تہی اور اور باتین اسکو تقاضا کرتی ہین کہ جو محققین بیبل نے سامریون کو الزام تبدیل قصدی کا
دیا ہے بے اصل ہے اور الزام تبدیل کا یہودیون کو دیا جاوے اور یوسی بیس اور سرل اور پیروکوپیس
اور ڈیوڈورس اور جیروم اور سین سلس اور اور قدماء مشائخ عیسائیون نے اس نسخہ سامری
کو بہت بڑا کہا ہے اور اقتباس کیا ہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلز اور کینی
کاٹ وغیرہما سامری کو صحیح اور عبری کو محرف کہتے ہیں۔ اور یونانی بہی انکے نزدیک محرف ہوگا اور اب کے
عیسائی حامی عبری کے ہین پس ان لوگون نے سلفاً اور خلفاً یقیناً ایک کو صحیح اور باقیون کو محرف
مانا ہے پانچوان یہہ کہ ورس ۴۰ باب ۱۲ خروج کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء اور بنی اسرائیل کے
جو مصر کے باشندے تہے بود و باش چار سے تیس برس تک تہی انتہی عربیہ ۱۸۳۱ء فکان جمیع ما سکن
بنو اسرائیل فی ارض مصر اربعمائۃ وثلاثون سنۃ یعنے تہی مدت رہنے بنی اسرائیل کی زمین مصر مین چار سو
تیس برس فارسیہ ۱۸۴۵ء اما بودن بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چہار صد و سی سال بود حالانکہ یہہ غلط ہے اسلیے کہ
مدت رہنے بنی اسرائیل کی مصر مین دو سو پندرہ برس ہے نہ چار سو تیس برس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی مین اس
طرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور اونکے اباء و اجداد کا رہنا زمین کنعان اور زمین مصر مین چار سو تیس
برس تہا انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین بعد نقل اس عبارت کے سامری سے یون ہے یہہ
بلاشبہہ سچی عبارت ہے اور متن کی ہر مشکل کو دور کر دیتی ہے انتہی پس نسخہ عبری سے قصداً
یا سہواً لفظ اباء و اجداد اور لفظ زمین کنعان کا گرایا گیا یا سامری اور یونانی مین بطور اصلاح کے

بڑہایا گیا ہی اور باوجود اسکے اس درس کو درس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت ہے اور وہ یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ع
تب اوسنے ابرام کو کہا یقین جان کہ تیری اولاد پردیس مین آوارہ ہوگی اور وہانکے لوگون کے بندے ہونگے وے اونہین
چار سو برس تک دکہہ دینگے انتہی دیکہو اسمین فقط چار سو برس ہین علاوہ اسکے بندے ہونا اور دکہہ
پانا اونکا جبہی تہا جب مصر مین آئے اور وہ کل دو سو پندرہ برس رہا نہ چار سو تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ذیل درس ۴۰ باب ۱۲ خروج کے واسطے رفع کرنے تخالف کے یون مرقوم ہے
کہ یہہ دونون درس آپسمین مخالف نہین اسلئے کہ پیدایش مین زمانہ ولادت اسحاق سے اور خروج
مین زمانے جانے ابراہیم کے آورسے گنا گیا ہے اور ابراہیم اور اوسکی اولاد زمین کنعان مین
دو سو پندرہ برس بیگانی رہی اور بنی اسرائیل زمین مصر مین دو سو پندرہ برس انتہی کہتا ہون
مین کہ اول یہہ توجیہ واہی ہے کہ رجما بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدا مدت مذکور کا ابتدا ولادت
اسحاق علیہ السلام کو اور دوسری جا زمانہ خروج ابراہیم کو اوڑسے ٹہراتے ہین اور کوئی قرینہ
اسکا نہین علاوہ اسکے یہہ توجیہ مخالف اوسکے ہے جو اوسی تفسیر مین ذیل درس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش
کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعان کے پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہین اور اسحاق کی عمر
وقت ولادت یعقوب کے ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایکسو تیس ۱۳۰ برس کی تہی
اور تینونکے جمع کرنے سے دو سو پندرہ برس ہوتے ہین انتہی اسلئے کہ اس مفسر نے دونو جا مدت
رہنے مصر کی دو سو پندرہ برس مانے جیسا کہ اور مورخ بہی اسیطرح لکہتے ہین اور دوسری جا عمر
اسحاق علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کی ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب علیہ السلام کی
وقت جانے مصر کے ۱۳۰ برس کی تبلائی اور یہی حق ہے جیسا درس ۲۶ باب ۲۵ پیدایش اور
درس ۹ باب ۴۷ پیدایش مین مصرح ہے پس جب تینون مدتون مین یعنے مدت عمر اسحاق
کی وقت ولادت یعقوب کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے مصر کی
مسلم ہوین تو اب دو قباحتین لازم آتی ہین ایک یہہ کہ ولادت اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک
چار سو پانچ برس ہوتے ہین اسطرح پر ۶۰ + ۱۳۰ + ۲۱۵ = ۴۰۵ نہ چار سو فقط جیسا خروج مین ہے دوم

حاشیہ: ۲۵ + ۶۰ + ۱۳۰ = ۲۱۵

یہہ کہ موافق اوسکے توجیہ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک تین ۳ برس
لینے چاہیئن تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدائش مین مصرح ہے پوری ہو حالانکہ اگر ہم اس مدت
قبل ولادت کو اوپر مدت مابعد ولادت کے بڑھادین تو ۴۳۵ ہوتے ہین نہ چار سو تیس ۴۳۰ برس پس
توجیہ اوسکی مردود ہے اور موافق تفسیر مذکور کے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین بہی موافق قول
بشپ پاٹرک اور بشپ کڈر کے واقع ہے پس یہہ بہی مردود ہے چہٹا یہہ کہ ورس اٹہوان باب
پیدائش کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء تب قین اپنے بہائی ہبل سے بولا اور جب وے
دونون کہیت مین تہے یون ہوا الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ ورس موافق توریت
سامری اور ترجمہ یونانی اور اور ترجمون پرانے کی یون ہے آو قین اپنے بہائی ہبل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلین اور جب وے دونون الخ پس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلین عبری مین مفقود
ہے ہارن صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ مین حاشیہ کے اندر لکہتے ہین کہ سامری اور یونانی اور
ارامی اور اسیطرح لاطینی مین جو بشپ والٹن کے پالی گلاٹ مین چہپی ہے موجود ہے اور ڈاکٹر کنی
کاٹ نے اس جملہ کے عبری مین داخل کرنے کو حکم کیا تہا اور بلاشبہہ یہہ اچہی عبارت ہے اور اوسی
جلد کے صفحہ ۳۳۰ مین لکہتے ہین عبارت جو ترجمہ یونانی مین ہوتی ہے بعض دفعہ صحیح ہوتی ہے
گو کہ وہ حال نسخون عبرانی مین نہو مثلاً کہ جیسا ورس مذکور کہ اوسمین عبرانی نسخے خطی ہون یا مطبوعہ
صریح نقصانی ہین اور مترجم ترجمہ انگریزی مہری کا جو یہان اچہا دریافت نہ کرسکا ترجمہ یون
کیا قابیل نے اپنے بہائی ہابیل سے باتین کین اور اس نقصان عبرانی کو ترجمہ سیپٹواجنٹ پورا
کرتا ہے اور متن سامری اور ترجمہ لاطینی اور ارامی اور ترجمہ یونانی اکوئلا اور دو تفسیرین
چالدی زبان کی اور وہ فقرہ جسکو فلو یہودی نے نقل کیا ہے سیپٹواجنٹ کے موافق ہین اور
سب مین یہہ جملہ آؤ میدان کو چلین موجود ہے انتہی اور ترجمہ عربی مین بہی یہہ عبارت داخل ہے
عربیہ ۱۸۳۱ء و قال قائن لہابیل اخیہ لنخرج الی الحقل ولما صارا فی الحقل الخ دیکہو یہہ جملہ عبری
سے اڑگیا ہے کسیطرح مانو ساتوان یہہ کہ ورس ۱۱ باب ساتوین پیدائش کا عبری مین یون ہے

چہٹا اختلاف

ساتوان اختلاف

ہندیہ

ہندیہ ۱۸۲۲ء اور طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک ابلا رہا الخ اور ترجمی یونانی اور بیت سنحون لاطینی مین چالیس دن رات کا لفظ واقع ہے جیسا ورس ۱۲ اوس باب مین عبرین بہی اب تک موجود ہے پس ورس سترہوین مین عبری کے اندر لفظ رات کا اوڑ گیا ہے ہارنصاحب جلد اول مین لکہتے ہین لفظ رات کا عبری مین داخل کرنا چاہئے اٹہوان یہہ کہ ورس ۲۲ باب ۳۵ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور جب اسرائیل اوس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ روبن گیا اور اپنے باپ کی حرم بلہا سے ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہودی مانتے ہین کہ اس ورس مین کچہہ ترک ہو گیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اسطرح پورا کر دیتا ہے کہ وہ اوسکی نگاہ مین انتہی دیکہو موافق اقرار ایل کتاب کے سارا جملہ عبری سے اوڑا ہوا ہے اور یونانی مین اب تک موجود ہے پس جملے کا اوڑ جانا بہی عبری سے دشوار نہین چہ جاے ایک دو حرف کے نوان یہہ کہ ورس ۲۵ باب ۵۰ پیدایش کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۳۲ء اور یوسف نے بنی اسمائیل سے یہہ قسم لیکے کہا خدا مقرر تمکو یاد کریگا اور تم میری ہڈیونکو یہان سے لیجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء بالکل موافق اسکے ہے اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء و اینجا استخوان ہای مرا ببرید فارسیہ ۱۸۴۵ء و شما استخوان ہای مرا ازینجا برآرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور عربی اور لاطینی مین جملہ اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیون کو یہان سے ساتہہ اپنے لیجاؤگے پس عبری مین بعضے لفظ جملہ اخیرہ سے گر گئے ہین ہارنصاحب کہتے ہین کہ مسٹر بٹ رانڈ نے اپنے نئے ترجمہ بیبل مین ان لفظون متروکہ کو داخل کر لیا ہے اور خوب کیا انتہی عربیہ ۱۸۳۱ء فارفعوا عظامی من ہہنا معکم دسوان یہہ کہ باب دسوین کتاب استثنا مین ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء تب بنی اسرائیل نے بیروت بنی یاعقان سے موسیرا کو کوچ کیا وہان ہارون کا انتقال ہوا اور وہین مدفون ہوا اور اوسکا بیٹا العازار کہانت کے منصب پر اسکا قایم مقام ہوا وہان سے اونہون نے جدجد کو کوچ کیا اور جدجد سے یطبتا کو جو ایک سیراب سرزمین ہے اوس وقت یہواہ نے بنی لیوی کو اسلئے جدا کیا کہ یہواہ کے صندوق کو اوٹہا وین اور یہواہ کے حضور کہڑے ہو کے خدمت گذاری کرین اور اوسکا نام لیکے

برکت مانگے چنانچہ آجکے دن تک یونہی ہے انتہی اور باب ۳۳ کتاب شمار مین تفصیل منازل کی اسکے مخالف
ہے اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ انتقال ہارون کا کوہ ہور مین ہوا ہے اور سامری مین اسیطرح موافق
کتاب شمار کے مرقوم ہے اور عبارت اوس باب کی یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء ۳۱ اور موسیروث سے
بنی یاعقان مین گئے ۳۲ اور بنی یاعقان سے چل کے حور الجد جاد کو خیمہ گاہ کیا ۳۳ اور حور الجد جاد
سے روانہ ہوکے یطبات مین آرہے ۳۴ اور یطبات سے عبرونا مین آئے ۳۵ اور عبرونا سے چلکے
عصیون جابر مین پہنچے ۳۶ اور عصیون جابر سے دشت سین مین جو قادس ہے آپڑے ۳۷ اور
قادس سے چلکے کوہ ہور مین جو زمین ادوم کی سرحد ہے آئے ۳۸ یہان ہارون کاہن ہوا کے
ارشاد سے کوہ ہور پر گیا اور اوسنے بنی اسرائیل کی مصر کی ہجرت کے چالیسوین برس کے پانچوین
مہینے کے پہلی تاریخ وفات پائی ۳۹ اور ہارون ایکسو تیئیس برس کا تہا جو اوسنے کوہ ہور مین وفات
پائی ۴۱ اور کوہ ہور سے کوچ کرکے صلمونا مین آئے ۴۲ اور صلمونا سے کوچ کرکے فونون مین آئے
الخ اور جملہ اخیرہ ورس ۸ باب ۱۰ کتاب استثنا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے ۱۱ اور غالباً
یہ ورس غلط عبری مین پیچھے سے ملائے گئے ہونگے گیارہوان یہہ کہ ورس ۲ باب ۲۰ پیدائش کا
عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور ابراہیم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو
فلسطین کے بادشاہ ابی مالک نے لوگ بہیجکر سارہ کو لے لیا انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین
ہے کہ یہہ ورس ترجمہ یونانی مین یون ہے اور ابراہیم اپنی جورو سارہ کی بابت بولا کہ میری بہن
ہے اسلئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اوسکے سبب مارین سو
فلسطین الخ پس دیکہو یہہ عبارت اسلئے وہ جورو کہنے سے خوفناک تہا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو
اوسکے سبب مارین عبری سے مفقود ہے بارہوان یہہ کہ باب ۳۰ تیسوین کتاب پیدائش مین بعد
ورس ۳۶ کے یہہ عبارت توریت سامریہ مین زائد پائی گئی ہے اور خدا کے فرشتے نے یعقوب کو
کہا کہ اے یعقوب وہ بولا مین حاضر ہون تب اوسنے کہا کہ اپنی انکہہ اوٹہا اور دیکہہ کہ سارے
مینڈہے جو بہیڑ و بکریون پر چڑہتے ہین ابلق اور داغی اور چتکبرے ہین اسلئے کہ جو کچہہ لابان نے تجہسے کیا مینے دیکہا

گیارہوان اختلاف

بارہوان اختلاف

سیزدھواں اختلاف

بیت ایل کا خدا جہاں تو نے ستونوں پر تیل ڈالا اور جہاں تو نے مجھہ سے نذر کا عہد کیا مین ہون اب اوٹھہ
اس زمین سے نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پھر جا انتہی دیکھو اتنی عبارت یا سامری مین بڑھائی گئی یا
عبری سے گرائی گئی ہے ظاہرا احتمال دوسرا قوی ہے تیرھواں یہہ کہ باب دسوین کتاب شمار مین بعد
ورس گیارھوین کے یہہ عبارت سامری مین زائد ہے اور یہواہ نے موسے کو خطاب کر کے فرمایا
کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہے اب پھرو اور سفر کرو اور اموریون کے پہاڑ اور اونکے سب باشندون
میدانون مین پہاڑ و نمین نشیب مین جنوب کو اور دریا کے کنارے کو کنعانیون کی سرزمین اور لبنان مین بڑی
نہر تک جو نہر فرات ہے جاؤ دیکھو مین نے یہہ زمین تمہین عنایت کی داخل ہو اور اس زمین پر جسکی
بابت یہواہ نے تمہارے باپ دادون ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے قسم کی کہ تمکو اور تمہارے
بعد تمہاری نسل کو دونگا میراث مین لو انتہی استحبابی ظاہرا عبری سے یہہ عبارت گرائی گئی ہے

چودھواں اختلاف

چودھواں یہہ کہ ورس ۱۰ باب چھبیسوین کتاب شمار کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور زمین نے
اپنا منہہ کھولا اور انہین قورح سمیت نگل لیا جس وقت کہ جماعت مری جب کہ اس آگ نے اڑھائی
سو آدمیون کو کھا لیا سو وہ ایک عبرت ہوئی انتہی اور سامری مین یون ہے اور زمین نگل گئی
اونکو جب کہ وہ گروہ مرا اور آگ نے کھا لیا قورح کو اڑھائی سو آدمی سمیت جو ایک عبرت ہوئی انتہی
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ عبارت سیاق اور ورس ۱۷ زبور ایکسو چھ کے مناسب

پندرھواں اختلاف

ہے پندرھواں یہہ کہ ورس ۵ باب ۳۲ کتاب استثنا کا عبری مین یون ہے ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۴۲
اونہون نے آپ کو خراب کیا اونکا داغ وہ داغ نہین ہے جو اوسکے لڑکون پر ہوتا ہے وے
کج رو اور ٹیڑھے قرن ہین فارسیہ ۱۸۴۵ خویشتن را مفسد کردند عیبیکہ دارند عیب فرزندان او نمی
ماند طبقہ کج و معوج میباشند اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی مین یہہ ورس یون ہے وے
خراب کئے گئے ہین وے اوسکے نہین ہین وے بیٹے غلطی یا داغ کی ہین انتہی تفسیر ہنری و اسکاٹ
مین ہے کہ عبارت قریب تر اصل کے ہے اور مترجم عربی سنہ ۱۸۳۱ والا کچھہ اور ہی گاتا ہے اور کہتا
اخطئوا الیہ و ہو بری من اشار القبائح ایہا الجیل الاعوج الملتوی غضب خدا کا جو جا بجا

اپنی طرف سے ایک مضمون گہڑکے اوسکو کلام اللہ قرار دیتا ہے سولہوان یہہ کہ درس ۲۲ باب ۲
خروج کا عبرانی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیر شوم رکہا کیونکہ اوسنے کہا کہ
مین اجنبی ملک مین مسافر ہون انتہی اور ترجمہ یونانی اور لاطینی اور بعضے اور ترجمون پرانی مین
بعد اسکے یہہ عبارت زائد ہے اور اوسنے ایک دوسرا جنا جسکا نام الیعازر رکہا کیونکہ اوسنے کہا کہ میرے
باپ کا خدا میرا مددگار ہے اور اوسنے مجہے فرعونکی تلوار سے بچایا ہے انتہی اور ترجمے عربی بہی اسکے موافق
مین عربیہ ۱۸۳۱ء فولدت له ابنا ودعا اسمه جرسون قائلا انا کنت ملتجئا فی ارض غریبة وولدت ایضا
غلاما ثانیا ودعا اسمه العازر فقال من اجل ان الاه ابی اعانی وخلصنی من ید فرعون پس یہہ جملہ
عبری سے ساقط ہو گیا ہے اور اسکو درس ۴ باب ۱۸ خروج کا جو عبرانی مین بہی موجود ہے تائید
کرتا ہے سترہوان یہہ کہ بعد جملہ اول کے درس ۳ باب ۱۱ خروج مین توریت سامری مین یہہ
عبارت ہے اور موسی نے فرعون کو کہا کہ خداوند یون کہتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلا
ہے سو مین تجہے کہتا ہون کہ میرے بیٹے کو جانے دی تاکہ وہ میری عبادت کرے لیکن تو اوسے
جانے نہین دیتا تو دیکہہ مین تیرے پہلوٹے بیٹے کو مار ڈالونگا انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ سب عبارت
اوڑ گئی ہے اٹھارہوان یہہ کہ درس ۶ باب ۱۰ کتاب شمار کا عبرانی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء جب تم دوبارہ
چہوٹی بڑی آواز سے پہونکو تو جنوبی خیمونکا کوچ ہووے سو وے انکے کوچ کے لئے پہونکینگے
چہوٹی بڑی آواز سے پہونکین انتہی اور ترجمہ یونانی مین اتنی عبارت زائد ہے اور جب تم تیسری
آواز پہونکو تو مغربی خیمونکا کوچ ہووے اور جب تم چوتہی آواز پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہووے
انتہی اغلب کہ عبری سے یہہ عبارت بہی اوڑ گئی ہے انیسوان یہہ کہ درس ساتوان باب ۲۴ شمار کا
عبرانی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور وہ اپنے موٹہے سے پانی بہاویگا اور اسکا تخم بہت پانیون مین ہوگا
اوسکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا اور اوسکی بادشاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء
اسکی موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء مین یون ہے آب از دلوہای او جاری میشود و تخم
او در آبہای فراوان خواہد بود و پادشاہ وے از اجاج رفیع الشان خواہد بود و سلطنتش متعال

اور

سولہوان اختلاف

[illegible]

سترہوان اختلاف

اٹھارہوان اختلاف

انیسوان اختلاف

اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اوسیکے درمیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قومون پر اور ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اغاغ سے قایم ہوگی اور اوسکی سلطنت بڑہیگی انتہی اسیجا یا مترجم سے حضرت مسیح پر جانے کے لئے یا یہود اور سامریون سے لبسبب عناد مذہب مسیحی کے تحریف واقع ہوئی ہے بیسوان یہہ کہ ورس ۲۰ باب ۶ خروج کا عبرانی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ و ہندیہ ۱۸۲۲ و ۱۸۴۴ عمرام نے اپنے باپ کی بہن یوخابد سے بیاہ کیا وہ اوس سے دو بیٹے جنی ایک ہارون اور دوسرا موسیٰ عمرام نے ایکسو سینتیس برسکے عمر پائی انتہی اور یہہ جملہ وہ اوس سے دو بیٹے جنے ایک ہارون اور دوسرا موسیٰ توریت سامری اور یونانی مین یون ہے وہ اوس سے ہارون اور موسیٰ اور مریم اونکی بہن کو جنے دیکہو یا عبرانی مین کمی کے ساتھہ یا سامری اور یونانی مین زیادت کے ساتھہ تحریف ہے فارسیہ ۱۸۳۹ و عمران یوکبد عمہ خودرا بنکاح درآورد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ و عمرام یوکبد عمہ خودرا بجہت خود بزوجگی گرفت الخ عربیہ ۱۸۱۱ فاتخذ عمرام یوخابذ عمتہ زوجہ لہ الخ اور ترجمے انگریزی انکے موافق ہین پس باتفاق ان ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریزیہ مذکورہ کے یوخابذ پہوپی عمران کی ہے اور ترجمون عربی ۱۶۲۵ اور ۱۶۷۱ اور ۱۸۳۱ مین یون ہے فتزوج عمران یوخابذ ابنۃ عمہ الخ یعنے عمران نے یوخابذ اپنے چچا کے بیٹے سے نکاح کیا دیکہو کہان پہوپی کہان چچا کی بیٹی خدا جانے کون ان ترجمون مین جہوٹا ہے اکیسوان یہہ کہ باب ۲۹ کتاب پیدایش مین عبرانی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور جب گلی وہان جمع ہوتی تب وے اوس پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے تہے اور بہیڑونکو پانی پلاکے پتہر کو اوسکی جگہہ پہ پہر رکہدیتے تہے ۸ وہ بولے ہم یون نہین کرسکتے جب تک ساری گلے جمع نہوویں تب وے پتہر کو کوئی کے منہہ پر سے ڈہلکاتے ہین اور بہیڑونکو پانی پلاتے ہین انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ پالی گلاٹ یشپ اور الٹن مین بجاے لفظ گلّے کے لفظ گڈریہ کا دونون درسون مین مرقوم ہے اور سیاق عبارت بہی اسکو چاہتا ہے اسلئے ڈہلکانا پتہر کا کوئی کے منہہ سے اور پانی پلانا بہیڑونکا فعل گڈریونکا ہے نہ گلونکا ہارن صاحب جلد اول اپنی تفسیر مین موافق ڈاکٹر کنی کاٹ اور ہیوبی گینٹ کی اقرار

کرتے ہین کہ عبریین غلطی کاتب سے لفظ گلے کا بجائے لفظ گدریہ کے لکہا گیا ہے بائیسوان یہہ کہ ورس ۲۱ باب ۹ احبار کا یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ء افرد ہارون قصیہما وکتفیہما الیمینین فرفعہا قدام الرب کما امر موسی یعنے الگ کیا ہارون نے دو سینے اور دو دہنے شانے اون دونونکے لیس اوٹہایا اونکو آگے خداوند کے جیسا موسی نے حکم کیا فارسیہ ۱۸۴۵ء و ہارون سینہ ہا و دوش راست را برای قربانی جنبانیدنی در حضور خداوند جنبانید چنانکہ موسی امر فرمودہ بود اور اسیطرح اکثر ترجمون انگریزیہ اور اکثر نسخون عبریین اور لاطینی مین ہے اور یونانی اور سامری مین بجائے اس جملہ کے جیسا موسی نے حکم کیا یون واقع ہوا ہے جیسا خداوند نے موسی کو حکم کیا تہا اور اسی کو مترجمون ترجمہ ہندیہ ۱۸۳۲ء اور ۱۸۴۴ء نے اختیار کرکے یون ترجمہ کیا ہے ہندیہ ۱۸۳۲ء اور سینہ اور دہنا شانہ جیسے یہواہ نے موسی کو امر کیا تہا ہارون نے روبرو یہواہ کے ہلانیکی قربانی کے لئے ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء والے نے لطف کیا کہ سرے سے اختلافکو اوٹہا کر ترجمہ یون کیا اما ہارون سینہ ہا و دوش راست را برای قربانی جنبانیدنی بحضور خداوند جنبانید تیئسوان یہہ کہ کینکاٹ نے جو بہت بڑا فاضل مشہور ہے اونتیس موضع مخالفت کے توریت عبری اور سامری مین نکالکر اونکو چہہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اون مواضع مین عبری سے صحیح زائد ہے اور وے گیارہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدائش مین نو موضع ورس ۳۱ باب ۳۰ ورس ۲۳ باب ۲۲ ورس ۹۹ باب ۱۹ ورس ۱۴ باب ۲۰ ورس ۱۶ باب ۲۳ ورس ۴۱ باب ۴۳ ورس ۱۰ و ۲۸ باب ۴۹ ورس ۲۶ باب ۵۰ اور کتاب خروج مین دو موضع ۴ باب ۱ و ۳ باب ۱۲ دوسری قسم وہ کہ قرینہ اور سیاق اوسیکو چاہتا ہے جو سامری مین ہے اور وہ سات موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدائش مین چہہ موضع ۴ باب ۸ ۴ باب ۳۰ باب ۳۵ ۱۷ باب ۴۳ و ۲۸ ۲۳ باب ۴۴ ۳۱ باب ۴۷ اور کتاب استثنا مین ایک موضع ۵ باب ۳۲ تیسری قسم وہ کہ توریت سامری مین زیادتی ہے اور وہ تیرہ موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدائش مین تین موضع ۱۵ باب ۲۴ ۴۳ و ۳۶ باب ۲۶ باب ۴۱ اور کتاب خروج مین سات موضع ۱۸ باب ۳۳ باب ۵ باب ۳۰ باب ۵ باب ۱۰ باب ۹ باب ۳ اور کتاب قوانین مین دو موضع

بائیسوان اختلاف

تیئسوان اختلاف اور اسمین چہہ قسمین ہین

پہلی قسم کے گیارہ موضع

دوسری قسم کے سات موضع

تیسری قسم کے تیرہ موضع

١٠ باب ٤ باب ١٢ اور کتاب استثنا مین ایک موضع ٢٧ باب ٤ چوتھی قسم وہ کہ سامری مین اون مواضع مین تبدیل ہوئی ہی اور تبدیل کرنیوالا کوئی محقق مشہور نہین ہے اور وے سترہ موضع مین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین تیرہ موضع ٢ باب ٤ باب ٧ باب ٥ باب ١٩ باب ٢٤ باب ٢٩ باب ١٤ باب ١٩ باب ٢ و ٣٨ و ٥٥ باب ٣١ باب ٤١ باب ٤٣ باب ٥٠ اور کتاب خروج مین ٣ موضع ٥ باب ٦ باب ١٥ باب ٢٢ اور کتاب شمار مین ایک موضع ٢٣ باب ٢٢ پانچوین قسم وہ کہ سامری مین وے مواضع بہ مضمون اور بہ معتبر ہین اور وے دس موضع ہین اس تفصیل سے کتاب پیدایش مین ٦ موضع ٥ باب ١٣ باب ٩ باب ٤٤ باب ٣٩ باب ٣٦ باب اور کتاب خروج مین ٢ موضع باب ١٢ باب ١٧ اور کتاب شمار مین ایک موضع ١٤ باب اور کتاب استثنا مین ایک موضع ٢٧ باب چھٹی قسم وہ کہ اون مواضع مین سامری مین نقصان اور کمی ہی اور وے دو موضع کتاب پیدایش مین ہین ٢٠ باب ٢٥ باب ہارن صاحب دوسری جلد شرح انجیل مین کہتے ہین کہ محقق مشہور لیکلرک نے بڑی محنت اور وقت سے مقابلہ سامری اور عبری کا کرکے ان مواضع کو نکالا ہے اور ان مواضع مین کم و بیش سامری نسبت عبری کے صحیح ہی انتہی اور اسیطرح اور جا بجا تینون نسخون مین اختلاف ہی مثلاً ورس ٣٢ باب ٣٣ خروج اور ورس ٨ باب ٢٣ خروج مین جو یونانی اور عبری مین خلاف ہی

چوتھی فصل اس امر کے بیان مین بعض روایتین اس توریت کی ظاہر مین غلط ہین اور بعضی آپس مین ایسے مختلف ہین جیسے ہمارے مذہب کی بعض احادیث احاد اور اسیطرح ہم نمونہ کے کچھہ روایتین ذکر کرتے ہین ١ ورس ٤ باب ٤٦ کتاب پیدایش مین وعدہ خدا کا حضرت یعقوب سے یون ہے ترجمہ ہندیہ ١٨٢٥ مین تیرے ساتھہ مصر کو جاونگا مین تجھے مقرر پھر لے آونگا اور یوسف اپنا ہاتھہ تیری آنکھون پر رکھیگا ہندیہ ١٨٤٤ مین تیرے ساتھہ مصر کو جاونگا اور تجھے مقرر پھر لے آونگا الخ فارسیہ ١٨٣٨ من با تو روانہ مصر خواہم شد و من نیز ترا باز خواہم آورد الخ ترجمہ انگریزیہ ١٨١٩ اور ١٨٣٠ اور ١٨٣٥ اور ١٨٣٦ جو پروٹسٹنٹون کے علما نے کئے ہین اور ترجمہ ١٨٤٣ کا یوروپ کا ملک کا ہے سب اسکے موافق ہین اور موافق انکے یہہ وعدہ تہا کہ مین تجھے مقرر پھر لے آونگا حالانکہ

چوتھی قسم کے سترہ موضع

پانچوین قسم کے دس موضع

چھٹی قسم کے دو موضع

چوتھی فصل

پہلی روایت

یہہ وعدہ ظاہر مین غلط ہوا اسلئے کہ یعقوب علیہ السلام کو زندہ پہرنا مصر سے نصیب ہوا بالکہ یقین
مصر مین مرے جیسا باب ۴۹ پیدائش مین مصرح ہے باب ۳۱ کتاب شمار مین جو ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع
۷ اونہون نے بدیانیون سے لڑائی کی جیسا یہوواہ نے موسی کو فرمایا تہا اور سارے مردونکو قتل کیا ۸
اور اونہون نے اون مقتولون کے سوا آوے اور رقم اور صور اور حور اور رابع کو جو مدیان کی پانچ
بادشاہ تہے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو بہی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے
مدیان کی رنڈیون اور بچونکو اسیر کیا اور اونکی مواشی اور چارپائے اور مال اور اسباب سب کچہ
لوٹ لیا ۱۰ اور اونکی ساری بستیون اور گہرون اور محلونکو پہونک دیا ۱۱ اور اونہون نے
ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان لئے انتہی پہر موسی علیہ السلام کا قول اسیرونکے
حقمین یون ہے ۱۷ اون بچونکو جتنے لڑکے ہین سب کو قتل کرو اور ہر ایک رنڈی کو جو مرد کے
ساتہہ سونا جانتی ہے جان سے مارو ۱۸ لیکن وہ لڑکیان جو مرد کے ساتہہ سونا نہین جانتی
ہین اونکو اپنے لئے رہنے دو انتہی دیکہو اسجا دو باتین ہین اولاً یہہ کہ موافق طعن پادریصاحبونکے
جو بعضے مسئلہ مذہب اسلامی پر کرتے ہین یہہ صریح ظلم ہے کہ سب مردونکو قتل اور عورتون اور
بچون کو اسیر کیا گیا اور اسیرونمین سے بہی پہر بحکم موسی علیہ السلام کے سب لڑکونکو جو محض
بیخطا تہے اور ان عورتون سمیت جو مردون سے ہمبستر ہوئین تہین مارا اور کنواری لڑکیونکو
اپنے تصرف کے لئے رکہا ثانیاً یہہ کہ اس عبارت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب مدیانی نیست نابود
ہو چکے تہے اور ورس ا و ۲ باب ۶ کتاب القضات سے معلوم ہوتا ہے کہ تخمیناً پہر دو سو برس بعد اس
حادثہ کے مدیانی ایسی قوت والے تہے کہ سات برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاچار کر دیا
تہا اور جب عہد موسی مین سب مدیانی یہان تک کہ اونکے لڑکے بہی مقتول ہوئے تہے تو اونکو یہہ قوت
کہان سے آئی باب ۱۵ پیدائش مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع ۱۸- اوسی دن یہوواہ نے ابرام کے ساتہہ عہد کر کے
کہا کہ مینے مصر کی نہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر تک ۱۹ یہہ سرزمین قینی اور قنزی اور قدمونی
۲۰ اور حتی اور فرزی اور رفائیم ۲۱ اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی لوگون سمیت

دوسری روایت ۲

تیسری روایت ۳

بتری

تیری اولاد کو دی انتہی اور ظاہر ہے یہہ غلط ہے اسلئے کہ بنی اسرائیل کے کبھی یہہ سب ملک
قبضہ مین نہین آیا ورس ۱۷ باب ۲ پیدایش مین قول خدا تعالی کا خطاب آدم علیہ السلام مین
یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ پر نیک بد کی شناخت کی درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا تو
مرجائیگا انتہی اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ کیونکہ جسدن تو اوسے کہائیگا
تو مریگا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ کہ در روزی کہ ازان بخوری مقرر ست کہ بمیری اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اسمین
صاف مصرح ہے کہ جسدن تو اوس درخت سے کہائیگا بلاشبہ مریگا حالانکہ آدم علیہ السلام
نے اوس درخت سے کہایا اور اوسدن نمرے بلکہ نوسوتیس برس بعد اوسکے جیتے رہے ورس ۵
باب ۱۲ پیدایش مین وعدہ خدا تعالے کا ابراہیم علیہ السلام سے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور مین تجھے
اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہہ زمین جسمین تو پردیسی ہے یعنے کنعان کی ساری زمین دونگا کہ وہ
ابد تک تیری مملوک ہووے اور مین اونکا خدا ہونگا انتہی اور یہہ بہی ظاہر مین غلط ہے کیونکہ وہ
سارا ملک بنی اسرائیل کی ابد تک ملک مین نہین رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک مین نہین رہا جیسا
ملک کنعان مین اور ہزارون برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلی کا وہان سے نام ونشان مٹ گیا باب
۶ پیدایش مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور سنہ ۱۸۲۵ ۱۹ اور سب جیوالون مین سے ہر ایک جنس کے دو دو جو ایک
نر اور ایک مادہ ہو کشتی مین اپنے ساتہہ لانا تا کہ وے تیرے ساتہہ بچ رہین ۲۰ اور پرندون سے
ہر ایک جنس کے اور چارپایون مین سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والون مین سے
ہر ایک جنس کے دو دو ان سب سے تیرے پاس آوین تا کہ جیتے بچین اور باب ساتوین کتاب پیدایش
مین ہے ترجمے مذکورہ ۲ تو سارے بہیمون مین سے جو پاک ہین سات سات نر اور اونکی مادینہ او
اور اون بہیمون سے جو پاک نہین دو دو نر اور اونکی مادینہ اپنے ساتہہ لے ۳ اور آسمانی پرندون
سے سات سات نر اور مادہ تا کہ تمام روئے زمین پر نسل اونکی باقی رہے ۸ اور اون بہیمون سے
جو پاک ہین اور انہین سے جو ناپاک ہین اور پرندون مین سے اور زمین کے سب کیڑے مکوڑون مین
سے ۹ دو دو نر مادہ نوح کے ساتہہ کشتی مین جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تہا داخل ہوئے انتہی باب

چوتھی روایت

پانچوین روایت

چھٹی روایت

چہٹے سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر چوپائے اور پرندے سے پاک ہون یا ناپاک ایک ایک جوڑ لینے کا حکم ہوا تہا اور موافق ورس ۸ و ۹ باب ۶ کے بہی یہی حکم معلوم ہوتا ہے مگر ورس ۲ و ۳ باب ۷ سے اسکے بخلاف اسطور پہ معلوم ہوتا ہے پاک بہیمون اور پرندون سے سات سات جوڑے لینے کا اور ناپاک بہیمون سے دو دو جوڑے لینے کا حکم تہا

ساتوین روایت باب ۸ پیدایش مین ہی ۴ اور ساتوین مہینے کی سترہوین دن کشتی قرداکے پہاڑون پر ٹہری اور پانی دسوین مہینے تک گہٹتے چلے جاتے تہے اور دسوین مہینے کے پہلے دن پہاڑون کی چوٹیان دکہائی دین انتہی یہہ دونون ورس آپسمین مخالف ہین اسلئے کہ جب دسوین مہینے مین پہاڑونکی چوٹیان دکہائی دین تہین تو ساتوین مہینے مین کشتی پہاڑون قردا پر کیسے ٹہری ہوگی

اٹہوین روایت ۸ باب ۱۱ پیدایش مین ہی ہندیہ ۱۸۲۲ع ۲۶ سو تارح ستر برس کی عمر مین ابرام اور ناحوم اور حاران پیدا ہوئے ۳۲ اور تارح دوسے پانچ برس کا ہوکے حران مین مرا اور ورس ۴ باب ۱۲ کا یون ہی سو ابرام جیسا اوسے خدانے فرمایا تہا چلا لوط بہی اوسکے ساتہہ گیا اور ابرام جب حران سے نکلا تب پچہتر برس کا تہا انتہی پس جب تارح کی ستر برس کی عمر مین ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور تارح دوسو پانچ برس ۲۰۵ کا ہوکے حران مین مرا تو وقت ہجرت کے عمر ابراہیم علیہ السلام کی ایکسو پینتیس ۱۳۵ برس کی ہوگی نہ پچہتر برس کی

نوین روایت ۹ باب ۹ خروج مین ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ع ۶ اور یہواہ نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریون کی سب مواشی مرگئی لیکن بنی اسرائیل کی مواشی سے ایک بہی نمبر ۲۰ فرعون کے نوکرونمین ہر ایک نے جو یہواہ کے کلام سے ڈرتا تہا اپنے نوکرون اور اپنی مواشی کو گہرونمین بہگایا انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع اسیطرح ہے لیکن اوسمین لفظ یہواہ کی جا لفظ خداوند کا واقع ہی اور یہہ جملہ او مصریون کی سب مواشی الخ اور ترجمونمین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ع وہمہ مواشی اہل مصر ہلاک شد عربیہ ۱۸۳۱ع دمات کل بہائم المصریین پس جب سب مصریون کی مواشی مرگئی تہی تو نوکرون فرعون کی مواشی پہر کہان سے نکلی ورس ۳ باب ۴ شمار کا یون ہے

دسوین روایت ہندیہ ۱۸۲۲ع تیس ۳۰ برس والے سے لیکے اوپر تک جو پچاس ۵۰ برس کا ہے اور خادمون مین داخل ہوا ہو تاکہ وہ جماعت کے خیمہ مین خدمت کرے

اور ورس ۴۴ باب ۸ شمار کا یون ہی ترجمہ مذکورہ لیوانیونکا یہہ معمول رہی کہ وے بچیس برس
والے سے اوپر تک جماعت کے خیمے مین داخل ہون تاکہ خدمت گذاری کرین انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ خدمت کرنیوالا تیس برس کی عمر سے کم اور پچاس سے زائد نہو اور دوسرے سے معلوم
ہوتا ہی کہ پچیس برس سے کم نہو زائد جتنی عمر کا ہو کچھہ ڈر نہین ورس ۱۱ چالیسوین باب ۱۲ خروج

گیارہوان اختلاف

کو ورس ۱۳ باب ۱۵ پیدایش سے مخالفت ہی اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد مین
گزرا اور ورس چھٹا باب ساتوین اعمال کا موافق پیدایش اور مخالف خروج کے اور ورس
ستر ہوان باب ۳ نامہ گلاتیو نکا مخالف پیدایش اور موافق خروج کے ہے پس ان دونون

بارہوان اختلاف

مین بہی مخالفت ہے ورس ۲۷ باب ۴۶ کتاب پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ع وے سب جو یعقوب
کے گہرانے کے تہے اور مصر مین آئی ستر جنے تہے اور ہندیہ ۱۸۴۲ع اسکے موافق ہے فارسیہ ۱۸۳۶ع
ہمگی اہل بیت یعقوب کہ بمصر آمدند ہفتاد کس بودند فارسیہ ۱۸۴۵ع پس تمامی نفوس خاندان یعقوب کہ
بمصر آمده بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ع فجمیع نفوس آل یعقوب التی دخلت الی مصر فکانت سبعین
نفسا اور ترجمے انگریزی بہی اسکے موافق ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل اس
ورس کے بیان تفصیل ستر کا یون ہے اولاد لیاه سے ۳۲ اولاد زلفا سے ۱۶ - اولاد راحیل
سے ۱۱ - اولاد بلہا سے سات اور یہ کل ۶۶ ہوئی اور یعقوب اور یوسف اور یوسف کے دو بیٹون
کے ساتہہ ملکر ستر ہین جیسا کہ اسکاٹ ہوسلی نے تصریح کی ہے حالانکہ ترجمہ یونانی اور
اسیطرح ورس ۱۴ باب ۷ اعمال مین پچہتر شخص لکہے ہین پس یا تو عبری اسجا غلط اور

تیرہوان اختلاف

محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل ورس ۹ باب ۲۵ شمار کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ع اور ۱۸۴۲ع
وے جو اس وبا مین مرے چوبیس ہزار تہے فارسیہ ۱۸۳۹ع آنانیکہ ازین قہر الہی مردند
بست و چہار ہزار نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ع وکان من مات اربعة و عشرین الفا من البشر اور ترجمہ
انگریزی بہی اسکے موافق ہین اور ورس ۸ باب ۱۰ نامہ اول گرنتہیون کا اس حادثہ کے بیان
مین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۹ع اور ایک دن مین تیئیس ہزار مارے گئے ہندیہ ۱۸۴۲ع اور دن بہی

تیئس ہزار مر گئے فارسی ترجمہ وساقط گشتند در یکروز بست وسہ ہزار نفر عربیہ ترجمہ نہلک منہم فی یوم واحد ثلاثۃ وعشرون الفا پس دونون مین ایکہزار نفر کا فرق ہے درس ۹ باب ۲۴ استثنا کو درس ۱ باب ۲۵ گنتی سے مخالفت ہے اور اوسین ہارنصاحب نے اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین عبارت عبری کو مشکوک کیا ہے **مقصد دوسرا** عہد عتیق کی کتابونکے بیان مین جو سوای توریت کے ہین اور اسمین بہی چار فصلین ہین **فصل اول** اس امر کے بیان مین کہ سواے ان کتابونکے اور کتابین بہی الہامی اور سچی تہین جنکو اہل کتاب نے کہو دیا ہے اور اسیطرح بہت اور کتابین بہی منسوب طرف انہین انبیا کے تہین کہ وے اب گم ہین اور جمہور مسیحی اونکو واجب التسلیم اور الہامی نہین کہتے اور وے سچی کتابین الہامی یہہ ہین ا جنگ نامہ جسکا حوالہ درس ۱۴ باب ۲۱ شمار مین ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل اس درس کی ہے کہ غالبًا یہہ کتاب وہ تہی جو موسی نے تعلیم یوشع کے لئے لکہی تہی اور اوسمین بیان سرحدون زمین مواب کا تہا ۲ کتاب ایسر جسکا حوالا درس ۱۳ باب ۱۰ کتاب یوشع اور درس ۱۸ باب ۱ کتاب ۲ سموئیل مین ہے ۳ کتاب یاہو پیغمبر مین خیالی کی جسکا حوالہ درس ۳۴ باب ۲۰ اخبار الایام مین ہے ۴ کتاب شمعیا ۵ کتاب عیدو غیب بین کی اور اون دونونکا حوالہ درس ۱۵ باب ۱۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۶ کتاب ناثن نبی ۷ کتاب اخیاہ نبی ۸ مشاہدات عیدو غیب بین اور ان تینونکا حوالہ درس ۲۹ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۹ اعمال سلیمان علیہ السلام جسکا حوالہ درس ۴۱ باب ۱۱ کتاب ۱ سلاطین مین ہے ۱۰ کتاب اشعیا جسمین حال عزیاہ بادشاہ یہودا کا اول سے آخر تک لکہا تہا اور حوالہ اوسکا درس ۲۲ باب ۲۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۱۱ کتاب مشاہدات اشعیا جسمین حزقیا بادشاہ کا حال مفصل مرقوم تہا اور حوالہ اوسکا درس ۳۲ باب ۳۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ۱۲ کتاب تاریخ تصنیف سموئیل علیہ السلام کی جسکا حوالہ درس ۲۹ باب ۲۹ کتاب ۱ اخبار الایام مین ہے ۱۳ ایک ہزار پانچ گیت تصنیف سلیمان علیہ السلام کی ۱۴ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تصنیف سلیمان علیہ السلام کی ۱۵ تین ہزار امثال سلیمان جنمین کی کچہہ اب بہی باقی ہین اور حوالہ ان تینون کا باب ۴ کتاب ۱ سلاطین کی درس ۳۲ و ۳۳ مین

۱۶ یرمیاہ

۱۶ امرثیہ یرمیاکہ سواے اس نوحہ یرمیاکے تہا اور حوالہ اوسکا ورس ۲۵ باب ۳۵ کتاب ۲ اخبار الایام
مین ہے تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منیٹ مین ہی کہ یہہ مرثیہ اب گم ہی اور یہہ یقیناً وہ نہین بن سکتا جو کتب
نوحہ یرمیاکرکے مشہور ہے اسلئے یہہ نوحہ غارت ہونے اورشلیم اور ہلاک ہونے صدقیا پر ہے اور وہ
مرثیہ موت یوشیا پر تہا ۔ ابہت اور کتابین کہ موافق اقرار علماء رومن کاتلک کے یہودنے پہاڑ ڈالین
اور جلا دین تہین اور موافق اقرار کریزاسٹم کے بعضے ایسی ہی کتابون کی طرف ورس ۲۳ باب ۲ متی
مین اشارہ ہی ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مین جو ۱۸۴۳ مین لندن مین چہپی ہی ذیل سوال دوم
کے لکہتا ہی یے کتابین جنمین یہہ ذکر تہا (یعنے جسکو متی نے ورس ۲۳ باب ۲ مین لکہا ہی) نیست نابود ہو گئین
مین اسلئے جو کتابین نبیونکی اب موجود ہین کسی مین عیسی ناصری نہین کہلاتے کریزاسٹم اپنی ہومل یعنے تفسیر
نو ین متی مین لکہتے ہین بہت سے پیغمبرونکی کتابین نیست نابود ہوگئین اسلئے کہ یہودنے غفلت بلکہ
بے دینی سے بعض کتابونکو کہو دیا ہے اور اونہون نے بعض کتابین پہاڑ ڈالین اور بعض جلا دین پہاڑ
تک فعل کریزاسٹم کا تہا اور یہہ بات کہ اونہون نے وے کتابین پہاڑ ڈالین اور جلا دین نہایت
غالب معلوم ہوتی ہی کیونکہ اونہون نے یہہ دیکہکر کہ حواری مسئلون دین عیسوی کے لئے اون
کتابون سے سند پکڑنے لگے یہہ فعل کیا ہوگا اور یہہ معلوم ہوتا ہی کہو دینی اون کتابون سے جنکا
حوالہ متی نے دیا ہی دیکہو جسٹن کو طرافون کے خلاف مین کہتا ہی کہ یہودنے بہت کتابین عہد عتیق
سے نکال ڈالین تاکہ معلوم ہوجاوے کہ عہد جدید پوری موافقت اوس سے نہین رکہتا اس سے
یہہ بات صریح معلوم ہوتی ہی کہ بہت ہی کتابین عہد عتیق کی نیست نابود ہوگئین انتہی تفسیر ڈوالی
اور رچرڈ منیٹ مین کتاب امثال کے اول مین یون مرقوم ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر
(یعنے سلیمان علیہ السلام) نے موافق اوس عقل کے جو اوسکو خدا نے بخشی تہی واسطے تعلیم اور
منفعت خلق اللہ کے بہت کتابین بنائین اور انمین سے فقط تین ہی کو عزرانے کتب قانونی مین
داخل کیا اور باقی کو یا اس لحاظ سے کہ اونکی تالیف سے تعلیم مذہبی مقصود نہ تہی یا اس لحاظ
سے کہ اتفاق سے خراب ہوگئین ہتین ناقص خیال کیا اور اب اوس بادشاہ کی تصنیف سے جسکی تصنیف

۹۷ اور یرمیاہ نے بربابڑہ مرثیہ بنا کے رکھتہ

تین ہزار مثالین اور ایکہزار پانچ گیت اور کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات مین تہین
فقط کتاب امثال اور جامعہ اور نشید الانشاد باقی ہین اور بس انتہی اور اوسی تفسیر مین ذیل شرح
ورس ٢٥ باب ١٤ کتاب ٢ سلاطین کے مرقوم ہے کہ اس یونس پیغمبر کا فقط اسی ورس مین اور اوس
مشہور پیام مین جو نینوی کو دیے گئے تہے ذکر ہے اور بس اور وے پیشین گوئیان جیسے اونہون نے
بادشاہ یربعام کو لڑائی بادشاہ سریا پر دلیر اور تیز کیا تہا کہین مرقوم نہین مگر اوسکا سبب
صرف یہی نہین کہ بہت سے پیغمبرونکے ملفوظات ہمارے پاس نہین رہے بلکہ یہہ بہی ہی کہ پیغمبرون
نے اپنی بہت سی پیشین گوئیون کو لکہا ہی نہین ہی انتہی دیکہو کیسے سب کتابین جنکا ذکر اوپر
گذرا اب عنقا صفت معدوم ہین اور سواے نام کے اب کچہہ باقی نہین اور جب محافظت اہل کتاب
کی ایسی ہو کہ غفلت مین اتنی سچی کتابین گم کر دین تو بہلا پہر کیا خاک گم ہونے بعضے جملون یا بعض
حرفون سے ہم شکایت کرین اور وے کتابین جنکو جمہور سچی نہین مانتے یے ہین ١ کتاب تیسری عزرا
کی اور اوسکو رومن کاتلک اور پروٹسٹنٹ واجب التسلیم نہین سمجہتے اور کہتے ہین کہ اسمین الحاق
ہو گیا اور کلیسیہ گریک یعنے یونانی اب تک اوسکو مانتا ہی ٢ چوتہی کتاب عزرا کی اور بعض مرشدون
عیسائی نے اوسکا حوالہ بہی دیا ہے مگر اب سچی اوسکو نہین مانتے اور جعلی بتلاتے ہین ٣ معراج
اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور جمہور اوسکو جعلی کہتے ہین اور ایرینیس نے جو دوسری
صدی مین تہا اوسکو مانا تہا ٤ مشاہدات اشعیا کہ یہہ بہی اشعیا علیہ السلام کی طرف منسوب ہی
اور اوسکو جعلی کہتے ہین ٥ چند ملفوظات جو حبقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہین ٦ زبور جو
سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب ہی اور قدما نے اوسکو مانا اور اور سچی کتابون کے ساتہ
ملا کر لکہتے تہے جیسا کہ ابتک نسخہ پرانے کوڈکس اسکندریانوس مین اور کتابونکے ساتہہ ملی ہوئی
ہی اور ہارنصاحب جلد دوسری مین اس امر کی مقر ہین جیسا کہ انشاء اللہ نقل اونکے قول کی
آخر اس مقصد مین آتی ہی اور اب عیسائی اوسکو جہوٹی جانتے ہین پس دیکہو لازم نہین کہ فقط نسبت
سے کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کے حقیقۃ ہو جاوے

فصل دوسری مقصد دوسرے کی

اس امر کے بیان مین کہ جمہور علمار مسیحی ان کتابون سے جن کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے
ہین اغلب یون ہی کہ اکثر اونہین کتابون مین ایسے فقرے اور عبارتین پائی جاتی ہین جو اونکے قول
کے مخالف ہین کہ وے بہی لاچار ہوکر اونکو الحاقی کہتے ہین مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام
کے موافق مذہب جمہور کے ہی اوسمین بعض فقرات ایسے ہین ورس ۹ باب ۴ اور یسوع نے یردن کے
بیچون بیچ اوس جگہہ پر جہان اونکاہنون کے قدم ثابت ہوئی جو عہد نامی کے صندوق کے حامل
تہے بارہ پتہر نصب کیئے چنانچہ وے آج کے دن تک وہان ہین ورس ۹ باب ۵ مین ہی آج کے دن
تک اوسجگہہ کا نام جلجال ہی ورس ۲۶ باب ۷ پہر اونہون نے اون پتہرون کا بڑا تودہ کیا جو آج
تک ہی تب خداوند نے اپنے قہر کی بہڑک کو اون پر سے پہیرا اس لئے اوسجگہہ کا نام آج تک عمق العکور
ہی باب ۸ ورس ۲۸ اور یسوع نے عی کو جلا کے ہمیشہ کے لئے راکہہ کا تودہ کردیا سو وہ آجکے دن تک
ویران ہی ۲۹ اور اوسنے عی کے بادشاہ کو پہانسی دے کے شام تک درخت پر لٹکا رکہا اور جونہین
آفتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت سے اوتارین اور شہر کے دروازے
پر پہینک دین اور اوس پر پتہرون کا بڑا تودہ کرین سو وہ آج کے دن تک ہے باب ۱۰ ورس ۱۳ تب
آفتاب نے درنگ کیا اور ماہتاب کہڑا رہا یہان تک کہ اون لوگون نے اپنے دشمنون سے انتقام
لیا کیا یہہ کتاب یاسیر مین نہین لکہا ہی الخ ۲۷ غار کے منہہ پر بڑے بڑے پتہر رکہے چنانچہ وے
آج کے دن تک ہین ورس ۱۳ باب ۱۳ لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیون کے با نیکالا
نکیا اور وے آجتک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہین ورس ۹ باب ۱۴ سو حبرون اوسوقت سے
آجتک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا الخ ورس ۶۳ باب ۱۵ مین ہی یبوسی بنی یہودا کے
ساتہہ آج کے دن تک یروشالم مین بستے ہین ورس ۱۰ باب ۱۶ مین ہی وے آجکے دن تک بنی افرائیم کے
ساتہہ بستے ہین الخ باب ۲۴ ورس ۲۹ – ۳۰ اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتون کے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایکسو دس برس
کا بوڑہا تہا رحلت کر گیا ۳۰ اونہون نے اوسکی میراث کی طرف مین تمنت سرح مین جو کوہستان افرائیم مین کوہ جعس کی
سمت شمال کو ہے اوسے دفن کیا ۳۱ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک الخ آخر باب تک وے عبارتین دلالت کرتی ہین

تیسرا فقره
چوتہا فقره
پانچوان فقره
چہٹا فقره
ساتوان فقره
آٹہوان فقره
نوان فقره
دسوان فقره
گیارہوان فقره
بارہوان فقره
آخر باب تک

کہ اس کتاب کا مصنف یوشع علیہ السلام نہین اور ورس ۳ باب ۱۰ کا دلالت کرتا ہے کہ لکہنے والا اس
کتاب کا بعضے حالات کو کتاب الیسیر سے دیکہہ کر لکہتا ہے اور جو مصنف الیسیر کا ہم عہد یا بعد زمانہ
داؤد علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۱۸ باب اول کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکے موافق
لکہنے والا کتاب یوشع کا سینکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہوگا اور جمہور کی طرف سے بہی
مفسر لاچار ہوکر عذر الحاق کا کرتے ہین اور جز ناکوئی الحاق کرنیوالا اون سے متعین نہین ہوسکتا
تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر ورس ۹ باب ۴ کی ہی کہ یہہ جملہ چنانچہ وے آج کے دن تک
وہان ہین اور مانند اسکے اکثر کتابون عہد عتیق مین پائے جاتے ہین اغلب کہ الحاقی ہون انتہی دیکہو
ناچاری الکلون اور بہ ظن غالب الحاق کہتے ہین اور یہہ معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابون مین
ایسے جملے جہان ہون انکے گمان غالب کے موافق وے سب الحاقی ہین اور ایسا ہی ذیل تفسیر ورس ۱۴ باب
کی اوسی تفسیر مین الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۶۳ باب ۱۵ کی ہی کہ اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہی
کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتوین سال جلوسی داؤد علیہ السلام کی لکہی گئی ہی اور ذیل
تفسیر ورسون باب چوبیسوین کے اوسی تفسیر مین مرقوم ہے کہ پانچ ورس اخیر اس باب کے بلا شبہ
تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہین فینحاس یا سموئیل نے الحاق کئے ہونگے اور ایسا الحاق قدیم زمانہ مین بہت
رائج تہا انتہی ملخصاً دیکہو اسجا الحاق تو بنا چاری یقینی مانا لیکن بسبب نہونے سند قطعی کے الحاق کرنیوالا
متعین نہوسکا صرف اٹکلون کہا گیا اور جملہ اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہہ الحاق قدیم زمانہ مین بہت رائج تہا پس
اونکے رواج نے کتب عہد عتیق کو خوب ہی سنوارا ہوگا اور سینکڑون برس کے عرصہ مین بہت ہی کچہہ الحاق
اونہین ہوا ہوگا کو بسبب نہونے قرینہ جلی کے ہر جا پہچانا نہ جاوے اور باب بارہوین نحمیا
مین ورس اول سے ورس چہبیسوین تک دلالت کرتا ہے کہ وہ کلام نحمیا کا نہین اور یہان بہی ناچار
انکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہین اور الحاق کرنیوالا انکے نزدیک متعین نہین ہوسکتا ہارسلی صاحب
جلد چوتہی اپنی تفسیر مین الحاقی ہونے ان ورسون کو ترجیح دیتے ہین اور سچ ہے کہ کلام نحمیا
سے وے ورس نہین معلوم ہوتی اور نہ اسجا کے قصہ سے اونکو علاقہ ہی اور سات باب اخیر امثال

سلیمان

سلیمان علیہ السلام کے باب پچیسوین سے باب انتیسوین تک تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین بلکہ
سینکڑون برس بعد وفات اونکی کے ملائے گئے ہین ورس ۱ باب ۲۵- امثال کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۳ع - اوریہ بھی سلیمان کی تمثلین ہین جنہین شاہ یہودا حزقیا کے رفیقون نے قلمبند
کیا فارسیہ ۱۸۳۹ع این نیز امثال سلیمان است کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہودا نقلکردند فارسیہ
۱۸۴۵ع اینہا نیز امثال سلیمان اند کہ انہارا مردمان حزقیاہ ملک یہودا جمع نمودند عربیہ ۱۸۳۱ع
فہذہ ایضاً امثال سلیمان التی استکتبہا اصدقاء حزقیا ملک یہودا اور اور ترجمے انکے موافق ہین
پس دیکہو کہ اس باب سے باب انتیسوین تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے ملازمون نے جمع کیا ہے
اور جو حزقیا قریب دو سو اٹہائیس برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام کے ہوا ہے تو یہہ الحاق بہی بعد
اسقدر مدت کے ظہور مین آیا ہی اور ورس ۱ باب تیسوین کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ع آجور بن یاقی
کی باتین اوس مرد کا مشتار کا کلام آتی ایل سے ہان اتی ایل اور اوکال سے فارسیہ ۱۸۴۵ع کلمات
آگور پسر یاقہ یعنی وحی کہ ان مرد بہ ایتیئل بہ ایتیئل و اوکال بیان کرد انیست اور فارسیہ ۱۸۳۹ع
قریب اسکے ہے مگر مترجمون عربیہ نے اسجا تماشا کیا ہے کہ ۱۸۱۱ والا اس ورس کو صاف ہضم کر گیا
اور ۱۸۳۱ والے نے یون ترجمہ کیا ہذہ اقوال الجامع بن القائی الرؤیا التی تکلم بہا الرجل الذی
اللہ معہ واذا کان اللہ معہ ایدہ فقال دیکہو یہہ کہان اور لگلے ترجمے کہان اور ورس ۱ باب ۳۱ امثال
کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ع لموئیل بادشاہ کے منشا کی باتین جو اوسکی ماں نے اوسے سکہلائین فارسیہ
۱۸۳۹ع انیست کلمات بادشاہ لموئیل مقالاتے کہ مادرش ویرا تعلیم داد فارسیہ ۱۸۴۵ع
کلمات لموئیل ملک یعنی وحی کہ مادرش باو تعلیم نمود عربیہ ۱۸۳۱ع کلمات لموئیل الملک الرؤیا
التی ادبتہ فیہا امہ پس باب ۳ و ۳۱ بہی یقیناً الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہین
اور معلوم نہین کہ آجور اور لموئیل کون اور کس زمانہ مین تہے اور مفسر اہل کتاب کے کچہ اٹکلون
کہتے ہین گو اونکو اب تک یہہ معلوم نہین کہ کون تہے اور کس زمانہ مین ہوئی تفسیر منری اور اسکات
مین ہے کہ ہولڈن نے اس خیال کو کہ لموئیل نام سلیمان کا ہے رد کر کے تحقیق کیا ہے کہ یہہ کوئی اور شخص ہے

اور کوئی دلیل کافی اسبات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموئیل اور کتاب اجور کی الہامی ہین ورنہ کتب
قانونی مین داخل ہوتین انتہی دیکھو انکلون کہتے ہین کہ قدمارکو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی ۵ کتاب
یرمیا مین باب باونون کو الحاقی کہتے ہین تفسیر مذکور مین ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس باب کو عزرا
یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیون یرمیاکے جو باب گذشتہ پر تمام ہوئین اور نوحہ
یرمیاکے الحاق کیا ہے آدم کلارک صاحب صفحہ ۱۹۵ جلد چوتھی مین لکھتا ہے کہ یہہ باب بعد یرمیاکے
بعد رہائی یہود کے قید بابل سے جسکا تھوڑا بیان اوس باب مین پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے پس ان مفسرونکی
تحریر سے معلوم ہوا کہ یہہ باب قطعاً الحاقی ہے اور الحاق کرنیوالا متعین نہین انکلون عزرا یا کسی
اور شخص کو پکڑتے ہین اور کلارک صاحب اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین لکھتا ہے اس پیغمبر کے سب ملفوظات
عبری مین ہین مگر درس ۱۱ باب ۱۰ کا کہ وہ زبان کسدیون مین ہے انتہی کہتا ہون کہ یہہ درس الحاقی
ہے ورنہ سب کتاب عبری زبان مین ایک فقرہ کسدیون کی زبان کا کہان سے آیا کسی اوس زمان
والیکا یہہ الحاق ہے اور فاضل ونما بھی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا اورجا توریت وغیرہ مین
بھی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کاکرن کاتلک صفحہ ۱۶۱ اپنے تیسرے رسالہ مباحثہ مین جو
سنہ ۱۸۵۲ء مین اگرہ مین چھپا ہے اور وہ مباحثہ پادری فانڈر صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ مشہور
اسٹابلن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیا مین باب چالیسوین سے چھیاسٹھوین باب تک ممکن
نہین کہ تصنیف اشعیا کی ہو انتہی دیکھو ستائیس باب کتاب اشعیا کے الحاقی ہین اور اسیطرح حال
اور کتب کا سمجھنا چاہئے **فصل تیسری** مقصد دوسرے کے اس امر کے بیان مین کہ ان کتابونکے
نسخون عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجمون مین بھی ایسا خلاف ہے کہ تحریف
کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور یہان بھی کچھہ تھوڑے سے شواہد لکھتے ہین آتے ہین
کلارک صاحب جلد چوتھی شرح انجیل مین لکھتے ہین کہ ہمارے یہان کتاب استیر درس ۳ باب ۱۰ پر ختم
ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی مین دس درس اس باب مین اور چھہ باب اور زائد مین اور
ان سب کو کلیسیہ یونانی اور رومی واجب التسلیم مانتے ہین ۳ درس اخیر باب بیالیسوین کتاب ایوب کا

فصل تیسری ... [illegible]

بلکہ

عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء اور ایوب عمر دراز اور پیر سالہ مر گیا فارسیہ ۱۸۳۸ء وایوب
پیر وسال خوردہ شدہ وفات یافت عربیہ ۱۸۳۱ء وشاخ ایوب وشبع من ایامہ ومات اور ترجمہ
یونانی مین اس ورس کے آخر مین یہہ عبارت زائد ہے لیکن لکہا ہے کہ وہ اون لوگون کے ساتہہ جنکو
خداوند اوٹہاتا ہی پہر اوٹہیگا اور بعد اس جملہ کے ایک نسب نامہ ایوب کا اور کچہہ حال اونکا بطور خلاصہ
کے مرقوم ہے اور اس تتمہ کو کامٹ اور سہر در نے جز کتاب الہامی کا واجب التسلیم مانا ہی اور فلواور
پول ہنشر نے بہی اوسی مانا ہے اور ارجن کے وقت مین بہی اوسکو مانتے تہے اور تہیو دوشین نے بہی
اپنے ترجمہ یونانی مین اس تتمہ کو لکہا ہے مگر اب متاخرین اوسمین شک کرتے ہین تفسیر ہنری اور سکاٹ
مین ہے کہ ظاہرا یہہ تتمہ جعلی ہی گو بیشتر مسیح علیہ السلام سے لکہا گیا ۳۵ ترجمہ یونانی ہتیودوشن اور ترجمہ
لاطینی مین باب ورس ۲۴ و ۲۴ باب ۳ دانیال کے راگ تین لڑکونکا اور آخر اوس کتاب مین تاریخ
سسانہ اور کہانی بل اور ڈریگن کی باب تیرہوان اور چودہوان کرکے مرقوم ہے اور سب ترجمون
انگریزی رومن کاتلک مین اب تک موجود اور واجب التسلیم ہے ۴۴ لاطینی اور ترجمہ یونانی کو ردکس
واٹیکانوس مین بعد ورس ۳ کے زبور چودہوین مین اتنی عبارت زائد ہی اونکے گلے کہلے ہوئی قبرین
ہین وے اپنی زبانون سے جہوٹ کہتے ہین اونکی لبون کے اندر کالے سانپونکا زہر ہے اونکے منہہ
لعنت اور کڑواہٹ سے بہرے ہین اونکے پانون خون کرنیکے لئے تیز رو ہین ہلاکی اور اذیت اونکی
راہون مین ہے اور وے آرام کی راہ نہین پہچانتے ہین اونکی آنکہونکے سامنے خدا کا خوف نہین ہے
انتہی اور عبری مین یہہ سب عبارت مفقود ہے لیکن جو پولوس مقدس نے اوس عبارت کو باب ۳ نامہ
رومیہ مین ورس ۱۳ سے ۱۸ تک موافق لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہرا اونکے نزدیک
یہہ عبارت واجب التسلیم تہی کہ عبری سے ساقط ہو گئی ہے یا شاید پولوس مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور
سے غلطی کہا کر غیر کلام الہی کو کلام سمجہکر اپنے خط مین نقل کیا ہوگا ۴۵ ورس ۱ از بور ۲۱ سکسوین کا
جواب ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مین اوسکو ورس ۱۶ از بور ۲۲ کا کرکے لکہا ہے لاطینی مین یون ہے
کیونکہ کتون نے مجہہ کو گہیرا ہے شریرون کے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہی اونہون نے میرے ہاتہہ اور میرے پانو

چہیدے انتہی آور عبری مین جملہ اخیرہ یون ہے اور دونون ہاتہہ میرے مانند شیر کی ہین اور سچا ہے
کہ اسچا سب پہ وٹسٹنٹ بہی لاچار ہوکر عبارت عبریکے خراب ہونیکا اقرار کرتے ہین اور سب اپنے ترجمے
موافق لاطینی کے کرتے ہین یہہ بہی حکمت ہو کہ اسکے موافق انکے زعم مین مسیح علیہ السلام پر یہہ خبر خوب صحیح
ہے وگرنہ اونکون غلط ہین جو مشہور ہو چکے ہین اب تک بڑا تصرف ظاہر مین نہین کرتے اور رومن کاتلک
تو اول ہی سے سب جا لاطینی کو عبری سے افضل اور معتبر زائد سمجہتے ہین آور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے
کہ کاتبون یہود نے یہہ فرق اسلئے کیا ہے تاکہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے
٦ درس ٦ زبور چالیسوین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء ذبیحہ اور ہدیہ کو تو
نہین چاہتا تو نے میرے کان کہولے چڑہاوے خطیت کا تو طالب نہین فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ء یہ ذبیحہ
و قربانی راضی نیستی اما گوشہائے مرا کشادہ الخ اور ترجمہ یونانی مین اس جملہ کی جگہہ تو نے
میرے کان کہولے یون واقع ہوا ہے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور موافق یونانی کے
ترجمہ عربیہ مین بہی واقع ہے مگر اوسین زبور ۳۹ مین درس ۸ کرکے اوسکو لکہا ہے
عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ذبیحۃ وقربانا لم تشا بل جسداً ہیات لی اور درس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین پولوس
مقدس بہی اسکو یون نقل کرتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک
بدن تیار کیا آور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ فرق غلطی کاتب سے ہوا ہے جو نسا مطلب
صحیح ہوا انتہی اسجا مفسر ایک کو صحیح اور دوسرے کو غلطی کاتب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اوسکے
نزدیک تعین نہوسکے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ عجیب ہے جو ترجمہ یونانی مین
اور درس ۵ باب ۱۰ نامہ عبرانیونکے اندر عوض اس فقرہ کے یون واقع ہوا تو نے میرے لئے ایک
بدن طیار کیا انتہی پس اس تفسیر کے موافق ظاہراً غلطی منسوب طرف ترجمہ یونانی اور نامہ عبرانیون
کے ہے ٧ درس ۲۸ زبور ایک سو پانچوین مین موافق عبری کے یہہ جملہ ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء اونہون نے
اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ء از فرمان او تمرد نکردند فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء و بکلام او مخالفت
نکردند اور یونانی مین یہہ جملہ یون ہے اونہون نے اوسکے سخن سے سرکشی کی دیکہو اول مین نفی

چھٹا نمبر

ساتوان نمبر

اور

اور دوسرے مین اثبات لفظ نہری اور اسکاٹ مین ہے اس فرق کے سبب سے مباحثہ
نے بہت طول پکڑا ہے اور ظاہر ایہہ فرق داخل کرنے حرف نفی یا چھوڑنے اوسکے سے پیدا
ہوا ہے انتہی یعنی یا تو عبری مین غلطی سے حرف نفی کا لکھا گیا یا وہ حرف یونانی مین چھوٹ گیا
دیکھو خود انکے مفسرون نے اسجابات پائون اپنے گم کرکے لاچار ہوکر اقرار غلطی ایک کا اون
دونون سے کیا ۸ ورس پانچوان زبور ۸۱ کا اٹھوین کا موافق عبری کے یون ہے اوسنے یوسف
کے لئے جب وہ زمین مصر کے برابر پہنچا جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا تو یہہ دستور
ٹھہرایا اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام جہان مینے وہ بولی سنی جسے مین نہین سمجھتا یون ہے جہان
اوسنے وہ بولی سنی جسے وہ نہ سمجھا اور یہہ وشنث جو ظاہر مین ٹرادم عبری کا ہے ترجمہ مین اسجا اکثر
اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکھتے مین نہ عبری کے یہان بہی اونہون نے لاچار ہوکر عبری کو چھوڑا
ہندیہ ۱۸۴۴ اوسنے یوسف کے لئے جب وہ زمین مصر کے برابر پہنچا جہان اوسنے وہ بول سنی جسے وہ
نہ سمجھا الخ عربیہ ۱۸۴۳ شہادۃ دصنعہا فی یوسف عند خروجہ من ارض مصر وسمع لسانا لم یکن یعرفہ
مگر ترجمون فارسیہ مین ابتک موافق عبری کے ہے فارسیہ ۱۸۳۹ درانجا زبان مجہول را می شنیدم
فارسیہ ۱۸۴۵ من درانجا زبانی راکہ نفہمیدم شنیدم ۹ ورس ۱۱۹ زبور ایکسو انیسوین مین موافق
عبری کے یون ہے گروہ شریرون نے مجھے چھوڑا یا الخ اور موافق یونانی کے یون ہے شریرون
کی جالون نے مجھے گھیرا الخ اور رومن کاتلک سلفاً خلفاً اپنے ترجمون مین موافق یونانی کے لکھتے
آئے مین مگر اسجاب پروٹسٹنٹ بہی عبری کو چھوڑ کر موافق یونانی کے اپنے ترجمون لکھتے مین ہندیہ ۱۸۴۴
شریرون کی جالون نے مجھے گھیرا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ دامہاے عاصیان مرا گرفتہ است الخ فارسیہ
۱۸۴۵ دستہ ہاے شریر ان مرا احاطہ نمودند الخ عربیہ ۱۸۳۱ حبال الخطاۃ التفت علی الخ
اغلب کہ اسجاب سبہی بالاتفاق عبارت عبری کو ناپسند کرتے ہین ۱۰ ورس اباب ۱۵ امثال کا عبری
مین ایسا بے معنی واقع ہوا ہے کہ کچھ مطلب اوسکا سمجھا نہین جاتا یونانی والون نے انکلون یون
ترجمہ کیا ہے وہ جو دوست سے جدا ہوا چاہتا ہے عذر ڈہونڈتا ہے لیکن وہ ہمیشہ قابل ملامت ہوگا

انتہی اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ کا بہی اسکے موافق یون ہی ہے من یرید الابتعاد عن صدیقہ یلتمس حجۃ وفی کل وقت یکون معیراً اور بعض نے عبری کے حاشیہ پر ایک عبارت لکہی ہے کہ اوسکے موافق اب پروٹسٹنٹ اکثر ترجمہ کرتے ہین ہندیہ ۱۸۴۴ مفرد خواہش کی مطابق ڈہونڈہتا ہے اور ہر منصوبہ مین چہیڑتا ہے فارسیہ ۱۸۳۸ کسیکہ خودرا ممتاز میگرداند بمقتضاے رغبت خود می جوید وخودرا در ہر نکتہ داخل میکند فارسیہ ۱۸۴۵ مرد متفرد کہ جویاے ہوس (خویشتن) است بہ ہر فن مجادلہ مینماید دیکہو اپنی راے کی موافق انکلون تفسیر کرنا اور اوسکو کلام الہی تبلانا ایک بڑی جرات ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ اسکا اصل عبری بہت ہی پوشیدہ ہے ۱۱ ورس ۱۴ باب ۲ یرمیا مین جملہ اخیرہ موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ مین نے اوسے جستجو سے نہین پایا بلکہ اون سبہون پر اور یہہ جملہ یونانی اور سریانی مین یون ہے مینے اوسے کہدے ہوئے سوراخ مین نہین پایا بلکہ اوپر ہر بلوط کے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ مین موافق اسکے یون ہے جان مسکینان بیگناہرا در حفرہ نیافتم بلکہ بر ہر درخت بلوط ۱۲ ورس ۱۵ باب ۱۱ یرمیا کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ میرے گہر مین میرے پیارے کو کیا کام کہ بہت خرابی کرتے ہین اور مقدس گوشت تجہہ سے گذر جاتا جب تو بدکاری کرتے الخ اور یہہ جملہ مقدس گوشت تجہسے گذر جاتا ترجمہ یونانی مین یون ہے کیا نذرین اور پاک گوشت تجہہ سے تیرے شرارتین ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ موافق یونانی کے ہے ہل ان اللحوم المقدسۃ تدفع عنک سیأتک اور ترجمہ لاطینی اور ترجمہ انگریزی رومن کاتہلک کے بہی موافق یونانی کے ہین مگر جو پروٹسٹنٹون کو کچہہ اسسے بڑا مطلب نہین حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجمون مین موافق عبری کے لکہتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ وگوشت مقدس از تو موقوف شد ۱۳ ورس ۳۲ باب ۳۱ یرمیا مین موافق عبری کے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۳ اور اوہنون نے میرے اوس عہد کو توڑا باوجودیکہ مین اونکا شوہر تہا اور یونانی مین بجاے اسکے باوجودیکہ مین الخ یون ہے اور مین نے اونکا ملاحظہ نکیا دیکہو وہ کہان اور یہہ عبارت کہان آور پولوس مقدس ورس ۹ باب ۸ نامہ عبرانیون مین موافق یونانی کے اس ورس کو نقلکرتے ہین

گیارہوان شاہد

بارہوان شاہد

تیرہوان شاہد

ہندیہ ۱۸۴۴ء اور جینے اونکا اندیشہ نکیا انتہی ۱۴ ورس ۱۹ باب ۱۴ یرمیا کا موافق عبری یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء کیا سبب
کہ تیرے بہادر گرائے گئے وے کہڑے نرہے کیونکہ خداوند نے اونکو اوندہا کیا فارسیہ ۱۸۳۸ء چہ سبب است کہ پہلوان تو محو شد قایم نماند زیرا کہ خداوند
او را واژگون گردانید عربیہ ۱۸۴۴ء لماذا فند شجعانک لم تقف لان الرب اقلبہ اور ترجمہ یونانی
مین یہہ ورس یون ہے کیون آپس تیرا پسندیدہ سانڈ تجہہ سے بہاگا کیون وہ کہڑا نہین رہا
اسلیئے خداوند نے اوسی کمزور کیا اور تیرا گروہ بہاگ زور اور بے مروت انتہی دیکہو وہ عبارت
کہان اور یہہ عبارت کہان ۱۵ ورس ۱۹ زبور ۸۹ کا موافق ترجمون عبری مروجہ حال کے
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء تونے رویا مین اپنی مقدس کو فرمایا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء پس در عالم
رویا با عزیز خود تکلم نمودی عربیہ ۱۸۳۱ء حینئذ کلمت نبیک بالوحی اور تفسیر ہنری اور اسکات مین
ہے کہ سب ترجمون اور بہت نسخون عبری مین یون ہے تونے اپنی مقدسون کو فرمایا الخ انتہی معلوم
نہین کہ حضرت پیروتسٹنٹون نے کس لئے مخالفت سب ترجمون اور بہت نسخون عبری کے کی
ہے کہ جمع کو مفرد لکہتے ہین اور رومن کاتلک اب تک اپنے ترجمون انگریزی مین جمع لکہتے ہین
۱۶ ورس ۱۴ باب ۳۸ کتاب ایوب کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء جب وہ مہر کی مٹی کی مانند
مبدل ہوتی ہے اور سب آراستہ اوٹہہ کہڑا ہوتا ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء چون گل از مہر مبدل میشود
وایشان چون در لباس فاخرہ ظاہر ہستند اور ترجمہ یونانی مین یون ہے مٹی لیکے کیا تونے
بنایا اوسی زندہ پیدایش اور اوسکو قوت بولنے کی دیکر زمین پر رکہا انتہی دیکہو وہ کہان اور
یہہ کہان ایک ان دونوعین مبدل ہوا تفسیر ہنری او اسکات مین ہے کہ اس ورس نے مفسرون
کو بہت خیال مین ڈالا ہے انتہی ۱۷ ورس ۷ زبور ۹۷ کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء شرمندہ ہوون
وے سب جو کہودی ہوئے بت پوجتے ہین اور بتون پہ پہولتے ہین سارے معبودو تم اوسے سجدہ کرو
انتہی آور جملہ اخیرہ یونانی مین یون ہے خدا کے سارے فرشتے اوسکی عبادت کرین اور موافق
یونانی کے پولوس مقدس ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانیین مین نقل کرتے ہین ہندیہ ۱۸۳۹ء خدا کے
سارے فرشتے اوسکے پرستش کرین شاید پولوس مقدس نے یونانی کو سچا صحیح سمجہا ہوگا

١٨ تفسیر منری اور اسکاٹ مین ہے کہ ترجمہ عربیہ مین زبور ۲۸ تینتیسوین مین بیسوین ورس کے بعد یہہ جملہ زائد ہے اونہون نے مجکو جو پیارا ہون مگروہ لاش کرکے خارج کردیا اور اونہون نے میرے بدنکو میخون سے چہیدا ہے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر چسپانے کے لئے کیا ہے اچہا یہہ جملہ اپنی طرف سے گہڑکے بڑہا دیا شاید اسی جہت سے مترجم عربی ۱۸۴۴ والے نے زبور ۳۴ کو جو ۳۳ کرکے لکہا ہے اس جملے کو گرا دیا ہے ١٩ ورس ١٣ زبور ٧٣ کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ یقیناً مین نے اپنے دلکو عبث صاف کیا ہوگا الخ تفسیر منری اور اسکاٹ مین ہے کہ اس ورس کے اول مین یونانی اور اور ترجمون مین اتنی عبارت تب مینے کہا زائد پائی جاتی ہے ٢٠ ورس ٨ زبور ٧٥ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ خداوند کے ہاتہہ مین پیالہ ہے جسمین سرخ شراب ہے اور مرکب سے بہرا ہے جسے وہ ٹپکاتا ہے اور اوسکی تلچہٹ کو بہی زمین کے سارے شریر نچوڑ پینگے اور پینگے انتہی اور یونانی مین یون ہے ایک پیالہ تیز شراب کا جو مرکب سے بہرا ہے ڈالتا ہے اوسی دوسرے مین لیکن پہر بہی تلچہٹ اوسکی خالی نہین ہوتی اور تمام شریر زمین کے اوسکو پینگے ٢١ ورس ٢٧ زبور ١١٨ کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ خداوند وہ خدا ہے جسنے ہمکو نور دکہلایا قربانی کو مذبح کے قرنون تک رسّیون سے باندہو انتہی اور یہہ جملہ قربانی کو مذبح کی الخ یونانی مین یون ہے ایک عید ساتہہ موٹی شاخونکے قایم کرو قرنون قربانی تک انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ کہان ٢٢ ورس ٨٩ زبور ١١٩ کا عبرین یون ہے اے خداوند تیرا سخن آسمانونپر سدا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی مین یون ہے تو ہی ہمیشہ کے لئے اے یہواہ تیرا کلام آسمانون مین ثابت ہے ٢٣ خیالات فیلبس مین ہے کہ ورس چہٹے باب ٩ اشعیا مین موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق لاطینی کے مجہول کا ہے اور اسیطرح باب ٢٣ یرمیا مین ایکجا عبری مین مفرد اور لاطینی مین جمع ہے ٢٤ ورس ٥ باب ٤٠ اشعیا کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک ساتہہ دیکہینگے کہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے او خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب

آدمی ایک ہی ساتھہ دیکھینگے نجات ہمارے خداکی کیونکہ خداوند کے منہہ نے یہہ فرمایا ہے پس دیکھو عبری
مین یہے لفظ نجات ہمارے خداکی غائب ہین ہارسلی صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے حصہ اول کے آٹھوین
باب مین لکھتے ہین کہ لوقا نے درس ۶ باب ۳ مین موافق یونانی کے لکھاہے اور بشپ لوتہہ نے اسکو صحیح جانکر
جانکر اپنے ترجمہ مین کتاب اشعیا مین داخل کیا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بعد لفظ دیکھینگے
کہ یہ لفظ نجات ہمارے خداکی بڑہانے چاہئین دیکھو درس ۱ باب ۲۵ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ درس
۱۸ باب کتاب القضات کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع اور یہودا نے غزہ اور اوسکی
نواحی اور عسقلان اور اوسکی نواحی اور عقرون اور اوسکی نواحی کو لے لیا فارسیہ ۱۸۳۸ع یہودا
غزرا معہ حوالی آن و اسقلون معہ حوالی او و عقرون معہ حوالی آنرا گرفت عربیہ ۱۸۳۱ع وافتتح یہودا
غزہ و تخومہا و عسقلان و عقرون و حدودہا اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ع اور اور ترجمے انگریزی
اسکے موافق ہین اور ترجمہ یونانی مین یون ہے کہ اگرچہ یہودا نے غزہ اور اوسکی نواحی پر قبضہ
نہین کیا اور نہ عسقلان پر الخ پس دیکھو یونانی صریح ضد عبری کے ہے ۲۶ درس ۵ باب ۱۳
کتاب اول سموئیل مین موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع اور سموئیل اوٹہا اور جلجال سے
بنیامین کے شہر جبعہ کو چڑہ گیا تب ساؤل نے اون لوگون کو جو اوس پاس حاضر تہے گنا اور
وے چہہ سو جوان تہے انتہی اور ترجمہ یونانی مین ہے اور سموئیل اوٹہا اور جلجال سے چلا گیا
اور باقی لوگ بعد ساؤل کے معہ آدمیون لڑائی کے گئے اور جب وے جلجال سے جبعہ مین آئے
تب ساؤل نے اون لوگونکو الخ پس دیکھو دونون مین کتنا فرق ہے ۲۷ درس ۱۸ باب ۱۴ کتاب
اول سموئیل کا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع اوسوقت ساؤل نے اخی یاہ کو کہا آلاہ
کا صندوق یہان لا کیونکہ الاہ اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تہا فارسیہ ۱۸۳۸ع و ساؤل
اخیہ را فرمود کہ صندوق خدارا در نیجا بیار چہ صندوق خدا دران ایام با بنی اسرائیل می بود
ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ع موافق فارسیہ کے ہے اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اوسوقت ساؤل نے
اخی یاہ کو کہا افود لا کیونکہ اوسوقت افود کو وہ بنی اسرائیل کے آگے پہنے ہوئے تہا انتہی یہان بہی

دیکہو دونون مین کسقدر فرق ہے ۲۸ ورس ۱۰ از بور ۳۴ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴
بالکہہ حاجتمند اور بہوکے ہین الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ شیر بچگان محتاج میشوند و فاقہ میکشند الخ اور
یونانی مین یون ہے امیر آدمی فقیر اور بہوکے ہین الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یونانی
کے موافق اور ترجمے بہی ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی شیر ہین اور اوس لفظ مین جسکے معنی
قوی ہین صرف ایک حرف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب ۴ کتاب ۲ سموئیل کا موافق عبری کے یون
ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ سو وہ ہون نے گہر کے اندر چپکے سے گہسکے گیہون لینے کے بہانے سے اوسکی پانچوین
پسلی مین مارا اور ریکاب اپنے بہائی بعنہ سمیت بہاگ گیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ و در آنجا در صحن
خانہ داخل شدند بقصد بردن گندم و او را بزیر دندہ پنجم زدند و ریکاب با بعنہ برادر خود فرار کرد
اور ترجمہ یونانی مین یون ہے اور اب دیکہو دربان گہر کا گیہون صاف کرتا تہا اور اونگہ کر سویا
پس ریکاب اور بعنہ دونون بہائی چپکے سے گہر مین گئے الخ یہان بہی ایسا ہی تفاوت ہے تفسیر
ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ بیان یوسیفس کا بہی موافق یونانی کے ہے ۳۰ ورس ۱۶ باب ۲۳
کتاب ۲ سلاطین کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور جب یوسیاہ نے نظر پہیری اور
اوسنے پہاڑ پر قبرین دیکہین تو اوسنے لوگ بہیجکے اونکی ہڈیان نکلوائین اور مذبح پر جلائین اور
اوسکو ان پر نجاست ڈالی جیساکہ خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے اون باتون کی
خبردی ارشاد کیا تہا انتہی اور ترجمہ یونانی مین اخر اس ورس مین اتنا زائد ہے جب یوربعام
مذبح کے پاس کہڑا تہا اور اوسنے نظر پہیری اور مرد خدا کے جسنے یہ لفظ ارشاد کئے تہے قبر کو دیکہا
انتہی شاید عبری مین یہہ سب اوڑ گیا ہے ۳۱ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین موافق عبری کے یون
ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۳ اور ابیاہ نے چار لاکہہ جنگی مردون کے لشکر سے جو منتخب جوانمرد تہے جنگ
کے لئے صف باندہی اور یوربعام نے بہی اوسکے مقابلہ مین اٹہہ لاکہہ چنے ہوئے بہادر لوگون
سے جنگ کے لئے صف باندہی ۱۷ اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے بڑے قتال مین اونہین
کاٹ ڈالا سو اسرائیل مین پانچ لاکہہ چنے ہوئے مرد مارے پڑے انتہی فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ ۳ و ۱۷

فوج دلاوران برگزیدہ بعدد چہار صد ہزار بہ صف آراستہ یرابعام بہشت صد ہزار کس
ذوی الاقتدار را بمقابل وے آراست ۱۷ و ابیہ با ہمراہان خود ایشان را بقتل عظیم گشت بحدیکہ
پانصد ہزار برگزیدگان اسرائیلی کشتہ گشتند اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع اور ترجمہ انگریزی کے
موافق ہین ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین فرماتے ہین کہ بہت نسخون لاطینی مین اسکے
بجاے چار لاکھ کے چالیس ہزار اور بجاے آٹھہ لاکھ کے اسی ہزار اور بجاے پانچ لاکھ کے پچاس ہزار بدلے
جاتے ہین اور اغلب یہہ ہے کہ عدد مندرج انہین نسخون کا سچا ہو دیکھو موافق گمان قوی ان مفسر کے سچا عبری محرف ہے اور ابتدای
روبہت جاہی اختلاف ہی مثلا ورس ۲۶ باب ۴ کتاب اول سلاطین اور ورس ۹ باب ۹ کتاب ۲ اور ورس ۲۵ باب ۱ کتاب ۲ سلاطین
اور ورس ۳۲ باب ۲ کتاب ۲ خبار الایام اور ورس ۹ باب ۳ کتاب ۲ خبار الایام اور ورس ۱۲ باب ۹ امثال
اور ورس ۱۱ باب نحمیا اور ورس ۶ باب شعیا کا جو ان سب مین ترجمہ یونانی عبری کے مخالف ہے
اور ورس ۸ باب ۵ کتاب دوم سموئیل کا جو اوسمین ترجمہ کنی کاٹ کا مخالف ہی اور ورس ۲ زبور ۱۶
جو اوسمین ترجمہ چالدیک زبان کا مخالف ہی اور ورس ۶ ۵ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ آرامی کا
اور ورس ۳۳ باب ۱۲ نحمیا کا جو اوسمین ترجمہ آرامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہے **فصل چوتھی**
دوسرے مقصد کی اس امر کے بیان مین کہ بعضی روایتین ان کتابون کی صریح اور بعضی انکے
مفسرون یا اور علما کے اقرار کے موافق غلط ہین اور بعضی روایتون مین ایسا خلاف ہی کہ ظاہر
مین ایک اونمین غلط ٹہری ہی اور ایک تاویل بعید سے کچھہ توافق پیدا کری ہے اور بیان کچھہ کچھہ
ان دونون قسمون کے فسادون سے بیان کیا جاتا ہی ورس ۲ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام
کا موافق عبری کے یون ہی ہندیہ سنہ ۸۴۲ ق احذیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فاتہ
سنہ ۸۴۵ ق واحزیاہ ہنگامی کہ آغاز سلطنت نمود چہل دو سالہ بود الخ اور یہہ صریح غلط ہی
اسلیے کہ اسکے باپ یہورام کی جسکے مرنے کے بعد یہہ تخت سلطنت پر بیٹھا کل چالیس ۴۰ برس کی عمر
ہوئی ہی پس یہہ بیٹھا دو برس بڑا اپنے باپ سے کسطرح ہوا باب ۲۱ اوسی کتاب مین ہی سنہ
۸۴۳ ق ۵ یہورام بتیس ۳۲ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس تک یروشالم مین سلطنت

۲۰ وہ تیئیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھہ برس تک سلطنت کی الخ اور ورس ۱۷ باب ۵ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہی اور جب کہ وہ سلطنت کرنے لگا تب اوسکی عمر تیئیس برس کی تھی اور سینے یروشالم میں آٹھہ برس بادشاہت کی انتہی اور ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین میں یون ہے وہ بائیس برس کا تھا جب سلطنت پر بیٹھا الخ اور یہہ صحیح معلوم ہوتا ہی ہارسلے صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول میں لکھتے ہیں کہ یہہ غلطی اسلیے ہوئی کہ عبری لوگ حرفون کو ہندسون کی جگہہ لکھا کرتے تھے پس اسجا میم جسکے عدد چالیس ہیں بجاے کاف کے جسکے عدد بیس ہیں غلطی سے لکھا گیا انتہی پس باقرار اس مفسر کے عبری مین اسجا غلطی ہی کسیطرح مانو اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں بعد اقرار غلطی کاتب کی یون ہی کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی مین بیالیس کی جا بائیس واقع ہیں اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ میں ذیل ورس ۲۶ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین کی ہی کہ کتاب ۲ اخبار الایام مین بیالیس برس لکہے ہیں لیکن بہت سے پرانے ترجمون مین اوسجا بہی بائیس ہیں جیسے اسجا انتہی اور اب اور مترجم بہی اصلاح دیکر بائیس لکہنے لگین مین فارسیہ ۱۸۴۳ ء آخر یا اوقت جلوس بست و دو سالہ بود الخ دیکہو تحریف اسیکو کہتے ہیں ۳ ورس ۴ باب ۸ کتاب اول اخبار الایام مین ہی مندیہ ۱۸۴۲ء اور داؤد نے اوس سے ایکہزار رتہہ اور سات ہزار سانہی اور بیس ہزار پیادے اسیر کرلیے الخ فارسیہ ۱۸۳۱ ء و داؤد یکہزار ارابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ از وے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب ۸ کتاب دوم سموئیل کا یون ہی فارسیہ ۱۸۴۳ء و داؤد یکہزار ارابہ و ہفت صد سوار و بست ہزار پیادہ از وے دستگیر کرد الخ دیکہو کہان سات سو اور کہان سات ہزار اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۳ء میں ہی اسجا عبارت سموئیل میں لفظ ارابہ کا غلطی سے گر گیا ہی ۳ ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام مین سات ہزار اور ورس ۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل مین سات سو لکہے ہیں ہارسلے صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین لکہتے ہیں کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۸ اور ورس ۱۸ باب ۱۹ کتاب اخبار الایام مین واقع ہین ٹہیک عدد ہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ غالبا یہہ فرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمار مین ایک حرف شمار کی جگہہ دوسرا حرف لکہا گیا انتہی بہرحال غلطی مفسرونکے نزدیک مسلم ہے گو باعتبار گمان غالب کے یہہ خطا غریب کاتبون کے سر تہوپیں

اور

عہ یعنے عبارت اخبار الایام مین ۳

دوسرا فساد

تیسرا فساد

عہ یعنے وہ تفسیر باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام سے ۳

اور پچھلے اختلاف کے دفع کے لئے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا مین تحریف ہوئی ہی مگر موافق
اقرار مفسرون کے ابتک ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء مین ویساہی اختلاف ہی ورس ۹ باب ۱۹ کتاب اول اخبار الایام
کا فہرب آرام من قدام اسرائیل وقتل داود من ارام سبعة الاف مرکب واربعین الف رجل الخ ورس
۱۸ باب ۱۰ کتاب ۲ سموئیل کا وقتل داود من اسرائیلین سبعمائة مرکب واربعین الف فارس الخ اور ان
دونون ورسون مین ایک اختلاف اور بہی ہی کہ ایک مین چالیس ہزار پیادے اور دوسرے مین
چالیس ہزار سوار ہین ۱۴ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء ۵ تب یواب نے
لوگون کی حاضری داؤد کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھ شمشیرزن اور یہودا چار
لاکھ ستر ہزار شمشیرزن تہے ۱۲ تین برس کا کال ہو یا تین مہینے اپنی بیریون کے آگے ہلاک
ہو اور تیرے دشمنون کی تلوار آپڑی یا تین دن خداوند کی تلوار اور ملک مین مری ہو الخ ورس ۱۲
اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۸ء یا سہ سال قحط یا مدت سہ ماہ پیش دشمنان خود کشتہ
گردی الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء یا سہ سال قحط الخ عربیہ ۱۸۳۱ء اما ثلثة سنین جوعاً الخ اور ترجمہ انگریزی
مہر ہی اسکے موافق ہی اور باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء اور یواب نے لوگون کے
شمار کی فرد بادشاہ کو دی سو بنی اسرائیل آٹھ لاکھ شمشیرزن بہادر تہے اور بنی یہودا پانچ لاکھ
جنگی تہے ۱۳ سو جاد داؤد پاس آیا اور اوس سے پوچہا کہ تو کیا چاہتا ہی تیرے ملک مین سات برس کا
کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنون سے بہاگتا پہرے الخ اور یہہ جملہ ورس ۱۳ کا تو کیا چاہتا ہے
اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۸ء آیا ہفت سال قحط در زمین بر تو نازل گردد الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء
در ولایت قحط ہفت سالہ واقع شود عربیہ ۱۸۳۱ء اما ان یکون سبعة سنین جوعاً لک الخ یہان
دو طرح کا بڑا خلاف ہی اول یہہ کہ موافق اول کے سات برس کا کال اور موافق دوسرے کے
تین برس کال پس کہان سات اور کہان تین ایک ان دو سے صریح غلط ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ
مین ہی کہ کاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہان بہی غریب کاتب پہ ملامت پڑی مگر غلطی باقی دوسرا
یہہ کہ ایک مین گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ ستر ہزار بنی یہودا اور دوسری مین آٹھ لاکھ بنی اسرائیل

چوتھا اختلاف

اور پانچ لاکھ ہی ہوا ہین تو دونون مین لاکھون کا فرق ہی ۵ ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول سموئیل
کا موافق عبری کے یون ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء اور خداوند نے بیت الشمس کے لوگون کو مارا اسلئے کہ
اونہون نے صندوق خدا کو کہول کے دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار اور ستر آدمی اونمین سے
مار ڈالے اور جملہ اخیرہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہی پنجاہ ہزار و ہفتاد کس از انقوم زد الخ اور [illegible]
اپنی تفسیر کی جلد اول مین لکھتے ہین کہ ترجمہ عربی اور سریانی مین پانچ ہزار ستر واقع ہین اور تفسیر
ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ موافق اصل کے یون ہی ستر آدمی دو پچاس ایکہزار آدمی اور موافق گنتی
عرب کے معنی اوسکے ایکہزار دو پچاس اور ستر یعنے گیارہ سو ستر مین پہر اوسی تفسیر مین ہی کہ تعداد مارے
ہوؤن کا اصل مین ایک ڈہب طویل لکہا ہی اور قطع نظر اسکے کہ ایک چہوٹی سی بستی مین اتنے بہت آدمی
کا خطا کرنا اور مارے جانا بعید ہی سمجھے ہونگے اس معاملے مین بہی شک ہی اور یوسیفس کل تعداد اون
مارے ہوؤن کی ستر لکہتا ہی اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منیٹ مین ہی کہ بشپ پاٹرک کہتا ہی کہ یہہ ترجمہ
صریح غلط ہی اور نقطون کی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ بیت الشمس ایک چہوٹا سا گانو تہا پس عقل سے بعید ہے
کہ اوسمین اتنے باشندے ہون جتنے مارے گئے اور ترجمہ بوچاٹ کا معقول ہے کہ اوسنے بحساب فی [illegible]
پچاس آدمی کے ستر آدمی مارے یعنے بیسوان حصہ اور ڈاکٹر واٹرلین اور بیکلرک یون ترجمہ کرتے
ہین کہ اوسنے پچاس ہزار سے ستر آدمی مارے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ فقط بیت شمس ہی کے
نہ تہے بلکہ گرد و نواح کے لوگ بہی صندوق کے دیکہنے کو آ گئے تہے اور ڈاکٹر وال کہتا ہی کہ یوسیفس نے
کل تعداد مارے ہوؤن کی ستر لکہی ہی اور ڈاکٹر ہیلز کہتا ہی کہ ترجمہ سریانی اور عربی مین پانچ
ہزار ستر آدمی ہین انتہی دیکہو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجیہین اس غلطی فاحش کے لئے گہڑتے ہین
مگر بحمد للہ کہ موافق اپنی تقریر اور تحریر یوسیفس کی عبارت نسخہ عبری کے نقصان اور غلطی سے خالی نہین

پانچواں اختلاف

۶ ورس ۲ باب ۱۶ کتاب دوم سلاطین کا عبری مین یون ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء اوس وقت وہ بائیس برس کا
الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء احاز بوقت جلوس بست ساله بود الخ عربیہ ۱۸۳۱ء وکان احاز یوم ملک ابن
عشرین سنة الخ تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ غالبا یہان لفظ بیس کا لفظ تیس کی جا لکہا گیا

دیکھو درس ۲ باب ۱۸ اس کتاب کا انتہی یہان بہی موافق گمان غالب کے مفسرون کے نزدیک عبرانی محرف ہی کسیطرح ہوے ۷ ورس ۶ باب ۱۳ کتاب القضات مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اوسوقت بیالیس ہزار افرائیمی قتل کئے گئے فارسیہ ۱۸۳۸ع و دران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افرائیم کشتہ شد عربیہ ۱۸۳۱ وانقتل فی ذالک الوقت من افرائم اثنین واربعین الف اور اسیطرح اور ترجمون مین ہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی چالیس اور دو ہزار یعنے دو ہزار چالیس انتہی اسکے موافق بجاے دو ہزار چالیس کی غلطی سے بیالیس ہزار لکہے گئے ۸ ورس ۵ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور یہو یکین جب تخت پر بیٹہا تب اٹہارہ ۱۸ برس کا تہا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ع یہو یاقین بوقت جلوس ہجدہ ۱۸ سالہ بود الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ وکان یواخین یوم ملک ابن ثمانیۃ عشر سنۃ الخ اور ورس ۹ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہی ترجمہ ہندیہ یہو یکین آٹہہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ع یہو یاقین بوقت جلوس ہشت سالہ بود عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ابن ثمانیۃ سنین کان یواخین حین ملک الخ دیکہو کہان آٹہہ اور کہان اٹہارہ ایک دہائی کا فرق ہی ۹ ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور حوض اوسکا چار انگشت کا اور کنارا اوسکا پیالیکے کنارے کی طرح گل اور سوسن دار تہا اور بحر مین دو ہزار بت کی گنجایش تہی آور حلیہ اخیرہ اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۸ع دو ہزار بت دران گنجید فارسیہ ۱۸۴۵ع و دو ہزار خم (آب) میگرفت آور ورس ۵ باب ۴ کتاب دوم اخبار الایام مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اور بحر مین تین ہزار بت کی گنجایش تہی فارسیہ ۱۸۳۸ع وسہ ہزار بت دران گنجید فارسیہ ۱۸۴۵ع وسہ ہزار خم آب گرفتہ نگاہ میداشت دیکہو کہان دو ہزار بت اور کہان تین ہزار ۱۰ ورس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین ہی ایسا ہوا کہ بہت دنون کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال مین ایلیاہ پر نازل ہوا کہ جا اور اپنے تئین اخی آب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساؤنگا اور ورس ۲۵ باب ۴ لوقا مین قول جناب مسیح کا یون منقول ہی لیکن مین تمسے سچ کہتا ہون کہ ایلیاہ کے دنون مین جب ساڑہے تین برس آسمان بندر ہا یہانتک کہ ساری زمین مین بڑا کال پڑا الخ اور ورس ۱۷ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہی ایلیاہ ہمارا ہمجنس انسان تہا اوسینے دعا پر دعا کی کہ پانی نہ برسی سو ساڑہے تین برس تک

زمین پر پانی نہ برسا دیکہو یہان انجیل غلط یا محرف ہی یا کتاب سلاطین ۱۱ آورس ۷ باب ۱۵ کتاب
سموئیل مین عبری مین یون ہی ہندیہ ۱۸۴۲ اور بعد چالیس برس کے ایسا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ
کو کہا مجہے پروانگی ہو کہ مین جاؤن اور اپنی نذر کو جو مینے خداوند کے لئے کی ہی حبرون مین
جاکے ادا کرون فارسیہ ۱۸۴۵ و بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی شالوم بملک گفت
الخ حالانکہ یہہ غلط ہی اسلئے کہ داؤد علیہ السلام نے کل چالیس برس سلطنت کی ہی جیسا باب
پانچوین اسی کتاب مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ اور داؤد جسوقت کہ سلطنت کرنے لگا اوس وقت تیس ۳۰ برس کا
تہا اور اوسنے چالیس برس سلطنت کی ۵ اوسنے حبرون مین سات برس چہہ مہینے یہوداہ
پر سلطنت کی اور یروشالم مین سارے بنی اسرائیل اور بنی یہوداہ پر تینتیس ۳۳ برس اور اسیطرح
ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین اور ورس ۲۷ باب ۲۹ کتاب اول اخبار الایام مین ہی اور یہہ
بغاوت ابی شالوم کی کئی سال جلوس کے بعد شروع ہوئی تہی تو لازم آتا ہی کہ یہہ بغاوت بعد
وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہوا اور یہہ تو صریح البطلان ہی اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ اور
۱۸۴۳ عنہ مین اصلاح دیکر یون ترجمہ کیا و بعد اربعہ سنۃ قال ابشالوم لداؤد الملک انی
اذہب فاکمل نذری امام الرب الذی نذرت للرب بحبرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم نے
داؤد بادشاہ کو کہا الخ اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ والی نی اسیجا ناتہ اور یانون گم کرکے چالیس
اور چار مین کچہہ ترجیح نہ دیکہی اور ترجمہ یون کیا و بعد از چہل سال یا چہار سال چنانچہ در عربی
و سریانی نوشتہ شدہ ہست ابی سلام بادشاہ را گفت کہ التماس آنکہ روانہ شوم و نذرے کہ در حبرون
بنام خداوند در حبرون نمودہ ام ادا نمایم اَسّی عزیزے لا چار ہو کر اور لا چالیس اور چار مین تردید
کی اور پہر چار کی سند کے لئے اتنا جملہ چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ ہست اپنی طرف سے
کلام ربانی مین بڑہا دیا ہارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے حصہ اول کے باب اٹہوین مین
لکہتے ہین ظاہر ایہہ غلط ہی گو موافق اکثر نسخون مطبوعہ لاطینی اور سپٹواجنٹ اور چالدیک کی
ہی کیونکہ داؤد نے صرف چالیس برس سلطنت کی ہی پس اسکے موافق سرکشی ابی سلام کی بعد موت داؤد کے

ہوتی ہی اور بعض مفسرون نے اس شبہ کے دفع کرنے کے لئے یہہ تاویل کی کہ تاریخ اوسوقت کی لینی چاہئے کہ جسوقت سموئیل نے داؤد کو تیل ملا تھا لکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اکثر نسخہ لاطینی مین جسکو پوپ سکٹس نے درست کرکے چھپوایا تھا اور تاریخ یوسیفس اور بہت نسخون لاطینی مین بجائے چالیس کے چار ہین اور بہت علما کی رای یہہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جاے اربع کا لکہا گیا اور مستر یوہنہ رائٹ نے موافق ترجمہ سریانی کے اپنے ترجمہ مین لکہا ہی انتہی اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین قریب قریب ہارن کے ہولیس موافق راے ان مفسرون کے اور راے بہت علما کی اسجا عبری مین غلطی ہی گو غریب کاتب کے سر پر تہوپی جاتی ہی اور مستر یوہنہ رائٹ نے چالیس کو غلط جانکر چار بنایا ہی اور یوسیفس نے اسحال کو کتاب ساتوین اپنی تاریخ کے نوین باب مین لکہا ہی ۱۲ باب پچیسوین ۲۵ کتاب دوم سلاطین مین ہی ہندیہ ۲۷ ۸ اور شاہ بابل نبوخدنضر کی سلطنت کے انیسوین ۱۹ برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن شاہ بابل کا ایک خادم نبوسرادان جو امیر الامرا تھا یروشلم مین آیا ۲۷ اور یہویکین شاہ یہوداہ کی اسیری کے سینتیسوین ۳۷ برس کے بارہوین مہینے کے ستائیسوین دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل مرودک نے اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہویکین کو جو قید مین تہا سرفراز کیا انتہی اور سب ترجمے اسکے موافق ہین اور باب باونوین ۵۲ یرمیا مین ہی ۱۲ پانچوین مہینے کے دسوین دن جو بابل کے بادشاہ نبوخدنضر کا انیسوان ۱۹ برس تہا جلوداروں کا سردار نبوسرادان جو بابل کے بادشاہ کی بندگی کرتا تہا یروشلم مین آیا ۳۱ یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی اسیری کی سینتیسوین برس کے بارہوین مہینے کے پچیسوین دن یون ہوا کہ شاہ بابل اویل مرودک نے اپنی جلوس کے پہلے برس یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کو سرفراز کیا انتہی دیکہو کہان ساتوان اور ستائیسوان دن اور کہان دسوان اور پچیسوان ۱۳ باب ۱ دوم عزرا اور باب ساتوان نحمیا کے درسون مین ایسا خلاف ہی کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہی حالانکہ دونون ایک ہی حال شمار مردون بنی اسرائیل کا جو اورشلیم اور ملک یہودیہ مین قید بابل سے چہوٹ کرائے تہے لکہتے ہین اور اسجا دونو بابون کے

ورس مختلفہ سامنے ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکھے جاتے ہیں ہندسہ ۴۳

ورس	باب دوم عزرا	ورس	باب ہفتم نحمیا
۵	بنی ارح سات سو پچہتر (۷۷۵)	۱۰	بنی ارح چھہ سو باون (۶۵۲)
۶	بنی پخت مواب بنی یسوع اور یواب میں سے دو ہزار آٹھہ سو بارہ (۲۸۱۲)	۱۱	بنی پخت مواب بنی یسوع اور یواب میں سے دو ہزار آٹھہ سو اٹھارہ (۲۸۱۸)
۸	بنی زتو نو سو پینتالیس (۹۴۵)	۱۳	بنی زتو آٹھہ سو پینتالیس (۸۴۵)
۱۲	بنی عزجاد ایک ہزار دو سو بائیس (۱۲۲۲)	۱۷	بنی عزجاد دو ہزار تین سو بائیس (۲۳۲۲)
۱۳	بنی ادونقام چھہ سو چھیاسٹھہ (۶۶۶)	۱۸	بنی ادونقام چھہ سو سڑسٹھہ (۶۶۷)
۱۴	بنی باعوی دو ہزار چھپن (۲۰۵۶)	۱۹	بنی بغوی دو ہزار سڑسٹھہ (۲۰۶۷)
۱۵	بنی عدین چار سو چون (۴۵۴)	۲۰	بنی عدین چھہ سو پچپن (۶۵۵)
۱۷	بنی باضی تین سو تیئس (۳۲۳)	۲۳	بنی بیضی تین سو چوبیس (۳۲۴)
۱۹	بنی حشوم دو سو تیئس (۲۲۳)	۲۴	بنی حشوم تین سو اٹھائیس (۳۲۸)
۲۱	بنی بیت اللحم ایک سو تیئس (۱۲۳)	۲۶	بیت لحم اور نطوفہ کے لوگ ایک سو اٹھاسی (۱۸۸)
۲۲	اہل نطوفہ چھپن (۵۶)		
۲۸	بیت ایل و رعی کے لوگ دو سو تیئس (۲۲۳)	۳۲	بیت ایل و رعی کے لوگ ایکسو تیئس
۳۳	لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو پچیس (۷۲۵)	۳۷	لود اور حدید اور اونو کے بیٹے سات سو اکیس (۷۲۱)
۳۵	بنی سناہ تین ہزار چھہ سو تیس (۳۶۳۰)	۳۸	بنی سناہ تین ہزار نو سو تیس (۳۹۳۰)
۴۱	وے گانیوالے بنی آسف ایکسو اٹھائیس (۱۲۸)	۴۴	وے گانیوالے بنی آسف ایکسو اڑتالیس (۱۴۸)
۴۲	دربان لوگ بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی عقوب بنی حطیطا بنی سوبی سبکی ایکسو انتالیس (۱۳۹)	۴۵	وے دربان بنی سلوم بنی اطیر بنی طلمان بنی عقوب بنی حطیطا بنی سوبی ایکسو اڑتیس (۱۳۸)
۶۰	بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو باون (۶۵۲)	۶۲	بنی دلایاہ بنی طوبیاہ بنی نقودا چھہ سو بیالیس (۶۴۲)

ورس	باب دوم عزرا	ورس	باب ہفتم نحمیا
۶۴	وہ ساری جماعت ایکے سب ملکی بیالیس ہزار تین سو ساٹہہ تھے سوا ونکے غلامون اور لونڈیونکے جو	۶۶	ساری جماعت ملکی بیالیس ہزار تین سو ساٹہہ تھے
۶۵	سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانیوالے اور گانیوالیان تھین	۶۷	سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کی جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اور اونمین دو سو پینتالیس گانیوالے اور گانیوالیان تھین
۶۸	اور ابوے رئیسون مین سے بعضون نے جب یروشالم مین خداوند کے گہر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن کے لئے کچھہ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر پہر اوٹہایا جاوے	۷۰	اور ابوے رئیسون کے ہمگی مین سے بعضون نے اوسکام کی پونجی کے لئے دیا حاکم نے پونجی ایکہزار درہم سونا پچاس پیالی کاہنون کے پانچ سو تیس پیراہن بخشی
۶۹	اونہون نے اپنے مقدور بہر کام کے لئے پونجی مین کچھہ ڈال دیا سونے کے ستر ہزار درہم اور روپے کی پانچ ہزار منہ اور کاہنونکے سو پیراہن	۷۱	اور ابوی رئیسون مین سے بعضون نے کام کی پونجی کیلئے بیس ہزار درہم سونا اور دو ہزار دو سو منہ روپا دیا

بیان اول یہہ قباحت ہی کہ جمع کل آدمیون کی جو ورس ۶۴ کتاب عزرا اور ورس ۶۶ کتاب نحمیا مین ہی سال شمار قوم ہی جمع کرنے سے درستی ہی پوری نہین آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پہر دونون باونون برمیا اسلئے کہ عزرا مین جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہین اور نحمیا مین ۳۱۰۸۹ ہوتے ہین اوس برس ہتا علاوہ قباحت کے ایک اور قباحت ہے کہ سوائے اتفاق جمع کے جو وہ بہی غلط اور اوسمین بہی ۱۲۰۰۰ ... سفر کا اختلاف ہی سب جا ورسون دونون باب مین اختلاف ہے اور کتاب عزرا والے نے جو درم سونے کے زائد لکہے ہین اونکو کتاب نحمیا والے نے شاید پیراہنون مین مجرا کیا ہوگا اور یوسیفس ان دونون کے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب گیارہوین کے باب اول مین لکہتا ہی جو قیدخانہ بابل سے چہوٹ کر یروشالم کو آئے بیالیس ہزار چار سو باسٹہہ تھے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ذیل تفسیر باب ۲ عزرا ہی بہت سے فرق اس باب اور باب ساتوین نحمیا مین غلطی کاتبون سے واقع ہوتے ہین اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے نسخون کا مقابلہ کرکے بہت سے فرق نکالے گئے ہین اور اوجا مین ترجمہ یونانی

چوبیسوان فساد

شرح عبری مین مذکر تاہی انتہی ہم اورس ۱ باب ۱۶ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء سالی سلطنت کے چہتیسوین برس مین اسرائیل کا بادشاہ الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء و ۱۸۴۵ء اسکے موافق ہین تفسیر ڈ والی اور ہنری و اسکاٹ مین ہے کہ بڑی مشکل مقابلہ کرنے اس ورس سے ورس ۳۳ باب ۱۵ کتاب اول سلاطین کے ساتہہ واقع ہوتی ہے کیونکہ اوس مین مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت آسا کے بعسا تخت سلطنت پر بیٹہا اور چوبیس برس سلطنت کی پس سال اخیر سلطنت بعسا کا موافق چہبیسوین سال جلوسی آسا کے نکلتا ہی اور چہتیسوین سال سلطنت آسا کے تو دس برس پہلے بعسا مر چکا تہا اور اس مشکل کی علما نے دو توجیہین کی ہین اول یہہ کہ یوسیفس سے سند لیکر کہا ہی کہ کاتبون سے عدد مین غلطی ہوئی کہ ۳۶ کو بجائے ۲۶ کے اس ورس مین اور ۳۵ کو بجائے ۲۵ کے ورس ۱۹ باب ۱۵ اسی کتاب اخبار الایام مین لکہہ گئے دوسرے یہہ کہ یہہ سال چہتیسوان منقسم ہو جانے سلطنت بنی اسرائیل کا ہی جو عہد یوربعام مین وقوع اوسکا ہوا تہا نہ سلطنت آسا کا اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہی کہ ظاہر ایہہ تاریخ غلط ہے اور شرح جو علماء کبار مسیحیون سے ہی کہتا ہے کہ دو سال چہتیسوان منقسم ہو جانے سلطنت کا ہی نہ سلطنت آسا کا (یعنے اوسکو جب سے لینا چاہئے جب سے کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد مرنے سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنتین بن گئین) کہتا ہون مین کہ موافق دونو تفسیرون کے یقیناً یہان غلطی ہے کسیطرح کہو ۱۵ اورس ۲۶ باب ۴ کتاب اسلاطین مین ہی ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطبل تہے جہان اوسکی گاڑیون کے گہوڑے بندہے تہے اور بارہ ہزار سوار تہے فارسیہ ۱۸۳۸ء و سلیمان چہل ہزار آخور اسپ برائے ارابہ و دوازدہ ہزار سوار داشت عربیہ ۱۸۳۱ء وکان لسلیمان اربعین الف مذود ویرلی علیہا خیل للمراکب واثنی عشر الف فارس اور ورس ۲۵ باب ۹ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سلیمان کے چار ہزار تہان گہوڑون اور رتہونکے تہے اور بارہ ہزار سوار الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء و سلیمان برائے اسپان و ارابہ ہا چہار ہزار آخور و دوازدہ ہزار سوار داشت الخ دیکہو کہان چالیس ہزار اور کہان چار ہزار ایک غلط ہی اور اسجا ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء والے نے کام کیا کہ تطبیق دینے کے لئے یہان

پچیسوان فساد

تحریف کر گیا اور ترجمہ یون کیا کان لسلیمان اربعین الف من الخیل فی الاسطبلات الخ ۱۶
ورس ۲۸ باب ۹ کتاب اول سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء اور اوفیر کو گئی اور وہان سے چار سے
بیس قنطار سونا لیکے بادشاہ پاس آئے اور یہہ جملہ وہان سے الخ اور ترجمون مین یون ہی فارسیہ ۱۸۳۱
سنہ ۱۸۳۱ طلا از انجا بمقدار چہار صد و بست قنطار گرفتہ بہش بادشاہ سلیمان رسانید عربیہ
وجلبوا من ہناک ذہبا اربعمائة وعشرین قنطارا اتوا بہ لسلیمان الملک اور ورس ۱۸ باب ۸
کتاب دوم اخبار الایام مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء اور وے سلیمان کے چاکرون کے ساتھہ اوفیر کو گئے
اور وہان سے ساڑہے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے اور یہہ جملہ اور وہان
سے الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۸ء و چہار صد و پنجاہ قنطار از انجا آوردہ بنزد بادشاہ
سلیمان رسانیدند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ء واخذوا من ثم اربعمائة وخمسین قنطارا من ذہب وجلبوا الی الملک
سلیمان دیکہو اول سے معلوم ہوتا ہی کہ وہان سے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام کے
پاس لائے اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو پچاس پس دونون مین تیس ۳۰ قنطار کا فرق ہے
۱۷ باب ۵ کتاب اول سلاطین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ء اور سنہ ۱۸۴۲ء ۱۵ اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار
اور اسی ہزار درخت کاٹنے والے کوہستان مین تہے ۱۶ اور اونکے سوا سلیمان کے تین ہزار تین سو اہلکار
تہے جو اوس کام کے مختار تہے اور اون لوگون پر جو یہہ کام کرتے تہے سردار تہے اور ورس ۲ باب ۲ کتاب ۲
اخبار الایام کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء اور سلیمان نے ستر ہزار بار برداروں اور اسی ہزار پتہر توڑنے
والون کو پہاڑ مین بہیجا اور تین ہزار چہہ سو سردار اونکو اون پر مقرر کیا دیکہو کہ دونوں مین تین سو
اہلکار کا فرق ہی ۱۸ باب ساتوین کتاب اول سلاطین مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ء اور سنہ ۱۸۴۲ء ۱۵ اور
اوسنے پیتل ڈہالکے دو ستون بنائے طول ہر ایک کا اٹہارہ ہاتہہ الخ ۲۱ سو ہیکل کی دہلیز کیلیے ستون
گہڑے گئے الخ اور ورس ۱۵ باب ۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء اور اوسنے گہر کے آگے
پینتیس ۳۵ ہاتہہ لمبے دو ستون بنائے دیکہو دونوں طول ستونون مین فرق ہے ۱۹ اور ورس ۲۶ باب ۹
کتاب ۱ سلاطین کا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ء اور سنہ ۱۸۴۲ء اور اوسکے پانسو اور پچاس عامل تہے جو اوسکے

ساری کارگذاروں کے سردار تھے انھتی اور ورس ۱۰ باب ۸ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہی ادھر
سلیمان بادشاہ کے دو سو پچاس عامل تھے جو لوگون سے کام لیتے تھے ان دونون مین بھی تین
سو کا فرق ہی اور اسیطرح اعداد مین اور جا بجا فرق پایا جاتا ہے اور اسیطرح غلطی نامون مین
عبری نسخے کے اندر کثرت سے پائی جاتی ہی ۲۰ ورس ۱۶ و ۱۹ باب ۸ کتاب ۲ دوم سموئیل مین تین جا
اور ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام مین سات جا ہدرعزر غلطی سے واقع
ہوا ہے حالانکہ ہدد عزر چاہئے جیسا کہ ورس ۳ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین
آٹھ جا واقع ہو تفسیر ڈوالی اور رچرڈمینٹ مین ذیل شرح ورس ۱۶ باب ۸ دوم سموئیل کے مرقوم ہے
کہ ورس ۳ باب ۸ مین ہدد عزر واقع ہے لیکن جو عبری مین دال اور را شکل مین بہت ہی قریب
ہین تو کاتبون سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے ۲۱ ورس ۱۸ باب ۸ یوشع مین عکن نون کے
ساتھ واقع ہے اور عکر را مہملہ کے ساتھ چاہئے جیسا کہ ورس ۷ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام
مین ہے ۲۲ ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲ سموئیل مین واشب لبیت واقع ہے اور یسبعام چاہئے
جیسا ورس ۱۱ باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام اور ورس ۲ باب ۲۷ اسی کتاب مین ہے ۲۳ ورس
۵ باب ۱۷ کتاب اول اخبار الایام مین عمی ایل کی بیٹی بت سوع غلطی سے واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی
بت سبع ہے جیسا ورس ۳ باب ۱۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۲۴ ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲
سلاطین مین غلطی سے عزریاہ ہے اور عزیاہ چاہئے جیسا ورس ۱ باب ۲۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین
واقع ہے ۲۵ ورس ۱۷ باب ۲۱ کتاب دوم اخبار الایام مین یہواخذ غلطی سے واقع ہے اور اخزیاہ
چاہئے جیسا ورس ۲۴ باب ۸ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین
اون فسادون مین جو فساد بیسوین سے فساد چوبیسوین تک نقل ہوئے اقرار غلطی کا کرکے
کہتے ہین اسیطرح اور جا بجا نامون مین غلطی ہے جسکو زائد منظور ہو کتاب ڈاکٹر کنی کاٹ مین
صفحہ ۲۳ سے ۲۶ تک دیکھے اور ایک قاعدہ اس غلطی کے صحیح کرنے لئے یون لکھتے ہین کہ
تصحیح ان نامون غلط کی مقدس کتابون کی اور جگہون سے جہان وہ نام واقع ہوئے ہین

بیسوان فساد

اکیسوان فساد

۲۲ بائیسوان فساد

۲۳ تیئیسوان فساد

۲۴ چوبیسوان فساد

اور توریت سامری اور ترجمون پرانے اور تاریخ یوسیفس سے کیجاوے انتہی اور اس قاعدے کے موافق مترجمون نے کسی جا تصحیح کی ہے اور کسی جا ویسی ہی غلطی باقی ہے بہرحال غلطی کا عبری کے اندر شک نہین لیکن ہم کہان تک لکہین ایک اور نمونہ پر ختم کر دیتے ہین کہ باب ۱ کتاب اول اخبار الایام اور باب ۱۰ کتاب پیدایش مین ولدیت کے بارہ مین بہت غلطیان ناموں مین پائی جاتی ہین اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ذیل تفسیر باب ۱ کتاب اخبار الایام کے ہے کہ بیچ غلطیان کا ثبوت سے معلوم ہوتا ہے ۲۴ درس ۴ باب ۶۴ اشعیا کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ کیونکہ قدیم سے انسان نے نہ سنا نہ کسیکے کانون تک پہنچا کسیکی انکہون نے تیرے سوا کوئی خدا نہ دیکہا جو اپنی انتظار کہینچنے والیکے ساتھ ایسا کچھ کرے انتہی اور پولوس مقدس نے اس عبارت کو درس ۹ باب ۲ نامہ اول قرنتیون مین یون نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ لیکن جیسا لکہا ہے کہ خدانے اپنے چاہنے والون کے لیے وے چیزین تیار کین جنہین نہ انکہون نے دیکہا نہ کانون نے سنا اور نہ آدمی کے دل مین آئین انتہی دیکہو وہ کہان اور یہ کہان تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ یہہ خیال معقول ہے کہ اسجا عبری مین تبدیل ہوی انتہی ۲۷ درس ۳ باب ۹ اشعیا مین موافق بعض نسخون عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ تو امت کو زیادہ کرتا اور اوسکی خوشی کو افزود کرتا اور موافق بعض نسخون کے یون ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے اور نہین زیادہ کرتا اوسکی خوشی کو الخ عربیہ ۱۸۳۱ اکثرت الشعب ولم تعظم الفرح الخ دیکہو بعض مین یقینا سہواً یا قصداً غلطی ہے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین نسخہ اول کو قوی کہا ہے ۲۸ درس ۱۰ باب ۳۶ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اور اوسکی (یعنے یہویکین کے) بہائی صدقیاہ کو یہودا اور یروشالم پر مسلط کیا فارسیہ ۱۸۳۸ صدقیا برادر وے را بادشاہ یہودا و اورشلیم گردانید حالانکہ یہہ غلط ہے کیونکہ صدقیا چچا یہویکین کا تہا نہ بہائی اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ اوسکے چچا لکہا اور ترجمہ یون کیا وملک صدقیا عمہ علی یہودا واورشلیم اور موافق عربی کے ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین بہی چچا کر کے لکہا ہے وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو ۱۸۴۱ مین ڈبلن مین چہپی ہے صفحہ ۱۷ مین لکہتا ہے کہ درس ۱۷ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین مین نسخہ عبری مین صدقیاہ کو بہائی یہویکین کا لکہا ہے اور جو یہہ غلط تہا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجمون مین اسکو بدل کر چچا لکہا گیا انتہی ملخصاً

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اونتیسوان غلط

۹ ۳ ورس ۱۹ باب ۸ ۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا عبری مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء کیونکہ خداوند نے شاہ
اسرائیل آخذ کے سبب یہوداکو گنہایا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء زیراکہ خداوند بسبب احاز پادشاہ اسرائیل یہودا
را پست گردانید الخ حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ وہ بادشاہ یہودا تہا نہ بادشاہ بنی اسرائیل کا
اسلئے ترجمہ یونانی اور لاطینی مین اوسکو اصلاح دیکر پادشاہ یہودا لکہا گیا ہے اور انکو موافق ترجمہ
عربیہ ۱۸۳۱ء والے نے بہی اپنی ترجمے مین یون لکہا وکان الرب قد اذل یہوذا بسبب آحاز ملک یہوذا
الخ وارد صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحے ۱۷ مین لکہتا ہے اور یہہ جہوٹ ہے اور پروٹسٹنٹون نے
بہی اپنے بعضے ترجمون پہلے مین موافق یونانی اور لاطینی کے شاہ یہودا لکہا ہے جیسا سچ ہی مگر یہہ
اونہون نے اپنی بیبل منطبعہ ۱۸۰۹ء اور ترجمہ اخیرہ مین جان بوجہہ کر پہر اوسی جہوٹ کی پیروی کی
اور اوس امر کو خفیف جانکر رجوع کرنا طرف لاطینی کی مناسب سمجہا انتہی اور ورس ۹ باب ۲۲ اور
ورس ۱ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کی اس غلطی کے شاہد ہین

بتیسوان غلط

۳۰ ورس ۱ باب ۳ ملاکیا کا عبری مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء دیکہو مین اپنے رسول کو بہیجون گا اور وہ میرے آگے رستا بناویگا الخ فارسیہ
۱۸۳۸ء اینک رسول خود را میفرستم تا راہ را پیش روی من آراستہ کند الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء اینک رسول
خود را خواہم فرستاد و او در برابرم راہ را آمادہ خواہد ساخت الخ اور ورس ۱۰ باب ۱۱ متی مین اسکو یون
نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء دیکہو مین اپنا رسول تیرے آگے بہیجتا ہون جو تیرے آگے راہ درست کریگا فارسیہ
۱۸۴۶ء اینک من رسول خود را پیش روی تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست نماید
اور ورس ۲ باب ۱ مرقس مین یون منقول ہوا ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے آگے بہیجتا ہون
وہ راہ کو تیرے سامنے درست کریگا اور ورس ۲۷ باب ۷ لوقا مین ہے دیکہہ مین اپنے رسول کو تیرے
آگے بہیجتا ہون جو تیری راہ کو تیرے آگے درست کریگا ہارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر مین حاشیہ
میں اندر لکہتے ہین کہ ڈاکٹر رینڈلف کہتا ہے کہ یہہ حوالہ عبری اور تمام پرانے ترجمون سے دو
طور پر مخالفت رکہتا ہے ایک یہہ کہ یہہ لفظ تیرے آگے اس جملہ مین اپنا رسول الخ زائد ہے دوسرے
یہہ کہ بجاے اس لفظ کے وہ میرے آگے رستا الخ یہہ لفظ وہ تیرے آگے الخ واقع ہوا ہے اور سبب

اس فرق کا آسان بیان نہین ہوسکتا سوائے اسکے کہ پرانے نسخون مین کچھہ خرابی واقع ہوئی
ہے انتہی دیکھو اسجا انجیل کے بچانے کے لئے مسیحیون نے سبب فرق کا یہہ کہا کہ بعض نسخون پرانے مین
کیا عبری اور کیا ترجمے تحریف ہوئی اور نقل تینون انجیلون مین بھی کچھہ کچھہ خلاف ہے اور لوقا مین
جملہ اخیرہ کے اندر مخالف دونون انجیلون کی زیادت ہے تو انمین بھی یہی سبب ہوگا ۳۱ ورس ۲
باب ۵ میکا کا عبری مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ پر اے بیت لحم افراتہ باوجودیکہ تو یہوداہ کے ہزارون
مین چہوٹا ہے تو بھی تجھہ مین سے میرے لئے وہ شخص نکلیگا جو اسرائیل مین حکومت کریگا اور اسکا نکلنا
قدیم سے ایام الازل سے ہے فارسیہ ۱۸۳۸ اما تو اے بیت لحم افراتہ باوجودانکہ درمیان ہزاران یہودا کوچک
لیکن از تو انکسی برای من خواہد برآید کہ در اسرائیل حکومت ورزد کہ برآمدن او از قدیم الایام بلکہ
از ازل می بود آور یہہ عبارت ورس ۶ باب ۲ متی مین یون منقول ہوئی ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ اے
یہودا کی بیت لحم تو یہودا کے سردارون مین چہوٹا نہین کیونکہ تجھہ سے ایک سردار نکلیگا جو میری قوم
اسرائیل کی رعایت کریگا انتہی دیکھو وہ کہان اور یہہ کہان ۳۲ زبور ۱۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء
۸ میری نگاہ ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری دہنی ہاتہہ ہے مجھہ کو کبھی لغزش نہوگی ۹ سو میرا
دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم بھی توکل مین چین کریگا ۱۰ اسلئے کہ تو میری جان کو پاتال
مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنی مقدس کو سڑنے نہ دیگا ۱۱ تو مجھکو زندگانی کی راہ دکھلا دیگا تیرے حضور مین
خوشیون سے سیری ہے تیرے دہنے ہاتہہ ابد تک عشرتین مین انتہی اور اس عبارت کو باب ۲ اعمال
مین یون نقل کیا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء ۲۵ اسلئے کہ داؤد اسکے حق مین کہتا ہے کہ مینے خداوند کو ہمیشہ
میرے سامنے ہی نظر کے کہ وہ میری دہنی طرف ہے تاکہ مین نہ ٹلون ۲۶ اسی سبب میرا دل خوش ہے
اور میری زبان نہال ہے بلکہ میرا بدن بھی امید مین چین کریگا ۲۷ کہ تو میری جان کو عالم غیب مین نہ چھوڑیگا
نہ اپنے قدوس کو سڑنے دیگا تو نے مجھے زندگی کی راہ بتائین ۲۸ تو مجھے اپنے دیدار سے خوشی سے
بہر دیگا انتہی دیکھو کہان وہ عبارت اور کہان یہہ ۴۰ زبور چالیسوین مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ء
۶ ذبیحہ اور ہدیہ کو تو نہین چاہتا تو نے میرے کان کہول دیے اور خطیت کا تو طالب نہین تب مینے

کہا دیکہو مین آتا ہون کتاب کے ورقون مین میرے حق مین یہہ لکہا ہے ۱۸ اے میرے خدا مین تیری رضامندی
بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میرے دل کے بیچ ہے انتہی اور اس عبارت کو پولوس مقدس
باب دسوین نامہ عبرانیون مین یون نقل کرتے ہین ہندیہ ۵ قربانی اور نذر کو تونے نچاہا
پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور اون قربانیون سے جو گناہ کے لئے ہے تو راضی
نہوا ۷ تب مینے کہا کہ دیکہہ مین آتا ہون میری بابت کتاب کے دفتر مین لکہا ہے تا کہ اے خدا تیری
مرضی بجالاؤن انتہی دیکہو وہ عبارت کہان اور یہہ عبارت کہان ۴۳ باب ۹ عاموص مین ہے ۱۱
مین اوسی دن مین داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو کہڑا کرونگا اور اوسکی دراڑون کو بند کرونگا اور مین
اوسکی شکست ریز کو پہر بناؤنگا اور اگلے زمانے کی مانند تعمیر کرونگا ۱۲ تا کہ وے ادوم کے باقی لوگونکو
اور ساری قومونکو جن پر میرا نام کہا جاتا ہے اپنی میراث مین لے لیوین خداوند جو اسکام کا کرنے
ہارا ہے فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۵ اعمال مین یون نقل کیا ہے ۱۶ خداوند جو یہہ سب
کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے مین پہر آونگا اور داؤد کے گرے ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا ۱۷
اور اوسکے ٹوٹے پہوٹے کی مرمت کرکے اوسے پہر کہڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غیر قومین جو میرے
نام کی کہلاتی ہین خداوند کو ڈہونڈہین انتہی دیکہو ان دونون مین کتنا فرق ہے اور علمار محققین
عیسائی ان فسادون مین جو ۳۰ سے فساد ۴۳ تک منقول ہوئے عبری کی عبارت کو کہتے ہین
کہ بدل گئی ہارن صاحب اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکہتے ہین کہ ان فقرات مفصلہ ذیل مین
عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی ورس ۱ باب ۳ ملاکیا ورس ۲ باب ۵ میکا ورس ۹ سہی ۱۱ تک
زبور ۱۶ کا ورس ۱۱ و ۱۳ باب ۹ عاموص ۶ تا ۸ زبور ۴۰ ورس ۴ زبور ۱۱۰ انتہی دیکہو ان جسہ
مضمون مین موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف ہے اور محرف ہونا زبور ۱۱۰ کا بہی اس
مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہمکو ترجمون ہندیہ اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریزیہ مین کچہہ بڑا فرق
معلوم نہین ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے غالبًا مترجمون نے اصلاح دی ہوگی پس یہہ
ایک موضع فساد کا اور ہے ۳۵ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۷ مین لکہتے ہین کہ عبرانی

یون ہے کہ اوسنے جبا غزوبہ اوسکی بی بی اور وریعت اور اس کلام کو جو بے معنی ہے
کوئی مترجم ہلیل یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جبا غزوبہ کو اپنی بی بی وریعت سے اور
کوئی یون کہ اوسنے جبا وریعت کو اپنی بی بی غزوبہ سے انتہی کہتا ہون یہ عبارت
ورس ۱۸ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین واقع ہے اور غریب مترجم کیا کرین کہ
اسکا اصل عبری کسی طور رہا تو ایسی خراب ہے کہ ترجمہ انگلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچھہ
اور کوئی کچھہ کہتا ہے اور ایسا ہی ابتک ترجمون مین وہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی
اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ اور حصرون کے بیٹے کالب نے اپنی جورو غزوبہ سے
اور وریعت سے اولاد پائی اور غزوبہ کے بیٹے یہہ ہین یشر اور سوباب اور اردون
فارسیہ ۱۸۳۸ واز کالیب بن حصرون غزوبہ زنش و یریعوث بارور گردیدند و پسران
وے اینند یشر و سوباب و اردون ان دونون مین اگرچہ مخالفت ہے مگر دونون سے
معلوم ہوتا ہے کہ غزوبہ اور وریعت یا یریعوث دونو جوروان کالیب کی ہین اور ترجمہ
انگریزیہ مہری موافق فارسیہ مذکورہ کا ہے فارسیہ ۱۸۴۵ و کالیب بن حصرون از زوجہ اش غزوبہ
پسران تولید نمود کہ اینہا باشند یریعوث و یلیشر و شوباب و اردون اسکی موافق یریعوث بیٹا
ہے نہ جورو عربیہ ۱۸۳۱ وکالیب بن حصرون اخذ امراۃ اسمہا غزوباہ و اولد منہا یریعوث
و اولادہا یاشر و شوباب و اردون اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غزوبا جورو ہے مگر ظاہر
عبارت اس بات کو چاہتی ہے کہ یریعوث بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجع طرف
یریعوث کی ہو اور یاشر اور شوباب اور اردون نواسے کالیب کے ٹھہرتے ہین نہ
بیٹے اور ترجمہ انگریزی رومن کاتلک کے عربی کے موافق ہین باب ۲۱ پانچوین اور چھٹی
کتاب دوم سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ داود علیہ السلام صندوق خدا کو بعد لڑائی فلسطیون
کے لائے تھے اور باب ۱۳ اور ۱۴ کتاب اول اخبار الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس
لڑائی کے پس ایک ان سے غیر صحیح ہے ۷ ۳ ورس ۵ باب ۷ کتاب اول اخبار الایام مین ہے

فارسیہ ۱۸۳۸ء اولاد بنیامین بلع وبکر و یدیعائیل سہ کس اور باب ۸ مین ہے آبا بنیامین پدر بلع نخست
زادہ دوم اشبیل سیوم اخرح چہارم نوحہ پنجم رافا اور باب ۴۶ پیدایش مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء
۲۱ اور بنی بنیامین بلع اور بکر اور اشبیل اور جیرہ اور نعمان اور اخیہ اور روش اور مفیم اور
حفیم اور ارد بیٹے بنی رسائیل ہین دیکہو اون ناسون مین اختلاف پہر عدد مین بہت ہی اختلاف
ہے اول سے تین دوم سے پانچ سیوم سے دس سمجہے جاتے ہین پس ایک صحیح اور دو غلط ہونگے
غالبًا اخبار الایام غلط ہو جو خود اوسکے دو کلامون مین خلاف ہے باب ۳۶ و ۳ کتاب ۲
اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء ۵ یہویقیم پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور گیارہ برس
یروشلم مین سلطنت کی الخ ۶ اوسپر شاہ بابل بنوخذنضر چڑہ ایا اور اوسے بیڑیون سے باندہکر بابل مین لیگیا
انتہی اور یہہ بہی کچہہ نہین اسلیے کہ مورخون کے نزدیک یہویاقیم کو قید کرکے بابل مین لیجانا ثابت
نہین یوسیفس جو مسیحیون کے نزدیک بڑا مورخ معتبر ہے اپنی تاریخ کی دسوین کتاب کے چہٹے باب
مین لکہتا ہے کہ چوتہے برس سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا پہر لکہتا ہے کہ
سلطنت یہویاقیم کے آٹہوین برس بخت نصر بڑے لشکر جرار سے یہود پر چڑہ آیا اور یہویاقیم
کو دہمکایا یہویاقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کر لیا مگر تیسرے سال مین مصریون کی امید پر خراج
دینے سے انکار کیا مگر وہ اوسکی امید نہ برآئی اور بادشاہ بابل لشکر جرار سے چڑہ آیا اور شہر کو
بدون لڑائی کے لے لیا اور اندر شہر کے داخل ہوکے جوانون نوعمر کو مارا اور یہویاقیم کو
قتل کرکے لاش اوسکی کو باہر دیوار شہر پناہ کے پہنکوا دیا اور دفن کرنے ندیا اور یہویاکین اوسکے
بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار آدمیونکو پکڑ کے لیگیا اور انہین اسیرون مین حزقیل پیغمبر بہی تہے
انتہی ملخصًا پس اسمین صاف مرقوم ہے کہ یہویاقیم اورشلیم مین مقتول ہوا اور لاش اوسکی
باہر شہر پناہ کے پہینکی گئی ۹ ۳۶ ورس ۳۴ باب ۱۹ کتاب یشوع مین عبری مین یہہ کلام پایا جاتا
ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور بنی یہودا کی سرحد مین یردن کے پورب مشرق کی سمت جا ملی انتہی اور ظاہرًا یہہ غلط
ہے اسلیے کہ بنی یہودا کی زمین بہت دور جانب جنوب کے تہی اور ترجمہ یونانی مین یہہ کلام نہین

پایا جاتا

پایا جاتا ۴۰ ورس ۱۷ باب ۱۵ یوشع مین حد غربی کا بیان یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور حد وہان سے گذر کے اوس پہاڑ پاس جو بیت حوران کے جنوب کو ہے جا کے بحر کے ساحل تک پہنچی الخ اور یہ بہی صحیح نہین اسلیئے کہ اوس حد مین سمندر کا ساحل نہ تہا تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یقیناً حد بنی بنیامین مین سمندر کا ساحل یا قریب اوسکا نہ تہا اسلیئے یہہ خیال کیا جاوے کہ جس عبری لفظ کا ترجمہ سمندر کیا ہے اوسکے معنے مغرب کے ہین انتہی کہتا ہون مین کہ کسی ترجمہ مین یہہ معنی نہین آئے پس سب ترجم اس تفسیر کے موافق لائق الزام ہین ۴۱ ۲۴ باب کتاب یوشع مین عربی یون ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ء اوسکے بعد یسوع نے سارے بنی اسرائیل کے اسباط کو سکم مین جمع کیا الخ ۲۵ سو یسوع نے اوس روز لوگون سے عہد کیا اور اونکے لئے سکم مین ایک رسم اور دستور مقرر کیا انتہی لفظ سکم اسجا صحیح نہین شیلو چاہئے اسی لئے ترجمہ یونانی مین شیلو لکہا ہے ۴۲ ورس ۵ باب ۱۳ کتاب سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء اور فلستی بہی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے تیس ہزار ۳۰۰۰۰ تو اونکی رتہین تہین الخ بعض علما نے لفظ تیس ہزار کو اسجا غلطی اور سہو کاتب پر حمل کیا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ بشپ پاترک اور ڈاکٹر دلز لکہتے ہین کہ یہہ عدد عجیب معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی مین تین ہزار بجای تیس ہزار ۳۰۰۰۰ کے ہین اور یہہ بہی یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ اسقدر رتہون مین ہر قسم کی گاڑیان داخل ہین انتہی ۴۳ ۴ باب کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۳ اور گردا گرد اوسکے کنارے کے نیچے بیلونکی مورتین بنی تہین جو اوسکے دس ہاتہہ کی دوری مین گردا گرد تہین اور اوس بحر کو چارون طرف سے گہیرے تہین الخ ۴ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا الخ اور ۷ باب کتاب سلاطین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ء ۲۴ اور گردا گرد اوسکے کنارے کے نیچے گانٹہین بنائین گہیر اوسکا دس ہاتہہ کا گردا گرد بحر سے لگا ہوا گانٹہونکی دو قطارین خوب ڈہالتی ہوئین ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکہا گیا انتہی پس لفظ گانٹہون کا دوسرا ورس ۴ باب سلاطین مین غلطی سے بجای بیلون کے لکہا گیا ہے اور ورس ۲۵ اوس باب کا اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی کی شاہد ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین کہ فرق اسجا بدل جانے

حزقون سے ہوا ہے انتہی ۴۴ ورس ۳ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء
اور اوسنے اون لوگون کو جو اوسمین تہے باہر نکالکے آروسے اور لوہے کے ہلون سے اور
کلہاڑون سے کاٹ ڈالا آور ورس ۳۱ باب بارہ ۱۲ کتاب ۲ سموئیل کا یون ہے اور اوسنے
اون لوگون کو جو شہر مین تہے باہر نکال کے آرون اور لوہے کے ہلون اور کلہاڑون سے
محنت کروائی اور انہین اینٹونکی جلنے پزاوے مین ڈال دیا انتہی دیکہو کہان کاٹ ڈالا
اور کہان محنت کروائی ایک ان دو سے غلط ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی جلد اول مین
عبارت کتاب ۲ سموئیل کو صحیح ٹہرا کے کہتے ہین کہ عبارت کتاب اخبار الایام کو موافق اوسکے
بنانا چاہیے ۴۴ ورس ۲ باب ۱۳ کتاب ۲ اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اوسنے (یعنی
ابیاہ نے) یروشالم مین تین برس بادشاہت کی اوسکی ماکا نام میکایاہ تہا جو اوریل جبعاتی کی بیٹی
تہی الخ آور جملہ اخیرہ ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ء مین یون ہے و نام مادر وے میکایہ دختر اوریل
از جبعہ بود الخ فارسیہ ۱۸۴۵ء و اسم مادرش میکایاہ دختر اوریل از جبعاہ بود اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ابیا کی ماں میکایا اوریل کی بیٹی تہی حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۱ اوس کتاب کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اوسکے پیچہے اوسنے ابی سلوم کی بیٹی معکہ کو بیاہ کیا جو اوسکے لئے ابیاہ اور عتی اور
زیزا اور سلومیت کو جنی فارسیہ ۱۸۳۸ء العبد ازان معکہ دختر ابسلام را گرفت کہ او ابیہ و عتای
و زیزا و سلومیت را برای وے زائید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی ماں معکہ بیٹی
ابسلام کی تہی مگر طرفہ یہہ ہے کہ ورس ۲۷ باب ۱۴ کتاب ۲ سموئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
بیٹی ابسلام کی معکہ نہ تہی اور عبارت اوس ورس کی یون ہے سوا ابی سلوم کے وہان تین بیٹے پیدا
ہوئے اور ایک بیٹی جسکا نام تمر تہا وہ بہت خوبصورت تہی انتہی پس تینون جا مین اختلاف ہے
۱۴۴ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور اوسنے اخزیاہ کو ڈہونڈہا
اور اونہون نے اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون مین چہپا تہا اور اوسے یاہو پاس لائے اور
اونہون نے اوسے قتل کرکے گاڑا الخ آور باب نوین کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۲۷ اور جب

شاہ یہوداہ اخزیاہ نے یہہ دیکہا تو وہ بائین باغ کی راہ سے نکل بہاگا اور یاہو نے اوسکا
پیچہا کیا اور کہا کہ اوسے بہی گاڑی ہی مین مار لو چنانچہ اونہون نے اوسے جور کے رستے مین
جو ابلعام کے متصل ہے مارا اور وہ بہاگ کے مجدون مین آیا اور وہان مرگیا ۲۸- اور اوسکے
خادم اوسکو گاڑی مین ڈالکے یروشلم مین لیگئے اور اوسے اوسکی قبر مین داؤد کے شہر مین
اوسکے باپ دادون کے ساتہہ گاڑا انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمرون مین چہپا تہا
اور وہان سے اوسکو گرفتار کرکے یاہو کے پاس لاکے قتل کرکے گاڑ دیا تہا اور دوسری سے واضح
ہے کہ وہ راہ مین زخمی ہوکر بہاگا اور مجدو مین آکر مرا اور وہان سے اوسکے نوکرون نے
اوسکو یروشلم مین لاکر گاڑا پس دونون مین خلاف ہے ۴۷ ورس ۳۹ باب ۹ کتاب اول
اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور نیر سے قیس پیدا ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام نیر ہے اور ورس ۱ باب ۹ کتاب ۱ سموئیل مین ہے فارسیہ ۱۸۴۵
مردے بود از بنیامینیان کہ اسمش قیس پسر ابی ئیل پسر صرور پسر بکورت پسر افیح مرد یامینی کہ صاحب
دولت بود وہندیہ ۱۸۴۴ اب بنی بنیمین کا ایک شخص تہا جسکا نام قیس جو افیح کے بیٹے بکورت کے
بیٹے فرور کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تہا الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تہا اور
باب ۱۴ اس کتاب سموئیل مین ہے ۵۰- اور اوسکی فوج کے سردار کا نام ابی نیر تہا جو ساول کے چچا
نیر کا بیٹا تہا ۵۱- اور ساول کے باپ کا نام قیس تہا اور ابی نیر کا باپ نیر ابی ایل کا بیٹا تہا انتہی اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا دادا ہے پس تینون مین مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب ۱۴
کتاب ۲ سلاطین مین ہے اور خداوند کے گہر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے قصر
مین تہا اور اوس نے سب طلائی برتنون کو جو شاہ اسرائیل سلیمان نے خداوند کے گہر کے لئے
بنائے تہے لے گیا انتہی اور ورس ۱۵ باب ۲۵ کتاب مذکور مین ہے اور انگیٹہیان اور پیالے
اور سب کچہہ جو سونے روپے کا تہا سو امیر الامرا لے گیا فارسیہ ۱۸۴۴ و مجمرہا و لنگریہا آنچہ
از طلا بود طلایش را و آنچہ کہ از نقرہ بود نقرہ اش را سردار لشکر خاص برداشت لیکن جس صوتین کہ

بیان اختلاف ۴۷

بیان اختلاف ۴۸

تخبت نصر سب برتن طلائی ہیکل کے لے گیا تہا پہر اوسکا سپہ لار کہان سے برتن طلائی اور نقرہ لے گیا ۴۹ باب ۹ کتاب القضات مین ہے اور وہ عفرہ مین اپنے باپ کے گہر گیا اور اوسنے یرد بعل کے ستر بیٹون کو جو اوسکے بہائی تہے ایک پتہر پر قتل کیا مگر یروبعل کا چہوٹا بیٹا یوتام بچ رہا اسلئے کہ وہ چہپ گیا ۱۸ - اور تمنے آج میرے باپ کے گہر آنے پر خروج کیا اور اوسکے ستر بیٹے ایک پتہر پر قتل کئے اور اوسکے بیٹے ابیملک کو جو لونڈی بچہ ہے سارے سکم کا بادشاہ کیا اسلئے کہ وہ تمہارا بہائی ہے ۵۶ - اور خدانے اسطرح سے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوسنے اپنے ستر بہائیون کو مار کے اپنے باپ کی تہی اوسپر پہیرا انتہی ورس ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوتام بچ رہا تہا اور دونون ورسون آخیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے گئے تہے اور جاننا چاہئے کہ یروبعل کی بی بی سے کل ستر ہی بیٹے تہے اور لونڈی سے ایک جسکا نام ابی ملک تہا جو قاتل اونکا ہے جیسا ورس ۳۰ و ۳۱ باب ۸ سے ظاہر ہے ۵۰ ورس ۵ باب ۱۸ کتاب ۲ سلاطین کا یون ہے نہدیہ ۱۸۴۲ء اور اوسنے (یعنی حذقیاہ کی) خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ولیا ایک نہوا اور نہ اس سے آگے کوئی ہوا تہا انتہی اور ورس ۲۵ باب ۲۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے سو اوسکی (یعنی یوسیاہ کی) مانند نہ اگلے زمانے مین کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور سے موسی کی ساری شریعت کے مطابق خداوند کی طرف پہرا اور نہ بعد اوسکے کوئی اوسکی مانند ہوا انتہی سو دونون مین مخالفت ہے ۵۱ باب ۱۵ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۳۰ اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح بن رملیاہ کے خلاف منصوبہ کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت کے بیسوین برس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۳۳ اور جب وہ (یعنی یوتام) تخت پر بیٹہا تو پچیس برس کا تہا اوسنے سولہ برس یروشلم مین سلطنت کی الخ اور یہہ جملہ اور عزیاہ کی الخ ترجمہ فارسیہ ۱۸۴۵ مین یون ہے در سال بستم یوتام پسر عزیاہ در جایش ملک شد انتہی اور ورس ۱ باب ۲۷ کتاب دوم اخبار الایام مین ہے

اختلاف سو و نہم

اختلاف سو و دہم

اختلاف سو و یازدہم

یوتام پچیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور سولہ برس تک یروشلم مین سلطنت رہا الخ لیکن
جب کہ یوتام نے کل سولہ ہی برس سلطنت کی ہو تو بیسواں سال اوسکی سلطنت کا کہان سے آیا
باب ۱۳ کتاب ۲ سلاطین مین ہے ۵۲ اور شاہ یہوداہ اخذیاہ کے بیٹے یواس کی سلطنت کے
تیئسوین برس یاہو کا بیٹا یاہو اخذ سمرون کے بیچ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوسنے سترہ
برس سلطنت کی ۹ اور یہو اخذ نے اپنے باپ دادونکے درمیان آرام کیا اور اونہون نے
اوسے سمرون مین گاڑا تب اوسکا بیٹا یہوآس اوسکی جاگہہ بادشاہ ہوا ۱۰ - اور بادشاہ یہوداہ
یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین برس یاہو اخذ کا بیٹا یہوآس سمرون مین اسرائیلیون کا بادشاہ
ہوا الخ لیکن جب یاہو اخذ تیئیسوین برس سلطنت اخذیاہ کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور اوسنے سترہ
برس سلطنت کی پہر بیٹا اوسکا سینتیسوین برس سلطنت بادشاہ یہوداکی کسطرح بیٹھا بلکہ اونتالیس
یا چالیس مین بیٹھا ہوگا ۴۵ باب ۲۰ کتاب القضات مین ہے ۳۵ اور بنی اسرائیل نے
اون پچیس ہزار ایکسو بنی بنیمن قتل کئے ۴۶ سو سب بنی بنیمن جو اوسدن گرگئے پچیس ہزار شمشیرزن
تھے انتہی دیکھو ان دونون ورسونمین مخالفت ہے ۴۵ باب ۱۰ اوسوین یوشع مین ہے ۵
تب اموریون کی پانچ بادشاہون یعنی یروشلم کے بادشاہ اور حبرون کے بادشاہ اور یرمات
کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے ایکا کیا اور اپنے لشکرون کو لیکے جبعون
پر چڑہ گئے اور خیمے نصب کئے اور اوس سے جنگ شروع کی ۲۳ - اونہون نے ایسے ہی کیا اور
اون پانچ بادشاہون کو یعنی شاہ یروشلم اور شاہ یرمات اور شاہ حبرون اور شاہ لکیس اور شاہ
عجلون کو مغارے سے اوس پاس نکال لائے ۴۲ - اور یشوع نے اون سب بادشاہون پر
اور اونکی زمین پر ایک دفعہ فتح پائی الخ اور ورس ۶۳ باب ۱۵ یوشع مین ہے یبوسی جو
یروشلم مین رہتے تھے سو انکو بنی یہوداہ خارج نکرسکے چنانچہ یبوسی بنی یہوداہ کے ساتھ آجکے
دن تک یروشلم مین بستے ہین انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشلم
اور اوسکی زمین پر غلبہ پایا تہا اور دوسری جا سے عکس اوسکا ۵۵ ورس ۱۰ باب ۱۶ کتاب سلاطین

ہین ہے تب آخذ بادشاہ آسور وحلبت پلاسر کی ملاقات کے لئے دمشق کو چلا اور اوسنے ایک مذبح کو دیکہا جو دمشق مین تہا اور آخذ بادشاہ نے اوس مذبح کا ٹہیک ٹہیک نقشہ کہچوا کے اوریاہ کاہن کے ہیجا انتہی آور ورس ۲۰ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور شاہ اسور وحلبت پلاسر اوسپر چڑہ آیا اور اوسکو تنگ کیا اور اوسے مدد نہ دیا انتہی دیکہو اول سے دونون بادشاہون مین اتحاد اور آخذ کا دمشق کو ملاقات کے لئے جانا اور دوسرے سے دونون مین عناد اور شاہ آشور کا چڑہ آنا معلوم ہوتا ہے ۵۶ ورس ۱ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ بعد اسکے خداوند کا غصہ بنی اسرائیل پر پہر بہڑکا اور اوسنے داؤد کے دل مین ڈالا جو بنی اسرائیل اور بنی یہودا کو گنے عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ثم ان اشتد غضب الرب علی اسرائیل والقی فی قلب داود الخ فارسیہ ۱۸۴۵ و خداوند بار دیگر بر اسرائیلیان غضبناک شدہ داود را برایشان انگیزانید تا آنکہ بگوید برو و اسرائیل و یہودا را شمار آور ورس ۱ باب ۲۱ کتاب اول اخبار الایام مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ مین اوٹہا اور داؤد کے دل مین ڈالا کہ اسرائیل کی اسم نویسی کرے فارسیہ ۱۸۴۵ و شیطان بخلاف اسرائیل ایستادہ داود را وسوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را شمارد فارسیہ ۱۸۳۱ و شیطان بمخالفت بنی اسرائیل برخاست و داود را وسوسہ کرد الخ پس دل مین ڈالنے والے کو اول مین خداوند اور رب اور دوسرے مین شیطان کے ساتہہ تعبیر کیا ہے دیکہو کہان خدا سے رحیم اور کہان شیطان رجیم شاید اول جا بہی خداوند اور رب سے شیطان مراد ہوگا اسلئے کہ ایسا اطلاق ہم اور جا بہی دیکہتے ہین ورس ۴ باب ۴ نامہ دوم کرنتہون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اس جہان کے خدا نے اونکی عقلون کو جو بے ایمان ہین تاریک کر دیا ہے فارسیہ ۱۸۱۶ اور سنہ ۱۸۲۸ و سنہ ۱۸۴۵ خدای اینجہان فہم ہای بے ایمان ایشانرا کور کردہ است عربیہ سنہ ۱۸۱۶ اور سنہ ۱۸۳۱ الذین فیہم الہ العالم ہذا قد اعمی قلوب الکافرین عربیہ سنہ ۱۸۴۴ طمس الہ العالم علی اذہانہم بعینہ اور مسیحی لوگ اس جہان کے خدا یا خدای اینجہان یا الہ العالم سے شیطان مراد رکہتے ہین مگر جب اطلاق خدا اور خداوند اور مانند انکا شیطان پر صحیح ہے تو عہد

عتیق اور جدید کی کتابون کے ناظر کو اکثر جا بجا جہان یہہ الفاظ ہونگے شیطان اور خدا مین تمیز کرنی مشکل پڑے گی اور شبہہ پڑیگا اور اگر اس عقیدے سے سمجہو کہ خدا شر کا خالق نہین بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ کلیہ ٹہرا کے کہین کہ جہان نسبت بدی اور خلق شر کی ہوگی وہان ایسے الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہین تو خدا تو اسکے موافق لازم آتا ہے کہ جہان یقیناً یہہ لوگ ایسے الفاظ سے خدائے تعالیٰ مراد رکہتے ہین وہان بہی شیطان مراد ہو مثلاً ورس ۷ باب ۴۵ اشعیا مین جو یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۵ مین یہواہ ہون میرے سوا کوئی نہین مین روشنی بنا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ سازندۂ نور و آفرینندۂ تاریکی هستم صلح وہندہ و ظاہر کنندۂ شر بسبکہ خداوند هم این همہ اشیا بوجود می آرم عربیہ سنہ ۱۸۳۱ المصور النور والخالق الظلمة الصانع السلام والخالق الشر انا الرب الصانع ہذہ جمیعہا ۷ باب ۲۶ حزقیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور گیارہوین برس کے پہلے دن یون ہوا کہ خداوند کا کلام مجہے آیا اور بولا ۳ اسلئے خداوند خدا فرماتا ہے دیکہہ ای صور مین تجہپر چڑہ آؤنگا الخ ۷ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے دیکہہ مین شاہ بابل شمال سے شاہنشاہ بنوخودنذر کو گہوڑون اور رتہون اور سوارون اور ہجوم اور بہت عوام سمیت لاتا ہون ۸ وہ خشکی پر تیری دیہات کو تلوار سے قتل کریگا الخ ۹ وہ اپنی منجنیق تیری شہر پناہ پر لگا دیگا اور اپنے حربون سے تیرے برجون کو ڈہا دیگا ۱۲ - اور وے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو غارت کرینگی اور وے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانون کو ڈہا دینگے اور تیرے پتہر اور لکڑی اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈالدینگے ۱۴ - اور مین تجہے ننگے چٹان کر دونگا تو جال پہیلانیکی جگہہ ہوگی تو پہر بنی نہ جائیگی کیونکہ مین خداوند بولا ہون خداوند خدا فرماتا ہے ۱۹ کیونکہ خداوند خدا یون فرماتا ہے جب مین تجہے ویران شہر بناؤنگا اون شہرونکی مانند جو آباد نہین الخ ۲۱ مین تجہے عبرت بناؤنگا اور تو نابود ہوگی وے تجہے ڈہونڈینگے پر ابد تک نہ پاوینگے انتہی دیکہو اسمین بڑی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تہا کہ بخت نصر

برجون اور دیوارون صور کو ڈہا کر شہر کو بالکل ویران اور لیسا منیت نابود کر دیگا کہ پہر ابد تک آباد
نہوگا اور وہانکا مال لوٹ لیگا حالانکہ یہہ پیشین گوئی بالکل غلط نکلی اسلئے کہ بخت نصر نے باوجود محاصرہ
تیرہ برس کے صور پر فتح نہ پائی اور نہ لوٹ وہان کی اوسکے ہاتہہ آئی بلکہ خائب اور خاسر وہان سے
پہر گیا اور جب یہہ خبر صادق نہوئی تو عیاذا باللہ اس جہوٹ کا خود حزقیل علیہ السلام کو سولہ برس کے
بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب کے باب ۲۹ مین یون لکھا ہے آیہ ۱۷ ستائیسوین
برس کے پہلے مہینے کی پہلی تاریخ خداوند کا کلام مجہے آیا اور بولا ۱۸ اے آدمزاد شاہ بابل بنوخذ نذر نے
اپنے لشکر کو صور کی مخالفت مین سخت خدمت کروائی ہے ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چہل گیا پر نہ
اوسنے اور نہ اوسکے لشکر نے صور کے لیئے اوس خدمت کے لیئے جو اوسنے اوسکی مخالفت مین کی
نہی کچہہ اجر پایا ۱۹ اسلئے خداوند خدا یون فرماتا ہے کہ دیکہہ مین مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخذ
نذر کے ہاتہہ مین کر دونگا وہ اوسکے گروہ کو پکڑ لیگا اور اوسکی لوٹ کو لوٹ لیگا اور اوسکی غنیمت کو
غنیمت جانیگا اور وہ اوسکے لشکر کی اجرت ہوگی ۲۰ مین نے اوسے زمین مصر کی دیدی اون اوس
خدمت کے لئے جسے اوسنے اوسکی مخالفت مین خدمت کیا کیونکہ اونہون نے میرے لئے خدمت
کی تہی خداوند خدا کہتا ہے انتہی پس اس مین صاف صاف ہے کہ بخت نصر نے مع اپنے لشکر کے فتح صور
کے لئے بڑی ہی کوشش کی بحدیکہ ہر سر گنجا ہوا اور ہر شانہ چہل گیا مگر کسیکو اوسنے اوس خدمت
کی کہ جسے خدا اپنی خدمت فرماتا ہے کچہہ بہی اجرت نہ ملی او سپر خدا نے عیاذا باللہ بناچاری مصر کو
اوسکے بدلے مین دیا کہ وہانکی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کا عوض ہو کر اجرت خدمت
خدا کی ٹہر جاوے ۵۸ باب ۲۵ کتاب یرمیاہ مین ہے آیہ ۱ وہ کلام جو یہوداہ کے
سارے لوگون کی بابت یرمیاہ پاس آیا یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے چوتہے برس
مین جو بابل کے بادشاہ بنوخذنذر کا پہلا برس تہا ۱۱ - اور یہہ ساری زمین ویرانہ اور حیرانی کے
لیئے ہوگی اور یہہ قومین ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگی ۱۲ - اور ایسا ہوگا خداوند
کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہوینگے مین بابل کے بادشاہ اور اوسکی قوم سے اونکی برائی کا

انتقام

انتقام لونگا اور کسدیونکی سرزمین سے اور ہمیں اوسے ہمیشہ کا ویرانہ ٹہراؤنگا انتہی آور رباب ۲۹ یرمیاہ میں ہے ا۔ اور یہہ اوس خط کی باتین ہین جسے یرمیاہ نبی نے یروشلم سے بزرگونکے بچے ہوون کو جو اسیری میں گئے تہے اور کاہنون کو اور نبیون کو اور اون سارے لوگون کو جنہیں نبوخذنذر یروشلم سے بابل مین اسیر لیگیا تہا ۲ اسکے بعد کہ یکناہ بادشاہ اور ملکہ اور خوجی اور یہوداہ اور یروشلم کے سردار اور بڑہئی اور لوہار یروشلم سے روانہ ہوئے ۳ الیعہ بن صافن اور جمریاہ بن حلقیاہ کے ہاتہہ یہہ کہتے ہوئے بہیجا الخ ۴ کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا اون سب اسیرون کو یون فرماتا ہے جنہیں مین نے یروشلم سے بابل کو اسیری مین روانہ کیا ۵ گہر بناؤ اور بسو اور باغون کو لگاؤ اور اونکا پہل کہاؤ ۱۰ کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ بابل مین ستر برس پورے ہونے کے بعد مین تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اوس مقام مین پہر لانے سے مین اپنی اچہی بات کو قایم کرونگا انتہی آن دونون بابون کی عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چوتہے سال سلطنت یہویاقیم کے بخت نصر تخت سلطنت پر بیٹہا تہا اور یہی بات یوسیفس کی تصریح سے بہی ثابت ہے اور خلاف اسکا جو کہے وہ غلط ہے اور برتقدیر صحت کی عبارت یرمیا علیہ السلام سے ہمارے اعتراض کو نہ اوٹہاویگا اور اوسی سال مین یرمیاہ علیہ السلام کو وحی ہوئی تہی کہ آگے کو یہودی لوگ بادشاہ بابل کے ہاتہہ مین اسیر ہونگے اور ستر برس اسیری مین بابل کے اندر کاٹینگے اور جب یہویکین اور اور یہودی قید ہو کر بابل کو روانہ ہوئے یرمیاہ علیہ السلام نے سب اسیرون بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکہہ کر بہیجا کہ تم ستر برس تک بابل مین رہوگے اور بعد پورے ہونے ستر برس کے تمہاری رہائی کی صورت ہوگی پس اسکے موافق چاہئے کہ خط لکہنے کے سال سے کہ وہی سال اسیری یہویکین کا ہے اسیر لوگ ستر برس بابل مین رہین حالانکہ یہہ غلط ہے اسلئے کہ موافق تصریح مورخون کی اسیری یہویکین کے پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور رہائی اونکی بحکم کورش بادشاہ ایران کے جسکو بعض مترجم خسرو لکہتے ہین ۵۳۶ پانسو چہتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے تو اس حساب کے موافق بابل مین رہنا اسیرونکا کل

تہلیسٹھہ برس ہوا نہ ستر برس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کرین اور باب ۵۲ کتاب یرمیا کو دیکھین
تو اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوئی اول ساتوین سال جلوسی بخت نصر مین
اور دوسرے اٹھارہوین سال جلوسی اوسکے مین اور تیسرے تیسوین سال جلوسی اوسکے مین اور
موافق تصریح مورخون کے اول اسیری پانسو ننانوے ۵۹۹ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
ہوئی ہے اور حال اوسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسو نوے ۵۹۰ برس اور تیسرے پانسو تراسی ۵۸۳ برس
قبل ولادت مسیح السلام کے ہوئی ہے تو دوسرے کے موافق کل چونتیس برس اور تیسرے کے
موافق کل صرف اکتیس ۴۲ برس ہوتے ہین اور انکے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب
۵۲ یرمیا کی یون ہے ۲۸ یہہ وے لوگ ہین جنہین بنوخود نذر اسیر لیگیا ساتوین برس
مین تین ہزار تیئیس ۳۰۲۳ یہودی ۲۹ بنوخود نذر کے اٹھارہوین برس مین آٹھہ سو بتیس ۸۳۲ آدمی وہ اسیر
لیگیا ۳۰ بنوخود نذر کی تئیسوین ۲۳ برس مین جلوداروں کا سردار نبوسرادان سات سو پینتالیس ۷۴۵
آدمی یہودیون مین سے اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھہ سو تھے انتہی بہرحال عبارت باب ۲۵
یرمیا کو باب ۲۹ کے ساتھہ لحاظ کرین یا باب ۵۲ کے ساتھہ پیشین گوئی یرمیا علیہ السلام کی غلط ٹھرتی ہے
اور باب ۵۲ کی عبارت مین ایک اور خدشہ ہے کہ یہان موافق ورس ۳۰ تیس کی تین دفعہ مین سپاہ
اسیری بابل کا چار ہزار چھہ سو ہے حالانکہ ورس ۱۴ باب ۲۴ کتاب دوم سلاطین سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک ہی اسیری مین دس ہزار امیر اور بہادر جنگی یروشلم سے بابل کو گئے تھے اور پیشے والے علاوہ
اونکے تھے جو اونکے ساتھہ اسیر ہو کر گئے تھے ۹ ورس ۸ باب ۷ اشعیا مین ہے فارسیہ ۱۸۳۸ع
بعد شصت و پنج سال افرائیم شکستہ خواہد شد بحدیکہ قومش نابود گردد عربیہ ۱۶۷۱ع اور ۱۸۳۱ع
و بعد خمستہ و ستین سنتہ و تقضی ارام ان یکون شعبا یعنی پینسٹھہ ۶۵ برس کے بعد فنا ہوگا افرائم قوم ہونے
سے اور موافق ان ترجمون کے اگر صحیح ہووین یہہ پیشین گوئی محض غلط ہے اسلئے افرائم کو
ساتوین سال جلوسی حزقیا بادشاہ یہود اسین بادشاہ اسور نے بالکل فتح کر لیا اور بنی اسرائیل کو
اسیر کرکے اپنے ملک کو لے گیا جیسا باب ۱۷ و ۱۸ کتاب ۲ سلاطین سے ظاہر ہے پس اب اگر

[illegible]

افرابادشاہ

اخذ بادشاہ یہودا کے جسکے عہد سلطنت مین اشعیا علیہ السلام نے یہہ پیشین گوئی کی ہے اول سال
جلوسی سے خزقیا کے چھٹے سال جلوسی تک حساب کرین تو بھی کل اکیس سال ہوتے ہین اور اگر کسی
اور سال جلوسی اخذ مین یہہ پیشین گوئی کی ہوگی تو اکیس ۲۱ برس کو بھی مدت نہین پہونچتی آور رویئگا
جو بڑے علما مسیحی سے ہے کہتا ہے کہ عبری اسکا خراب ہوگئی ہے کہ ساٹھ اور پانچ غلطی سے سولہ
اور پانچ کی جائے لکھی گئی شاید یہہ عالم اسی غلطی کے بچانے کو یہہ توجیہ کرتا ہوگا تفسیر ہنری
اور سکاٹ مین قول ادیکا یون منقول ہے کہ وٹ رنگاہٹ کرتا ہے اور پڑھتا ہے سولہ اور پانچ
اور سمجھتا ہے کہ نقل مین غلطی حرف کی ہوئی اور تقسیم کرتا ہے اوس زمانہ کو اسطرح سولہ برس سلطنت
احاز کے اور پانچ برس سلطنت خزقیا کے انتہی ۶۰ باب ۸ دانیال مین ہے بند ۱۳ و ۱۴ ۱۳ اور
مین نے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس بولنے والی قدسی سے پوچھا کہ دائمی
قربانی اور رحالی کی اوس خطا کاری کی رویت کہ مقدس اور لشکر دونون لتاڑے جائین کب تک
ہوگی ۱۴ اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسی
سنہ ۱۸۴۵ ۱۳ و مقدس متکلمی را شنیدم وہم مقدس دیگر را کہ از آن متکلم می پرسید کہ رویائے قربانی
دائمی و عصیان خراب کنندہ تا بکے میرسد و مقام مقدس و لشکر بپایمالی تسلیم کردہ خواہد شد ۱۴
او بمن گفت کہ تا دو ہزار و سیصد شبانہ روز آنگاہ مقام مقدس مصفی خواہد گردید اور درس ۱۷ کے
آخر مین یون ہے یہہ رویت آخر مین ہوگی اور درس ۱۹ کے آخر مین یون ہے آخر کے وقت
معین مین یہہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہیئے تھا کہ اس خواب دیکھنے کے وقت سے
چھہ برس اور چار مہینے اور بیس دن کے بعد دورہ آخرہ ہوتا اور اوس وقت مین خروج مسیح موعود
یہودیونکا یا خروج اول یا مسیح علیہ السلام کا یا نزول اونکا آسمان سے ظہور مین آتا حالانکہ ان امور سے
ایک بھی نہوا تاکہ دور آخر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب کے زعم کے موافق صادق
آتا اور علما اہل کتاب کیا یہودی اور کیا عیسائی سلفاً و خلفاً اس پیشین گوئی مین حیران ہین ایسا
اور بالفرض بھی کہتے ہین اول حکایت ایک پادری صاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعوی کرتے تھے

سنئے کہ رمضان کے مہینے سنہ ۱۲۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۲ عیسوی کے پادری یوسف ولف صاحب لکھنو
میں آئے اور مدعی ہوئے کہ عیسی علیہ السلام کے نزول میں کل چودہ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی
دو ہیں ایک الہام جو خدا نے مجھے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب ۸ کتاب دانیال کی اور وجہ تمسک
کی اس عبارت سے اونکے دوسرے خط سے جو ساتویں رمضان سنہ الیہ میں منگل کے روز مجتہد صاحب
شیعی لکھنوی کی خدمت میں بھیجا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو آٹھویں رمضان سنہ الیہ بدھ کے
دن میں وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اسطرح پر ہے کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے
کہ عیسی علیہ السلام دو ہزار تین سو برس دانیال کے عہد سے پیچھے نزول کرینگے اور دانیال
علیہ السلام چار سو تینتیس برس پہلے تھے اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے اٹھارہ سو
سینتالیس برس باقی رہتے ہیں اور اب اٹھارہ سو تینتیس ۱۸۳۳ میں پس انکو اگر اٹھارہ سو سینتالیس ۱۸۴۷
سے تفریق کریں تو چودہ ۱۴ برس باقی رہتے ہیں اور یہی میرا دعوی ہے انتہی اور اس عبارت میں
دنوں سے مراد سال ہیں اور خلاصہ قدح مجتہد صاحب کا بوساطت تحریر اور تقریر کے یہ تھا
کہ اولاً اس عبارت میں حضرت عیسی کا نام ہی نہیں اور انکے نزول کا احتمال کیا ذکر ثانیاً مدت
فاصلہ عہد دانیال اور عہد عیسی علیہ السلام کو اعتبار کرنا لغو ہے بلکہ مطلوب وہ مدت ہے
جو مبدء اوسکا وقت دیکھنے خواب کا ہوا اور چھاپے کی بعض کتابوں سے دریافت ہوتا ہے
کہ اوس وقت سے ولادت حضرت عیسی تک مدت پانسو تینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس کی ہے
اور اس صورت میں اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بیجا ہے اسلئے کہ جب ادنی مدت یعنے
پانسو تینتیس کو سنہ عیسوی پر بڑھاویں ۱۸۳۳ تو دو ہزار تین سو اٹھاسٹھ برس ہو گئے ہیں
اور تمہاری تقریر کے موافق عبارت دانیال میں کل دو ہزار تین سو برس تھے تو اس صورت میں
اس مدت پر اڑسٹھ برس زاید گذر گئے اور اگر یہ خبر نزول جناب مسیح کی تھی تو چاہئے تھا کہ
اس وقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا ہو لیتا پھر اب چودہ برس انتظاری کے کیا معنی ثالثاً عبارت
دانیال میں دو ہزار تین سو دن سے سال مراد رکھنا ممنوع ہے اسلئے معنے حقیقی دن کے وہی ہیں

جو مشہور ہیں

جو مشہور ہین۔ اور اگر تسلیم کرین کہ معنے سال کے کہین مستعمل ہوا ہے تو وہ معنی مجازی ہونگے
اور بدون قرینہ کے معنی مجازی پر حمل کرنا درست نہین رہا اگر یہہ تفصیل تمہاری منافی اوس
قول جناب مسیح کی ہے جو درس چھتیسوین باب چوبیسوین متی مین قیامت کے حال مین یون منقول
ہے اوس دن اور اوس گھڑی کو فقط میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتون تک کوئی نہین بتا
سکتا ہے انتہی اسلیئے اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی قیامت کے دن سے
واقف نہین پادری صاحب نے وقت ملاقات کے جواب دیا کہ یہہ دن اور گھڑی معلوم نہین مگر
سال معلوم ہے مجتہد صاحب نے کہا کہ یہہ تو محاورہ بہت ہی شایع ہے کہ جس چیز کی مدت
معین معلوم نہین ہوتی کہتے ہین کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہین اور مراد اوس سے نفی
تعیین مطلق مدت کی ہوتی ہے مقصود یہہ کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ مہینا اور نہ دن علاوہ
جو دن کہ تمہارے نزدیک کتب نبوی مین سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہان بھی وہی مراد لو اور
یہہ تمہارے دعوی کو بالکل ناقض ہے اور اگر سب جگہ دن کے سال مراد نہین ہوتا تو عبارت
دانیال مین اس مراد پر کوئی قرینہ بتلائیے فقط کہتا ہون مین کہ اس گفتگو مین حق بجانب مجتہد
صاحب کے اور بحمد اللہ کہ پادری صاحب کا الہام بالکل غلط اور تمسک اونکا عبارت دانیال علیہ السلام
سے محض بے بنیاد تھا اسلیئے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے جب نزول جناب مسیح کا ۱۸۴۳ء
عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۲ ہجری مین نہوا بلکہ اب تک جو سنہ ۱۸۴۴ء ہے بعرصہ آٹھ برس کا اور شاید
گذر گیا تو اوس الہام اور اوس تمسک کے بطلان مین پھر کیا شک رہا غرض پادری صاحب
کیا کرین اس پیشین گوئی مین انکے سلف نے بھی ایسے ہی دعوے کئے ہین اور اون دعوون
سے اکثر کا جہوٹ تو یقینا ثابت ہو گیا ہے اور باقی کا انشاء اللہ عنقریب ثابت ہو جاویگا
سل جال نے اپنی کتاب شرح پیشین گوئیون مین جو سنہ ۱۸۳۶ء مین لندن مین چھپی ہے اور آخر
اوس کتاب مین مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کا ۸۰ کتابون سے لیا گیا ہے ذیل
شرح اس پیشین گوئی دانیال کی لکھا ہے کہ ہمیشہ سے یہہ امر مشکل ہے کہ مبدء اس مدت کا

کونسا زمانہ ٹھہرایا جاوے اور بہت خیال اور فکر اس مطلب مین ہوئے ہین اور موافق مختار
اکثر کے وہ ایک ان چار زمانون سے ہے جنمین چار فرمان بادشاہون ایران کے جاری ہوئے
ہین پہلا زمانہ ۵۳۶ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جسمین فرمان کورس کا جاری ہوا دوسرا
زمانہ ۵۱۹ برس قبل ولادت کا جسمین فرمان دارا کا جاری ہوا تیسرا زمانہ ۴۵۷ قبل ولادت کا
جو ساتواں سال جلوس ارتخشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا عزرا کو ملا تہا چوتہا زمانہ ۴۴۴ قبل
ولادت کا جو بیسوان سال جلوسی ارتخشیر کا تہا اور اوسمین فرمان اوسکا نحمیا کو ملا تہا اور دنون سے
مراد برس ہین اور باعتبار ان مبدؤون کے منتہی اس پیشین گوئیکا موافق مفصلہ ذیل کے ٹھہرے
باعتبار اول کے ۱۷۶۴ع + باعتبار دوم کے ۱۷۸۱ع + باعتبار سیوم کے ۱۸۴۳ع + باعتبار چہارم کے
۱۸۵۶ع + اور مدت اول اور دویم تو ان مین سے گذر گئی پس سیوم اور چہارم قابل تعین
ہین اور سیوم قوی ہے اور یقیناً میرے نزدیک یہی ہے اور بعضون نے مبدا اس
پیشین گوئیکا زمانہ خروج سکندر رومی کا ملک ایشیا پر ٹھہرایا ہے اور موافق اسکے منتہی اسکا
۱۹۶۶ع نکلتے ہین انتہی حاصلہ بحمد اللہ کہ موافق اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے
یہی قول اونکا جو اول اور دوم کو مبدا قرار دیتے تہے کاذب ہوا اور قول اونکا جو تیسرے
کو مبدا بتلاتے تہے اور یہی مختار شارح کا تہا اور سید یقین کرتا تہا یقیناً کاذب نکل گیا اور دس
برس اور گذر گئی اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس مین چوتہے قول کا بہی صدق اور کذب
اوسکو معلوم ہو جائیگا البتہ پانچوین قول کے صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لئے ایک عرصہ
درکار ہے اور جمہور مفسر بلیل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفاً اور خلفاً اور یوسیفس یہودی مورخ
مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہ جسنے ایکسو اکہتر برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
اورشلیم کو فتح کیا تہا ٹھہراتے ہین اور دونون سے یہی دن متعارف مراد کہتے ہین مگر جو دنون کے
حساب سے چہہ برس اور چار مہینے اور بیس دن ہوتے ہین اور انٹیوکس کا حادثہ جسمین معبد
اور لشکر لتاڑے مین رہے کل تین برس چہہ مہینے تہا جیسا یوسیفس نے اپنی تاریخ کی کتاب پانچوین کے

باب

باب نوین مین لکھا ہے اسیلئے حکیم مشہور اسحاق نیوٹن نے صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق
اسکا انیٹوکس کا حادثہ نہین اور طامس نیوٹن اپنی شرح پیشین گوئیون کی جلد اول مین جو سنہ ۱۸۳۲ع
مین لندن مین چھپی ہے مذہب جمہور اور قول یوفیس کو نقل کرکے موافق اسحاق نیوٹن کے
کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ مصداق اسکا انیٹوکس نہین پھر آپ اس خبر کو روم کے
بادشاہون اور پوپون پر جماتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی پیشین گوئیان عہد عتیق کی ہین کہ
جہان چاہو وہان جماؤ اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین ہے کہ یہہ مشکل ہے کہ مبدا اور منتہی
اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جب تک کہ یہہ پوری نہولے اور جب پوری ہوگی
تو واقعہ خود اونکو ظاہر کردیگا انتہی اور یہہ توجیہہ عجیب ہے اسکے موافق ہر کوئی پیشین گوئی
بدون ذکر مبدا اور منتہی کے کرسکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب پوری ہوجاویگی
تو واقعہ خود مبدا اور منتہی کی تعین کردیگا **۶۱** باب بارھوین دانیال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
۱۱ جسوقت سے دائمی قربانی اوٹھائی جائیگی اور غارت گر کے مکروہات کی جائیگی ایک ہزار دو سو
نوے دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک پہنچتا ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع
۱۱ وزمان رفع شدن قربانی دائمی ونصب شدن مکروہات مخربی یک ہزار و دوصد و نود روز
خواہد بود ۱۲ خوشحال کسیکہ انتظار کشیدہ بروزہاے یکہزار و سیصد و سی و پنج برسد اسکا
حال مثال اول کے ابتر ہے **۶۲** درس ۲۴ باب ۹ دانیال کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع ہفتاد
ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر شرارت بند کرنیکو اور خطاؤن پر ختم کرنے کو
اور گناہ کا کفارہ کرنے کو اور صداقت ابدی پہنچانے کو اور رویا اور انبیاء کا ختم کرنے کو
اور قدوس القدوسین کا مسح کرنے کو معین کئے گئے ہین فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ع براے
قوست و شہر مقدس است ہفتاد ہفتہ تعین شدہ است جہت انجامیدن عصیان و اتمام
رسانیدن گناہ و کفارہ نمودن خطا و آوردن عدالت دائمی و تکمیل نمودن رویا و نبوت و
جہتہ مسیح نمودن قدوس قدوسین اور یہہ جملہ و تکمیل نمودن الخ فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ع مین

یون ہے و برائے اختتام رویا و نبوت و برائے مسیح قدس القدس لیکن تکمیل سے مراد ختام
ہے اور اسکا حال بہی ابتر ہے اور موافق اسکے ہرگز خروج مسیح علیہ السلام کا نہین ہوا
بلکہ موافق تاریخ یوسیفس کے سال اول جلوسی کورش سے جسنے حکم رہائی یہود اور بنانے
ہیکل کا اپنے سال اول جلوسی مین دیا تہا خروج مسیح تک عرصہ چہہ سو برس تخمینا کا معلوم ہوتا ہے
اور نہ مسیح موہوم یہود یونکا اس میعاد پر نکلا بلکہ اس مسیح کی تو ابتک بہی باوجودیکہ
وقت اس پیشین گوئی سے دو ہزار برس سے زاید عرصہ گذر رہا ہے کسیکو کان بہنک تک نہین
پڑی اور اسکے موافق حواریون کو بہی نبوت سے جواب ہوتا ہے اسلیے اوسمین ختم نبوت کا
ذکر ہے حالانکہ مسیحی لوگ اونکو موسی علیہ السلام سے بڑہکر نبی مانتے ہین اور دنون سے
مراد سال رکہنا بہی ایک زبردستی ہے اسلیے تعداد مدت کے بیان مین کتب مقدسہ کے اندر
دن اپنے متعارف مین مستعمل ہوتا ہے شاید مجازا کہین اور معنی مین آیا ہو مثلا خود اوس
صحیفہ دانیال مین ہے باب اول تہدیہ ۱۶ ۱۲ تو دسون روز تک اپنے بندہ دن کی آزمایش
ہے الخ ۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اونکے الخ باب ۱۲ جو کوئی تیس ۳۰ دن تک الخ
۱۲ جو کوئی بیس دن تک الخ دیکہو ان عبارتونمین مراد دنسے اور برس ... وہی متعارف مراد ہین دس
برس اور تیس برس باب ۷ پیدایش مین ہے ہدیہ ۴۲ ۱۶ ۴ مین سات دن کے بعد زمین پر
چالیس دن رات مینہ برساؤنگا الخ ۱۲ اور زمین پر چالیس دن رات کی جہڑی
لگی الخ ۱۷ طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک دہلار ہا الخ ۲۴ اور پانی ایکسو پچاس
دن تک زمین پر بڑہتے رہے الخ باب ۸ کتاب پیدایش ۳ اور پانی زمین پر سے دمبدم
گہٹتے چلے جاتے تہے سو ایکسو پچاس دن گذرے الخ ۶ اور چالیس دن کے بعد
یون ہوا الخ پہر اوسنے اور سات روز تک صبر کیا الخ ۱۲ اور وہ اور بہی سات روز
ٹہرا الخ باب ۵۰ کتاب پیدایش کا ۳ اور اوسپر چالیس دن گذرے الخ ۱۰ اور وے
اپنے باپ کے لیے سات دن غم کیا الخ باب ۱۳ کتاب خروج کا ۶ سات دن تک توفیق

روٹی کھائیو الخ ۷ فطیر یعنی روٹی سات دن کھائی جاوے الخ باب ۳۴ خروج کا ۱۸ و ۲۲
۱۶ اور بدلی اوسے چھ دن تک ڈھانپے رہی الخ ۱۸ - اور موسی پہاڑ پر چالیس دن رات
رہا باب ۱۲ قوانین کا ۲ جو عورت کہ حاملہ ہو پھر لڑکا جنے تو وہ سات دن جیسے حیض کے
دنوں میں وہ رہتی ہی ناپاک ہوگی ۴ - اور وہ نفاس کے لہو کے سبب تینتیس دن ٹھہری رہے
الخ ۵ اور اگر لڑکی جنے تو وہ دو ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہیگی اور چھیاسٹھ روز
نفاس کے خون کے لئے ٹھہرے رہیگی اور ورس ۴ و ۱۱ و ۲۶ و ۳۱ و ۳۳ و ۵۰ و ۵۵
باب ۱۳ قوانین اور ورس ۱۳ و ۱۹ و ۴۰ و باب ۱۵ قوانین اور ورس ۷ و ۸ و ۲۴
۳۶ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ باب ۲۳ قوانین میں بھی لفظ سات دن کا آیا ہے باب ۲۳
کتاب قوانین کا یہ ہے ۳ چھ دن کار و بار کیا جاوے پر ساتوین دن جو سبت ہے ۱
ہے الخ ۱۵ سات ہفتے کامل گنو الخ ۱۶ ساتوین سبت کے دوسرے دن تک پچاس دن
گن الخ ورس ۲۵ باب ۱۳ اشمار کا سو وے چالیس دن کے بعد الخ ورس ۲۵ باب ۹
استثنا کا اور میں سابق زمانہ کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کھڑا رہا ورس ۸ باب
۳۴ استثنا کا سو بنی اسرائیل موسی کے لئے موآب کے جنگل کے میدانوں میں تیس دن
تک رویا کیے الخ تو دیکھو ان سب مواضع میں پانچون کتاب موسی کے اندر لفظ دن اور
ہفتے کا اپنے معنی حقیقی میں مستعمل ہے اور کہین مجازی معنی کے نہیں اسیطرح اور کتب عہد
عتیق میں ہے اور ورس ۱۳ باب ۱ مرقس کا یون ہے اور اوس بیابان میں چالیس
دن تک شیطان نے اوسے آزمایا الخ ورس ۳ باب ۱ اعمال کا وہ چالیس دن تک
اونہیں دکھائی دیا الخ اور ورس ۲۳ باب ۱۵ متے اور ورس ۱۹ و ۲۰ باب ۲ یوحنا
میں لفظ تین دن کا اور ورس ۱۷ باب ۱۱ یوحنا میں لفظ چار دن کا اور ورس ۱ باب ۱۲
یوحنا میں لفظ چھ دن کا اور ورس ۲۶ باب ۲۰ یوحنا میں لفظ آٹھ دن کا واقع ہوا
اور اسیطرح اور بہت جاگہ اور سب جا اپنے معنے متعارف میں مستعمل ہے پس بدون قرینہ

قویہ مجاز کے دن کو یعنی سال کے لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ درس ۱۶ باب ۱۹ کتاب اول سلاطین کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور آسا اور بعشا اسرائیل کے بادشاہ جب تک جیتے تھے لڑائی رہا کی اور درس ۱۹ باب ۱۵ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے اور آسا کی سلطنت کے پینتیسوین ۳۵ برس تک جنگ نہوئی اور درس ۱ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے آسا کی سلطنت کے چھتیسوین برس اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہودا پر چڑھ آیا الخ پس ظاہر پہلا تکذیب اگلے کی کرتا ہے ۶۴ درس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲ شموئیل کا یون ہے اوداؤد کے بہادرون کے نام یہہ ہین پہلا تحکمونی داشت بسبت جو سارتہیون کا سردار تہا اوسنے آٹھہ سو پر بہالا چلایا اور اونہین ایکبار قتل کیا اور درس گیارہوان باب ۱۱ کتاب اول اخبار الایام کا یون ہے اوداؤد کے بہادرون کا شمار یہہ ہے یسبعام بن حکمانی جو سارتہیونکا سردار تہا اوسنے تین سو پر اپنا بہالا چلایا اور اونہین ایکبار قتل کیا دیکہو اولا کچہہ نام مین اختلاف ہے ثانیا ایک مین آٹھہ سو اور دوسرے مین تین سو پس ایک مین غلطی ہوئی اور ایسی ہی مخالفتین اور غلطتین اور بہی کثرت سے ہین مگر اسیجا قدر مذکورہ بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسی مخالفتین عہد عتیق کی روایتون کی لکہی جاوین جیسے پادری لوگ فرقہ پروٹسٹنٹ کے خصوصًا صاحب تحقیق دین حق لکہتے ہین توشاید کوئی درس کتابون عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت نہ نکلے اور اسیجا بطور نمونہ کے محض بطور حکایت کے کچہہ تہوڑی سی کتاب کرانیکل ریو سے جو تصنیف جان کلارک کی اور لندن مین ۱۸۳۹ء مین چہپی ہے اور کتاب اکسیہو موسٹے جو ۱۸۶۳ء مین بلدہ لندن مین چہپی ہے اور ملحدون کی کتابون سے نقل کرتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ان پادریون کی یہہ بات نئی نہین بلکہ وے اپنے اون ہم ملکون کی تقلید کرکے بیہودہ شور مچاتے ہین گو اب تک ہمارے نزدیک انکی تقلید پوری نہین اسلیئے اون ملحدونکو اون اعتراضون سے کچہہ فائدہ دنیوی نہین ملا

بلکہ سب عیسائیون مین نفرتی ٹہرے ہین اور ان لوگون کو ایسے اعتراض کرنے اور
مسلمانون کے بہکانے کے لیے بڑی بڑی تنخواہین ملتی ہین اور عیسائیون مین عزت ہوتی
ہے ورس ۸ زبور ایکسو تینتالیسوین مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء خداوند مہربان اور سراسر
لطف ہے غصہ کرنے مین دہیما اور شدت سے رحیم ہے اور ورس ۱۹ باب ۶ کتاب اول
شموئیل کا یون ہے اور خداوند نے بیت شمس کے لوگون کو مارا اسلیئے کہ انہون نے
خداوند کے صندوق کو کہول کے دیکہا سو اوسنے پچاس ہزار ستر آدمی اونمین کے مارڈالے
الخ دیکہو ایسا شدت سے رحیم اور مہر کرنے والا اور غصہ مین دہیما ہے کہ ایک زراسی
خطا پر پچاس ہزار ستر آدمی کو اپنی خاص قوم سے مارڈالا ۲ ورس ۱۰ باب ۳۲ استثنا
کا یون ہے اوسنے (یعنی اللہ تعالے نے) اوسے ویران زمین اور ہولناک اور
اجاڑ جنگل مین پایا وہ اوسکے گرد ہوا اور اوسنے اوسے تربیت کیا اوسنے اوسکی
محافظت اپنی آنکہہ کی پتلی کی طرح کی اور باب ۲۵ کتاب شمار مین ہے ۴ اور خداوند نے
موسی کو فرمایا قوم کے سارے سردارونکو پکڑ اور اونکو خداوند کے لیئے آفتاب کے مقابل
سولی پر کہینچ تاکہ خداوند کے غضب کا بہڑکنا اسرائیل پر سے ٹلجاوے ۵ سو موسی نے
بنی اسرائیل کے حاکمونکو کہا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے لوگونکو جو بعل فغور سے مل گئے ہین
قتل کرے ۹ وے جو اس وبا مین مرے چوبیس ہزار تہے دیکہو ایسا پتلی کی طرح رکہتا تہا
کہ اوسی جنگل مین سب سردارونکو آفتاب کے مقابل سولی پر کہینچنے کا حکم کیا اور موسی
علیہ السلام نے اوسکے موافق حکم قتل کا لگایا اور چوبیس ہزار کو وبا سے مارا ۳
ورس ۵ باب ۸ استثنا کا یون ہے تو اپنے دل مین سوچ کہ جسطرح سے آدمی
اپنے بیٹے کو تربیت کرتا ہے خداوند تیرا خدا تجہکو تربیت کرتا ہے اور ورس ۳۳ باب ۱۱
شمار کا یون ہے ہنوز اونکے دانتون تلے گوشت تہا پہلے اوس سے کہ وے اوسے
چاہین خداوند کا غصہ اون لوگون پر بہڑکا اور خداوند نے اون لوگون کو نہایت

سخت مار سے مارا دیکھو ایسی بابپا کی طرح پہ ورس کی کہ جب ابن عیلبت زودون کو
گوشت ملا اور وسے کھانے بیٹھے ہنوز دانتون مین تہا کہ اونکو سخت مار سے مارا ۳۳ ورس
۱۸ باب میکاہ مین خداے تعالے کے حق مین یون ہے وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے اور
باب استثنا مین ہے ۲ اور جب کہ خداوند تیرا خدا اونہین تیرے ہاتھہ مین گرفتار کروا
تو تو اونہین ماریو اور رحم کیجیو نہ تو اونسے کوئی عہد کیو اور نہ اون پر رحم کریو ۱۶ اور
تو اون سب گروہونکو جو خداوند تیرے خدا کے کرم سے تیرے ہاتھہ مین گرفتار ہونگے نگل
جائیگا اون پر تیرے کرم کی نظر ہوگی الخ دیکھو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے کہ بنی اسرائیل کو
اپنے مخالفون پر رحم نکرنے اور کرم کی نظر نرکہنے کے لیے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ باب ۵
نامہ یعقوب مین ہے نہدیہ ۱۸۲۳ خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے
نہدیہ ۱۸۳۹ اور اللہ کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا دردمند اور رحیم ہے اور ورس ۱۶
باب ۱۳ ہوسیع مین ہے سمرون ویران ہو گا کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا وے تلوار سے
گر جاینگے اونکے لڑکے پٹکے جاینگے اور اونکی پیٹ والی عورتین چیری جاینگی دیکھو یہہ کیسی
دردمندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جاوین اور عورتون حاملہ کا پیٹ چیرا جاوے ۱۵
ورس ۳۳ باب ۳ نوحہ یرمیاہ مین ہے کیونکہ وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستاتا نہ کہڑاتا ہے
حالانکہ ایسا اوسکا نہ ستاتا ہے کہ اشدود یون کو بواسیر سے مار اجیا ورس ۶ باب ۵ کتاب
اول سموئیل مین ہے اور ہزارون کو آسمان سے پتھر برسا کے مار ڈالا جیا ورس ۱۱ باب ۱۰
یوشع مین ہے اور سانپ بہیج کر بہت بنی اسرائیل کو مار اجیا ورس ۶ باب ۲۱ اشمار مین ہے
۷ ورس ۴۱ باب ۱۶ کتاب اول اخبار ایام مین ہے خداوند کا شکر کرین کہ اوسکا فضل ابدی
ہے اور ۹ ورس زبور ایکسو پینتالیسوین مین ہے خداوند سب کے لیے بہلا ہے اور اوسکا
لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ ایسا رحم ابدی اور سب خلقت پر ہے کہ نوح
علیہ السلام کے وقت مین سب جاندارون کو کیا آدمی اور کیا اور سواے کشتی والون کے

تیسرا اختلاف*

چوتھا اختلاف*

پانچوان اختلاف*

چھٹا اختلاف*

طوفان سے غارت کیا جیسا باب ۷ پیدایش مین ہے اور اسیطرح سب جانداروں کو جو شہر عمورہ
اور سدوم اور نواح اونکی مین بستے تہے آگ برساکے غارت کیا جیسا باب ۱۹ پیدایش مین ہے
۸ ورس باب ۳۴ خروج مین ہے باپونکے گناہ اونکے فرزندون سے اور فرزندون کی
فرزندون سے تیسرے اور چوتہی پشت تک مطالبہ کریگا حالانکہ ورس ۲۰ باب ۱۸ حزقیل مین ہے
وہ جان جو گناہ کرتی ہے سوہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہیگا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ سہیگا
صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی انتہی اسکے موافق
اولاد کو ایک پشت تک بہی اپنے باپونکا گناہ اوٹہانا نہین پڑتا چہ جائیکہ تیسری اور چوتہی پشت
کی مگر فقط چوتہی پشت تک بہی اگر رہتا تو غنیمت تہا لیکن بعضی مقامون کتب مقدسہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ چالیسوین بچاسوین پشت تک بہی غریب اولاد سے انکے باپون کے گناہون کا
مطالبہ ہوا کرتا ہے باب ۱۵ کتاب اول سموئیل مین خدا تعالے کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل
کو معرفت سموئیل علیہ السلام کے یون ہے ۲ لشکرونکا خداوند یون کہتا ہے مجھکو یاد ہے جو کچھ کہ
بنی اسرائیل سے عمالیق نے کیا جب کہ وے مصر سے چڑہے کہ وے کیونکر اونکی گہات مین
بیٹھے ۳ سواب تو جا اور عمالیق کو مار اور سب جو کچھ کہ اونکا ہے یکلخت حرم کر اور اون پر
رحم مت کر بلکہ مرد سے لیکے عورت اور لڑکے شیر خوار اور بیل بہیڑ اور اونٹ اور گدہے تک
سب کو قتل کر انتہی دیکھو یہان چار سو برس کے بعد اون عمالیقون کی اولاد سے جنہون نے
مقابلہ موسی علیہ السلام کا کیا تہا حکم انتقام کا ہوا اور بڑی شدت سے حکم نکلا کہ رحم مت کر
اور شیر خوارون تک بہی جو کسیطرح کے گناہ دنیوی سے ملوث نہتی اور اسیطرح چارپایون
تک قتل اور حرم کر ۹ ورس ۱۶ باب ۲۴ استثنا مین ہے اولاد کے بدلے باپ دادے مارے
نجاوین اور نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کیجاوے ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب
مارا جائیگا حالانکہ باب ۲۱ کتاب دوم سموئیل مین ہے ۸ اور بادشاہ نے ساول کے
دو بیٹے جو ایہ کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تہے یعنی ارمونے اور مفی بیست اور ساول کے بیٹے

میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی کے بیٹے عزرائیل کے صلب سے تہے پکڑ کے جبعونیون کے حوالے
کیئے ۹ اور اونہون نے اونہین پہاڑ کے برابر خداوند کے حضور پہانسی دی الخ یہان سات
آدمیون نے اولاد ساول سے عوض خطا ساول کے پہانسی پائی اور داؤد علیہ السلام
نے موافق طلب جبعونیون پہانسی دینے والونکے اونکو برضامندی اور حکم خدا کے
حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کہا کے عہد کیا تہا کہ مین تیرے
بعد تیری اولاد کو قتل نکرونگا تو کیا خوب اوس وعدیکی وفا کی باب ۲۴ کتاب اول شموئیل
مین ہے ۱۷ اور جب داؤد یہہ باتین ساول کو کہہ چکا تو ساول بولا الخ ۲۱ اور اب دیکہہ
مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا الخ ۲۲ سو تو مجہسے خداوند کی قسم کہا کے یون کہہ کہ مین
بعد تیرے تیری نسل کو ہلاک نکرونگا اور تیرے باپ کے گہرانے مین سے تیرے نام
کو نہ مٹا دونگا ۲۳ سو داود نے ساول سے قسم کی الخ دیکہو ان نمونون سے قطع نظر اختلاف
کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے ۱۰ درس ۵ زبور ۳۰ مین ہے اوسکا غصہ ایک دم کا ہے
الخ اور درس ۱۳ باب ۳۲ شمار مین ہے تب یہواہ کا قہر اسرائیل پر بہڑکا اور اوسنے اونہین
بیابان مین چالیس برس تک آوارہ رکہا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہواہ کے روبرو
گنہگار ہوئی تہی نابود ہوئی انتہی دیکہو ایسا غصہ ایک دم کا تہا کہ چالیس برس تک سب
بنی اسرائیل کو کہ اونمین بغیر لوگ اور ہزارون لڑکے بیگناہ اور معصوم بہی تہے جنگلون مین آوارہ
رکہا ۱۱ درس ۱ باب ۱۷ پیدایش مین قول خدا تعالے کا اپنے حق مین یون ہے مین خدا قادر
ہون الخ اور درس ۱۹ باب ۱ کتاب القضات کا یون ہے اور خداوند یہودا کے ساتہہ
تہا اور اوسنے کوہستانیونکو خارج کیا پر صحرا نشینون کو خارج نکر سکا کیونکہ اون پاس
لوہے کی رتہین تہین دیکہو عجب قادر ہے کہ صحرا نشین لوہے کی گاڑی والے اوسکی
قدرت سے نہ نکل سکے ۱۲ درس ۲۳ باب ۵ قضات کا یون ہے تم میروز پر لعنت کرو خداوند کا
فرشتہ بولا تم اوسکے باشندون پر لعنت کرو کہ وے خداوند کی کمک کرنیکو جباروں کو

دسوین مخالفت

گیارہوین مخالفت
قدرت کا بیان

بارہوین مخالفت

مقابل بنانے دیکھو عجب قادر ہے کہ جبّارون کے مقابلے مین کمک کا محتاج ہے اور جنہون نے کمک نہین
کی اون پر لعنت کرتا ہے ۱۳ ورس ۱۲ باب ۲ عاموس کا یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء اینک من در زیر
شما چسپیدہ شدم چنانچہ ارابہ از بار قد چسپیدہ میشود عربیہ ۱۸۳۱ء ہا انا اصر من تحتکم کما تصر العجلۃ المحملۃ حشیشاً
یعنے خبردار ہو مین تمہارے نیچے ایسا دبا جیسا گاڑی لدی پولی سے دبتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونے
کے دب گیا اور عاجز ہو گیا ۱۴ ورس ۹ باب ۳ ملاکیا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ء سو تم لعنت سے ملعون
ہوئے کیونکہ تم نے ہان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہان خدا ہی قادر لٹ گیا او لٹ کر بنی اسرائیل
کو لعنت کرتا ہے ان جارون نمونون سے کیسی قدرت آلہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ ورس ۳ باب ۱۵
کتاب امثال کا یون ہے خداوند کی آنکھین سب مکانون مین کیا بُرے کیا بہلے دیکھنے والیان ہین
انتہی حالانکہ آدم علیہ السلام جب چھپ گئے او نکو پکارنا پڑا ورس ۹ باب ۳ پیدایش کا یون ہے تب خداوند خدا
نے آدم کو پکارا اور کہا کہ تو کہان ہے ۱۶ ورس ۹ باب ۱۶ کتاب دوم اخبار الایام کا یون ہے
کہ خداوند کی آنکھین سارے زمین مین دوڑتی ہین الخ اور ورس ۲۱ باب ۱۸ پیدایش کا یون ہے مین
اوتر کے دیکھونگا کہ اونہون نے اوس شور کے مطابق جو مجھہ تک پہنچا بالکل کیا ہے یا نہین مین
دریافت کرونگا انتہی اسکی موافق خدا کو معلوم کرنے کے لئے اوترنا پڑا ۱۷ ورس ۵ باب ۱۱
پیدایش کا یون ہے اور خداوند اوس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تہے دیکھنے اوترا انتہی یہان بہی
خدا دیکھنے کا محتاج نکلا ۱۸ ورس ۴ باب ۱۶ خروج کا یون ہے خداوند نے موسیٰ سے کہا
کہ دیکھہ مین آسمان سے تمہارے لئے روٹیان برساؤنگا یے لوگ ہر روز نکلکے جتنا ایک ہی
دن کے لئے کفایت کرے ہر ایک ہر ایک دن سمیٹ لیا کرین تا کہ مین اونہین جانچون کہ
وے میری شرع پر چلینگے یا نہین انتہی اسکے موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹ ورس ۵
باب ۳۳ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت
گردن لوگ ہو اگر مین ایک لمحہ تمہارے درمیان چڑہ جاتا تو تمہین ہلاک کرتا اس لیئے اپنا
سنگار اوتار دو اور مین دیکھونگا کہ کیا تمسے کرون اور یہ جملہ اس لیئے الخ اور ترجمون مین یون

ہے ہندیہ سنہ ۱۸۳۲ء اوٹھ تم زینتا اپنی اتار و کہ وہ جو تمہارے ساتھہ کرونگا جانون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ء
لہذا حلہا را از خود بیرون کنید تا بدانم کہ با شما چہ باید کرد فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ء ایں حال حلہ ہا تان را
از بر خود بکنید تا بدانم کہ در میان شما چہ باید کرد دیکھو یہان جب تک اونکو ننگا نکروالیا جب تک
معلوم ہنوا کہ کیا کرنا چاہیئے **۲۰ ورس ۲** باب کتاب استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء
اور اس ساری راہ کو یاد رکہیو جہی راہ جہان یہوواہ تیرا خدا بیابان مین ان چالیس برس تجہکو لیے پہرا
تاکہ تجہی دکہہ دے اور تجہے آزماوے اور تیرے دلکی بات دریافت کرے کہ تو اوسکے احکام مانیگا
کہ نہین انتہی یہان خدا تعالے آزمانے اور دلکی بات دریافت کرنیکے واسطے محتاج ہوکہ بنی اسرائیل
کو بیابان مین چالیس برس تک لئے پہرا دیکہو ان پانچ نمونون سے کیسے عالم الغیبی خدا کی
ثابت ہوتی ہے **۲۱ ورس ۶** باب ۳ ملاکیا مین ہے مین خداوند ہون مجہہ مین تغیر نہین
اور باب ۲۲ شمار مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء ۲۰ پہر خدا رات کو بلعام کے پاس آیا اور اوسے کہا اگر لوگ
تجہے بلانے آوین تو اوٹہہ اور اونکے ساتہہ جا پر جو بات مین تجہے کہونگا وہی کیجیو ۲۱ سو بلعام
صبح کو اوٹہا اور اپنے گدہی پر زین رکہا اور موآب کے امیرون کے ہمراہ گیا ۲۲ تب خدا کا قہر بہڑکا
اسلئے کہ وہ گیا اور یہوواہ کا فرشتہ جاکے راہ مین کہڑا ہوا تاکہ اوس سے دشمنی کرے الخ دیکہو یہہ
کیسا غیر متغیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبحکو قہر مین آکر فرشتہ کو دشمنی کرنیکے لئے بہیجا۔
۲۲ باب ۳۳ خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء ۳ طرف ایک زمین کے دودہ اور شہد
وہان بہتا ہوگا پس تم چلے جاؤ کہ میں تمہارے درمیان نہ ہونگا الخ تب اوسنے کہا کہ مین خود
تیرے ساتہہ جاونگا اور مین تجہے آرام دونگا دیکہو اول فرمایا کہ مین نجاونگا پہر تہوڑی ہی دیر
مین اوس اپنے حکم کو بدل ڈالا **۲۳ ورس ۳۱** باب پیدایش کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء
پہر خدانے اون سب پر جنہین اوسنے بنایا تہا نظر کی اور دیکہا کہ یہہ بہت اچہے ہین الخ اور
ورس ۱۵ باب ۱۵ ایوب مین ہے اوسکی آنکہون مین آسمان بہی پاک نہین اور ورس ۵ باب
۲۵ کتاب ایوب مین ہے اور ستارے اوسکی نظر مین پاک نہین اور باب ۱ توریت مین صدہا

بیسون مخالفت ۲۰

اکیسون مخالفت ۲۱

بائیسون مخالفت ۲۲

تئیسون مخالفت ۲۳

جانداراور پرندون اور درندونکو حرام اور قبیح اور ناپاک بتلایا ہے دیکھو ورس ۳۱ باب پیدایش مین سب
آسمانون اور تارون اور جاندارون کو بہت اچھا اور اور ورسون منقولہ مین ناپاک اور قبیح کہا گیا ہے
۲۴ ورس ۱۷ باب نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع جسمین بدلنا اور پہر جانیکا سایہ
نہین حالانکہ صدہا جا بہت تاکید سے محافظت سبت کے لئے حکم کیا اور بہت جا اوسکو ابدی کہا
پہر بہی پادری لوگ اب سبت کیجا اتوار کا دن مقدس ٹہراتے ہین اور اوسکو بدلنے والا اور
پہر جانے والا بتاتے ہین اور ان نمونون سے غیر متغیر ہونا اوسکا نہین ثابت ہوتا ۲۵ ورس
۲۵ باب ۱۸ اخرقیل مین ہے ای اہل اسرائیل سنو تو کیا میری راہ راست نہین گیا تمہاری راہ نا راست
نہین اور باب ملاکیا مین ہے ۲ خداوند فرماتا ہے کہ مینے تمہین پیار کیا تسپر تم کہتے ہو کہ تو نے
ہمین کسطرح پیار کیا کیا عشو یعقوب کا بہائی نتہا خداوند فرماتا ہے لیکن مینے یعقوب کو پیار کیا ۳
اور مینے عشو سے دشمنی رکہی اور اوسکے پہاڑ اور اوسکی میراث کو جنگلی تینٹون کے لئے ویران کیا
انتہی دیکھو مقتضائی راستی کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن پکڑنا اور اوسکی میراث اور
پہاڑ کو ویران کرنا کیسا اچہا ہے ۲۶ ورس ۳ باب ۱۵ مشاہدات مین ہے ای مقدسون کے
بادشاہ تیری راہین راست اور درست ہین اور ورس ۹ باب ۱۴ ہوشع مین اسیکے موافق یون ہے
خداوند کی راہین سیدہی ہین اور نیک لوگ اونمین چلینگے الخ اور ورس ۲۵ باب ۱۸ اخرقیل
مین شریعت موسی کے حق مین جو خاص قوم خدا کو ملی تہی اور خروج عیسی علیہ السلام تک سب
بنی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا اور اوسیکا ماننا اور برتنا واجب تہا یون ہی ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور مینے
بہی اونہین حقوق دیے جو بہلے نہین اور قوانین جنسے دے نہ جیتی فارسیہ سنہ ۱۸۳۸ لہذا من
نیز قوانین نا مرغوب و احکامیکہ دران نتوانند زیست باشیان دادم فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ بنابرین
من نیز قضایائی کہ ناپسند بود و احکامیکہ بانہا زندہ نتوانستند بماند باشیان دادم ۲۷
اور سبت ورسون مین زنا کی حرمت پائی جاتی ہے اور اگر پادریونکا کہنا سچ ہے تو
اسنے خود غریب یوسف نجار کی جورو کے ساتہہ زنا کیا اور وہ اوسی زنا سے حاملہ ہوئی جاننا

چاہیے کہ ہم ایسے اعتقاد ناپاک سے بیزار ہیں مگر نقیحو انکے قول مشہور نقل کفر کفر نباشد اس قول
مردود کی بہی نقل ظہور مین آئی اور ملحد لوگ تو اسکا بہت بے ادبیان کرتے ہین جیسا بطور نمونہ
کے اکسیہومو کا قول نقل کیا جاتا ہے اور ونکا قول اوسپر قیاس کر لینا چاہیے اور جو پادری
لوگ بابت نکاح زینب رض کے بکتے ہین اوسپر صبر کرنا چاہیے کہ مقدمہ ولادت عیسی علیہ السلام
مین ملحدون نے مریم اور عیسی علیہما السلام اور خدائے ذو الجلال پر بہت کچہہ زاہد اس سے
بکا ہے صفحہ ۴۴ کتاب اکسیہومو مین ہے کہ ایک انجیل مین جسکا نام نی ٹی وٹی آف میری ہے
اور اب اوسے جہوٹی انجیلون مین گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا خدمت بیت
المقدس کے لیے محرر ہو کر سولہ برس کی عمر تک وہان ہی تہی اور فادر جیروم زاوید نے اس مذکور کو
صحیح سمجہکر اختیار کیا ہے سو اب یہہ شبہہ پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے
کاہنون سے حمل رہگیا ہوگا اور اوس کاہن نے یہہ بات سکہلا دی ہوگی کہ یون کہیو کہ مجہے
روح القدس کا حمل رہگیا ہے اور بہت استہزا لوقا کی تحریر پر بری طرح سے کہ دل لکہنے کو
بہی نہین چاہتا کر کے لکہتا ہے کہ یہود کے نزدیک یہہ حال یون ثابت ہے کہ ایک سپاہی
زادہ مریم پر عاشق تہا اوسکی حرکت ناشایستہ سے یہہ مسیح عیسائیونکا پیدا ہوا ہے اوسپر یوسف نجار
نے اس جورو بد دیانت کو ناراض ہو کر چہوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتہہ مصر کو
گئی اور یسوع نے وہان شعبدہ بازی سیکہی اور بعد سیکہنے کے اوس شعبدہ کے دکہلانے کو
ملک یہودیہ مین آیا پہر لکہتا ہے کہ ایسی بیہودہ کہانیان بت پرستون مین بہی بہت مشہور ہین
مثلا وے مانتے ہین کہ ایک اونکا معبود منروا نامی جو پیٹر کے مغز سے پیدا ہوا ہے اور بیکس
جو پیٹر کی ران مین رہا ہے اور چینیونکا خدا فوا ایک کواری لڑکی سے جو یہی تہی کہ مین کرن
آفتاب سے حاملہ ہوئی ہون پیدا ہوا ہے انتہی ملخصا اور مناسب سمجہ کے ایک حکایت ہے جو
پادری جان ملنر کی کتاب مطبوعہ ۱۸۲۴ مین مرقوم ہے کہ تہوڑا عرصہ گذرا کہ جوانا سوت کوٹ
نے انگلستان مین دعوی الہام کا کیا اور کہا کہ مین وہ عورت ہون جسکی حقین شیطان کے خطاب

مین خداتعالی کا قول ورس ۱۵ باب ۳ پیدایش مین یون ہے وہ تیرے سر کو کچلیگی اور باب ۱۲
مشاہدت مین یون ہے اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت سورج کو اوڑہے ہوئے
اور چاند اوسکے پانون تلے اور اوسکے سر پر بارہ ستارونکا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تہی اور درد سے
چلاتی اور جننے کو ایٹہتی تہی انتہی اور مین شیطانکا سر کچلونگی اور مجھکو حمل حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے اور اس عورت نیک کے بہت سے آدمی حضرات مسیحیون سے معتقد ہوئے اور اوسکی
معتقدونکو اوس حمل کی بڑی خوشی تہی اور سونے چاندی کے برتن بنوائے تہے انتہی سبحان اللہ
حضرت مریم کو تو روح القدس سے حمل تہا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسی کا حمل رہا مگر
حیف ہمکو معلوم نہین ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی لڑکا لڑکی پیدا ہوا تہا یا نہین اور صورت پیدا ہونیکے
مین اوس عصمت قباب کے معتقدون کے نزدیک اوس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ
مجہولہ سے مثل اپنے باپکے ملا تہا یا نہین اور صورت ملنے مین اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہوکر
اعتقاد تربیع کا مقرر ٹہیرا تہا یا نہین اور لقب خدا تعالی کا اب سے ہیدکے ساتہہ ملپا تہا یا نہین
۲۸ ورس ۶۸ زبور ۱۱۹ کا یون ہے تو نیک ہے اور نیکی کرتا ہے مجہے اپنی قواعد سکہلا
اور ورس ۲۳ باب ۹ کتاب القضات کا یون ہے تب خدا نے ابی ملک اور سکم کے لوگون
کے درمیان روح فساد کو بہیجا اور اہل سکم نے ابیملک سے دغابازی شروع کی انتہی دیکہو وہ
نیکی ایسی ہے کہ آپ فساد کی روح کو بہیجکر دغابازی شروع کرائی دیکہو ان چار نمونون سے
کیسی راست بازی خدا کی ظاہر ہوتی ہے **۲۹ ورس** ۱۹ باب ۲۳ شمار کا یون ہے خدا
آدمی نہین جو جہوٹ بولے نہ آدمی زاد کہ پشیمان ہووے الخ اسکی موافق ورس ۲۹ باب ۱۵
کتاب اول سموئیل کا یون ہے اور اسرائیل کا ناصح جہوٹ نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ
وہ انسان نہین ہے کہ پچہتاوے انتہی حالانکہ کتب مقدسہ سے خدا کا جہوٹ بولنا اور پچہتانا
اور پشیمان ہونا بلکہ پچہتاتے پچہتاتے تہک جانا کثرت سے ثابت ہے باب ۱۴ شمار مین ہے
بیشک اوس زمین تک نہ پہونچوگے جسکی بابت مینے قسم کہائی کہ تمہین وہان بساؤنگا تب

تم میری عہد شکنی کو جان لوگے انتہی ملخصاً دیکھو ایمان نہ فقط وعدہ جھوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جھوٹی
نکلی اور خود ہی اپنی عہد شکنی کا اقرار کیا ۳۰ او ورس ۷ باب ۶ پیدائش مین قول خداوند
ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور سنہ ۱۸۴۲ع کیونکہ اونکے بنانے سے پچھتاتا ہون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع زیرا کہ از پیدا کردن
انہا پشیمان شدہ ام ۳۱ او ورس ۸ باب ۱۸ ایرمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع اگر وہ قوم جسکو
مینے کہا اپنی برائی سے پہرے تو مین بہی اوس برائی سے پچہتاؤنگا جو اوسپر کرنیکو ٹہانا تہا ۳۲
او ورس ۳ باب ۲۶ یرمیا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع شاید کہ وہ سُنین اور ہر ایک اپنی
بری راہ سے پہرے کہ مین اوس بدی سے پچہتاؤن جو مین اونکے کامونکی برائی کے لیئے اونپر
کرنے کو منصوبہ باندہتا ہون ۳۳ او ورس ۱۰ باب ۴۲ یرمیا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
کیونکہ مین اوس بدی سے پچہتاتا ہون جو مین نے تمسے کی ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع زیرا کہ از زیانے
کہ لشما رسانیدہ ام پشیمان شدہ ام ۳۴ او ورس ۴۵ زبور ۱۰۶ مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع اور
اپنی رحمتون کی فراوانی کے مطابق پچہتایا ۳۵ او ورس چہٹے باب عاموس مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع تب خداوند پچہتایا ۳۶ او ورس ۱۴ باب ۲ یوئیل مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع
کیا جانے وہ پہرے اور پچہتاوے الخ ۳۷ او ورس ۶ باب ۱۵ ایرمیا مین موافق ترجمہ انگریزی
کے یون ہے مین پچہتانے سے تہک گیا ہون فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ع از بازگشت ارادہ خود درماندہ شدہ ام
دیکہو ان نمونون سے کیا صدق اور نہ پچہتانا ثابت ہوتا ہے ۳۸ او ورس ۲۲ باب ۱۲
امثال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ع جہوٹے لبون سے خداوند کو نفرت ہے اور باب ۳ خروج مین ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع ۱۷ اور مینے کہا ہے کہ مین تمہین مصریونکی تکلیفونسے کنعانیون اور حتیون اور
اموریون اور فرزیون اور حویون اور یبوسیون کی زمین مین جہان دودہ اور شہد بہتا ہے
نکال لاؤنگا ۱۸ اور وے تیری آواز سنینگے اور تو اور اسرائیلیونکے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس
آئیو اور اوس سے کہیو کہ یہواہ عبرانیون کے خدانے ہمسے ملاقات کی اور اب ہم تیری منت کرتے
ہین ہمکو تین دنکی راہ بیابان مین جانے دے تا کہ ہم یہواہ اپنے خدا کے لئے ذبح کرین ۳۹ اور

تیسوین نقل
اکتیسوین نقل
بتیسوین نقل
تینتیسوین نقل
چونتیسوین نقل
پینتیسوین نقل
چھتیسوین نقل
سینتیسوین نقل
اڑتیسوین نقل
انتالیسوین نقل

چالیسوین مخالفت

ورس ۳ باب خروج مین موافق اوس حکم کے قول موسی اور ہارون علیہما السلام کا یون ہے عبرانیون کے خدا نے ہمسے ملاقات کی ہے ہمکو اجازت دیجئے کہ ہم تین دن کی راہ جنگل مین جائین الخ اور باب ۱۱ خروج مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یہواہ نے موسی سے کہا الخ ۲ سو اب تم لوگون سے چپ چاپ کہو کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی سے اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے ۰ ۴۰ اور ورس ۳۵ باب ۱۲ خروج کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور بنی اسرائیل نے موسی کے کہنے کے موافق کیا اور اونہون نے مصریون سے روپے کے برتن اور سونیکے برتن اور کپڑے عاریت لئے دیکھو ان ورسون کے موافق خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ارادہ لیجانے ملک شام کا رکہتا تہا باوجود اوسکے اجازت جہوٹ بولنے کی دیکر جہوٹ بلوایا کہ اوسکے موافق موسی اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامنے اور سب بنی اسرائیل نے کیا مرد کیا عورت اپنے ہمسایہ سے جہوٹ بولا اور یہہ دوسرا حق ہمسائگی جسکی تاکید توریت مین بعد اسکے بہت آئی ہے ادا ہوا کہ بہانے عاریت سے سب مال اونکا ہضم کیا

اکتالیسوین مخالفت

اور باب ۱۶ کتاب اول سموئیل مین ہے ۱ اور خداوند نے سموئیل کو کہا کہ تو کب تک ساول کے بابت غمگین رہیگا مینے تو اوسے بنی اسرائیل کی سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینگہہ مین تیل بہر اور جا مین تجہے بیت لحم مین ایسی پاس بہیجتا ہون کہ مینے اوسکے بیٹون مین ایک کو بادشاہ ٹہیرایا ہے ۲ سموئیل بولا مین کیونکر جاؤن کہ اگر ساول سنیگا مجہے مار ہی ڈالیگا خداوند نے فرمایا ایک بچہیا اپنے ساتہہ لئے جا اور کہہ کہ مین خداوند کے لئے ذبح کرنے کو آیا ہون انتہی یہان بہی خدا نے سموئیل علیہ السلام کو جہوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ واسطے بادشاہ کرنے داؤد علیہ السلام کے جاتے تہے نہ ذبح کرنے کے لیے

بیالیسوین مخالفت

۴۲ باب ۲۲ کتاب سلاطین مین ہے ۱۹ پہر میکایا نے کہا کہ تم خداوند کے سخن کو سنو مین نے خداوند کو اوسکی کرسی پر بیٹہے دیکہا اور آسمانی سارا لشکر اوسکے دہنے بائین ہاتہہ کہڑا تہا ۲۰ اوس دم خدا نے فرمایا کہ اخیاب کو کون ترغیب دیگا تاکہ وہ چڑہ جاوے اور رامات جلعاد پر جا پڑے تب ایک کچہہ بولا اور ایک کچہہ ۲۱ اوسوقت ایک روح نکلی خداوند کے سامہنے آکہڑی ہوئی اور بولی مین اوسے ترغیب دونگی ۲۲ پہر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی

مین جاؤنگی اور جہوٹی روح بن کے اوسکے سارے نبیون کے منہہ مین پڑونگی خداوند بولا تو اوسے فریب دیگی اور غالب بہی ہوگی جا ایسا کر ۲۳ سو دیکہہ خداوند نے تیرے ان سب نبیون کے منہہ مین جہوٹی روح ڈالی ہے اور خداوند ہی نے تیری بابت بُری خبر دی ہے انتہی دیکہو اسکی موافق خود خداتعالی کرسی پر بیٹہہ کر مشورہ بہکانے خلق کا اپنے لشکر آسمانی کے ساتہہ کیا کرتے ہین اور روحون کو بہکانے کے لئے بہیجا کرتے ہین اور باقرار میکایا پیغمبر کے اوسی خدا کی روح بہیجی ہوئی نے اون سب نبیون کے منہہ مین پڑکر جہوٹ بلوایا تہا دیکہو ان چار نمونون کی موافق خدا کو جہوٹے لبون سے کیسی نفرت ہی ۳۴ ورس ۲۶ باب ۲۰ خروج مین ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور تو میری قربانگاہ پر سیڑہی سے ہرگز مت چڑہیو تا کہ تیری برہنگی اوسپر ظاہر نہو وے انتہی اسکے موافق خداتعالی مردون کی بہی برہنگی ظاہر ہونیکو برا سمجہتا ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ ۱۸۲۳ اسلیے خداوند صیہون کی بیٹیون کی چاندی کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند اونکے اندام نہانی کو اوگہاڑیگا اور جملہ اخیر و ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۸ع مین یون ہے و خداوند اندام نہانی ایشانرا بے ستر خواہد کرد فارسیہ ۱۸۴۵ و پروردگار رجائی عورت ایشانرا برہنہ خواہد کرد دیکہو یہان خداوند اندام نہانی صیہون کی لڑکیونکی اوگہاڑتے ہین یا بے ستر کرتے ہین ۳۴ ہم باب ۴۷ کتاب اشعیا مین ہے ہندیہ ۱۸۲۳ع ۲ چکی لے اور آٹا پیس اپنے بال کہول دے ٹانگ عریان اور ران ننگی کر اور ندیون مین سے پیدل جا ۳ تیری برہنگی کہلیگی بلکہ تیری حیا بہی دیکہی جائیگی مین انتقام لونگا الخ دیکہو یہان ٹانگ اور ران ننگی کرنیکا حکم کرتے ہین ۳۵ اور ورس ۳۱ باب ۲۹ پیدائش کا یون ہے اور جب خداوند نے دیکہا کہ لیاہ سے نفرت کی گئی اوسنے اوسکا رحم کہولا اور راحیل بانجہہ ہی اور ورس ۲۲ باب ۳۰ پیدائش کا یون ہے اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سنی اور اوسکے رحم کو کہولا ۳۶ اور ورس ۱۸ باب ۲۰ پیدائش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ کیونکہ یہواہ نے ابی مالک کے گہر کے سارے رحمونکو ابراہیم کی جورو سارہ کے لئے بند کر دیا تہا آن ورسون کے موافق کبہی رحمونکو کہولتا ہے اور کبہی بند کرتا ہے پس دیکہو کہ مردون کی برہنگی کہلنے سے یہہ نفرت اور عورتونکے اندام نہانی اوگہاڑ

تینتیسوان سبب مخالفت

چونتیسوان سبب مخالفت

پینتیسوان سبب مخالفت

چھتیسوان سبب مخالفت

اور ران ننگی کروانی اور رحم کہولنے اور بند کرنے سے وہ رغبت بہہ خوب جیا ہے ۷ ۴ ورس ۲۴
باب ۳۱ ایرمیا مین ہے خداوند کہتا ہے کہ مین اونکی برائی بخشونگا اور اونکی خطا یاد نکرونگا اور ورس
باب ۲۳ خروجمین ہے مین شریرونکو بے سزا نچہوڑونگا اسکے موافق شریر سزا سے بچ نہین سکتا
بلکہ شریر کا کیا ذکر اوسکی اولاد سے بہی چالیس پچاس پشت تک خداتعالے اوس شریر کے گناہ
کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اوپر گذرا ۴۸ ورس ۲۴ باب ۹ یرمیا مین ہے ہندیہ ۲۳ ۱۸۴۴ع
مین خداوند ہون جو رحمت اور انصاف اور صداقت زمین پر کرتا ہون کہ بیہی مجہے خوش آتی
ہے خداوند کہتا ہے فارسیہ ۱۸۳۸ منم خداوند کہ رحمت و بہ عدل و بہ نیکی عہد سے بر روئے زمین
عمل می نمایم کہ از اینہا خوشنودم خداوند میفرماید رحمت اور صداقت کی تصدیق تو کچہہ اوپر گذری
اب عدل کا بیان سنئے کہ معرفت حزقیل پیغمبر کے باب ۲۱ اونکی کتاب مین یون حکم ہوتا ہے
۳ اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکہہ مین تجہپر آونگا اور اپنی تلوار کو میان
سے نکالونگا اور صالح اور طالح کو تجہہ مین سے منقطع کرونگا ۴ اس سبب کہ مین تیرے بیچ سے صالح اور طالح کو منقطع کرونگا اسلئے میری
تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک سارے بشر پر نکلیگی انتہے بہلا طالح اگر شقاوت طالع سے منقطع ہوجا ہے مگر
صالح کا منقطع کرنا اور تلوار کا سب بشر پر نکلنا کیا انصاف ہے ۴۹ باب ۱۳ ایرمیا مین ہے ہندیہ
۱۸۳۳ع ۱۳ خداوند یون کہتا ہے اس سرزمین کے سارے باشندونکو اور ان پادشاہونکو جو
داؤد کے تخت پر بیٹہے اور کاہنون اور نبیون اور یروشلم کے سارے باشندونکو مین متوالپن سے
بہر دونگا ۱۴ اور مین ایک کو دوسرے پر اور بیٹے کو باپ پر اکہٹے پٹکونگا خداوند کہتا ہے مین مہربانی
نکرونگا اور نچہوڑونگا اور رحم نہ کہاؤنگا بلکہ اونہین ہلاک کرونگا انتہے ساری سرزمین یہودیہ کے
باشندونکو متوالی کرنا اور بغیر رحم کے ہلاک کرنا باوجودیکہ اونمین سیکڑون نیک اور ہزارون لڑکے
معصوم بہی تہے کیا انصاف ہے ۵۰ ورس ۲۹ باب ۱۲ خروجمین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع اور یون
ہوا یہواہ نے آدہی راتکو مصر کی زمین مین سارے پہلوٹہے فرعون کے پہلوٹہے سے لیکر جو اپنے
تخت پر بیٹہتا تہا اوس قیدی کے پہلوٹہے تک جو قیدخانے مین تہا چارپایونکے پہلوٹہون سمیت

ہلاک کیا اُنہی سب پہلوٹھونکو جو اونمین لاکھون بچے بیگناہ بہی تہے اور قیدیون کے پہلوٹھونکو مارنا کیا انصاف ہے اور چارپایونکے پہلوٹھونکا کیا گناہ تہا ۱ ۵ ورس ۲۳ باب ۱۸ حزقیل کا یون ہے خداوند خدا کہتا ہے کہ کیا مین گنہگار کی موت چاہتا ہون اور یہہ نہین کہ وہ اپنی راہ سے پہرے اور جیوے آور ورس ۱۱ باب ۳۳ حزقیل مین ہے خداوند خدا فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم ہے کہ مین شریر کی موت نہین چاہتا بلکہ یہہ کہ شریر اپنی راہ سے پہرے اور جئے الخ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ گنگاہ گار اور شریر اپنے گناہ اور شرارت سے پہرین اور توبہ کرین اور ورس ۲۰ باب ۱۱ یوشع کا یون ہے کیونکہ یہہ خداوند کی طرف سے تہا کہ اونکے دل سخت ہوگئے تہے تاکہ وے اسرائیل سے قتال کرین اور وے اونکو حرم کرین الخ یہان خود ہی خدا تعالے نے مخالفون کے دلکو سخت کرڈالکے مرواڈالا ۲ ۵ ورس ۴ باب ۲ نامہ اول تمتی کا یہہ ہے وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین اور سچائی کی پہچان تک پہنچین اور باب ۲ نامہ ۲ تہسلینکیون مین ہے اور اسلیئے خدا اونکے پاس تاثیر کرنیوالی دغا بہیجیگا یہانتک کہ وے جہوٹ کو سچ جانینگے ۱۲ تاکہ وے سب جو سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے راضی ہین سزا پاوین اول سے معلوم ہوتا ہے کہ مرضی خدا کی یہی ہے کہ سارے آدمی نجات پاوین اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے خود ہی تاثیر کرنیوالی دغا بہیجکر جہوٹ کو سچ اعتقاد کراکر سزا دیتا ہے سبحان اللہ یہہ خوب نجات کی راہ ہے ۳ ۵ ورس ۱۸ باب ۲۱ امثال سلیمان کا یہہ ہے کہ شریر لوگ صادقون کے بدلے اور خطاکار پرہیزگارون کے عوض فدیہ دلئے جاوینگے اور ورس ۲ باب ۲ نامہ اول یوحنا کا یہہ ہے اور وہ ہمارے گناہونکا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہونکا نہین بلکہ تمام دنیا کے آور ورس ۱۰ باب ۴ اوسی نامہ مین یون ہے اور اپنے بیٹے کو بہیجا کہ ہمارے گناہونکا کفارہ ہووے آول سے فدیہ ہونا شریرونکا اور خطاکارون کا بدلے پرہیزگارون اور نیکون کے معلوم ہوتا ہے اور باقی ورسون سے فدیہ ہونا حضرت مسیح کا کہ راستباز ہین بدلے سب ناراستون اور خطاکارون دنیا کے سمجھا جاتا ہے ف اعبارت امثال سے معلوم ہوگیا کہ پادری لوگ

ایلیا و اوین میں عجائب اختلاف ... عدم ارادہ سخت کرنے کا بیان

پانچواں اختلاف

چھٹا اختلاف ... فدیہ کا بیان

فائدہ

جو دعوے کرتے ہین کہ مسلمانون کے مذہب کے موافق کوئی فدیہ نہین محض غلط ہے اسلئے کہ مسلمان
لوگ اس زمانہ مین بھی قریب چالیس کروڑ بت پرست اور ۲ کروڑ یہودی اور ۲ عیسائی کے فدیہ ہوکے
ہین مرے مٹونکا تو کیا ذکر ہے پس ایک ایک مسلمان کے لئے کئی کئی فدیے موجود ہین علاوہ اسکے
موافق درس ۲ باب ۲ نامۂ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہونکا کفارہ ہوے تو مسلمانون
کے لئے جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے مقر ہین یقیناً کفارہ ٹھہرے ۵۴

چوّنوین مخالفت

درس ۷ باب ۲۱ کتاب احبار کا یہہ ہے وے اوس رنڈی کو جو فاحشہ یا بے حرمت ہے
جورو نکرین اور نہ اوس رنڈی کو جسے اوسکے شوہر نے طلاق دی ہو الخ اور درس ۲ باب ۱ ہوسیع
کا یہہ ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا کہ ایک زناکار عورت اور زنا کی لڑکی اپنے
لئے لے کیونکہ یہہ زمین خداوند سے پھر کے بڑی زنا کرتی ہے اور درس اول باب ۳ اوسی کتاب کا
یہہ ہے خداوند نے مجھے فرمایا کہ پھر جا اور ایک عورت سے جو زوج کی پیاری زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے
محبت کر الخ دیکھو یہان خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کہا کہ ایک فاحشہ عورت کو مع حرامی بچون کے
اپنے لئے لے اور کسی دوسرے کی پیاری اور چھنال جورو سے دل لگا اب جائے غور ہے کہ
پادری لوگ ایسی روایتون کو کچھہ بھی خدا کی قدسیت کے منافی نہین سمجھتے اور اسلام کی خفیف
خفیف باتونکو اپنے زعم مین منافی قدسیت کے سمجھتے ہین ۵۵ درس ۱۳ باب ۲۰

پچپنوین مخالفت

خروج مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ تو خون مت کر تو زنا مت کر الخ یہان زنا حرام فرماتے ہین پھر درس ۲
باب ۱۴ ذکریا مین فرماتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ اور مین ساری قومون کو یروشالم پر لڑائی کے لئے
جمع کرونگا اور شہر چھینا جاویگا اور گھر لوٹے جائینگے الخ اور جملہ اخیرہ ترجمۂ فارسیہ مین یون ہے سنہ ۱۸۳۱ع
و بازنان بزور خواہند خسپید یہان خود لیسے لڑکونکی جو بنی اسرائیل کی جورون کے ساتھہ زبردستی
زنا کرین غالب کرنیکی خبر دیتے ہین ۵۶ درس ۱۳ باب ۱ حیقوق مین حقتعالے کے خطاب

چھپنوین مخالفت

مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ آنکھین تیری پاک ہین کہ تو بدی کو دیکھہ نہین سکتا اور تو شرارت پر نظر نہین
کر سکتا ہے الخ دیکھو بمقتضائے پاکی او رند یکھہ سکنے بدی اور شرارت کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے درس

باب ۴۵ اشعیا مین یون فرماتا ہے ہندیہ ۱۸۲۵ع مین یہواہ ہون میری سوکوئی نہین مین روشنی
بناتا ہون اور تاریکی پیدا کرتا ہون اور سلامتی بناتا ہون اور شر پیدا کرتا ہون آور ورس ۱۲ باب ۱
مین میکا علیہ السلام یون فرماتے ہین فارسیہ ۱۸۳۸ع اما بدی بدروازہ اورشلیم از خداوند نازل
شد عربیہ ۱۸۱۱ع فان الشر نزل من قبل الرب الے باب اورشلیم یعنے اسلئے تحقیق ہر بدی خدا کی طرف
سے یروشالم کے پہاٹک تک نازل ہوئی اور باوجود ان سبکے ورس ۵ زبور ۳۳ کا یون ہے وہ
صداقت اور عدالت کو دوست رکہتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے فائدہ عبارت اشعیا اور
میکا علیہما السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بعضے پادری کہا کرتے ہین کہ مذہب مسیحی کے موافق خدا
خالق شر کا نہین اور اسی بات کو اپنا عقیدہ تبلاتے ہین مردود ہے ۵۷ زبور ۳۴ مین ہے
۱۵ خدا کی ندگی آنکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین ۱۷ صادق چلاتے ہین
خداوند سنتا ہے اور اونہین اوسکے سارے دکہون سے نجات دیتا ہے ۱۸ خداوند اونکے نزدیک
ہے جو شکستہ دل ہین الخ اور ورس ۱ زبور ۱۰ کا یون ہے اے خداوند تو کیون ہم سے دور کہڑا
رہتا ہے دکہونکے وقت تو کیون آپ کو ہم سے چہپاتا ہے اور زبور ۲۲ مین ہے الہی الہی
تو نے مجہے کیون چہوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کراہنے کی باتون سے کیون دور ہوا ۲ اے
میرے خدا مین دنکو دعا مانگتا ہون پر تو نہین سنتا اور راتکو مجہکو قرار نہین انتہی تا یدعیا ذا بالله
داؤد علیہ السلام صادقون سے نہونگے ۵۸ ورس ۱۳ باب ۲۹ یرمیا مین قول خدا کا
یون ہے جب اپنے سارے دلسے مجہے ڈہونڈوگے تو پاؤگے انتہی اور ایوب جسکے حقمین ورس
باب اول اور ورس ۳ باب ۲ اوسکی کتاب مین قول خدا تعالے کا یون ہے زمین پر اوس سا
کوئی شخص نہین ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے
انتہی اپنی کتاب کے باب ۲۳ کے ورس ۳ مین یون کہتا ہے کاش کہ مین جانتا مین اوسے کہان
پاؤن تو اوسکے مسند تک جاتا انتہی اسکے موافق ایسے صادق اور کامل اور بے نظیر کو علم اسکا
نہی نصیب نہوا کہ کیونکر خدا کو یاوے پانے کا تو کیا ذکر ۵۹ ورس ۴ باب ۲۰ خروج

کایون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور اپنے لئے تراش کے مورتین اور کسی چیز کی صورتین جو آسمان کے
اوپر یا پانی مین زمین کے تلے ہے مت بنائیو باوجود اسکے پہر خود ہی ورس ۱۸ باب ۲۵ خروج
مین یون فرماتا ہے کہ تو سونے کی گہڑ کر دو کروبی اوس کفارے کے دونو طرفون مین بنائیو
۶۰ ورس ۶ نامہ یہودا کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور اون فرشتون کو جنہون نے اپنی پہلی
حالت کو نگاہ نرکہا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اوسنے سدا کی زنجیر مین تاریکی کے اندر روز
عظیم کی عدالت تک نگاہ رکہا اوسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ شیطانونکو خدا نے قید کر رکہا ہے اور
قیامت کے دن تک قید رہینگے اور ورس ۶ باب اول ایوب کا یون ہے اور ایکدن ایسا ہوا
کہ نبی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان بہی اونکے بیچ آیا اور اسیطرح ورس ۱ و ۲
و ۷ باب ۲ ایوب مین ہے ان ورسون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھٹا ہوا ہے اور خدا کے حضور مین
بہی جاتا ہے ۶۱ ورس ۴ زبور ۹۰ کا یون ہے کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے مین جیسا کالہ
دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات اور ورس ۸ باب ۳ نامہ دوم بطرس کا یون ہے خداوند کے نزدیک
ہزار برس اور ہزار برس ایکدن کے برابر ہے باوجود اس امر کے پہر بہی قوس قزح کو خدا تعالے نے
اسواسطے بنایا کہ اوسکو دیکھکر اپنے عہد کو یاد کرلے ورس ۱۶ باب ۹ پیدایش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲
سو کمان بدلی مین ہوگی اور مین اوسے دیکہہ کے اس ابدی عہد کو جو خدا اور زمین کے ہر ایک جاندار
کے درمیان ہے یاد کرونگا ۶۲ ورس ۲۰ باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالے کا یون ہے
ایسا کوئی نہین جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور ورس ۳۰ باب ۳۲ پیدایش مین قول یعقوب
علیہ السلام کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور ۱۸۴۲ء مینے خدا کو رو برو دیکھا اور میری جان بچ گئی
فارسیہ ۱۸۳۹ اور ۱۸۴۵ء خدا را رو برو دیدم الخ عربیہ ۱۸۳۱ رایت اللہ وجہا لوجہ وتخلصت نفسی
یعنے دیکھا مینے اللہ کے مُنہہ در منہہ اور بچی میری جان ۶۳ ورس ۱۲ باب ۴ نامہ اول
یوحنا مین ہے کسینے خدا کو کبہی نہین دیکھا اور ورس ۱۶ باب چھٹے نامہ اول تمتہی مین یون ہے اوسے
کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکہہ سکتا ہے انتہی حالانکہ موسیٰ اور ہارون اور ابیہو اور ستر بزرگون

اسرائیلی نے خداکو دیکہا تہا بلکہ اوسکے ساتہہ کہایا اورپیا بہی ہے باب ۲۴ خروجین ہے ہندیہ
سنہ ۲۲ ۱۸۱۴ع اور سنہ ۲۴ ۱۸۱۶ع ۹ تب موسی اور ہارون اورناداب اور ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی اوپر گئے ۱۰
اوراونہون نے اسرائیلیون کے خداکو دیکہا اوراوسکے پاؤونکے تلے جیسے نیلم کے تہرکی گچ کاری
اوراوسکی شفافی جرم آسمان کے مانند تہی اوربنی اسرائیل کے امیرونپر اوسنے اپنا ہاتہہ نرکہا اونہون
نے خداکو بہی دیکہا اور کہایا اورپیا فارسیہ سنہ ۲۵ ۱۸۴۵ ۱۰ وخدای بنی اسرائیل رامشاہدہ کردند وزیر
پایہایش مثل کار سنگ لبت از یاقوت کبود کہ ازصفا چون خود آسمان ہا بود ۱۱ وبرعظماے
بنی اسرائیل دست نگذاشت وخدا را مشاہدہ کردند وخوردند وہم نوشیدند عربیہ سنہ ۳۱ ۱۸۱۸ع ۱۰ ونظروا
الی الاہ اسرائیل وتحت رجلیہ مثل عمل الحجر السماء بجونی وکمثل لون السماء ونور ظاہر افلم یبسط یدہ
علی شیوخ بنی اسرائیل فابصروا اللہ واکلوا وشربوا اگرچہ جملہ اخیرہ ورس ۱۱ کا موافق ان ترجمون کے
ظاہراً اس باتکو بتلاتا ہے کہ عیاذاً باللہ کہ خداکو کہایا اورپیا ہو مگر شاید مطلب وہی ہوگا جو ملحدون
نے سمجہا ہے کہ خدا کے ساتہہ کہایا اورپیا کہتا ہون مین کہ اس جاسے بنی اسرائیل کے خداکی
صورت آسمانی رنگ بعینہ کہنیا اوتار کی صورت نکلی مگر حضرت حزقئیل ورس ۲۷ باب اول
اپنی کتاب مین کہربائی بلکہ آتشین لکہتے ہین اور یون فرماتے ہین ہندیہ سنہ ۴۲ ۱۸۱۸ع اورجو
قالب دیکہنے مین آیا سو کہربا کیسا بلکہ آگ کا سا ہیئر دار اورگرداگرد تہا اوراوس قالب کی کمر
سے اوپر تک اوراوس قالب کی کمر سے نیچے تک سارا اندام آگ کا سا میرے دیکہنے مین آیا اور
جلال جو گرد چمکتا تہا انتہے اور حضرت یوحنا ورس ۳ باب ۴ مشاہدات مین رنگ خداکا ابلق
فرماتے ہین اور لکہتے ہین وہ دیکہنے مین سنگ یشم اور عقیق سا تہا انجیل ۴ ۶ ورس ۳۷ باب ۵
یوحنا مین قول جناب مسیح کا خطاب یہود مین یون منقول ہے تمنے کبہی اوسکی آواز نہین سنی
اوراوسکی صورت نہین دیکہی انتہی حال صورت دیکہنے کا ابہی گذرا اور آواز سننے کا حال سنیے
ورس ۲۱ باب ۵ استثنا کا یون ہے ہندیہ سنہ ۲۲ ۱۸۱۸ اورتمنے کہا کہ دیکہہ خداوند ہمارے خدانے اپنی
شوکت اوراپنی عظمت ہمکو دکہلائی اورہمنے آگ مین سے اوسکی آواز سنی ہمنے آجکے دن دیکہا

کہ خداوند انسان سے باتین کرے اور آدمی جیتا بچے اور یہہ جملہ اور بہتّے آگ مین سے الخ اور ترجمون
مین یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ اور ۱۸۴۵ء آوازش را زمیان آتش شنیدیم الخ عربیہ ۱۸۳۱ وسمعنا صوتہ من
وسط النار الخ اسکے موافق بنی اسرائیل نے آواز خدا کی سنی تہی اور جاننا چاہیئے کہ اردو کے ترجمون
مذکورہ مین اس ورس کو اکیسوان کرکے اور فارسی اور عربی کے ترجمون مین چوبیسوان کرکے
لکہا ہے ۶۵ ورس ۲۴ باب ۴ یوحنا مین ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۳ نامۂ ۲
کرنتیون مین ہے اور خداہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲۴ لوقا مین قول جناب مسیح
کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ روح کو جسم اور ہڈی نہین ہندیہ ۱۸۳۹ روح مین گوشت اور ہڈی نہین
فارسیہ ۱۸۴۲ روح جسم و استخوان ندارد عربیہ ۱۸۳۱ ان الروح لیس لہ لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور
لوقا کے ملانے سے یہہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی سے مجرد ہے
حالانکہ عہد عتیق کی کتابون مین اوسکے لئے سر اور بال اور کان اور آنکہہ اور ناک اور لب اور
زبان اور چہرہ اور ہاتہہ اور بازو اور ہتہیلی اور انگلیان اور دل اور انتڑیان اور پشت اور
فرج اور لہو اور جان ثابت کرتے ہین مثالین اونکی کچہہ تہوڑی سی سنیئے اور جسکو زیادہ منظور
ہووہ زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو بخوبی دیکہے کہ وہان انبار کے انبار اوسکو ملینگے
ورس ۱۷ باب ۵۹ کتاب اشعیا مین ہے اور اوسنے صداقت کو جوشن کی مانند پہنا اور نجات کا
خود اپنے سر پر رکہا الخ اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور ورس ۹ باب ۷ دانیال مین ہے مین یہا
دیکہتا رہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام بیٹہہ گیا اوسکا پیراہن برف سا سفید تہا اور اوسکے
سر کے بال چوکہی اون کے مانند الخ اسمین سر اور بالون کی تصریح ہے اور ورس ۱۵ زبور ۳۴ کا یون
ہے خداوند کی آنکہین صادقون پر ہین اور اوسکے کان اونکی فریاد پر ہین اسمین تصریح آنکہہ
اور کان کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۱۷ باب ۱۶ اور ورس ۱۹ باب ۳۲ یرمیا اور ورس ۲۱ باب ۳۴
ایوب اور ورس ۲۱ باب ۵ اور ورس ۳ باب ۱۵ امثال مین یہی تصریح آنکہہ کی موجود ہے اور
ورس ۵ باب ۶۵ اشعیا مین ہے یہ لوگ ایسے ہین جیسے دہوان میرے ناک کے لئے الخ اسمین

تصریح ناک کی موجود ہے اور ورس ۱۱ باب ۵۵ اشعیا مین ہے اوسیطرح میرا کلام جو میرے منہہ سے
نکلتا ہی ہوگا اسمین تصریح منہہ کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۱۲ باب ۱۶ کتاب اول اخبار الایام
مین ہے اور ورس ۲۷ باب ۳۰ اشعیا مین ہے اور اوسکی لب قہر آلودہ اور اوسکی زبان آتش سوزان
ہے اسمین تصریح لب او زبان کی ہے ورس ۳ زبور ۴۴ مین خطاب خدا تعالی مین یون ہے
تیرے داہنے ہاتہہ سے اور تیرے بازو سے اور تیرے چہرہ کے نور سے اسمین تصریح چہرے اور
ہاتہہ اور بازو کی موجود ہے اور اسیطرح ورس ۶ و ۱۲ و ۱۶ باب ۱۵ خروج اور ورس ۶ باب ۶ خروج
اور ورس ۲ باب ۱۱ استثناء اور ورس ۸ باب ۲۶ استثناء مین تصریح ہاتہہ اور بازو کی ہے
اور باب ۳۳ خروج مین قول خدا تعالے کا یون ہے ۲۲ اور یون ہوگا کہ جب میرے جلال
کا گذر ہوگا تو مین تجہکو اوس چٹان کے سوراخ مین رکہونگا اور جب تک نگذرون تجہے اپنی
ہتیلی سے ڈہانپونگا ۲۳ اور پہر اپنی ہتیلی اوٹہا لونگا اور تو میرا پیچہا دیکہیگا لیکن میرا چہرا ہرگز
دکہائی نہ دیگا انتہے اسمین تصریح ہتیلی اور پیچہے اور چہرے کی ہے اور ورس ۱۸ باب ۳۱ خروج
مین ہے اور دی سنگین لوحین خدا کی اونگلی سے لکہی ہوئی تہین اسمین تصریح اونگلی کی ہے
اور ورس ۱۹ باب ۴ یرمیا مین ہے میری انتڑیان میرے دلکے پردے درمند مین میرا دل
جوش مین ہے الخ اسمین تصریح دل اور انتڑیون کی ہے اور ورس ۵ باب ۱۵ اور ورس ۱۱ باب ۱۶ اشعیا
مین تصریح دلکی ہے اور ورس ۳ باب ۲ اشعیا مین قول اللہ تعالے کا یون ہے میری کمر
مین ٹیس ہے اور اسیطرح ورس ۲۷ باب ۱ خرقیل مین تصریح کمر کی ہے اور ورس ۷ زبور ۲ مین قول
اللہ تعالے کا حق داؤد علیہ السلام مین یون ہے مینے تجہے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجہا
جاتا ہے اور ورس ۷ باب ۴۳ خرقیل مین قول خدا تعالی کا یون ہے اور میرے پانون کے تلی
کی زمین الخ اسمین تصریح پانون کی ہے اور ورس ۱۴ باب ۱ کتاب اشعیا مین قول خدا کا یون
ہے میرا جی تمہارے نئے چاندون سے اور تمہاری عیدون سے بیزار ہے الخ ورس ۲۸ باب ۲۰
اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء خدا کی مجلس کو جسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چرواو نتہے

منہ لب اور زبان چہرہ اور ہاتہہ اور بازو ہتیلی اور چہرہ انگلی دل اور انتڑیان کمر پانون جی

باوجود جسم اور اعضا ہونے کے کہین اوسکا باغبان اور کہین معمار اور کہین کمہار اور کہین خیاط اور
کہین سنگتراش اور کہین جراح اور کہین حجام اور کہین دائی اور کہین قصاب اور کہین کسان اور کہین سوداگر
اور کہین معلم اور کہین کشتی گیر اور کہین جلاد ہونا کتب مقدسہ سے سمجھا جاتا ہے اسکی بہی کچھہ مثالین بطور
نمونہ کے سنیئے ورس ۸ باب ۲ پیدایش مین ہے اور خداوند خدانے عدن مین پورب طرف
ایک باغ لگایا الخ اسیطرح ورس ۱۹ باب ۴۱ اشعیا سے باغبانی سمجھی جاتی ہے ورس ۳۵
باب ۲ کتاب اول سموئیل مین ہے اور مین اوسکے لیئے ایک بیخوف گہر بناؤنگا اور اسیطرح ورس ۱۱
و ۲۷ باب ۷ کتاب ۲ سموئیل اور ورس ۳۸ باب ۱۱ کتاب اول سلاطین اور ورس اول زبور ۱۲۷ مین
معماری سمجھی جاتی ہے ورس ۸ باب ۶۴ ... اشعیا مین ہے لیکن اب اے خداوند تو ہمارا باپ
ہے ہم مٹی ہین اور تو ہمارا کمہار ہے الخ ورس ۱۶ باب ۳۲ خروج مین ہے فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ آن لوحہا
مصنوع خدا الخ فارسیہ سنہ ۱۸۴۵ آن لوحہا عمل خدا بود الخ اسیجا سے سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے ورس ۲۱
باب ۳ پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ء اور یہواہ خدانے آدم اور اوسکی جورو کے لیئے چمڑے کی کرتی
بنائے اور اونہین پہرائے اسیجا سے درزی پن نکلتا ہے ورس ۱۷ باب ۳۰ یرمیا مین ہے تیرے
گہاؤن سے تجہے چنگا کرونگا اسیجا سے جراحی نکلتی ہے ورس ۲۰ باب ۷ اشعیا کا یون ہے اوسی
روز خداوند اوس استرہ سے جو نہر کے پار سے کرایہ لیا جائیگا یعنے آرام کے بادشاہ سے سر اور پاؤن
کے بال مونڈیگا اور ڈاڑہی بہی اوڑ جائیگی اسیجا سے نائی پن سمجہا جاتا ہے ورس ۲۱ باب ۲۹ اور ورس ۲۲
باب ۳ پیدایش سے جو نقل ان دونون کی اوپر گذری دائی پن نکلتا ہے ورس ۶ باب ۳۴ اشعیا مین
ہے خداوند کی تلوار لہو سے بہری ہے وہ چربی اور برون اور بکرون کے لہو اور مینڈہون کی گردنون
کی چربی سے چکنا گئی الخ یہان سے قصاب پن نکلتا ہے ورس ۱۵ باب ۴۱ اشعیا کا یون ہے فارسیہ
سنہ ۱۸۴۵ اینک من ترا چوب خرمن کوب جدید و تیز و دندانہ دار سے سازم کہ کوہ ہا را کوفتہ ریزہ ریزہ نمائی
و تل ہا را مثل کاہ بن خواہی گردانید ہندیہ سنہ ۱۸۴۳ دیکہہ مین تجہے دانی کی ایک تیز اور نئی گاڑی کو
جسکے بہت دانت ہون بناؤنگا تو پہاڑون کو داویگا اور چور چار کریگا اور ٹیلونکو بہس کی مانند بناویگا

باغبان ۔ معمار ۔ کمہار ۔ سنگتراش ۔ خیاط ۔ جراح ۔ حجام ۔ دائی ۔ قصاب ۔ کسان

اس سے کسان پن سمجہا جاتا ہے ورس ۸ باب ۲ یوئیل مین قول خدا تعالے کا یون ہے اور تمہارے
بیٹے بیٹیون کو بہی بنی یہوداہ کے ہاتہہ بیچونگا الخ یہان خدا تعالے سوداگر بنتے ہین ورس ۱۳ باب ۱۲
اشعیا مین ہی فارسیہ شستہ ۳۱ وہمگی اولادتو ازخداوند تعلیم خواہند یافت الخ فارسیہ شستہ ۱۵ وہمگی فرزندانت
از خداوند متعلم شدہ الخ یہان خدا استاد ومعلم ہین ورس ۲۴ باب ۳۲ پیدایش کا یون ہے اور یعقوب اکیلا
رہ گیا اور وہان پو پہٹنے تک ایک شخص اوس سے کشتی لڑا کیا انتہے اور یہہ موافق ورس ۲۸ و ۳۰
اوسی باب کے خدا تہا پس یہان سے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا ورس ۱۳ و ۱۴ باب ۱۳ یرمیا سے کہ
نقل اونکی اوپر گذری جلا دہونا خدا کا سمجہا جاتا ہے اور اسیطرح اور ورسون سے مثل صفات مذکورہ
کے اور صفات خدا کی سمجہی جاتی ہین ۶۶ ورس ۹ باب ۲۲ کتاب سموئیل کا یون ہے اوسکے
نتہنون سے ایک دہوان اوٹہا اور اوسکے موہنہ سے آگ نکل کے کہا گئی کہ جس سے کوئلے دہک
گئے اور ورس ۱۰ باب ۳۷ ایوب کا یون ہے خدا کے دم سے یخ ہوتا ہے اور لہراتا پانی جم جاتا ہے
اول سے دم خدا کا دہوان اور دوسرے سے بہت ہی سرد سمجہا جاتا ہے ۶۷ ورس ۱۲
باب ۵ ہوسیع کا یون ہے اسلئے مین افرائیم کے لئے دیمک اور یہوداہ کے گہرانے کے لئے کیڑے
کی مانند ہونگا اور ورس ۷ باب ۱۳ ہوسیع مین ہے اسلئے مین اونکے لئے شیر ببر کی مانند ہونگا
چیتے کی طرح گہات مین لگا رہونگا دیکہو کبہی خدا دیمک اور کیڑا اور کبہی شیر ببر اور چیتا ہے ۶۸
ورس ۱۰ باب ۳ نوحہ یرمیا کا یون ہے وہ میرے لئے ایسا ہوا جیسا ریچہہ کمین مین اور
اور شیر ببر جیسکے گہات مین بیٹہتا ہے اور ورس ۱۱ باب ۴۰ اشعیا مین ہے وہ چوپان کی مانند اپنا
گلہ چراویگا دیکہو کبہی خدا ریچہہ اور شیر ببر کی مانند گہات مین اور کبہی گڈریہ کی مانند گلہ چرانے والا ہے
۶۹ ورس ۳ باب ۱۵ خروج مین ہے خداوند صاحب جنگ ہے اور ورس ۲۰ باب ۱۳ نامہ عبرانیون
مین ہے سلامتی کا خدا دیکہو کبہی جنگی کہلاتا ہے اور کبہی صلح والا ۷۰ ورس ۷ باب ۴ نامہ
اول یوحنا مین ہے خدا محبت ہے اور ورس ۵ باب ۲۱ یرمیا مین قول خدا کا یون ہے اور مین آپ
تمہارے ساتہہ بالادستی اور قوت بازو سے لڑونگا ہان غصہ سے اور غضب سے اور بڑے قہر سے

دیکہو کبہی عین محبت اور کبہی سراسر غصہ اور غضب ہے ورس ۱۵ باب ۲۱ کتاب استثنا مین یون
ہے اور اگر کسیکی دو جوروان ہون کہ ایک محبوب اور دوسری مبغوض ہو الخ اور ورس ۲۷ باب
۹ یوشع کا یون ہے اور یوشع نے اوسیدن مقرر کیا کہ وے جماعت کے لئے اور خداوند کے مذبح
کے لئے اوسجگہ جسے وہ پسند فرمائیگا ہیزم کشی اور آب کشی کیا کرین آور باب ۵۶ اشعیا مین ہے
ہم کیونکہ خداوند یون کہتا ہے کہ وے خواجہ سرا جو میرے سبتون کو مانتے ہین اور اون کامون
کو جو میرے پسند ہین اختیار کرتے ہین الخ ہین اونہین کو اپنے گہر مین اور اپنی چار دیواری کے اندر
ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونہین ابدی نام دونگا جو
مٹا نجائیگا آور ورس ۲۵ باب اول نامہ اول کرنتہیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ خدا کا احمقانہ کام
آدمیون سے عاقل تر ہندیہ ۱۸۴۱ خدا کی بیوقوفی آدمیونکی حکمت پر غالب ہے آور ورس ۹ باب ۱۴
حزقیئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۳ اور وہ نبی جو فریفتہ ہوے اور بات بولے تو مین خداوند نے اوس
نبی کو فریفتہ کیا فارسیہ ۱۸۳۸ اوہرگاہ پیغمبر در گفتن چیزے فریفتہ شدہ باشد منکہ خداوندم پیغمبر را
فریفتہ ام عربیہ ۱۸۳۱ والنبی اذا ضل وتکلم بکلام فانا الرب اضللت ذلک النبی آن ورسون کے
موافق خدا دو جوروان کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی مین لینے والا اور خواجہ سرا لوگونکا
پسند کرنیوالا اور عیاذا باللہ احمق و بیوقوف اور اپنے نبیونکو فریب دینے والا نکلتا ہے جان
کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے لکہتا ہے کہ یہہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل ظالم جہوٹا احمق
فریبیا جابر ہی نہین بلکہ وہ ایک آگ جلانے والی بہی ہے جیسا پولوس ورس ۲۹ باب ۱۲
نامہ عبرانیونمین لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اور ۱۸۴۲ ہمارا خدا بہسم کرنیوالی آگ ہے انتہی اور ایسے
خدا کے ہاتہونمین پڑنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس ورس ۳۱ باب ۱۰ نامہ عبرانیون مین
لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۴۲ زندہ خدا کے ہاتہہ مین پڑنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے خدا سے جتنی جلدی
آزادی حاصل ہوسکے اوتنی ہی جلدی حاصل کرنی چاہئے اسلئے جب اوسنے اپنے اکلوتے بیٹے
کو بہی نہ بچایا تو اوس سے اور کوئی کیا کرم اور رحم کی امید رکہے اور یہہ خدا جسکو بیبل کتا بین خدا

خدا کا احمقانہ کام

خدا کا فریفتہ کرنا نبیون کا

خدا آگ ہے

تنبیہ عہد عتیق کی بابت

بتلاتی ہین قابل بہروسے کرنے کے نہین بلکہ ایک بیٹے بہکانے چیز جامع ضدون اور وہمون
کی ہے کہ اپنے پیغمبرون کو بہی فریب دیکے اپنے دیکہو ان کتابون کے دیکہنے سے بعضے مسیحیونکی
نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بیزار ہوکر پکے ملحد بن گئے اور خدا کی جناب مین حد سے
بڑہے پس پادریون کے مطاعن کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہین ہم کیا شکایت
کرین کہ اونسے پہلے ملحدون نے خدا کی ذات پر عہد عتیق اور جدید ہی کی کتابون سے اپنے زعم
مین سند پکڑکے بہت بڑہ بڑہ کے طعن کئے ہین **تنبیہہ** مقدمہ اور دونون۔۔ مقصدون
کے ملاحظہ سے کئی باتین ظاہر ہوتی ہین اول یہہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر
کی نہین کہ عہد عتیق کی کتابین جنکی طرف منسوب ہین اونہین کی تصنیف ہین بلکہ اکثر کتابون مین
بعض بعض فقرے اور عبارتین دلیل قطعی اس امر کی ہین کہ مصنف اونکے وہ شخص نہین اور
اون فقرون اور عبارتون مین سلفاً اور خلفاً جمہور مسیحیونکو کوئی عذر سوا اسکے نہین کہ کسی
نے پیچہے سے ملا دئے ہونگے اور انمکون سے بعضے فقرونکو کہتے ہین کہ کسی نبی نے الحاق کر دئے
ہونگے حالانکہ یہہ بات محض بے سند اور صرف ایک اٹکل ہے کہ لاچاری کے سبب انکی تقریر
اور تحریر مین آتی ہے کسی نبی نے یہہ بات اپنی کتاب مین نہین لکہی ہے کہ فلانی عبارت فلانی
کتاب مین ہے یا فلانے نبی نے الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر مین بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہارن صاحب وغیرہ بعض فقرات مین باعتبار ظن اور گمان کے کہتے ہین کہ شاید فلانے شخص نے
ملا دئے ہون گے اور غضب یہہ ہے کہ پادری لوگ بہکانے عوام کے لئے اپنے رسالونمین اسی
اٹکل اور گمان کو سند گنتے ہین اور لکہتے ہین کہ کتب اسناد مین بادلہ قطعیہ ثابت ہوا ہے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا انہین لوگونکا کام ہے اور اٹکل کو قیاس کہتے
ہین نہ سند اور جب بابون اور سطرون اور جملونکا الحاق ان کتابون مین ان کے اقرار کے موافق
ثابت ہوا اور سوائے گمان غالب کے کچہہ انسے نہوسکا پس اب وے کتابین سب کی سب تصنیف
شخصون منسوب الیہم کی کسطرح مانی جاوین بلک اس صورت مین ایسا دعولے بیہودہ کرنا

انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہہ ہے کہ اگر بالفرض ہم تسلیم کرلین کہ یہہ کتابین تصنیف اونہین
شخصون منسوب الیہم کی ہین تو بہی غفلت یا شرارت اہل کتاب سے بہت کچہہ انمین الحاق ہوگیا
ہے کہ بعض جا جو الحاق صریح تہا ایسے لوگ بہی لاچار ہوکر مقر ہوے اور گمان سے واہی تباہی کہنے
لگے کہ کاتب یا کسی نبی نے کیا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اوسکی نہین بنجاتے دیکہو کتاب مشاہدات اور کتاب چہوٹی پیدائش اور کتاب معراج اور
کتاب الاسرار اور کتاب ٹسٹمنٹ اور کتاب الاقرار کو موسی علیہ السلام کیطرف منسوب تہین اور پولوس
اور یہودا اور مشائخ مسیحیون نے بعض ان کتب سے سند بہی پکڑی ہے باوجود اسکے اب عیسائی
اونکو جعلی سمجہتے ہین اور اسیطرح چوتہی کتاب عزرا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب مشاہدات اشعیا
اور چند ملفوظات حبقوق اور زبور سلیمان کو جعلی اور جہوٹی تبلاتے ہین نہ تصنیف موسی اور عزرا
اور اشعیا اور حبقوق اور سلیمان علیہم السلام کی جنکی طرف وے کتابین منسوب ہین اور تیسری کتاب
عزرا کو باوجودیکہ کلیسہ گریک اب تک اوسکو مقدس اور الہامی مانتا ہے حضرات رومن کاتلک اور فرقہ
پروٹسٹنٹ اوسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہوگیا ہے الہامی نہین مانتے مگر تعجب یہہ ہے
کہ انکے اقرار کے موافق انکی کتابون واجب التسلیم مین بہی الحاق اور غلطیان ہین اونکو ماننا اور
اسکو رد کرنا ایک نیا انصاف ہے شاید جو اسکی طرف کچہہ بڑی غرض نہتہی اور اونکی طرف
بڑی غرض متعلق تہی تو ظاہر ہین اونکی تسلیم اور اسکا انکار موافق حکمت کے ٹہیرا دوسرے یہہ کہ
تحریف ان کتابون مین بواسطے اون خرابیون کے جو مقدمہ کی فصل ٣ مین بیان ہوئی ہین
بہت آسان اور ممکن تہی تیسرے یہہ کہ تینون نسخون توریت کا اختلاف اور اسیطرح عبری اور یونانی
اور پرانے ترجمون عہد عتیق کی کتابون کے نسخونکا اختلاف اوس حد سے کہ بعضی جا علماء اہل کتاب
کو بہی گنجایش تاویل قوی یا ضعیف کی نہین ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے چوتہی یہہ کہ ان کتابون
کے بہت مواضع مین اونکے مفسر اور علماء محقق بہی لاچار ہوکر کوئی چارا سوائے اقرار تحریف کے
نہین دیکہتے اور تحریف انمین زیادتی اور کمی اور تبدیل کے ساتہہ یقینی ہے اور یہہ کچہہ جائے التعجب نہین

جواب دوسری

جواب تیسری

جواب چوتہی

کہ غفلت اور شرارت یہود سے جسقدر ہوتا تہوڑا تہا دیکہو جہان بہت سی کتابین الہامی اونکی غفلت
اور شرارت سے گم ہوجاوین تو گم ہونا جملے اور لفظونکا کیا عجب پس ان اختلافون نے اہل کتاب
خصوصًا عیسائیون کو ایسا گہبرایا کہ تین ۳ تہوک ہوگئی سلف عیسائیون نے ترجمہ یونانی کو صحیح ٹہیرالیا
اور وہی اونمین عہد حوارین سے پندرہ سو برس ۱۵۰۰ تک سندی رہا اور اسیکا حوالہ دیتے تہے اور
اسی سے تمسک پکڑتے تہے اور اوسوقت تک کلیسہ یونانی اور لاطینی مین واجب التسلیم تہا اور
ان دونون کلیسون مین یہی پڑہا جاتا تہا اور کلیسہ یونانی اسیکو مقدس کتاب جانتا تہا اور آج تک
بہی اونکے گرجامین اور اسیطرح اور کلیسون مشرقیہ مین وہی پڑہایا جاتا ہے اور آگسٹائن جو
بہت بڑا عالم محقق اور مفسر عیسائی گذرا ہے کہتا ہے کہ یہودیون نے بلاشبہ تاریخون واردات
مندرجۂ عہد عتیق مین نسخۂ عبری کے اندر واسطے دشمنی دین مسیحی اور غیر معتبر کرنے ترجمہ یونانی
کے تحریف کی ہے انتہٰی اور قدماء مسیحی کہتے تہے کہ یہہ تحریف قریب سنہ ۱۳۰ عیسوی کے اونسے سرزد ہوئی
آدریوسی بیس اپنی تاریخ کتاب چوتہی کے باب اٹہارویں مین لکہتا ہے کہ جسٹن نے مباحثۂ طریفون
یہودی مین کئی پیشین گوئیان ذکر کرکے دعوٰی کیا ہے کہ یہود نے انکو کتاب سے نکال ڈالا ہے
انتہٰی دیکہو اگر جسٹن شہید سچا ہے تو موافق اوسکے یقینًا یہود نے اون پیشین گوئیون کو عبری سے
نکال ڈالا ہے اور تحریف مین اب کیا کلام ہے اور اگر جہوٹا ہے تو یہہ پیشواے مسیحیونکا جو بہت معتبر
سلف مین گنا جاتا ہے کتنا بڑا محرّف تہا کہ اپنے دعوے کے اثبات کے لئے اپنی طرف سے
پیشین گوئیان گہڑکے اونکو کلام اللہ اور الہامی کتابون کی عبارت تبلاتا تہا اور جب سلف تمیز
معتبر بزرگونکا یہہ حال ہو تو اب انکے خلف کو جو حال مین موجود ہین کیا سمجہین اور ہارن صاحب
اپنی تفسیر کی جلد چوتہی ۴ کے صفحہ ۶۲ مین لکہتا ہے کہ جسٹن شہید اپنی کتاب مباحثہ مین جو طریفون
یہودی سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فصح کا کہانا ہمارے خداوند
نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہو
گے اور اوسپر ایمان لاؤ گے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤ گے اور اوسکا

وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکی ہنسائی کا سبب ہوگے اور اس فقرے کو یہودیون نے عبری سے
نکال ڈالا ہے اور وائی ٹیکر حامی قول جسٹن شہید کے ہوکے لکہتا ہے کہ غالبا یہہ فقرات باب چہٹے
کتاب عزرا مین بابین ورس ۲۰ و ۲۱ کے ہوگا اور ڈاکٹر آسنے کلارک نے قول جسٹن شہید کی تصدیق
کی ہے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے مقدمہ مین صفحہ ۱۷ و ۱۸ النسخہ منطبعہ ۱۸۴۱ مین
لکہتا ہے کہ ڈاکٹر ہمفری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۷۸ مین لکہتا ہے کہ یہودیون کے وہم نے
(عہد عتیق کی کتابون کو) کئی جا ایسا خراب (یعنے محرف) کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکو سہولت سے
معلوم کرسکتا ہے پہر لکہتا ہے کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح بگاڑ ڈالا ہے
پہر لکہتا ہے کہ ایک دوسرا پروٹسٹنٹ کہتا ہے کہ پرانے مترجم نے ایک طور پر پڑہا ہے اور اب
یہودی اوسکو اور طرح پڑہتے ہین اور ہمارے نزدیک خطا کی نسبت یہود کے کاتبون اور اونکے
ایمان کی طرف کرنی قوی اور بہتر ہے اس سے کہ اوسکو پرانے مترجم کی جہالت اور سستی کیطرف نسبت
کرین اسلئے کہ یہودی لوگ قبل اور بعد مسیح کے حفاظت زبور کی بہ نسبت اپنے راگون کے کم کرتے
تہے اور صفحہ ۲۸۲ جلد ۳ کتاب واٹس مین جو منطبعہ ۱۸۹۱ کی ہے یون واقع ہے کہ مدت ہوئی کہ
ارجن ملحد اُن اختلافون کی شکایت کرتا تہا اور انکو مختلف سببونکی طرف نسبت کرتا تہا مثل تغافلی اور
بدذاتی اور بیباکی کاتبون کی اور جیروم کہتا ہے کہ جب اوسنے عہد جدید کے ترجمہ کرنیکے لئے اور
نسخون کو جو اوسکے پاس تہے ملایا بڑا اختلاف پایا اور اسیطرح انکے اور علماء کے بہی اقوال ہین
بہرحال یہہ لوگ عبری کے محرف ہونے کے قائل تہے اور یہودیونکو الزام تحریف کا دیتے تہے اور
اونکے موافق رومن کاتلک اب تک کہتے ہین پس اونکے نزدیک عبری اور سامری دونون سب ابتدا
اور محرف تہین اور ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کنی کاٹ سامری کو صحیح کہتے تہے اور الزام تحریف کا یہود
کو دیتے تہے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی جس جا مخالفت قوی رکہتی ہین محرف ہین اور
اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کا عبری کا دم بہرکے اوسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اوسکو قوی
قوی موضع مخالفت مین یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجود اسکے پہر بہی عبری کے

اکثر مواضع مین ایسے لاچار ہوتے ہین کہ تحریف کا اقرار اونکو کرنا پڑتا ہے جیسے مفصل تصریح اونکی
مفسرون کی اوپر گذری اب حال دیانت صاحب میزان الحق کا دیکھو کہ پہلے باب کی تیسری فصل
مین بہکانے عوام کے لئے کیسی تقریرین لاطائل کرتے ہین کہ وہی اولٹ کر سب علماء مسیحی پر پڑتی
ہین اور انشاء اللہ تعرض اونکا مقصد تیسرے کے آخر مین ہوگا اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانون
کے ساتھہ خصوصیت نہین رکھتا اور اونکے دعوے پر ایک شبہ ضعیف کی بھی اہل کتاب کو گنجائش
نہین چہ جاے قوی کی اور یہود کی بددیانتی سے تحریف لفظی قصدی کچھہ عجب نہین بلکہ دونون
طرح کی تحریف اونکی بمنزلہ شیوہ غریزی کے ہے مگر بعض جا چل گئے اور بعض جا نہین اور فیلبس کوادنو السیر
راہب اپنی کتاب خیالات مین جو جواب رسالہ احمد شریف بن زین العابدین اصفہانی کا ہے اور
سنہ ۱۶۴۹ء مین چھپی ہے چھٹی فصل کے اندر لکھتا ہے کہ نسخہ فصاحیہ مین بہت ہی تحریف پائی جاتی ہے
خصوصًا کتاب امثال سلیمان مین اور ربی اقیلا نے جو انکلیس کرکے مشہور ہے توریت تمام کو
نقل کیا ہے اور اسیطرح ربی یوناتن بن عزیال نے کتاب یوشع اور کتاب القضات اور کتاب
السلاطین اور کتاب اشعیا اور باقی کتابون انبیا کو نقل کیا ہے اور ربی یوسف اعمی نے زبور
اور کتاب ایوب اور استیر اور کتابون سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف کی ہے اور
ہم نصرانیون نے اونکی ان کتابونکو محافظت سے رکھا ہے تاکہ یہودیونکو الزام تحریف کا دین اور ہم
اونکے اباطیل کو نہین مانتے دیکھو موافق اقرار اس راہب کے ان عالمون یہود نے اپنی طرف
سے تو قصور نکیا تھا مگر اس دفعہ کی پہلی ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو

ترجمہ سپٹواجنٹ کا بیان

پندرہ سو برس تک مسیحیونین واجب التسلیم رہا اور دو نسخون پرانے کے جنکو قدکس واطیکانوس اور
قدکس الکسندرینوش کہتے ہین اور پادری لوگ بہکانے عوام کے لیے اونکا ذکر اپنی کتابون میز
کیا کرتے ہین بیان پر ختم کردیتے ہین اور دونون فرقون کاتلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابون سے
نقل کرتے ہین ہارن صاحب جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفسیر کی
جلد دوسری مین لکھتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ترجمہ یونانی جسکو سپٹواجنٹ یا الگ مذ[illegible]

یہی کہتے ہین بہت ہی پرانا ہے اور یہود اور قدمار عیسائیون مین بہت معتبر تہا اور ہمیشہ یہود
اور عیسائیون کے معبدخانون مین پڑہا جاتا تہا اسی لئے مشایخ عیسائیون نے کیا لاطینی اور
کیا یونانی اوسیکا حوالا لیا ہے اور اور زبانون ہین سب وے ترجمے جنکو کلیسۂ عیسائی نے جاری
رکہا ہے سوائے ترجمہ سریک کے مثل ترجمۂ عربی اور ارمنی اور اتہیوپک اور کاپٹک اور پرانی اٹالک
اور اوس لاطینی کے جو قبل جیروم کے مستعمل تہا اسی ترجمے سے کئے گئے ہین اور آج کے دن
تک کلیسیہ یونانی اور اور کلیسون مشرقیہ مین صرف یہی ترجمہ سپٹواجنٹ پڑہا جاتا ہے اور بہت
سی بے تحقیق باتین بابت تاریخ اس ترجمہ کے مشہور ہین بعضے کہتے ہین کہ اوسکو مختلف آدمیون
نے مختلف زمانے مین کیا ہے اور بعضے اوسکو بمنزلہ ایک معجزے کے جانتے ہین اور انہین کئی

پہلی روایت

روایتین ہین اول روایت یہہ کہ بطلیموس ثانی بادشاہ مصر نے دو سردار اپنے یروشالم کو بہیجے
اور وہان سے یہود کے بہتر عالمونکو جو عبرانی اور یونانی زبان سے واقفیت رکہتے تہے بلواکر جزیرہ
فاروس مین رکہا اور اس ترجمہ کرنیکا حکم دیا اور یہہ عالم اولاً جدا جدا ترجمہ کرتے تہے پہر آپسمین
مقابلہ کرکے خوب بحث کے بعد ایک بات صحیح ٹہیرا لیتے تہے اوسکے بعد دمی ٹریوس داروغہ
کتب خانہ بطلیموس کو لکہوا دیتے تہے اور اونہون نے باوجود اس تحقیق کے بہتر روز مین
سارے ترجمے سے فراغت پائی اور یہہ روایت موافق نامہ آرس ٹیس کے ہے مگر اوس نامہ
کی سچائی پر بڑی گفتگو ہے لیکن صورت جعلی ہونے مین بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسیفس مورخ
نے بہی اپنی تاریخ مین اسکا ذکر کیا ہے اور قبل سترہوین اٹہاروین صدی کے اوس نامہ کی
سچائی پر گفتگو نتہی مگر سترہوین اٹہارہوین صدی مین اوسکی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور اب
ہمارے جمہور علمار کا اتفاق اوسکے جعلی ہونے پر ہے دوسری روایت جو کہ وہ ہے جو فلو

دوسری روایت

یہودی نے کی ہے کہ یہ عالم جب جزیرہ فاروس مین گئے ہر ایک نے اول جدا جدا پورا سب
کتابونکا ترجمہ کیا اور تمام ہونے کے بعد سب نے اپنے ترجمونکو ملایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنیً
موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا بہی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس

تیسری روایت

کی تائید سے موافق الہام کے لکہا تہا اور لکہتا ہے کہ اوس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے
یہودیون مین بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایکدن مقرر ہے کہ اوسمین ہرسال جزیرہ فاروس مین
جمع ہوکر عید کرتے ہین اور تیسری روایت جسٹن شہید کی جو موافق فائو کے ہے مگر اوسمین یون
ہے کہ یہود کے ستر عالمون کو ستر مکانون مین علیحدہ علیحدہ بند کیا تہا اور اونہون نے علیحدہ علیحدہ
ترجمہ کیا اور اوسکے بعد جب سب نے ترجمون کو ملایا تو سب لفظاً لفظاً حرفاً حرفاً موافق نکلے اور
کہتا ہے کہ اون ستر مکانون کے نشان میرے عہد تک موجود ہین اور یہہ جسٹن کا بیان بڑی
مخالفت ارس ٹیس کے بیان سے رکہتا ہے کیونکہ اسکے موافق ہر ایک نے سارا ترجمہ اولاً
علیحدہ علیحدہ کیا پہر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجمون کو موافق پایا اور ارس ٹیس کے موافق
ہر روز سب اول ترجمہ جدا جدا کرکے پہر مقابلہ کرتے تہے اور بحث کرکے ایک بات صحیح ٹہیرا کے
ڈمی ٹریوس کو لکہوا دیتے تہے اور اپی فانیس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی کہ بہتر عالمون
سے دو دو کو چہتیس ۳۶ مکانون مین بند کیا تہا اور ایک ایک نقل نویس ہر مکان مین اونکے لیے متعین تہا اور
ہر مکان مین دو دو اول علیحدہ علیحدہ ترجمہ کرتے تہے پہر آپسمین مقابلہ اور بحث کرکے اوس نقل نویس کو لکہوا دیتے تہے اسطرح
۳۶ ترجمے علیحدہ علیحدہ تیار ہوے اور بعد تیار ہونیکے جب اون ۳۶ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً لفظاً اور حرفاً حرفاً سب کے
موافق نکلے تو اسکے موافق چہتیس ۳۶ ترجمے الہامی نکلے اور اس انبار کذب مین ایک سچ دبا ہوا ہے جو آسانی سے تحقیق
نہین ہو سکتا پس ہمکو جائز ہے کہ ان روایتون سے ایک روایت کیطرف بہی التفات نکرین اور ہماری نزدیک
حق اس ترجمہ مشہور مین یہہ بات ہے کہ دو سو پچاسی ۲۸۵ یا دو سو چہاسی برس قبل ولادت مسیح کے یہہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیون
نے بدون حکم کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت کے لیئے یہہ ایک دلیل
کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکہنے والون نے بہت فقرون مین حوالہ اسی ترجمہ کا دیا ہے
اور سب قدما اور مشائخ نے جو ارجن اور جیروم کے سوا سب عبری سے ناواقف تہے انہین الہامی
لکہنے والونکی پیروی کی ہے اور اگرچہ یہہ لوگ دین کے مقدمہ مین بہت ہی گرمجوش تہے مگر تب
بہی اونہون نے اصل عبری زبان الہامی کتابون کی نہین سیکہی ہے اور اسی ترجمہ پر راضی

رہے اور تمام اپنے مطلبون مین اسکو بالکل کافی سمجہا اور کلیسہ یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تہا اور
قدر کرتا تہا اور کرینا اسٹم اور تہیوڈورڈ نے اسکی تفسیر لکہی ہے اور اتہانیسیش اور نے زی
ان زن اور ہیلرل نے اسی سے مضمون اور مدعا لیا ہے اور اسی چشمہ سے کلیسہ لاٹن نے بہی دو
طرح سے ایک لہر لی ہے اول یہہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہہ کہ اوسنے یونانی مرشدون کے کلامونکو پڑہا ہے اور بعد گذرنے زمانے سائی پرن اور امبروس
اور اگسٹائن اور گریگری کے یہہ ترجمہ علمار متکلمین کے بہی ہاتہہ مین تہا کہ اسی روشنی سے کار اپنا جاری
رکہتے تہے اور یہی ترجمہ کلیسہ یونانی اور لاٹن مین پندرہ سو برس تک پڑہا جاتا تہا اور بیان کیا
جاتا تہا اور سند لیا جاتا تہا اور اول صدی تک یہود کے معبد خانونمین بہی سند تہا مگر جب عیسائی
اونپر اس ترجمے سے دلیل پکڑنے لگے اوسپر اونہون نے زبان درازی کی کہ یہہ ترجمہ موافق متن عبری
کے نہین اور دوسری صدی کے شروع مین بہت سے فقرے اس سے نکالنے شروع کئے اور
آخر اسکو چہوڑ کر ترجمہ اکوئلا کا اختیار کیا اور جب کثرت سے یہود مین اول صدی تک اور عیسائیون
مین مدت تک مستعمل تہا تو اوسکی نقلین کثرت سے پہیلتی جاتی تہی اور اونمین غلطیان بسبب
تبدیل کے جو یہود نے قصدا کی تہی اور اسیطرح بہت غلطیان بسبب غلطی کاتبون کے اور بسبب
داخل ہونے حاشیہ اور شرح کے متن مین ظہور مین آئین تہین اوسپر سنہ ۲۳۱ع مین ارجن نے بڑی محنت
سے اوسکو عبری سے تطبیق دینی اور نظر ثانی کرنا شروع کیا اور معلوم نہین کہ کے برس مین اوسکو تمام
کیا اور اوسنے جس مقام مین تبدیل کی یہہ علامتین شناخت کے لیے مقرر کین اسطور پر کہ جہان
کوئی فقرہ ایسا تہا کہ وہ اس ترجمہ مین تہا اور عبری مین نہتہا اوسپر ایسا نشان ÷ معہ ایسے دو نقطون
کے : کیا اور اسیطرح اون الفاظ پر بہی جو مترجمون نے اونکو توضیح وغیرہ کے لیے بڑہایا تہا
یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجمون مین تہا اور اس ترجمہ مین نہتہا اور اوسے لیکر اسمین بڑہایا تہا
وہان ایسا نشان ※ معہ دو ایسے ٹیڑے نقطون کے کیا اور سنٹ جیروم کہتا ہے کہ وہ ان فقرونکو
غالبًا ترجمہ تہیوڈوشن سے اور بہت جا ترجمہ اکوئلا سے اور کہین کہین ترجمہ سمیکس سے لیتا تہا

اور کبھی دو سے اور کبھی تینون سے بہی لیتا تہا اور مترجم کے نام کا اول حرف شناخت کے لیے لکہدیتا
تہا اور اس ترجمہ کی کتاب دانیال کو غلط سمجھہ کر نکالکے اوسکی جاے ترجمہ تہیوڈوشن سے اس کتاب
کو لیکر رکہدیا تہا اور جہان اس ترجمہ مین کچہہ اغلاق تہا اوسپر یہہ نشان ÷ اول لگا کرکے اور ترجمے سے
صحیح کرکے اوسپر وہ نشان دوم بنا دیتا تہا اور اوسنے دو نشان اور بہی کئے تہے جو علمار کا اون مین
بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لئے تہے ڈاکٹر اوڈن بہ تقلید موٹ فاکن کے کہتا ہے کہ وے
نشان زیادتی صحت اور درستی عبارت کی تہی اور یہہ کتاب ارجن کی پچاس برس ایک گوشہ مین
شہر صور کے اندر پڑی رہی غالبًا سبب اوسکا یہہ تہا کہ وہ جو چالیس پچاس جلد کی تہی ہر کسیکو قدرت
اوسکی نقل کی نہتی اور شاید وہان ہی پڑے پڑے ضائع ہو جاتی اگر یوسی بیس اور پمفلس اوسکو
کتب خانہ سیزریا مین جہان اوسکو جیروم نے چوتہی صدی مین دیکہا لا کر نر کہتے مگر معلوم نہین
کہ بعد اوسکے وہ کتاب کب گم ہوئی شاید جب مسلمانون نے سنہ ۶۵۳ء مین اوس شہر کو فتح کیا تہا اوسوقت
ضائع ہوئی ہوگی اور عنقریب سنہ ۳۰۰ء کے بسبب غلطی کاتبون کے نظر ثانی کے احتیاج ہوئی اوسپر
یوسی بیس اور پمفلس نے ہگسیپلا کتاب ارجن پر نظر ثانی کی اور انکا نسخہ صحیح کیا ہوا کچہہ کتب خانہ
فلسطین ہی مین نہین بلکہ عنقریب سب کتب خانون کے رکہا گیا اور بار بار کی نقلون سے دو چار
ہی برس مین علامتین ارجن کی ایسی پلٹ گئین کہ فائدہ کی نرہین اور آخر کو چہوڑ دی گئین اور
اس چہوڑ دینے نے بڑی قباحت بڑہائی اور جیروم کے وقت مین بہی یہہ بات کہ کسقدر اوسمین ترجمہ اصل اور کسقدر اصلاح
ارجن کی ہے معلوم ہو جانی بڑی متعسر تہی اور اب تو اوسکے معلوم ہونے سے بالکل نا امیدی ہے
انتہی ملخصًا اور ایک تاریخ انگریزی مین جو مصنف اوسکا کوئی کاٹلاک ہے اور مطبع چارلس ڈالمین
کے اندر سنہ ۱۸۵۰ء مین دار السلطنت لندن مین چہپی ہے لکہا ہے کہ یہودیون اسکندریہ کے رہنے
والون سے ستر عالمون نے بحکم بادشاہ بطلیموس کے یہہ ترجمہ عبری سے یونانی مین کیا تہا منجملہ
اسکے پانچ کتابون موسی علیہ السلام کا ترجمہ قریب سنہ ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور
باقی کتابونکا ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتون مین ہوا اور یہودیون فلسطین نے اول تو اوسکو پسند کیا تہا مگر

جب عیسائی اونکی مخالفت مین اوس سے سند پکڑنے لگے تب اوہنون نے دوسری صدی کے
شروع مین اوسپر طعن کرنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ یہہ ترجمہ عبری کے مواقق نہین ہے اور اِس
ترجمہ مین بہت غلطیان بعضی سہو کاتب سے اور بقول ڈاکٹر کینی کاٹ کے بعضی قصدًا شرارت کا تہولن
سے پائی جاتی ہین اور جَن کہتا ہے کہ یہہ بسبب اختلاف نسخون عبری کے ہے جو ترجمے ہونیکے
بعد اون نسخون مین وہ اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیون مین معدوم
ہوگئی تہی اور وے اپنی کتابون سے بغیر ترجمون کے فائدہ نہین اوٹہا سکتے تہے جیساکہ ولیم
کارپنٹر کہتے ہین اور ترجمہ یونانی اونکے ہر ایک معبدخانے سے نکالا گیا تہا تو اوسکے عوض مین
اور تین ترجمے شروع ہوئے اوّل ترجمہ ایکوئلا کا جو ۱۲۹ء مین ہوا اور یہہ شخص عیسائی
ہوکے پہر یہودی ہوگیا تہا اور ازراہ حقارت کے اپنا ترجمہ عیسائیون کو دیدیا تہا اور دوسرا ترجمہ
تہیوڈوشن کا جو ۱۷۵ء مین ہوا تہا اور یہہ شخص افی سسن کا رہنے والا تہا اور اوسکا ترجمہ ترجمہ اوّل
سے تیز اور دلیر تہا اور یہہ اوّل تو مرید ٹی شن ملحد اور پہر مارسین ملحد کا تہا اور آخر مین یہودی
بنگیا تہا تیسرا ترجمہ سیمیکس کا جو ۲۰۰ء مین ہوا اور یہہ شخص پہلے سامری تہا پہر یہودی ہوا اور
اپنے ترجمہ مین یہودیون اور عیسائیون دونون پر چوٹ کرتا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجمون سے
محاورہ مین اچہا ہے اور ان تینون ترجمون والون نے درس ۱۴ باب ساتوین اشعیا مین کنواری
لڑکی کے ساتہہ ترجمہ نہین کیا بلکہ جوان عورت کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور ان ترجمون سے
بہت جا عبارتین ترجمہ سپٹواجنٹ مین داخل ہوگئین ہین اور نقلین بہی اوسکی آپسمین اسقدر
مختلف ہین کہ ایک دوسری سے نہین ملتی تہی اوسوقت ارجن نے کتاب ہکسپلا ۲۳۱ء
مین تیار کی اور اوسمین چہہ خانے کئے اور پہلے خانے مین عبری کو عبری حرفون مین اور دوسرے
خانے مین عبری کو یونانی حرفون مین اور تیسرے خانہ مین ترجمہ ایکوئلا کو اور چوتہے خانے مین
ترجمہ سیمیکس کو اور پانچوین خانہ مین سپٹواجنٹ کو اور چہٹے خانہ مین ترجمہ تہیوڈوشن کو لکہا اور
جہان سپٹواجنٹ مین توضیح کے لئے کوئی لفظ اور ترجمون سے لیکر بڑہایا گیا وہان ایسا نشان *

کیا اور جو لفظ اصل عبری مین نہین تہا اوسپر یہہ نشان کیا † اور یہہ دو نشان ‡ وہ ‡ بہی اونے اپنی کتاب مین بعض بعض جا کیئے تہے لیکن معلوم نہین ہوا کہ اسنے کیا غرض تہی اور قریب سنہ ۳۰۰ عیسوی کے تین شخصون نے پرانے نسخے یونانی پر نظر ثانی کرکے تین نسخے تیار کیئے اول لوشن نے اور یہہ نسخہ قسطنطنیہ سے انطاکیہ تک کلیسون مین مروج تہا دوسرا ہیسیش نے جو اسکندریہ اور اور نواح مصر کے کلیسون مین مروج تہا تیسرا ایپم فلس نے جو فلسطین کے کلیسون مین مروج تہا اور نسخہ لوشن کا ان تینون مین ترجمہ سپٹواجنٹ سے قریب تر تہا اور یہی اچہا تہا اور نسخہ قدکس[له] والٹیکانوس کو جو ایک نقل ترجمہ سپٹواجنٹ کی ہے کارڈنل کرافا صاحب نے اور نسخون سے صحیح کرکے بحکم پوپ سکٹس پنجم کے ۱۵۸۷ع مین چہپوایا اور اس نسخہ مطبوعہ کے دیباچہ مین لکہا کہ یہہ قدکس والٹیکانوس سنہ ۴۰۰ مین لکہا گیا ہے اور سنٹ جیروم کی چہٹی سے جو سیمنا اور فرٹیلا کو لکہی تہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نسخہ قریب تر نسخہ سپٹواجنٹ اور نسخے لوشن کے ہے ولیم کار پنٹر کہتے ہین کہ اول مین اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید پورا تہا مگر اب دونو ناقص ہین اور نسخہ اسکندریا کا جسکا نام قدکس الکسندرینوس ہے بعض کے نزدیک سنہ ۳۹۶ کا اور بعض کے نزدیک سنہ ۴۹۶ کا لکہا ہوا ہے اور گریب صاحب نے پہر اوسکو چہاپا تہا لیکن بُری طور سے کیونکہ اوسنے بعض جا اور نسخون سے عبارت لیکے متن مین داخل کی اور اوسکی عبارت حاشیہ پر رکہی اور یہہ نسخہ اگرچہ اسمین کوئی نشان اورجن کے نشانون سے نہین پایا جاتا لیکن ہکسپلا کے نزدیک تر ہے اور بعض جا مین موافق تہیوڈوشن یا سمیکس کے ہے اور بہت مناسب نسخے ہیسیش کے معلوم ہوتا ہے اور اسی نسخے کو پاٹرک ینگ نے جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تہا سنہ ۱۶۳۳ مین چہاپا تہا اور بہت لفظ اس نسخے سے چہیل ڈالے اور بدل ڈالے ہین چنانچہ یہہ بات آجتک ظاہر ہے کہ یہہ دونون نسخے غلطیون سے پُر ہین اور قریب سنہ ۴۰۰ عیسوی کے بہت سے ترجمے یونانی تہے جو ایکدوسرے سے مختلف تہا اور نسخہ عبری تو بہت ہی خراب یا گم تہا اوسوقت سنٹ جیروم نے اس انبار اختلاف اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہی اور ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین قدکس

[له] اور وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ روم مین محل واٹیکن مین وہ تہا اور قدکس بمعنی کتاب آئین کے ہے تو معنی اسکے یہہ ہین کہ کتاب آئین جو محل واٹیکن مین ہی اور اسی پر کہ قدکس الکسندرینوس کو قیاس کیا چاہیئے یعنی کتاب آئین جو اسکندریہ مین تہی ۱۲ منہ

الکسندرینوش کے بیان حال مین جسکو مصحعین بیل نے سب نسخون سے لمبر اول مین رکھا تھا یون لکھتا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے یہہ نسخہ چار جلدونمین ہے منجملہ اونکے تین جلدون مین عہد عتیق کی چھوٹی اور بعضی کتابین اور چوتھی مین عہد جدید اور نامہ اول کلمینٹ کا کرنتھیونکو اور چھوٹی زبور جو سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی مین اول باب سے درس ۶ باب ۲۵ تک اور انجیل یوحنا مین درس ۵۰ باب ۶ سے درس ۵۲ باب ۸ تک اور نامہ دوم کرنتھیون مین درس ۱۳ باب ۴ سے درس ۷ باب ۱۲ تک غائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ اتہانیسیش کا اور زبور کے بعد ایک فہرست اوسکی جو ہر گھنٹہ مین دن رات سے نماز مین استعمال کیجاوے اور جو دہ دہرم گیت کہ گیارہوان انکا حضرت مریم کی تعریف مین ہے اور کچھہ انکی جھوٹی اور کچھہ انجیل سے بنائی ہوئی ہین اور دلائل یوسیبیس کے زبور دن پر لگے ہین اور اوسکے قانون انجیلون پر اور بعضون نے اوس نسخے کی بہت ہی مدح کی ہے اور بعضون نے بہت تحقیر اور مذمت کی ہے اور بڑے سخت اوسکے دشمنون مین وسٹین سردار معلوم ہوتا ہے اور اوسکے پرانے پن پر گفتگو ہے گریب اور شلز اوسکو اخیر چوتھی صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہین اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے قبل کا نہین ہوسکتا بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتہانیسیش کا نامہ موجود ہے اور اوسکی رائے یہہ ہے کہ یہہ نسخہ آٹھوین صدی کے قبل کا لکھا ہوا نہین اور اوڈن اوسکو دسوین صدیکا اور ڈاکٹر سملر اوسکو ساتوین صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ غالب یہہ ہے کہ چھٹی صدی کے قبل کا لکھا ہوا کوئی نسخہ نہین نہ قدکس الکسندرینوش اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور دوڈ کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتھی صدیکا لکھا ہوا ہے اور اوڈن کہتا ہے کہ نامہ اتہانیسیش کا جھوٹا ہے اور اوسکی زندگی مین بن نہین سکتا اور جو دسوین صدی مین جھوٹ کا بڑا زور تہا تو اوسی صدی مین یہہ نامہ جعلی بھی بنایا گیا ہوگا پہر الاظہار حسب اوسی فرسری جلد مین بیان حال قدکس والٹیکانوس مین جسکو مصحعین بیل نے دوسرے لمبر مین رکھا ہے لکھتا ہے کہ ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو ۱۵۹۰ مین اسی نسخہ سے منقول ہوکر چھپا ہے اوسکے مقدمہ مین مرقوم ہے کہ یہہ نسخہ قبل تین سو ستاسی برس ۳۸۷

مسیحی کے یعنے اخیر چوتہی صدی مین لکہا گیا موٹ فاکن اور پلین چنی پانچوین یا چہٹی صدی کا
اور ڈیوپن ساتوین صدیکا اور ہگ شروع چوتہی صدیکا اور بشپ مارش اخیر پانچوین صدی کا کہتا ہے
اور کسی دو نسخون مین ایسا اختلاف نہین جیسا قدکس الکسندرینوش اور اس نسخہ مین اختلاف ہے
اور اس نسخہ مین عہد عتیق کے اندر چہالیس باب کتاب پیدایش مین اول باب سے چہالیسوین
تک اور ۲۱ زبور یعنے اکیسو پانچوین سے ۱۳۷ تک اور عہد جدید کے اندر نامہ عبرانیون مین ۹ کا
۱۴ باب ۹ سے آخر نامہ تک اور دو نامے تہمتی اور نامہ طیطوس اور نامہ فلیمون اور سب کتاب مشاہدات
یوحنا کی غائب ہین اور پندرہوین صدی مین کتاب مشاہدات یوحنا کے اور آخر نامہ عبرانیونکا
لکہکر اوسکے ساتہہ ملایا گیا ہے اور بہت جگہہ مین جو حرف مٹ اور بگڑ گئے تہے اونکو کسی خبردار ہاتہہ
نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخون سے جہان مختلف دیکہی
تو وہان عبارت اور نسخون سے لیکر اس نسخہ مین داخل کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض
جا دلیری کر کے چاکو سے اوسکے لفظونکو چہیل ڈالا ہے اور جو اس نسخہ مین اور اسیطرح نسخہ اسکندریا
نوس مین کسی جا نشان نشانون مقررہ ارجن سے نہین تو اس سے ڈاکٹر کنی کاٹ نے دلیل پکڑی
ہے کہ یہہ دونون نسخے نہ اصل نسخہ ارجن سے نہ اوسکے اون نقلون سے جو قریب اوسکے زمانے
کے ہوئی تہین لکہی گئی ہین بلکہ بعد مدت کے اون نقلون سے جنمین وے نشان نہ تہے اور وے
نشان نقلون مین لکہنے موقوف ہوگئے تہے انتہی اگرچہ ان دو عالمون کا ملک اور پروٹسٹنٹ کی
تحریر مین کئی چیزین مثل نشانون ارجن کے اوپر جا خلاف ہے مگر تاہم دونون کی تحریر کے ملاحظہ
سے کئی باتین قابل غور کے ہین اول یہہ کہ کوئی سند متصل مسیحی مذہب مین اسکی نہین کہ اس ترجمہ
سیٹواجنٹ کو کن لوگون نے یہودیون مین سے کیا ہے اور محض کئی افسانے جہوٹے اسکے بابت
مشہور ہین کہ خود علما مسیحی اوسکی تکذیب کرتے ہین اور ہارن صاحب سچ کہتا ہے کہ ایک بہی اونمین
سے قابل التفات کے نہین اور اون روایتونکو غیر معتبر سمجہکر اپنا مختار ایک اور قول نیا نکالتا ہے
دوسرے یہہ کہ حواریون کے وقت سے پندرہ ۱۵ سو برس تک یہی ترجمہ سب علما مین سند اور عبری سے

زائد معتبر تہا پس اس صورت مین بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتلک جو یون کہتے ہین کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین
تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت جہالت کی اپنے سب سلف کی طرف کرتے ہین کیونکہ وے اسی
محرف کو مانتے تہے اور کلیسیہ یونانی اور کلیسون شرقیہ مین تو اب بہی مانا جاتا ہے تیسرے یہہ کہ انکے اقرار
کے موافق یہود اوسکو دوسری صدی سے غلط تبلاتے ہین پس دو حال سے خالی نہین کہ اس قول مین
سچے تہے یا جہوٹے اگر سچے تہے تو یہودیون اور عیسائیون دونون پر حیف ہے یہود پر اسلئے کہ کیون اونہون
نے اوس غلط کو قریب چارسو برس کے صدی اول تک اپنے معبدخانون مین رائج کیا تہا اور کیون اوسکو بہت معتبر سمجہا
تہا اور عیسائیون پر اسلئے کہ کیسے جاہل تہے کہ پندرہ سو برس تک اوسکو واجب التسلیم اور ترجمہ حقیقی کلام الٰہی
کا جانا ظاہرا دونون فرقون اہل کتاب کے نزدیک کتاب آسمانی بہی مثل قانون سرکار انگریزی کے ہے کہ
جیسا قانون موافق مصلحت کے کبہی واجب العمل کچہہ مدت تک رہتا ہے پہر وقت فوت ہونے اوس مصلحت کے
واجب الرد اور منسوخ ٹہیرتا ہے ایسا ہی جب تک مصلحت دیکہی ایک کتاب کو کتاب اللہ یا بمنزلہ
کتاب اللہ کے کچہہ ٹہیرا دین اور پہر اوسکو غلط اور محرف تبلاوین اور اگر جہوٹے تہے اور وہ ترجمہ صحیح تہا تو
صریح حسد اور دشمنی دین مسیحی کے سبب خلاف دیانت اور ایمان کے صحیح کو غلط تبلاتے تہے پس
ایسا ہی حسد اور دشمنی سے اگر اہل کتاب اور کتاب صحیح کو جو صحت اوسکی اونکے نزدیک یقینی ہو غلط تبلاوین
تو اسمین کیا بعید ہے چوتہے یہہ کہ انکے اقرار کے موافق دوسری ہی صدی مین یہودیون نے اسمین تحریف
قصدًا ہی کی تہی دیکہو جب یہود اپنی شرارت سے اس ترجمہ مین کہ قریب سو برس کے سب کلیسون
عیسائیون مین اور قریب چارسو برس کے سب معبدخانون یہود مین بہت بڑا رائج تہا تحریف کرنے سے نچوکے
تو عبری مین جو پندرہ سو برس تک اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملتفت نہ تہے کیا خاک چوکے ہون گے
ظاہرا قدمائے مسیحیون نے ٹہیک اون شریرون کی شرارت کو پایا ہوگا جو تحریف عبری کی نسبت اونکی طرف
کرتے تہے اور جب یہودیون سے ایسا فعل شنیع مذہب مسیحی کے حسد سے یقینًا سرزد ہوا پس اگر حسد اسلام
سے پہر یہودی یا عیسائی بعض مواضع مین مرتکب اوس فعل شنیع کے ہوے ہون تو کون سی جگہہ
شکایت کی ہے پانچوین یہہ کہ جب موافق اقرار ولیم کارنیٹر کے دوسری صدی مین عبری زبان یہودیون

مین سے گم ہوگئے تہے اور وے اپنی کتابونکا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہین سمجہہ سکتے تہے تو ولسے اب کے
زمانہ پر کیس اب جو علماء پروٹسٹنٹ اپنے ترجمون ہندیہ اور فارسیہ کے اول مین لکہتے ہین کہ اصل عبری
سے ترجمہ کیا یا جہوٹے ہین یا بہت ہی غلط سمجہتے ہون گے چہٹی یہہ کہ جب دو چار ہی برس مین کتاب
ارجن کی نقلون مین کثرت کے سبب ایسے خرابی اگئی کہ اصل اور اصلاح متمیز نہو سکے تو دای حال توریت پر
کہ کثرت نقلون سے یہود مین کئی ہزار برس کے اندر کیا حال اوسکا ہوا ہوگا سبحان اللہ عجب طریقہ لکہنے
کا اور عجب محافظت کتب دینی کی اہل کتاب مین تہی کہ دو چار ہی برسکے اندر ایسا انقلاب پڑجاتا تہا ساتوین
یہہ کہ بقول مورخ کاتلک کے جب چوتہی صدی مین سب ترجمے اسمین بہت ہی مختلف تہے اور
عبری کو یہود نے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تہا تو حضرت جیروم نے اس انبار ظلمت سے کیا خاک
نور نکالا ہوگا سوائے اسکے کہ اپنی عقل کے موافق صحیح کرین اور بعض کو قراین سے صحیح اور بعض کو غیر
صحیح کہین اور یہہ شخص جو نبی نتہا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہوسکے بلکہ ہر جا محتمل خطا اور
صواب کا رہیگا اٹہوین یہہ کہ سب ترجمہ یونانی کو مضمون کلام اللہ کا سمجہنا محض خطا ہے کیونکہ
اوسمین کثرت سے زیادتی ارجن کی ایسی مخلوط ہے کہ بقول ہارن صاحب کے اب امید تمیز کی
بالکل منقطع ہوئی اور اس خلط نے بڑی قباحت بڑہائی اور ارجن نبی نتہا نہ حواری بلکہ ایک
شخص تہا قدیم رسے اور وہم اور خیال اوسپر ایسا غالب تہا کہ اونکے سبب اکثر غلطی کرتا تہا چنانچہ اونے
توریت کی اکثر باتین ایسی ہی بیان کی ہین اور غلطی جہان کہاتا تہا ایسی کہاتا تہا کہ کبہی کسی نے
نہین کہائی اور عبری زبان مین کچہہ وقوف کامل بہی نرکہتا تہا پس زیادتی اوسکی اکثر غلط فاحش
ہوگی ولیم میور اپنی تاریخ کلیسا کے دوسرے باب کے حصہ دوسرے مین اول تین کام ارجن کے یعنی
مقابلہ کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اونکا اور تفسیر کرنی اونکے الفاظ کی بیان کرکے لکہتے ہین تیسرے
امر مین کچہہ غلطیان کین کیونکہ اوسنے توریت کی اکثر باتین خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کین انتہے
اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۴۰۵ مین تعریف ارجن مین قول جیروم کا نقل کرکے یہہ
قول جیروم کا یون نقل کرتا ہے کہ ارجن کے علم کا لحاظ کرکے تصنیف اوسکی اوسطرح پڑہی جاوے

جسطرح تصنیف ٹرٹیلین اور نوی لشن اور ربوفیس اوراپی پولی نیرلیس اور یونانی اور لاطینی مؤرخان کلیسہ کے اور اچہا لیا جاوے اور برا چہوڑا جاوے جیسا حواری کہتا ہے ثابت کرو تمام چیزیں اور مضبوط پکڑو جو اچہی ہے اور سلیی سیس سویرس کہتا ہے کہ مین تعجب کرتا ہون ارجن سے کہ کسطرح وہ اپنی مخالف ہے کہ جہان صواب کو پہنچتا ہے تو اوسکا نظیر اپنی بعد حواریون کے نہین رکہتا اور جہان غلطی کہاتا ہے تو ایسی کہاتا ہے کہ کسی آدمی نے کبہی غلطی فاحش مثل اوسکے نہین کہائی اور صفحہ ۷۴ مین اوسی جلد کے لکہتا ہے کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجہنے اور پہیلانے علم کتب مقدسہ کے زبان عبری کو سیکہا اور اسکے سبب یونان مین وہ تعریف کیا جاتا تہا لیکن علماے متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ ارجن کو وقوف عبری مین کامل تہا نوین یہہ کہ نسخہ قدکس الکسندرنیوس اور قدکس واطیکانوس کے لیئے کوئی سند نہین کہ کس صدی مین لکہی گئی محض انگلون اونکے کاغذ ونکو پرانا دیکہکر کہتے ہین کہ اول تو چوتہی یا ساتوین یا اٹہوین یا دسوین صدی اور دوسرا چوتہی یا پانچوین یا چہٹی یا ساتوین صدیکا لکہا ہوا ہے اور سچ تو یون معلوم ہوتا ہے کہ کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے عوام کے بہکانے کو گیارہوین بارہوین صدی کے کسی نسخے لکہے ہوئی کو پیش کرکے کہا ہوگا کہ یہہ نسخہ قبل از ظہور اسلام کے لکہا گیا ہے اور یہہ بات تو ہرگز مسیحیون سے ذرا بہی کچہہ بعید نہین معلوم ہوتی اسلیئے کہ جب ان لوگون کے سلف نے فریب عوام کے لیئے سیکڑون انجیلان اونامین حوارین کے اور مشاہدات اونکے جعلی بنا لیئے ہون تو انسے ایک دو نسخون کے جعلی بنا لینے سے کیا تعجب کیا جاوے اور موت فاکن خود اقرار کرتا ہے کہ چہٹی صدی کے قبل کا کوئی نسخہ ان دونون مین سے نہین ہوسکتا تو اسکے موافق انگل چوتہی اور پانچوین صدی کی خراب ہے اور اودن اقرار کرتا ہے کہ دسوین صدی مین جو دریائے جعل اور جہوٹ کا مسیحیون مین موج زن تہا نامہ اتہانے سیش کا جعل سے بنا یا گیا ہے اور جو یہہ نامہ الکسندرنیوس مین بمنزلہ جزء کے ہے تو یقینا یہہ نسخہ بعد اوس نامہ کے جعلی ہونے اور شہرت کے لکہا ہوگا پس بات ہماری قرین قیاس ہے دسوین یہہ کہ ان نسخون مین تین خوبیان اور بہی ہین اول یہہ کہ دونون باہم مختلف ہین کہ کوئی دو نسخے ایسے نہین دوم یہہ کہ بہت چہوٹی کتابین بہی اول مین لگی ہوئی ہین اور

یہہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکھنے والا اسکا اوس زمانہ کے بعد ہوا ہے جسمین جہوٹ سچ پر غالب ایسا ہوگیا
تہا کہ دونون مین حضرات مسیحیون کو امتیاز نرہی تہی اور یہہ امر بعد گذرنے دسوین صدی کے خوب خیال
مین آتا ہے سیوم یہہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب لفظون
کو اپنی طرف سے بنایا اور متن مین عبارتین کی عبارتین داخل کین اور بعض بعض جا دلیری کو لفظ بہی چہیل ڈالے
ہین اور ان تینون لحاظ سے وے نسخے اور ہی اعتبار سے کرنے کے لایق ہین خیر کچہہ ہو اب تو
متاخرین فرقہ پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچہا نہین سمجہتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ
مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۱۸ مین لکہتا ہے کہ مشرق کے ملحدون نے اسمین تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اگرچہ ظاہر مین اوسکا ادب کرتا ہے لکن اونکو بعض جا لاچار ہوکر ترجمہ لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے یہی
اور ظاہر مین عیسائی لوگ توریت کا ادب کرتے ہین مگر حقیقت مین اونکے سلف کے اقوال سے معلوم
ہوتا ہے کہ انکے نزدیک کچہہ قابل ادب کے نہ توریت ہے اور نہ مصنف توریت کا پولوس مقدس جو
مسیحیون مین حواری گنے جاتے ہین باب تیسرے نامہ دوسرے کرنتہیون مین لکہتے ہین ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع
۱۳ اور ہم موسی کی طرح نہین کرتے جسنے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل اوس اوٹہہ جانے والے
کے غایت تک بخوبی نہ دیکہین ۱۴ لیکن اونکا فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آجتک پرانے عہد کے پڑہنے مین
وہی پردا رہتا ہے اور اوٹہہ نہین جاتا اسلئے کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہے پر آجتک جب موسی
کی کتاب پڑہی جاتی ہے تو وہ پردہ اونکے دلون پر پڑا رہتا ہے اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع مین یہہ جملہ تاکہ
بنی اسرائیل الخ یون ہے "تاکہ بنی اسرائیل اوس باطل ہونے والی بات کے غایت کو نہ دیکہین سبحان اللہ
انجیل مین پولوس مقدس حضرت موسی سے زیادہ تہے کہ موسی علیہ السلام تو ایک حشمت باطل کو بہی
چہپاتے تہے اور اونکے پردہ ڈالنے سے اونکی کتاب مین ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نظر نہین آتا اور
یہود جب کتاب موسی کو پڑہتے ہین وہی پردا اوسمین موجود ہے دیکہو وہ کتاب تو ایک ایسی ٹہری کہ
اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل نکلا اور درس ۱۸ باب ۷ نامہ عبرانیون مین لکہتے ہین ہندیہ ۱۸۴۱ع
پس اگلا حکم (یعنے توریت) اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ ہے بطلان پذیر ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع پس اگلا حکم

اسلئے کہ کمزور اور بے فائدہ تہا اوٹہہ گیا یعنی صاف یہان احکام توریت کو کمزور اور بیفائدہ تبلاتے ہین سبحان اللہ
کیا اللہ تعالے نے صدہا سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بے فائدہ حکم دیئے تہے اور صدہا نبی انہین
پوچ حکمون کے برتنے کے لئے مامور تہے اور ورس ۷ باب ۸ اوسی نامہ مین لکہتے ہین ہندیہ ۱۸۴۱ء
اگر وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو دوسرے کی جگہہ تلاش کی نہوتی یہان صاف پہلے وثیقہ کو جو عہد
عتیق ہے عیب دار تبلاتے ہین اور ایسا ہی کچہہ ورس ۱۳ باب اس نامہ مین ارشاد کیا ہے اور ان حواری
صاحب نے تو کچہہ ایسی قدر کہا ہے مگر پیروان انکے زیادہ اس سے کلمات تعظیم کے بہ نسبت توریت اور
صاحب توریت کے کہتے ہین وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۳۷ مین قول
جناب لوتہر صاحب کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین اونکی کتابون سے
یون نقل کرتا ہے کہ جناب ممدوح اپنی ایک کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسوین اور اکتالیسوین
مین لکہتے ہین ہم نہ سنینگے اور نہ دیکہینگے موسی کو اسلئے کہ وہ صرف یہودیون کے لئے تہا اور اوسکو ہم سے
کسی چیز مین علاقہ نہین۔ اور ایک دوسری اپنی کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ
اوسکی توریت کو اسلئے کہ وہ تو دشمن عیسیٰ ہے پہر لکہتے ہین کہ موسی تو جلادونکا اوستاد ہے پہر لکہتے ہین
کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین پہر لکہتے ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہئے کہ تمام بدعتین بہی موقوف ہو جاوینگی
کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب بدعتونکے ہین انتہی سبحان اللہ مصلح دین کسقدر حد سے بڑہا کہ موسی علیہ السلام کو دشمن عیسیٰ
علیہ السلام کا اور اوستاد جلادونکا تبلاتا ہے اور مین حیران ہون کہ جب دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ
کچہہ علاقہ نہین اور وے چشمہ سب بدعتون کے واجب الاخراج ٹہرے تو اونکے نزدیک مذہب عیسوی
مین اون سرچشمے بدعتون کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہئے اور اس صورت مین شرک اور بت پرستی
اور مان باپ کی تعظیم نکرنا اور ہمسایہ کو آزار دینا اور خون کرنا اور زنا کرنا اور جہوٹی گواہی دینا رکن ملت مسیحی
کے بنتے ہین اسلئے کہ اون سرچشمہ بدعتون مین تاکید سے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم یوم السبت اور
امتناع بت پرستی اور قتل اور زنا اور چوری اور آزار ہمسایہ کا ہے اور عیاذًا باللہ اگر یہی دین عیسوی ہے
جیسے ارشاد لوتہر صاحب سے نکلتا ہے تو اوس دین کو ہم دور سے دونون ہاتہون سے سلام کرتے ہین

اور اس سے بدینی بہت افضل ہے مجھ سے ایک عیسائی کہتا تہا کہ ہمارے مذہب کے موافق ہو کر تو ایک چور اور ڈکیت تہا جب میں نے اوس سے دلیل پوچھی تو ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو اپنی دلیل لایا شاید جناب لوتہر صاحب نے بہی اوسی سے دلیل پکڑ کے ایسا کلمات گستاخی کے شان موسی علیہ السلام میں کہے ہوں گے - اور ورس یون ہے عربیہ ۱۸۴۴ء اور ۱۸۷۱ء وجمیع الذین اتوا کانو سراقاً ولصوصاً لکن الخراف لم تسمع لہم ہندیہ ۱۸۱۹ء سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور راہزن ہیں اور بہیڑوں نے اونکی نہ سنی ہندیہ ۱۸۴۴ء سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہیں اور بہیڑون نے اونکی نہ سنی تہی اور لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد ۳ کے چہٹے حصہ مین عقیدہ فرقہ منیکیز کے بیان مین لکہتا ہے کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ لیشب مانی بانی اوس فرقہ کا کہتا تہا کہ قول جناب مسیح کا جو ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا مین ہے خصوصاً موسی کے حقمین ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسی کی کیا ہے انتہی ملخصاً شاید جناب لوتہر نے انہین دو کی پیروی کی ہوگی اور اسی سبب شاگرد رشید جناب لوتہر کی پوری پیروی اپنے اوستاد کی کر کے یون کہتے تہے جیسا اوسی صفحہ کتاب اغلاطنا مین منقول ہے کہ دس حکم کلیسہ مین نہ سکہائے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انٹی نومینس کا نکلا ہے اور انکا یہہ عقیدہ تہا کہ توریت اس قابل نہین کہ اوسکو کلام خدا سمجہا جاوے اور قول اونکا یہہ تہا کہ اگر زانی ہو یا حرامکار یا اور کسیطرحکا گنہگار تو یقیناً رستہ نجات مین ہے اور اگر گناہ مین ڈوبا ہے بلکہ اوسکے قعر میں پڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی مین ہے اور جو اپنے تئین دس احکام مین مصروف رکہتے ہین وے علاقہ شیطان سے رکہتے ہین وے سولی پانیوموسی کے ساتہہ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے ہوے کہ جو اونسے علاقہ رکہے وہ علاقہ شیطان سے رکہتا ہے اور اوسکے حق مین کیا ہی اچہی دعا معہ موسی علیہ السلام کے ہوئی اور حقیقتاً اس فرقہ کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا رکہکر چین سے زنا اور چوری اور قتل اور بت پرستی اور جہان کی برائیان سب کرتے رہین کہ ہر صورت مین رستہ نجات اور خوشی میز

ہین ؟؟؟

مقصد تیسرا بیان حال عہد جدید مین اور اسمین چار فصلین ہین **فصل اول** اون کتابون
کے بیان مین جو سلف مین اناجیل اور اعمال اور نامجات مسیح اور نامجات حوارین اور مشاہدات کرکے مشہور
تہین اور اب عیسائی اونکو غیر معتبر اور جہوٹی تبلاتے ہین جانا چاہئے کہ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد عروج
جناب مسیح کے حوارین کی زندگی ہی مین عیسائیون مین غیر معتبر اور جہوٹی کتابین اور جہوٹے نامے
بنانے اور جہوٹے وعظ کرنے کا چرچا ہوگیا بحدیکہ حواری اور انجیل نویس اور پولوس مقدس بہی اپنی تحریرون
مین اپنے پیرؤن کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور بعد زمانے حوارین کے اتنی کتابین انجیلین اور
اعمال اور نامجات اور مشاہدات کرکے مشہور ہوئین کہ ضبط اور حصر اونکا مشکل ہے اور نوین صدی تک
برابر وہ جعل سازی جاری رہی اور دسوین صدی مین اس فعل شنیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن
ہوا اور اب اون اناجیل وغیرہا سے کچہہ جاتی رہین اور کچہہ باقی ہین لوقا اپنی انجیل کے باب اول
مین لکہتا ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ء اے بزرگ تیوفل اسلئے کہ بہتون نے اختیار کیا کہ اون احوال کو جو حقیقت
مین درمیان گذرا بیان کرین ۲ جیسا اونہون نے جو شروع سے خود دیکہنے والے اور کلام کی خدمت
کرنے والے تہے ہمکو سونپا ۳ مینے بہی مناسب جانا کہ سبکو سرے سے اچہی طرح دریافت کرکے تیرے
لئے درستی سے لکہون انتہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ان درسون کی شرح یون کی ہے بہت سے
لوگون نے سوائے انجیل نویسون کے لکہنا اون حالات کا جو عیسائیون مین محقق تہین شروع کیا تہا لیکن
جو اونہون نے اپنی تاریخین خوب درستی سے نہ لکہی تہین اوسپر لوقا نے بمدد روح القدس کے واجب
جانا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بناوے انتہی دیکہو اسمین اقرار ہے کہ اور تاریخین بہی مثل تاریخ لوقا
کے پہلے لکہنے لوقا کے بن چکی تہین لیکن اونمین کچہہ نقصان تہا آدم کلارک تفسیر ڈوالی اور رچرڈ مینٹ مین
ذیل شرح درس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظون سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل لکہنے لوقا کے اورون نے
بہی حالات عیسوی کے دیکہنے والون اور کلام کی خدمت کرنیوالون سے سنکر لکہا تہا انتہی - اور پولوس
مقدس باب اول مین نامہ گلیتیون کے لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء ۶ مین تعجب کرتا ہون کہ تم اتنا جلدی اوس سے
جسنے تمہین مسیح کی فضل مین بلایا پہر کے دوسری انجیل کی ہوگئے سو وہ دوسری تو نہین مگر بعضے مین جو

مقصد تیسرا
فصل اول

ہمکو گہبراتی اور مسیح کی انجیل اولٹ دینی چاہتے دیکہو موافق اقرار پولوس مقدس کے اوسیوقت مین ایک
اور انجیل تہی اور بعضے اولٹ نے انجیل کے درپے تہے مورخ موشیم جلد اول مین اپنی تاریخ کے جو ۱۸۳۲ء
مین بالٹی مور کے اندر چہپی ہے ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کے لکہتا ہے کہ اُن دونون فرقون
کے پاس ایک انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کے حقین ہمارے علمار مین اختلاف
ہے انتہی اور مکلین اسجا بطور حاشیہ کے لکہتا ہے کہ انجیل ناصریون والی یا عبرانی یقیناً وہی ہے جو فرقہ
ابیونی کے پاس تہی اور انجیل بارہ حواریون کی کر کے مشہور ہے اور غالباً یہہ وہی ہے جسکی طرف
پولوس درس ۶ باب ۱ نامہ گلیتون مین اشارہ کرتا ہے پہر درس دوسرے باب دوسرے نامہ دوسرے
تہسلنیکیون مین لکہتے ہین کہ تم اوس خیال سے کہ مسیح کا دن آپہنچا ہے جلد اپنے دلکی ڈہارس مت کہو
اور نہ گہبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہہ سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر ہنری
اور اسکاٹ مین ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس درس مین اشارہ ہے کہ تہسلنیکیون کو اوریہی نامے
جعلی پولوس کی طرف سے دکہائے گئے تہے انتہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہی ہے اور شاید احتیاطاً
ملاحظہ شیوع جعلسازی کا کرکے بطور پیش بندی کے لکہا ہو پہر باب ۱۱ نامہ دوم کرنتہیون مین لکہتے ہین
ہندیہ ۱۸۴۲ء ۱۲ اپر مین جو کرتا ہون سو ہی کرتا رہونگا کہ مین اونکو جو قابو ڈہونڈتی ہین قابو پانی نہ دونگا کہ جس
بات مین وے فخر کرتے ہین ایسے جیسے ہم مین پائے جاوین ۱۳ کیونکہ ایسے جہوٹے رسول دغاباز کارندہ ہین
جو اپنی صورتونکو مسیح کے رسولون سے بدل ڈالتے ہین انتہی دیکہو پولوس مقدس شور کرتے ہین کہ اونکی
وقت مین ایسے لوگ تہے جو اپنی صورتونکو حواریون کی صورتون سے بدلتے تہے اور دعوے ادعائے
رسالت عیسوی کا کرتے تہے اور قابو ڈہونڈہتے رہتے تہے تفسیر ڈوائلی اور رچرڈمینٹ مین ذیل درس ۱۲
کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہوٹے رسول کرنتہیون مین حواریون کی مثل وضع بناکر دعوے
کرتے تہے کہ ہم اپنے وعظ پر کچہہ نہین لیتے اور اپنی استغنائی پر فخر کرتے تہے لیکن باوجود اسکے اوبہائیون
سے خفیہ اپنے مریدون سے تحفے لیتے تہے بلکہ اونسے چہین لیتے تہے اوسپر حواری نے اس لحاظ
سے کہ وے شرمندہ ہووین اور رسولون سچے مسیح کی چال پکڑین یہہ لکہا کہ مین کرنتہیون سے کبہی کچہہ

چیز نہ لی ہے اور نہ لوگوں کا نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکھو اسمین صاف اقرار جہوٹے حواریونکا کیا ہے کہ اوسوقت
مین تہے اور یوحنا حواری ورس ۱ باب ۴ نامہ اول مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۱۲ع اے حبیبو تم ہر ایک روح
کی تصدیق نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وے خدا کیطرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جہوٹے پیغمبر ان نے
دنیا مین خروج کیا ہے انتہی اسمین یوحنا حواری بہی مثل پولوس کے شور مچاتے ہین اور پطرس حواری
ورس ۱ باب ۲ نامہ ۲ مین لکہتے ہین ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع جیسے جہوٹے نبی اوس قوم مین تہے ویسے جہوٹے
معلم تم مین بہی ہون گے جو ہلاک کرنیوالی بدعتین پردے مین نکالین گے اور اوس خداوند کا جسنے اونہین
مول لیا انکار کرین گے اور آپ کو جلد ہلاک کرین گے انتہے دیکہو اسمین پطرس حواری تنبیہ کرتے ہین کہ
عیسائیون مین بہی جہوٹے معلم ہون گے جو بدعتین مہلکہ پردے مین نکالین گے اور اون جہوٹے معلمون
کو یہودا حواری نے اپنے وقت مین کثرت سے دیکہا کہ سارے خط مین اون کی شکایت کی تفسیر ڈوالی اور رچرڈ
مینٹ مین ذیل شرح قول پطرس حواری کے مرقوم ہے کہ یہودا لکہتا ہے کہ جسوقت اوسنے اپنا نامہ لکہا تہا
اوسوقت مین یے جہوٹے معلم آچکے تہے اور کہتا ہے کہ اونہون نے توفیق خدا کو شہوت رانی سے بدل دیا تہا
اور ہارن صاحب جلد اول کے تتمہ پانچوین کے دفعہ دوم مین لکہتے ہین کہ پاک نویسون نے خبر دی ہے کہ ایسے
لوگ اونہین کے زمانہ مین پیدا ہو گئے تہے اور اسکی بہی خبر دی ہے کہ آگے کو بدلوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول
مین اور پولوس باب اول نامہ گلاتیون ورس ۶ سے ۹ تک اور ورس ۲ باب ۲ نامہ ۲ تسلونیقیون مین تصریح کرتے ہین
اور بعد زمانے حواریون کے یے جہوٹی کتابین جو منسوب طرف عیسی علیہ السلام اور حوارین اور اون کے ہمراہیون
کی تہین اور اونکو اول چار صدی والون نے انجیلون اور نامون اور اعمال اور مشاہدات وغیرہا کا خطاب
دیکر ذکر کیا ہے بہت سی بڑہ گئین اور بہت اونمین کی نیست ہو چکی ہین اور بعض اب تک موجود ہین پہر لکہتے
ہین جہوٹی کتابین جواب موجود ہین یے ہین نامہ عیسی علیہ السلام کا آنگرس کو نامہ عیسی علیہ السلام کا جو
یروشالم مین بنام لیوپاس پادری شہر ایرس کے آسمان سے گرا تہا ۳ سیکن حواریونکا عقائد حواریون کے
نامے برنباہ اور کلیمنس اور اگناشش اور پولیکارپ کے انجیل طفولیت انجیل ولادت مریم انجیل یعقوب
انجیل نیقودیما شہادت تہکلہ یا اعمال پولوس تاریخ بارہ حواریون کی تصنیف ابدیاس کی نامہ پولوس

کالادوکیون کو جیہہ نامے پولوس نے سنیکا کو اور اسوا اونکے اور صاحب اکسیہومو اپنی کتاب کے تتمہ کے پانچوین
باب مین یون لکھتا ہے یہہ فہرست اون کتابون کی ہے جو طرف مسیح کے یا حواریون یا مریدون مسیح کے منسوب
ہین اور اونکو مشایخ قدما مسیحیون نے ذکر کیا ہے کل ۷۴ عدد مین **طرف عیسی علیہ السلام کے** ۴ عدد نامہ بنام
ابگرس بادشاہ اڈیسا کے نامہ بنام پطرس و پولوس کے کتاب تمثیلون اور وعظ کی وہ رم گیت جو حواریون
اور مریدونکو خفیہ سکہائے تہے ۔ کتاب شعبدہ بازی اور سحر کی ۔ کتاب جنم ہوم مسیح اور مریم اور دایہ مریم کی
نامہ جو چہٹی صدی مین آسمان سے گرا **طرف مریم علیہا کے** ۸ عدد نامہ بنام اگناشس نامہ بنام سی سیلیان کتاب جنم ہوم
مریم کتاب مریم اور دایہ مریم کی تاریخ اور حدیث مریم کی کتاب معجزات مسیحی کتاب چہوٹی بڑی سوالون مریم
کی کتاب نسل مریم کی دانگشتری سلیمانی **طرف پطرس کے** ۱۱ عدد انجیل پطرس اعمال پطرس
مشاہدات پطرس ایضا مشاہدات پطرس نامہ بنام کلیمنس مباحثہ پطرس دائمی پین تعلیم پطرس وعظ
پطرس اداب نماز پطرس کتاب خانہ بدوشی پطرس کتاب قیاس پطرس **طرف یوحنا کے** ۹ عدد
اعمال یوحنا انجیل دوم یوحنا کتاب خانہ بدوشی یوحنا حدیث یوحنا نامہ بنام ہیڈرویک وفات نامہ مریم
تذکرہ مسیح اور اون کے نزول کا صلیب سے مشاہدات دوم یوحنا آداب نماز یوحنا **طرف اندریا**
حواری کے ۲ عدد انجیل اندریاہ اعمال اندریاہ **طرف متی حواری کے** ۲ عدد انجیل طفولیت اداب نماز متی
طرف فیلپ حواری کے ۲ عدد انجیل فیلپ اعمال فیلپ **طرف برتولما حواری کے** انجیل برتولما
طرف توما حواری کے ۵ عدد انجیل توما اعمال توما انجیل طفولیت مسیح مشاہدات توما کتاب
خانہ بدوشی توما **طرف یعقوب حواری کے** ۳ عدد انجیل یعقوب آداب نماز یعقوب وفات نامہ
مریم **طرف متیاہ کے** جو بعد عروج مسیح کے داخل حواریون مین ہوا تہا ۳ عدد انجیل متیاہ حدیث متیاہ
اعمال متیاہ **طرف مرقس کے** ۳ عدد انجیل مصریون کی اداب نماز مرقس کتاب پی شش برنابر
طرف برنباہ کے ۲ عدد انجیل برنباہ نامہ برنباہ **طرف تہی ڈوس کے** انجیل تہی ڈوس
طرف پولوس کے ۱۵ عدد اعمال پولوس اعمال تہکلیہ نامہ بنام لادوکیان نامہ ۳ موسومہ
تہسلنیکیونکا نامہ ۳ بنام کرنتہیون کے نامہ کرنتہیون کی طرف سے اور جواب اوسکا پولوس کی طرف سے نامہ

۷ نامہ بنام سنیکا کے اور ایک نامہ سنیکا کی طرف سے ۸ مشاہدات پولوس ۹ ایضاً مشاہدات پولوس ۱۰ وژن پولوس

۱۱ اناٹی کشن پولوس ۱۲ انجیل پولوس ۱۳ وعظ پولوس ۱۴ کتاب منترسانیب کی ۱۵ پری سیٹ پطرس و پولوس

صاحب اکسیہومو بعد فہرست ان کتابون کے لکہتا ہے کہ جب شروع ہی دین عیسوی مین ان انجیلون اور نامون اور مشاہدات کے جو اکثر اونکے اب تک بہی اکثر عیسائیون کے نزدیک مسلم ہین طغیانی آگئی تہی پس اب ہم کون سے قاعدہ سے پہچانین کہ یہی کتابین جو پروٹسٹنٹ اونکو مانتے ہین الہامی ہین اور مشکل پڑتی ہے لحاظ کرنے اس امر سے کہ یہ کتابین مسلمہ اونکی بہی قبل ایجاد چہاپے کے قابلیت الحاق اور تبدیل کی رکہتی تہین انتہی کہتا ہون مین کہ پہلے قول مین یہہ شخص بہت ہی سچا ہے جیسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیون مین ایک عادت تہی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ مین لکہتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروزکا ایک مقولہ تہا کہ راستی اور خداپرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین کے بہی ہے اور قبل مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیون نے اونسے یہہ مقولہ سیکہا تہا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہے اور ان دونون سے یہہ وبا بری غلطی کی عیسائیون کو لگی جیسا کہ یہہ امر بہت سی کتابون سے جو جہوٹ سے بڑے بزرگون کی طرف منسوب ہین کہلتا ہے دیکہو میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسیا مطبوعہ ۱۸۴۸ع کے تیسرے باب کے دوسرے حصہ مین ذیل تیسوین فقرہ کے لکہتے ہین دوسری صدی مین مسیحیون مین گفتگو رہی کہ جب بت پرست فیلسوف اور حکیمون کے ساتہہ دین کا مباحثہ کیا جاوے تو اونہین کے بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہین آخر کار اُرجن وغیرہ کی رائے کے موجب طریقۂ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ مسیحی بحاثون کی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث مین زیادہ رونق پائی لیکن راستی اور صفائی مین کچہہ خلل پڑا پہر اسی سبب سے بعض لوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئین جو کہ اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکہی گئین اسطرح سے کہ فیلسوف لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تہے تو کبہی کبہی اوسکے حقیقی کتاب لکہہ کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تہے کہ اس حیلے سے لوگ اوسپر متوجہ ہوکر اوسکی باتین زیادہ مانین گے اگرچہ اوسکا

دوسری صدی عیسوی کے علما جعل کیا کرتے تہے ۱۲ منہ

باتین بر ملا خود مصنف کی ہوتین سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفون کی طرح بحث کرتے تہے کتاب لکہہ کے کسی
حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے رواج دیتے تہے ایسا دستور تیسری صدی مین شروع
ہوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسا مین جاری رہا یہہ بات بہت ہی خلاف اخلاق اور قابل الزام شدید کے تہی
انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے چند عذر بابت عدم تحریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہین انشاء اللہ
اونکا رد اس مقصد کے آخر مین کلام صاحب میزان الحق کے رو سے ناظر پر کہلجائیگا اور اسجا جو ان دونون
مورخون کی تحریر سے دو باتین ہاتہہ لگین لکہدیتے ہین اول یہہ کہ دوسری ہی صدی سے بددیانتی علمائے مسیحی
مین شروع ہوئی ہے اور راستی اور خداپرستی کی ترقی کے واسطے جہوٹ بولنا اور فریب دینا بمنزلہ مستحبات
دینی کے ٹہیر گیا اور اون علماء نے جواب ہی مسیحی اونکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہین محض فقط اتنے
لحاظ پر کہ بجا ثون عیسوی مذہب کی رونق ہووے فتویٰ ایسے امر کا دیا جو جعلسازی کا سبب بنا تو پہلا
اون علماء کی دیانت سے کب بعید ہے کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا
ہوجاوے فتوی دیا ہو کہ اس انجیل متعارف مین بہت سی بہی کچہہ گہٹایا یا بڑہایا جاوے یا سب کی سب اوسی صدی
مین بنائی گئین اور اصلین اونکی چہپائی گئین ہون اور فصل دوسری مین انکے علمائے محققین کا اقرار
ہے کہ حضرات دیندار مسیحی بہی قصداً تحریف کیا کرتے تہے پس اس سے یہہ احتمال اور بہی قوت پاتا ہے
دوم یہہ کہ جب جعلسازون کو علماء رکن ملت مسیحی کا فتوے اوس امر کا مل گیا جو سبب جعلسازی کا بنا اور
جعلسازی اور جہوٹ بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹہیری تو پہر اونکو کیا چیز مانع رہی پس صدہا سال تک حضرات
مسیحیون جعلسازون نے کیا کچہہ خاک اوڑائی ہوگی اور جتنی الوسع کب چوکے ہون گے ڈیونیسیس اسقف
کورنتہہ کا کیا اچہا بعض جعلسازون کے حقمین کہتا ہے کہ جب ایسے لوگ میرے خطوطمین تحریف کر چکے تو کتب
مقدسہ مین کیا خاک چوکین گے۔ یوسی بیس اپنی تاریخ کی چوتہی کتاب کے تیئسوین باب مین لکہتا ہے
کہ ڈیونیشش اسقف کورنتہہ کا کہتا ہے کہ مینے موافق درخواست بہائیون کے نامے لکہے تہے اور ان
شیطان کے خلیفون نے اونکو گندگی سے بہر دیا بعض باتین بدل دین اور کچہہ داخل کین جنکے لیے [illegible]
غم ہے اسلیئے یہہ مقام تعجب کا نہین کہ اگر بعض نے خداوند کی پاک کتابون مین بہی ملانیکا ارادہ کیا ہے

کیونکہ انہون نے اور کتابون مین جو ان کتابون کے مقابل نہین وہی قصد کیا انتہی اور بعض جا
انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اونامے پولوس کے بہی تہے جو عیسائی گم کر بیٹہے ہین ورس ۱۶ باب ۴ نامہ
کلسیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع اور جب یہہ خط تم مین پڑہا جاوے تو ایسا کرو کہ لادوقیون کی مجلسون مین
بہی پڑہا جاوے اور لادوقیونکا خط تم بہی پڑہو انتہی یہہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایک خط پولوس کا لادوقیون
کے نام بہی لکہا گیا تہا اور اب تک بہی ایک ایسا خط موجود ہے مگر جمہور مسیحی اوسکو نہین مانتے جیسا نقل
قول ہارن مین گذرا اور باب ۵ نامہ اول گرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع ۹ مین نے خط مین تمہین
لکہا کہ تم حرامکارون مین مت ملے رہو ۱۰ پر مینے اب تمہین یہہ لکہا ہے کہ اگر کوئی جو نام کا بہائی
ہوکے حرامکاری یا لالچ یا بت پرستی یا فحاشی یا مے پرستی یا غارت گری کرے تو تم اوس سے میل
نرکہنا بلکہ ایسے کے ساتہہ کہانا تک نہ کہانا انتہی پس وہ خط جسکا حوالہ ورس نوین مین دیتے ہین
اور سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب گم ہے اور ورس ۹ باب ۱۰ نامہ دوم گرنتہیون مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ع
مین یہہ کہتا ہون نہووے کہ مین ایسا ظاہر ہون کہ خطون کو لکہہ کے تمہین ڈراتا ہون انتہی اور یہہ جملہ
نہووے کہ مین ایسا ظاہر الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ سنہ ۱۸۱۶ تا چنین ظاہر شود کہ شما را بنامہا
میترسانم عربیہ ۱۸۳۱ ولئلا اظن ظنا انني اخوفکم برسائلی دیکہو باتفاق سب ترجمون کے لفظ خطون اور
نامہا اور رسائل کا صیغہ جمع کے ساتہہ آیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت خط پولوس نے گرنتہیون کو
لکہے تہے اور پہلے طبقون مین ایسے دو نامے پائے جاتے تہے جیسا کہ عبارت اکیسہو مین گذرا مگر اب
جعلی گنے جاتے ہین پس اس سب مذکور سے جو اوپر گذرا معلوم ہوتا ہے کہ طبقات اولی مسیحیون مین جعل کا
زور اور حفاظت کتب الہامی کا قصور تہا غالب کہ سبب اسکے وہی ہوے ہونگے جو مقدمہ اس کتاب کی فصل
تیسری مین گذرے اور فتوی علماء دوسری صدی کا جعل کے لئے علاوہ اون سببون کے ہوا اور ایک سبب
اور بہی معلوم ہوتا ہے کہ جو اول اور دوسری صدی مین اکثر مسیحی جاہل اور چہوٹی قومون کے تہے اور باوجود اوسکے
اون حوادث مین جنکا ذکر فصل تیسری مقدمہ مین گذرا گرفتار ہوے اور ظاہر ہے کہ اکثر جاہل اور چہوٹی
قوم والونکو فکر مآل کا کم ہوتا ہے خصوصاً جب کہ کسی حادثہ قوی مین گرفتار ہو جاوین تو اس لحاظ سے

انکے عہد مین جعلسازون کو بڑی گنجایش تہی اور ان غریبون مین طریقہ محافظت کا بہت اچہا نہ تہا اور
نہ طریقہ اسناد کا انمین اچہے طور جاری تہا بلکہ اکثر خوف اور صبر مین کاٹتے تہے اور محض روایتون
سنی سنائی پر اکتفا کرتے تہے اور درپے تنقید ہوتے تہے اور اس سبب سے متاخرین کو تنقید اونکی متعذر
ہوگئی ہے ولیم میور صاحب اپنی تاریخ اردو کی باب دوسرے کے پہلے حصہ کی دفعہ ۲ مین لکہتے ہین
پہلے مسیحیون کو پچہلے زمانے کی فکر تہوڑی تہی اور نہ وے اپنے کلیسا کے حال کی کچہہ کتاب و یادداشت
رکہتے تہے بلکہ ظلم و تعدی کی برداشت کرکے اپنی اوقات صبر اور فروتنی سے بمشکل کاٹتے تہے پہر دو
صدی اول کے بیان حال مین تیسرے باب کے پہلے حصہ مین لکہتے ہین آوس زمانہ مین مسیحی منتشر
غریب اقوام اور اوسط اور ادنی اور کمتر اشرافون سے تہے اونکی کثرت کی یہہ بہی ایک وجہ تہی اور اسی
سبب سے اونہون نے زیادہ شہرت نہین پائی اور تواریخون مین انکو کم ہوا کیونکہ پنج قوم ہمیشہ اوردون
سے زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اونکی خبر تہوڑی لیتے ہین بلکہ مورخون کی کتابین اشخاص نامور اور اہل حشمت
اور مقدور والون کے حال مین لکہی جاتی ہین انتہے اور نقل عبارت ہارن صاحب کی فصل دوسری مقدمہ
مین گذری کہ اوسمین صاف مصرح ہے کہ قدما اول صدی کو تنقید روایات کی نہتی

فصل دوسرے

اسکے بیان مین کہ عہد جدید مین بہی مثل عہد عتیق کے انکے علما کے اقرار کے موافق الحاق اور نقصان
یقینی ہے اور کچہہ اسکے شواہد سنئے اول یہہ کہ درس ۳۵ باب ۲۷ متی مین موافق نسخون حال کے
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع اور اونہون نے صلیب پر کہینچ کر اوسکے کپڑون پر چٹہی ڈالکر بانٹ لئے تاکہ جو نبی کے
معرفت کہا گیا تہا پورا ہو کہ اونہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چٹہی ڈالی
پس یہہ فقرہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا الخ یقینا الحاقی ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی دوسری
جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتا ہے کہ یہہ فقرہ یونانی کے اکسو اکیٹہہ نسخون اور سریانی ترجمہ کے
سب نسخون خطی اور بعض نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخون خطی اور اوس نسخہ مطبوعہ
مین جو بشب والٹن کی پالی گلاٹ مین چہپا ہے اور ترجمہ فارسیہ پالی گلاٹ مین متروک ہے اور اسیطرح
ترجمون کاٹیک اور یہی ڈک اور اتہیوپک اور پرانے روسی کے سب نسخون خطی اور اکثر نسخون مطبوعہ

مین اور اکثر نسخون خطی اور مطبوعہ لاطینی اور بہت نسخے پرانے اٹالک مین متروک ہے اور کریزاسٹم اور طیطوؔ
بستری اور یوتہی میس اور تہیو فلیکٹ اور اوریجن اور پرانے مترجم لاطینی اریؔ نیس اور اگسٹائن اور جیروؔن
کوسؔ نے جب اس ورس کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالون مین بہی یہہ فقرہ متروک ہے اور یہہ فقرہ کیپنے ورس ۷ باب ۱۹ انجیل یوحنا سے لیکر الحاق کردیا ہے گریس بیک نے اچہا ہی کیا جو اسکو قطعی جہوٹا سمجہہ کر چہوڑدیا
انتہی دیکہو یہہ جملہ صاف الحاقی ہے اور اونکے مفسر محقق بہی الحاقی کہتے ہین اور گریس بیک نے جو اسکو
الحاقی سمجہہ کر نکال دیا تہا اوسپر ہارنصاحب نے تعریف کی کہ اوسنے اچہا کیا دوئم یہہ کہ باب پانچوین نامہ
اول یوحنا مین ہے ہندسہ ۷ و ۸ کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح
قدس اور یے تینون ایک ہین ۸ اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتے ہین روح اور پانی اور لہو اور ان
تینونکا ایک مضمون ہے انتہی اور دونون ورسونمین کسی عیسائی نے خلاف دیانت واسطے اثبات
مسئلہ تثلیث کے اسقدر جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح قدس اور یے تینون ایک
ہین اور تین ہین جو زمین پر بڑہا دیا ہے اور اصل مین اتنی عبارت تہی کہ تین ہین جو گواہی دیتے ہیں
روح اور پانی اور لہو الخ دیکہو اپنے عقیدہ کے لئے اپنی طرف سے ایک عبارت گہڑ کے اوسکو کلام اللہ
کہنا کیا بڑی جرأت حضرات مسیحیون کی ہے ہارنصاحب اپنی تفسیر کی چوتہی جلد کے صفحہ ۳۵۵ مین لکہتا
ہے کہ اس فقرے کی بابت علمار مین چارسو برس سے نزاع ہے اور ہنوز فیصلہ نہین ہوچکا گو ان جمہور
محققین بیل اوسکو جعلی سمجہہ کر چہوڑتے ہین انتہی - بعد اسکے قریب بارہ ۱۲ ورق مین دلائل متنازعین کے
تفصیل کے ساتہہ معہ ردو قدح کے اپنی طرف سے نقل کرکے دوبارہ بطور خلاصہ کے دہراتا ہے کہ اوس خلاصہ
کا بہی تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین خلاصہ نقل ہوا ہے اسلئے ہم اسی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقل کردیتے
ہین اور وہ یون ہے ہارن طرفین کے دلائل لکہہ کر پہر دہراتا ہے کہ اوس دہرانے کا خلاصہ یہہ ہے کہ
جہوٹے کہنے والے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ کہ یہہ فقرہ کسی یونانی نسخہ مین جو سولہوین صدی
کے قبل کا لکہا ہوا ہو نہین پایا جاتا دوئم یہہ کہ پہلے نسخون مطبوعہ مین جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتہہ
چہپے تہے نہین پایا جاتا سیوم یہہ کہ کسی پرانے ترجمہ مین سوا لاطینی کے نہین پایا جاتا چہارم یہہ کہ اکثر

پرانے نسخون خطی لاطینی مین بہی نہین پایا جاتا پنجم یہہ کہ اسکا حوالا قدماء مشایخ اور مورخون کلیسہ سے
نہین لیا ششم یہہ کہ کسی مشایخ لاطینی نے بہی حوالہ اسکا نہین لیا ہفتم یہہ کہ مصلحین پروٹسٹنٹ
نے اسکو چہوڑدیا ہے یا اسپر نشان شبہ کا کردیا ہے اور سچے کہنے والے اس جملہ کے کہتے ہین اول یہہ
پرانے ترجمہ لاطینی اور بہت نسخون لاطینی ولکیٹ مین پایا جاتا ہے دوم یہہ کہ وہ کتاب عقاید یونانی
اور آداب نماز کلیسہ یونانی اور اول والی کتاب نماز کلیسہ لاطینی مین پایا جاتا ہے اور بعض قدماء مشایخ
لاطینی نے اوسکا حوالہ لیا ہے اور یہہ دونون دلیلین مخدوش ہین اور گواہی اندرونی سچے ہونے کی
یہہ ہے اول ربط جملہ کا دوم قاعدہ نحویہ سیوم حرف تعریف کا چہارم مشابہت محاورہ اوسکے کی محاورہ
یوحنا سے اور وجہ ترک ہونے اوسکے کی نسخون مین ممکن ہے کہ یون بیان کیجاوے کہ اصل کے دو
نسخے ہون یا یون ہوا ہو کہ وقت کم ہونے نسخون کے اوائل مین فریب یا تغافلی کاتب سے یہہ امر
ہوگیا ہو یا فرقہ ایرین نے اسکو نکالڈالا ہو یا دینداروں نے اسکو ایک سر تثلیث کا سمجہکر نکالدیا ہو تغافل
کاتب کی اسکا سبب ہوئی ہو جیسا اور نقصونکا سبب ہوئی ہے گریک مرشدون نے اون فقرون کو
بہی چہوڑا ہے جو اس بحث مین تہے اور ہارن انصاف اور بیریائی سے دلائل گذشتہ پر نظر ثانی کرکے کہتا ہے
کہ یہہ جملہ جعلی سمجہکر چہوڑا جاوے اور کوئی سند جو سواے ایسے نسخون کے ہے جنکی سچائی مین شبہہ نہین
ایسے بڑے فقرے کے داخل کرنے کو جائز نہین کرسکتے اور موافق خیال ہارن کے کہتا ہے کہ کوئی
گواہی اندرونی کیسی ہی محکم ہو ایک انبار گواہیون بیرونی پر جو اس مطلب (یعنے جہوٹے ہونے اس
فقرے) پر ہین غالب نہین آسکتی انتہے دیکہو موافق تصریح ہنری اور اسکاٹ کے ہارن صاحب نے دلائل
طرفین کو انصاف اور بیریائی سے نظر کرکے حکم کیا کہ یہہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفون کے دلائل مین جو خالی
ڈہول کچہہ قوت رکہتی تہی تو وہی گواہی اندرونی تہی اوسکو بہی ہارن صاحب نے مردود ٹہیرایا اور حکم کیا
کہ وہ انبار گواہیون بیرونی پر غالب نہین آسکتی اور بحمد اللہ کہ سچے کہنے والون اس عبارت جہوٹی کی
نے عذر مین اسکا اقرار کیا کہ اگلے زمانہ مین اسقدر نسخے تہوڑے تہے کہ جعل کاتب اور جعل فرقون باطلہ
کا چل جاتا تہا تو دیکہیے کہ خدا جانے اوسوقت مین کاتبون اور فرقون باطلہ نے اور کیا کچہہ خاک اڑائی ہوگی

اور یہہ عذر کہ دین داروں نے اسکو ایک سر تثلیث کا سمجھکر نکال دیا ہوگا صاف دلیل ہے کہ حضرات دیندار
بہی درپے تحریف کے رہتے ہین کہ مناسب وقت کے فقرے کے فقرے ہضم کرتے تہے اور اون حضرات
دین داروں کی تحریف قصدی مین کوئی شک نہین جیسا انشاءاللہ اخیر اس فصل مین بیان اوسکا آتا ہے
پس دیکہئے صدہا سال مین خدا جانے کیا تصرف ان حضرات کے ہاتھہ سے ہی ہوا ہوگا آب ہم کچہہ کچہہ
جہوٹے ہونے اس فقرے کی دلیلوں کو تقویت دیتے ہین اور کہتے ہین کہ بلاشبہ وہ فقرہ جہوٹا ہے اسلئے
کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع دوسری صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور اسیطرح دوسرے ترجمہ سریانی
کی جو پانچوین صدی مین وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاپٹک کے جو دوسری یا تیسری صدی مین وہ ترجمہ
ہوا ہے اور ترجمہ سہی ڈک کے جو دوسری صدی مین ہوا ہے اور ترجمۂ اتہیو پک کے جو چوتہی صدی
مین ہوا ہے اور ترجمۂ ارمنی کے جو اخیر چوتہی یا شروع پانچوین صدی مین ہوا ہے اور ترجمۂ عربی خطی
کے اور ترجمۂ پرانی روسی کے جو نوین صدی مین ہوا ہے کسی نسخہ مین یہہ فقرہ نہین پایا جاتا اور ڈاکٹر
بی کنگن لکہتا ہے کہ اوسنے اوس فقرہ کو اوس نسخے سریا مین جو بہت ہی پرانا اور ہزار برس زائد سے
وہ کلیسہ ہندوستان مین تہا نہین پایا اور نہ کسی اور نسخے سریا مین جو اوسنے دیکہی اور چالیس نسخوں
لاطینی مین نہین پایا گیا - ہارن صاحب وقت نظر ثانی کے کہتے ہین کہ پچیس نسخے ان نسخون مین بہت
ہی پرانے ہین اور اونکی گواہی پچیس سو نئے نسخون سے بہتر ہے انتہی اور اگسٹائن نے جو بڑا عالم مسیحی مذہب
کا گنا جاتا ہے چوتہی صدی مین دس رسالے اس نامہ پر لکہے ہین اور اونمین سے ایک مین بہی اس
فقرے کا پتا نہین اور جو اگسٹائن فرقۂ ایرین کے مقابل تہا اگر یہہ فقرہ ہوتا تو تثلیث کیلیئے ثابت کرنیکو
اوسکو نقل کرتا اور اس تکلف مین نہ پڑتا اور ورس آٹہوین پر بطور حاشیہ کے لکہتا کہ مراد پانے سے باپ
اور خون سے بیٹا اور روح سے روح القدس ہے اور اوسی حاشیہ کو رفتہ رفتہ یاروں نے ثیلیثوں نے
تغیر اور تبدیل کرکے ساتوان ورس قرار دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ اون نسخون مین جو
ارینیس اور کلیمنٹ اسکندریہ والے کے پاس تہی اور یقینا وسے دوسری صدی کے بعد کی لکہی
نہین ہو سکتی اور اسیطرح اون نسخون مین جو ارجن کے پاس تہے اور یقیناً وسے نسخے تیسری صدی

کے بعد کے نہین ہو سکتے اور اسیطرح اون نسخون مرشدون یونانی مین جو کونسل نائس مین تہے اور دوسرے
نسخے یقیناً چوتہی صدی کے بعد کے نہین ہو سکتے اور اسیطرح ہر صدی کے نسخون مین اوس صدی تک
کہ اوس صدی کے لکہے ہوئے پرانے نسخے ہم تک پہنچے یہہ فقرہ نتہا اور جناب لوتہر مصلح دین کے ترجمہ
جرمنی مین یہہ فقرہ نتہا اور اونکی زندگی مین جتنی بار وہ ترجمہ چہپا اون سب نسخون مطبوعہ مین وہ فقرہ
ناارد ہے اور نوبت اخیر مین جو سنه ۱۵۴۶ اپنی زندگی مین اوس ترجمہ کو چہپوایا اور اونکی زندگی مین اوسکی
طبع تمام ہنوئی تہی بلکہ کچہہ رہ گئی تہی جو پیچہے وفات اونکے پوری ہوئی اوسکے مقدمہ مین لکہہ گئے
تہے کہ کوئی شخص اس میرے ترجمے مین تبدیلی نکرے مگر حیف ہے کہ تب بہی محرفنا اپنی تحریف سے
نچوکے اور اونکی وفات کو تیس برس نہ گذرنے دئیے کہ خلاف اونکی وصیت کے اس جہوٹے فقرے
کو اونکے ترجمہ مین ملادیا اور اول اول یہہ بے دیانتی اوس ترجمہ مین واقع ہوئی جو سنه ۱۵۷۴ع مین
فرنیک فارٹ مین چہپا تہا مگر سنه ۱۵۸۳ اور بعد اوسکے جو پہر کئی دفعہ وہ ترجمہ فرنیک فارٹ مین چہپا
اوس سے یہہ جملہ نکالا گیا لیکن پہر جو سنه ۱۵۹۶ اور سنه ۱۵۹۹ ڈنبرگ مین اور اسیطرح جو سنه ۱۵۹۶ مین ہمبرگ
مین چہپا محرفین تثلیثیون نے اوس جملہ کو داخل کر لیا اور سنه ۱۶۰۶ مین جو پہر ڈنبرگ مین چہپا اوسمین
سے یہہ فقرہ نکالا گیا بعد اوسکے اوس ترجمہ مین الحاق اس فقرہ کا عام ہوگیا اور کالون نے اپنے ترجمہ
مین گو اوسکو رہنے دیا مگر اوسپر اپنا شبہ ظاہر کیا اور ترجمہ لاٹن مین جو منسوب لیو جوڈا کی طرف ہے
اور سنه ۱۵۴۳ مین اسٹی فنز نے چہاپا ہے اس جملہ کو متن سے نکالکر حاشیہ پر لکہا اور کاسٹیلیو کے ترجمہ
مین جو اول سنه ۱۵۵۱ پہر سنه ۱۵۶۳ مین چہپا ہے اسپر نشان علیحدگی کا بنایا گیا ہے اور ترجمہ ٹنڈل صاحب
مین جو اول انگریزی مین ترجمہ ہوا ہے اور سنه ۱۵۲۶ مین پہر سنه ۱۵۳۴ مین چہپا ہے اور کوورڈیل کی بیبل مین
جو سنه ۱۵۳۵ مین چہپی ہے اور میتہیو کی بیبل مین جو اول سنه ۱۵۳۷ پہر سنه ۱۵۴۹ پہر سنه ۱۵۵۱ مین چہپی ہے اور کرمر
کی بیبل مین جو اول سنه ۱۵۳۹ پہر سنه ۱۵۴۱ مین چہپی اور ٹری ورنر کی بیبل مین جو اول سنه ۱۵۳۹ پہر سنه ۱۵۴۱ پہر
سنه ۱۵۴۹ مین چہپی اور اسیطرح اوس بیبل مین جو بتصحیح اور اہتمام بشپ ٹان سٹل اور حید کے سنه ۱۵۴۱ مین
چہپی اور عہد جدید مین جو سنه ۱۵۳۵ مین گوال ٹیر نے واسطے سر جان چیک کے لاٹن اور انگریزی مین اوسکو چہپایا

اوراسیطرح اوسمین جبکوبل نے سنہ ۱۵۲۵ء مین چہاپا اور اوس ببیل مین جو گرفٹن نے اوسکو سنہ ۱۵۳۳ء مین
چہاپا اور اوس انگریزی ببیل مین جو سنہ ۱۵۵۶ء مین روم مین چہپی اور اوس ببیل انگریزی جو سنہ ۱۵۶۲ء مین
ہیری سی نے لندن مین چہاپی سب کے سب ان نسخون مین نشان شک کا اس جملہ پر بنایا ہوا تہا
اور اسحاق نیوٹن حکیم مشہور نے جو بزعم انگلش مین افلاطون سے بہی بڑا ہے اس فقرے اور ایک اور فقرے کے
جہوٹے اور الحاقی ہونے پر پچاس صفحونکا ایک رسالہ لکہا ہے ایک تاریخ مین جو لائی بریری یوسفل نالج
کرکے موسوم ہے اور علماے کمیٹی کی تالیف اور لندن مین جو سنہ ۱۸۳۳ء مین بحکم کمیٹی چہپی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن نے
ایک رسالہ پچاس صفحونکا لکہا ہے اور اوسمین دو فقرون پر نامہ یوحنا اور پولوس سے درباب مسئلہ تثلیث کے
بحث تحقیقی کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کرتے ہین کہ کاتبون نے انہین تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق
نیوٹن سچ کہتا ہے کہ کسی کاتب تثلیثی مذہب کا یہہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے لئے اس حرکت شنیع
کا مرتکب ہوا شاید پادری فنڈر صاحب نے جو بڑے معتقد تثلیث کے ہین اور اوسکے اثبات کے لئے رطب
و یابس بہر دینے سے اپنی کتابون مین کام رکہتے ہین اس فقرہ کو جعلی اور جہوٹا سمجہہ کر اسی واسطے نہین لیا
ہوگا کہ کوئی ناظر میرے لکہنے پر تفسیرون مین اس فقرون کو دیکہہ کر اوسکی قباحت پر مطلع ہوجاے اور سب زور
شور میرا جوابات اثبات تثلیث اور امتناع تحریف ہے خاک مین نہ رل جائے مگر افسوس کہ ظہور ایسے فسادون
نے پہر سب اونکے ملمعے اوڑا دئیے اور اونکی قلعی کہول دی اور تعجب کہ دافع البہتان والا ایسے شرمی برتکر
اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلیث مین ذکر کرتا ہے - سیوم یہہ کہ ورس ۲۹ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیونکا موافق
ترجمون حال کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ء اگر کوئی تمہین کہے کہ یہہ بتون کی قربانی ہے تو اوسکی خاطر جسنے
جتایا اور دینداری کے واسطے نہ کہاؤ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے اور جملہ اخیرہ اور ترجمون مین یون
ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ء کہ زمین و پرشش از آن خداوند است اور یہہ جملہ کہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے الحاقی
ہے ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۷ مین لکہتے ہے کہ یہہ جملہ کودکس اسکندریانوس
اور واٹیکانوس اور کنٹابری جن سمس اور باسیلین سیس اور مریلی اور ہارلیانوس اوسدیلی مین اور
اسیطرح ستر نسخون گتنگی گریس بیگ مین نہین پایا جاتا اور اسیطرح ترجمہ سریانی اور اوس ترجمہ عربیہ مین

جسکو اربی میس نے چھاپا ہے اور ترجمہ کاتہلک اور سہی ڈگ اور اتھیوپک اور ارمنی اور لاطینی ولکیٹ اور
اور ترجمہ پرانی اٹالک مین نہین پایا جاتا تہا اور یوحانی ڈماسیوس اور ام بروسیاس ٹر اور آگسٹائن اور
اسی ڈور اور بیڈ جو اس ورس کا حوالہ لیتے ہین اس جملہ کو نہین نقلکرتے ہین اور گریس بیک نے اوسکو
یقیناً قابل الاخراج سمجھکر متن سے نکالدیا اور حقیقت مین کوئی سند اس جملہ کی نہین اور فضول ہے غالبا
ورس ۲۶ سے لیکر ملایا گیا انتہے دیکھو یہہ جملہ کسی مین اون نسخون یونانی اور نسخون ترجمون مذکورہ بالا کے
اور اسیطرح نقلون مشائخ مسیحیون مین نہین پایا جاتا اور گریس بیک نے بلاشبہ الحاقی سمجھکر نکالدیا اور ہارن
صاحب اسکو الحاقی اور بے سند اور فضول بتاتا ہے اور ترجمہ عربیہ ۱۶۷۱ و ۱۸۳۱ مین نہین پایا جاتا بلکہ آئیہ
ورس مذکور فقط اسقدر ہے فان قال انسان هذه ذبيحة الاوثان فلا تاكلوا من اجل
القائل لكم ومن اجل البينة چہارم یہہ کہ ورس اٹھوان باب بارہوان متی کا نسخون حال مین
یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ کیونکہ ابن آدم سبت کا بہی خداوند ہے اور لفظ بہی کا اس عبارت مین بلاشبہ الحاقی
ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳ مین لکہتا ہے کہ یہہ لفظ ستاسی نسخون خطی اور بہت سے
نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ سریانی اور عربی مین اور فارسی بالی گلاٹ تشبیپ والٹن مین اور ترجمہ
کاتہلک اور پرانے روسی اور ترجمون اٹالک مین نہین پایا جاتا اور ٹرٹیل ین اور سائی پرن اور ارجن
اور کریزاسٹم اور یوتہی میس اور تہیوفلکٹ نے جو اس ورس کو اپنے حوالون مین نقل کیا اس لفظ کو
نہین لیا وہ ورس ۲۸ باب ۲ مرقس یا ورس ۵ باب ۶ لوقا سے الحاق کیا گیا ہے اور گریس بیک
نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکالدیا انتہی دیکھو یہان بہی ہارن صاحب اس لفظ کو الحاقی مانکر
تعریف گریس بیک کی کرتا ہے کہ اوسنے خوب کیا ششم یہہ کہ ورس ۳۵ باب ۱۲ متی کا موافق نسخون
حال کے یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ اچہا آدمی دل کے اچہے خزانے سے اچہی چیزین نکالتا ہے الخ
لفظ دل کا اس عبارت مین الحاقی ہے ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۰ مین لکہتا ہے کہ
یہہ لفظ اکیسو سات نسخون خطی اور بہت نسخون مطبوعہ مین اور ترجمہ عربی اور فارسی اور پرانی روسی
اور انگلو سکسنی اور پرانی اٹالک اور لاطینی ولکیٹ مین نہین پایا جاتا اور ارجن اور مصنف مباحثہ نے

جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکہا گیا اور گریگری ناریں زن اور گریگری نسّہ اور کریزاسٹم اور تہیو فلکٹ اور
سائی پرن اور ہلیری اور لوسی فر اوز ۴م بروسیا سٹر نے جو اس ورس کو اپنے حوالون مین نقل کیا
اس لفظ کو نہین لیا اور یہہ لفظ ورس ۵۴ باب ۹ لوقا سے الحاق ہو گیا ہے انتہے دیکہو یہان بہی
ہارن صاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہین اور ترجمون انگریزی رومن کاتلک اور ترجمہ فارسیہ
ہنری مارٹن اور عربیہ سنہ ۱۸۳۱ مین اب تک یہہ لفظ متروک ہے فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ع مرد شائستہ از خزانہ
شائستہ خود اشیاء شائستہ را بیرون مے آرد الخ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ع الانسان الصالح من کنز الصالح یخرج
الصالح الخ ششم یہہ کہ ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا کا نسخون حال مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع تب
اونہون نے پتہر اوٹہائے کہ اوسے مارین پر یسوع نے اپنے تئین پوشیدہ کیا اور اون کے بیچ مین
ہوکے ہیکل سے نکلا اور یون چلا گیا انتہے اور یہہ الفاظ اور اونکے بیچ مین ہوکے اور اسیطرح یہ الفاظ
اور یون چلا گیا الحاقی ہین اور سب ترجمون انگریزی رومن کاتلک مین اونکا وجود نہین اور وے
انکو الحاقی تبلاتے ہین اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ اور سنہ ۱۸۳۱ مین بہی متروک ہین اور عبارت اوسکی یون ہے
فاخذوا حجارة ليرجموه فاما يسوع فتوارى وخرج من الهيكل یعنے تب اونہون نے
پتہر لئے تاکہ اوسے مارین پر یسوع چہپ گیا اور ہیکل سے نکلا ہفتم یہہ کہ ورس ۱۳ باب ۶ متی کا
موافق نسخون حال کے یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ اور ہمین آزمایش مین نڈال بلکہ بدی سے بچا
کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے آمین انتہے اور اسمین یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت
اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی ہے اور رومن کاتلک اسکو الحاقی تبلاتے ہین اور ترجمہ
لاطینی اور سب انگریزی ترجمون رومن کاتلک مین نہین پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ سنہ ۱۶۷۱ و سنہ ۱۸۳۱ع
مین نہین اور عبارت اس ترجمہ کی یون ہے ولا تدخلنا في التجارب ونجنا من الشرير
امین اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ و سنہ ۱۸۴۴ع جو مطبع باپٹسٹ مشن کے اندر کلکتہ مین چہپے ہین اس جملہ
پر نشان علیحدگی کا کیا گیا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۱۸ مین لکہتا ہے کہ ورس ۵۹
باب ۸ یوحنا مین ... یہہ الفاظ اونکے بیچ مین ہوکے اور یون چلا گیا الحاقی ہین اور بعضون نے لکہا ہے کہ

یہہ لفظ بہت پرانے نسخون مین نہین پائے جاتے ہین مگر مین موافق رائے ارازمس کے جانتا ہون کہ یہہ الفاظ
اونکے بیچ مین ہوکے ورس ۳۰ باب ۴ لوقا سے لئے گئے ہین اور کاتب نے حاشیہ پر لکھے ہوے
دیکھ کر اونکو غلطی سے متن مین داخل کر دیا ہے اور یہ الفاظ اور یون چلا گیا کہنے واسطے ربط دینے
اس باب کے دوسرے باب سے ملا دئیے ہین اور مین اس خیال مین فقط اس جہت سے نہین پڑا کہ گریز باخ
اور آگسٹائن نے اس جملہ کا ذکر نہین کیا بلکہ اسواسطے بھی کہ وہ غالبا بے ربط ہے کیونکہ جب وہ پوشیدہ
ہوگیا تھا تو پھر اون کے بیچ مین سے ہوکے کیونکر نکل گیا اسطرح یقینا جھگڑا کرتا ہے اور اوسکے معتقدین نے
جو سنہ ۱۶۱۱ اور سنہ ۱۷۶۲ اور سنہ ۱۸۱۹ مین ترجمہ انگریزی چھاپا موافق اوسکے قول کے ان لفظون کو
گرا دیا تھا مگر بعد اوسکے سنہ ۱۸۳۱ اور سنہ ۱۸۴۴ مین پھر ان لفظون کو داخل کر لیا اور ورس ۱۳ باب ۶ متی مین
یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت اور قدرت الخ الحاقی ہے اور ارازمس نے اوسکو ناپسند کیا اور بلنجر نے کہا
ہے کہ یہہ ٹکڑا تو پیچھے جوڑا گیا ہے معلوم نہین کہ جوڑنے والا اسکا کون ہے اور لارن ششش والا نے
بسبب متروک ہونے اس جملہ کے ترجمون لاطینی پر اعتراض کیا تھا اور اوس اعتراض پر بلنجر اوسکو ملامت
کر کے کہتا ہے کہ تعجب ہے کہ لارن ششش والا بلا دلیل کہتا ہے کہ کلام خداوند سے یہہ جملہ کٹ گیا بلکہ
اوسکو چاہئے تھا کہ لعنت ملامت اوپر کرے جنہون نے بے لحاظی سے اس اپنے کہلونے کو نماز خداوند
کا جزو بنا دیا ہشتم یہہ کہ ورس ۳ ہ باب ۷ یوحنا سے ورس ۱۱ باب ۸ یوحنا تک الحاقی ہین اور ارازمس اور
کالون اور بیضا اور گروٹیس اور لیکلرک اور وٹسٹین اور سملر اور شلز اور مورس اور ہین لین اور
پالس اور شہرہ اور علماء جنکا ذکر ولفی نس اور کوچر نے کیا ہے سچائی ان ورسون کی نہین مانتے تھے
اور پرانے ترجمون مین جو مختلف زبانون کے ہین یہ ورس نہین پائے جاتے اور کریزاسٹم اور تہیوفلکٹ
اور نونس نے جو تفسیرین انجیل یوحنا پر لکہی ہین اونمین ان ورسونکی شرح نہین کی اور نہ کسی جا حوالہ ان ورسونکا لیا اور ٹرٹیلین
اور سای پرن نے جو رسالے زنا اور عفت کے باب مین لکھے ہین ان ورسون سے تمسک کہین نہین
پکڑا اور یہ ورس اگر اونکے نسخون مین ہوتے تو یقینا انکو سند مین ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب
کے صفحہ ۳۰۵ مین لکھتا ہے کہ بعض قدما نے شروع آٹھوین باب یوحنا پر شبہہ کیا ہے اور ہارن صاحب

موافق قول ڈاکٹر ل صاحب وغیرہ کے حامی سچائی ان ورسون کی ہوکر جلد چوتہی اپنی تفسیر کے صفحہ ۳۱
مین بطور حاشیہ کے یون لکہتے ہین کہ گواہی سچائیکی ان ورسون کے حقمین ہے گو وہ بہت ہی پرانے
ترجمون مین نہین پائے جاتے اور نہ حوالون کریزاسٹم اور تہیو فلکٹ اور نونس مین اور نہ اونکی تفسیرون
مین ان ورسون کی شرح ہے اور نہ ٹرٹیل ین اور سائی پرن نے لپنے رسالون مین جواب عفت اور
زنا کے لکہے ہین ان ورسون سے سند پکڑی ہے حالانکہ ان کو بہت حاجت طرف ان ورسون کے
تہی اگر اون کے نسخون مین موجود ہوتے لیکن پہر بہی بہت نسخون مین کہ گریس بیک نے قریبا
استی کے گنے ہین پائی جاتی ہین مگر بہت اختلاف عبارت کے ساتہہ اگر اصل ہوتے توکسطرح ان
نسخون مین داخل ہوجاتے علاوہ اسکے انمین کوئی ایسی بات نہین کہ چلن مسیح علیہ السلام کے
خلاف پڑے بلکہ اونکی بردباری اور فیاضی اور عفو ہی کے مناسب ہے اور اگسٹاین نے انکی تصدیق
کرکے وجہ چہوٹ جانے کی نسخون مین یہہ بیان کی کہ کاتبون نے یہہ سمجہکر کہ کوئی خداوند کو بسبب
چہوڑدینے خطا والی عورت کے الزام دے ان ورسون کو چہوڑدیا ہے مگر یہہ وجہ کچہہ نہین اسلئے کہ
خداوند بموجب لپنے اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہین آیا پس اسکے موافق تدارک کرنا چاہئے دوم یہہ
یہہ حکومت مخالف اوس ادب کے بہی تہے جو خداوند درباب اطاعت حکام کے رکہتا تہا انتہے کہتا ہون مین کہ
اس مفسر نے یہہ تو تسلیم کیا کہ یہہ ورس بہت پرانے ترجمون اور تفسیرون کریزاسٹم اور تہیو فلکٹ اور
نونس مین اور اسیطرح اون کے حوالون مین اور رسالون ٹرٹیل ین اور سائی پرن مین نہین پائی
گئی اور اگسٹاین کے وقت مین بہی نسخون مین متروک تہے کہ جواب سنے وہ توجیہ کی کہ ہارن نے اوسکو
مردود ٹہیرایا مگر اوسکے اقرار کے موافق اسقدر ثابت ہے کہ چوتہی ہی صدی مین یہہ ورس متروک تہے
اور وہم کاتبونکا اوس صدی اور پہلے اوس صدیکا ایسا تہا کہ قریب بارہ بارہ ورسون کے برباد کرتا
تہا پس جب تواتر لفظی ان کتب کا نہین تو دیکہئے ایسے وہمون سے نوبت کہانتک پہونچی ہوگی
اب دلیل سچائی کی ہارن صاحب کے نزدیک دو ہین اول یہہ کہ قریب اسّی نسخون مین پائے گئے
دوم یہہ کہ انمین کوئی بات مخالف چال چلن مسیح علیہ السلام کے نہین کہتا ہون مین یہہ دونون دلیلین

مخدوش ہین کیونکہ دلیل اول مین خود اقرار کرتے ہین کہ ان نسخون مین بہی بہت اختلاف عبارت کے ساتھ
پائی گئی پس یہہ بڑا اختلاف ایک دلیل اصل ہنونے ورسون کے ہے ظاہراً عیسائیون مین یہہ روایت
ہو گی اوسکی موافق بعض بعض ذی علمون نے اپنے نسخہ کے حاشیہ کے اوپر بطور حاشیہ کے اپنی اپنی طرف سے
عبارت بنا کر لکہدی ہوگی کہ رفتہ رفتہ بعض کاتبون نے جو اون نسخون سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ
کو متن مین داخل کر لیا اور یہہ بات اچنبا کوئی نئی نہین کیونکہ انکے علماء کے اقرار کی موافق بہت جا عہد
عتیق اور عہد جدید مین حسن دیانت ان کاتبون سے ایسا کچہہ ظہور مین آیا ہے اور چال چلن مسیح
کے مخالف ہنونے سے کہان اصالت لازم آتی ہے نہم یہہ کہ ورس ۳۱ باب ۷ لوقا کا نسخون مطبوعہ مین
یون ہے عربیہ ۱۸۳۱ع فقال الرب بمن اشبہ اناس ہذا الجیل الخ فارسیہ ۱۸۱۶ حضرت فرمود
کہ من اشخاص این طبقہ را بچہ تشبیہ کنم الخ ہندیہ ۱۸۱۴ اور خداوند نے یہہ بہی کہا مین اس زمانے کے لوگون
کو کس سے تشبیہ دون الخ اور سب نسخے ترجمہ انگریزی بہی کے اسکی موافق ہین اور یے الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہین اور مترجم ہندیہ ۱۸۱۴ والے نے اس الحاق مین بہی اپنی طرف سے لفظ
پہر بہی کا بڑہا دیا ہے اور نئے ترجمہ انگریزی رومن کاتلک مین جو ۱۸۳۶ع مین لندن مین چہپا ہے
بطور حاشیہ کے یون مرقوم ہے کہ یہہ ورس نسخون مطبوعہ مین یون شروع ہوتا ہے اور خداوند نے کہا
الخ اور یہہ الفاظ بہت نسخون مین نہین پائے جاتے اور اچہے محققون نے رد کئے ہین انتہے اور مترجم
ہندیہ ۱۸۴۴ والے نے اچہا کیا کہ ان لفظون کو بالکل نکال پہینکا اور شروع ورس کا یون کیا پس اس
زمانے کے لوگون کو کس سے نسبت دون الخ دہم یہہ کہ ایک سارا جملہ باب ورس ۴۳ و ۴۴ باب ۲۲ لوقا
مین اوڑ گیا ہے ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۲۷۰ مین لکہتا ہے ایک پورا جملہ باب ورس ۴۳ و ۴۴
باب ۲۲ لوقا مین گر گیا ہے اوسکو ورس ۶ و ۳ باب ۲۴ متی یا ورس ۲۲ باب ۱۳ مرقس سے بڑہانا چاہیے
تاکہ لوقا اور انجیل نویسون کے موافق ہوجاوے پہر حاشیہ مین لکہتا ہے کہ اس بڑے نقصان متن لوقا
سے تمام محققون اور مفسرون نے چشم پوشی کی تہی یہان تک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اوسپر توجہ کی انتہے دیکہو یہ
مفسر اقرار کرتا ہے کہ سارا جملہ اوڑ گیا ہے اور متی اور مرقس سے لیکر بڑہا دو اور اسیطرح کے نقصان اور

اور زیادتی عہد جدید کے کتابون مین اور جابجا کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہانتک لکھے اسلیئے
اس فصل کو قول ہارن صاحب پر ختم کردیتے ہین ہارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۱ مین لکھتا ہے
بہت سے اسطرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے اعمال حوارین مین اور جہان کوئی حال مکرر ذکر
ہوا ہے واقع ہوے ہین کاتبون نے اور انسے زائد مترجمون نے ذکر ناقص مین دوسری جاسے لیکر
ملادیا ہے اور اس کیفیت کے بیان مین زائد نمونے بیان کرنے بیفائدہ ہین اور کفایت کرتا ہے
مقابلہ کرنا بیان ایمان لانے پولوس کا جو لوقا نے باب نوین مین ذکر کیا ہے اوس بیان کے
ساتھہ جو باظہار پولوس کے باب ۲۲ و ۲۶ اعمال مین منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونون حال ایمان
لانے قرنیلیو کا جو باب دسوین اور گیارہوین اعمال مین بیان ہوے ہین انتہی دیکھو مترجمون کی
اصلاح گو ترجمون مین تھی مگر کاتبون کی اصلاح نے متن کے نسخون مین بھی دخل پایا اور کاتبون کی
کیا شکایت کرین کہ سلف مین حضرات مسیحی جو بڑے دیندار کہلاتے تھے ہر فرقہ سے واسطے دفع اعتراض
دوسرے فرقہ کے یا اثبات اپنے دعوے کے بمقتضائے کمال دیانت اور دینداری کے انجیل مقدس
کے درسون مین تحریف کیا کرتے تھے اور تحریف ان حضرات دین دارون کی علاوہ تحریف ملحدون
اور کاتبون کے تھی - ہارن صاحب اوسی صفحہ مین لکھتا ہے کہ بلاشبہ بعضی خرابیان قصدًا
اونہون نے بھی کین ہین جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اونکے یہی خرابیان ترجیح دی جاتی
تھین تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین اور یہہ جو اس بنیاد
اختلاف عبارت کو کسی نے کم معلوم کیا ہے اسلیئے ہم دو تین نمونون کو فاف کی کتاب سے
جسمین اختلاف عبارتونکا بیان ہے ذکر کرتے ہین مثلاً ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین بعضے الفاظ
اوڑ گئے ہین اور انبر دس کہتا ہے کہ بہت نسخون مین جو میرے وقت مین رائج ہین وے الفاظ
چھوڑے گئے کیونکہ وے الفاظ مسئلہ ارین کی تائید کرتے تھے اور ورس ۳۵ باب پہلے لوقا مین
بعضے الفاظ واسطے دفع شبہ یوٹی کنیس کے جو ہونے دو طبیعتون کے مسیح علیہ السلام مین
انکار کرتے تھے ترجمون سریانی اور عربی اور فارسی اور حبشی اور اور ترجمون اور بہت سے حوالے

مرشدون مین پڑہائے گئے ہین اور ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کو اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین چہوڑا گیا اسلئے بعض دیندار عیسائیون نے خیال کیا کہ قوت دینی فرشتہ کی خداوند کو سبب نقصان درجہ الوہیت خداوند کا ہے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنہتیون مین لفظ بارہ کو گیارہ کے ساتھہ بدل ڈالا تاکہ اوسپر الزام جہوٹ کا نہ لگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہان جز بجائی کل کے رکہا گیا اور ورس ۱۸ باب اول متی مین اس لفظ کو اوس سے پہلے کہ وے ہمبستر ہووین اور ورس ۲۵ مین یہہ لفظ پہلا فصلاً اڑا یا گیا تاکہ کوئی تقاعد دوشیزگی مریم علیہا السلام پر ہمیشہ کیلئے شبہہ نکرے انتہے **فصل تیسری** اس امر کے بیان مین کہ تحریر انجیل نویسون کی سہو اور وہم سے خالی نہین اور اکثر جا اونکی روایتون مین ایسا اختلاف ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچہہ توافق پیدا ہوتا ہے اور اسجا بطور نمونہ کے چند شواہد لکہے جاتے ہین

شاہد اول یہہ کہ باب اول متی مین جو نمبر لہ بسم اللہ انجیل متی کے ہے کئی جا سہو صریح واقع ہوا ہے کہ حضرات مسیحی اونمین تاویلین بعید بعید کرتے ہین اولاً ورس ۱۷ باب اول کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ سنہ پس سب پشتین ابراہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوسوقت تک کہ بابل کو اوٹہہ گئے چودہ ۱۴ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین انتہے اسکے موافق معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کے بیان مین تین قسمین ہین اور ہر ایک اون سے چودہ پشتون پر اسطرح شامل ہے کہ ابراہیم سے داؤد تک چودہ ۱۴ اور داؤد سے بابل کو اوٹہہ جانے تک چودہ ۱۴ اور بابل کے اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ ۱۴ اور اگر ہم اوس بیان مین جسطور متی نے لکہا ہے غور کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول مین چودہ پشتین جب ہوتی ہین اگر داؤد داخل ہون وگرنہ تیرہ ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ جب داؤد قسمت اول مین داخل ہوکے ایک پشت محسوب ہوگئے تو قسمت دوم مین داخل محسوب نہونگے اور یہہ قسمت سلیمان علیہ السلام سے شروع اور یوکنیا پر ختم ہوگی اور یوکنیا اس قسمت دوم مین داخل مانا جاویگا تاکہ چودہ پشتین پوری ہون اور جب یوکنیا اس قسمت مین داخل ہوا تو قسمت سیوم سے خارج ہوگا اور قسمت سیوم شلتئیل سے شروع ہوگی مگر اس قسمت مین ہرگز چودہ ۱۴ پشتین نہین ہوتین بلکہ اگر مسیح کو داخل مانو تو تیرہ ۱۳ ورنہ بارہ ۱۲ ہوتے ہین **ثانیاً** ورس ۸ یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ سنہ اور

اسا سے یہود سافط اور یہود سافط سے یورام اور یورام سے عوزیا پیدا ہوا فارسیہ ۱۶ باب ۱ درس ۲۸ و ۱ درس ۱۳۱
و ۱ درس ۱۴ واسی پدر یہوسافاط و یہوسافاط پدر یورام و یورام پدر عوزیا عربیہ ۱ باب ۱۶ و ۱ درس ۲ و ۱ درس ۱۳ واسا
ولد یوسافاط و یوسافاط ولد یورام و یورام ولد عوزیا اور ترجمۂ انگریزی مہری فرقہ پروٹسٹنٹ کے اور
اسی طرح انگریزی ترجمہ رومن کاتلک کے اون کے موافق ہین اور اسمین دو سہو ہین ایک یہہ کہ اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ عوزیا بیٹا یورام کا ہو حالانکہ وہ پڑپوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین بسبب
سہو کے جناب متی سے چھوٹ گئین اخزیاہ یواس امصیاہ باب سیوم کتاب اول اخبار الایام
مین ہے ہندیہ ۱ درس ۱۴ ۱۱ اوسکا بیٹا یورام اوسکا بیٹا اخزیا اوسکا بیٹا یواس ۱۲ اوسکا بیٹا امصیاہ اوسکا
بیٹا عزریاہ اوسکا بیٹا یوتام فارسیہ ۱ درس ۱۴ ۱۱ و یورام پسرش اخزیاہ پسرش و یواش پسرش ۱۲ امصیاہ
پسرش عزریاہ پسرش و یوتام پسرش عربیہ ۱ درس ۱۳ ۱۱ وابن یوشافاط یورام وابن یورام اخزیا ہو وابن
اخزیا ہو یواش ۱۲ وابن یواش امصیا وابن امصیا عزریا وابن عزریا یوتام اور ترجمے انگریزی مذکورہ
سب اسکے موافق ہین اور یہہ تینون پادشاہ ہوے ہین اور ہر ایک نے اپنے باپ سے میراث سلطنت
کی پائی ہے منجملہ اونکے ایک برس اخزیاہ نے سلطنت کی اور حال اوسکا باب آٹھوین کتاب ۲ سلاطین
اور باب ۲۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور یواس نے چالیس برس سلطنت کی اور حال اسکا باب ۱۲
کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۴ کتاب دوم اخبار الایام مین مرقوم ہے اور امصیا نے ۲۹ برس سلطنت کی
اور حال اوسکا باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین اور باب ۲۵ کتاب ۲ اخبار الایام مین مرقوم ہے اور اون کے
چھوڑ دینے کی کوئی اچھی توجیہ نہین دوم یہہ کہ سہو سے عزریاہ کی جا عوزیاہ لکھا گیا کیونکہ نام اوسکا
عزریاہ ہے نہ عوزیا جیسا درس ۱۲ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین مرقوم ہے اور نقل اوسکی گذری
اور اسیطرح درس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ثالثا درس ۱۱ یون ہے ہندیہ ۱ درس ۱۴
اور یوشیا سے یوکنیا اور اوسکے بھائی جسوقت بابل کو اوٹھہ گئے پیدا ہوئے فارسیہ ۱ درس ۱۴ و یوشیا
پدر یوکانیا و برادرانش در زمان انتقال بابل است اور اسمین بھی دو سہو ہین ایک یہہ کہ یوکنیا یوشیا
کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ بیٹا یہویاقیم بن یوشیا کا ہے اور یہویاقیم نے بھی گیارہ برس سلطنت کی

ہے جیسا کہ باب ۲۴ کتاب ۲ سلاطین مین مصرح ہے پس ہوا نام اسکا رہ گیا ہے دوم یہہ کہ
کوئی بہائی یوکینا کا نہتا البتہ اوسکے باپ کے تین بہائی تہے رابعًا درس ۱۲ یون ہے
ہندیہ ۱۸۴۴ اور بابل کو اوٹہہ جانیکے بعد یوکینا سے شلتئیل اور شلتئیل سے روزبابل پیدا ہوا انتہی
اور اسمین بہی ظاہر اسہو ہے اسلئے کہ زوربابل سلتائیل کا بیٹا نہین بلکہ اوسکا بہتیجا اور فدایا بن یوکینا کا
بیٹا ہے خامسًا درس ۱۳ یون ہے ہندیہ مذکورہ اور زوربابل سے ابیود اور ابیود سے
الیاقیم اور الیاقیم سے عازور پیدا ہوا انتہی اسمین بہی ظاہر اسہو ہے کیونکہ ابیود نامی کوئی بیٹا
زوربابل کا کتابون عہد عتیق سے ثابت نہین ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سند سنیئے باب ۳
کتاب اول اخبار الایام مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۱۵ یوسیاہ کا پہلوٹا یوحنا دوسرا یہویقیم تیسرا صدقیا
چوتہا سلوم ۱۶ اور بنی یہویقیم اوسکا بیٹا یکانیاہ اوسکا بیٹا صدقیاہ اور بنی یکانیاہ اسیر ۱۷ اوسکا بیٹا
سالتئیل اور ملکرام اور فدایاہ اور شن اصار یقمیاہ ہوسمع اور ندبیاہ ۱۹ اور بنی فدایاہ زروبابل اور
سمعی اور بنی زروبابل مسلم اور حننیاہ اور اوسکی بہن سلومیہ ۲۰ اور حسوبہ اور اہل اور برکیا اور حسدیاہ یوشب حسد
پانچ ۲۱ اور بنی حننیاہ فلتیاہ اور یسعیاہ بنی رفایاہ بنی ارنان بنی عبدیاہ بنی سکنیاہ انتہی سادسًا
درس ۵ و ۶ یون ہے ۵ اور سلمون سے بوعز راحاب کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بوعز سے عوبید راعوث
کے پیٹ سے پیدا ہوا اور عوبید سے یسّی ۶ اور یسّی سے داود بادشاہ پیدا ہوا الخ اگرچہ اسطرح
تعداد پشتون کی کلام متی مین موافق باب دوم کتاب اول اخبار الایام کے ہے مگر ظاہر یہہ
تعداد دونون جا مشکوک ہے اسلئے .... کہ موافق دونون کے
سلمون بیٹا نحسون کا ہے اور یہہ نحسون وہ ہے جو حضرت موسیٰ کے عہد مین سردار فرقہ یہودا کا
تہا جیسا درس ۷ باب ۱ کتاب شمار اور درس ۱۱ باب ۲ کتاب اول اخبار الایام مین مصرح ہے
اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تہی اور عہد یوشع علیہ السلام مین اوسنے دو جاسوسون
بنی اسرائیل کو اپنے گہر مین چہپا کر بچایا تہا اور حال اوسکا باب ۲ و ۶ کتاب یوشع مین مفصل
مرقوم ہے اور شاید اسی اپنے نیک عمل کی جہت سے نکاح سلمون بن نحسون مین آکر جدات مسیح علیہ السلام

مین داخل ہوئی ہو اور جو زمانہ راحاب کا قریب چودہ سو پچاس برس کے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کا
قریب ایکہزار پچاس برس قبل ولادت مسیح ع کے ہے پس لازم آتا ہے کہ راحاب سے زمانہ داؤد تک چار سو
برسکے عرصہ مین کل چار پشتین گذری ہون اور یہہ ظاہر البعید ہے اور یہودا سے زمانہ سلمون تک عرصہ
قریب تین سو برس مین چہہ پشتین گذرین تہین علاوہ کسی جا عہد عتیق مین تصریح نہین کہ نکاح
راحاب کا سلمون کے ساتہہ ہوا ہو **شاہد دوم** یہہ کہ لوقا نے باب ۳ اپنی انجیل مین نسب نامہ لکہا
اوسمین بعض جا غلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ سے ہے جو متی نے ذکر کیا ہے
کیونکہ اولا ورس ۳۶ مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ صالا قینان کا قینان ارفخشد کا ارفخشد سام کا
سام نوح کا نوح لامخ کا انتہی موافق اسکے معلوم ہوتا ہے کہ صالا پوتا ارفخشد کا ہو حالانکہ وہ
بیٹا ہے نہ پوتا اور لوقا نے غالبا ترجمہ یونانی سیٹواجنٹ سے یہہ غلطی کہائی ہوگی اور گیارہوین باب
کتاب پیدایش مین ہرگز اس قینان کا پتا ہی نہین لگتا اور ورس ۲۴ باب اول کتاب اخبار الایام
کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ سیم ارفکسد سلح فارسیہ ۱۸۴۵ سام وارفکشد و شلح عربیہ ۱۸۳۱ سام ارفخشاد
شالح اور سب ترجمے انگریزی انکے موافق ہین ثانیا یہہ کہ دونون نسب نامون مین کئی وجہ سے
مخالفت ہے اول یہہ کہ متی یوسف کو بیٹا یعقوب کا اور لوقا اوسکو بیٹا ہیلی کا بتلاتا ہے دوم
یہہ کہ متی مسیح علیہ السلام کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور لوقا اولاد ناتان بن داؤد سے جانتا
سیوم یہہ کہ متی داؤد علیہ السلام سے اسیری بابل تک سب پشتون کو سلاطین نامدار اور لوقا بعد
داؤد اور ناتان کی سب پشتین گمنام اور بے وقار ذکر کرتا ہے چہارم یہہ کہ متی شلتائیل کو بیٹا
یوکنیا کا اور لوقا اوسکو بیٹا نیری کا اور متی زوربابل کے بیٹے کا نام ابیود اور لوقا اوسکا نام ریسا
لکہتا ہے علاوہ اسکے ورس ۱۷ و ۱۹ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا
کہ کوئی بیٹا زوربابل کا نہین جسکا نام ابیود موافق تحریر متی کے یا ریسا موافق تحریر لوقا کے ہو
اور شلتائیل بیٹا یوکنیا کا ہے نہ نیری کا پس یہہ سہو لوقا کا اور یہی ہے جب تک ثابت کسی تاریخ
معتبر سے نہو کہ یہہ شلتائیل اور زوربابل اور ہین اور جنکو متی نے لکہا ہے وے اور ہین پنجم یہہ

داود سے زمانہ مسیح تک موافق متی کی ۲۶ اور موافق لوقا کے ۴۳ پشتین ہوتی ہین اور جو زمانہ داود کا
قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ایکہزار پچاس برس تہا پس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے
اور دوسری کے موافق قریب پچیس پچیس ۲۵ برس کے مقابل ایک ایک پشت کے حساب مین آتی ہین
اور ان مخالفتون کے جو بتامل ناظر کو دونون نسب نامون مین معلوم ہوجاتے ہین دفع کرنے
کو علماء مسیحیون کی زبانین سلفاً اور خلفاً کچھ کچھ طرح طرح کے زبان زد رہے ہین مگر متاخرین
نے اور عذرون کو سست سمجھکر اس توجیہ کو مختار کرلیا ہے جسکو صاحب حل الاشکال نے صفحہ ۱۱۹
مین اسطور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہہ ہے متی پہلے باب مین یوسف کا اور لوقا تیسرے باب
مین مریم کا نسب نامہ بیان کرتا ہے — اور لوقا نے اسی سبب سے
مریم کا پشت نامہ یوسف کے نام سے لکہا کہ یہودیون کی عادت تہی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی
سے شادی کرے کہ جسکا بہائی نہو اور اپنے باپ کی وارث وہی ٹہیرے تو اوسکا شوہر پشت نامہ مین
اسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکہا جائے اور اسی جہت سے لوقا یوسف کو ہلی کا بیٹا یعنی اوسکی جورو
کا بیٹا کہتا ہے اور متی لکہتا ہے کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تہا پس دونون نسب نامون
مین کچہہ بہی اختلاف نہین پایا جاتا اور یہودیون کی مذکورہ عادت توریت کی آیتون سے بہی
سمجہی جاتی ہے مثلاً گنتی کے ۳۶ باب کے ۸ و ۹ و ۱۰ آیتونکو اور نحمیا کے ۷ باب کے ۶۳ آیت کو دیکہنا
چاہیئے انتہی کہتا ہون مین کہ یہہ توجیہہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ سے اول یہہ کہ کسی جا عہد
جدید سے صراحتہً یا اشارۃً یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مریم علیہا السلام اولاد ناتان بن داود
علیہ السلام سے ہو وین بلکہ باب اول لوقا مین ہے ہندیہ ۱۵ ۵ یہودیہ کے پادشاہ ہیرود کے
دنون مین ابیاکی پارہ داروں مین سے ذکریا نامی ایک کاہن تہا اوسکی جورو ہارون کی بیٹیون
مین سے تہی اور اوسکا نام الیسبات تہا ۳۶ اور دیکہہ تیرے رشتہ دار الیسابات کو بہی بڑہاپے
مین بیٹا ہونے والا ہے الخ اور ان دونون درسون کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ الیسابات
زوجہ ذکریا علیہ السلام کی اولاد ہارون اور رشتہ دارون مریم علیہا السلام سے تہے پس اسکے موافق

غالباً مریم علیہا السلام بہی اولاد ہارون علیہ السلام سے ہون گے نہ اولاد داؤد علیہ السلام سے
علاوہ اسکے آگسٹاین لکہتا ہے کہ اوسکے وقت مین بعض کتابین تہین کہ اونمین مرقوم تہا کہ مریم
علیہا السلام قوم لیوی سے ہین دوم یہہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد ناتان سے ثابت ہوتا
توکیون قدما اس توجیہ کو چہوڑکر رکیک توجیہون مین جنکو متاخرین نے مردود سمجہکر چہوڑ دیا ہے
پڑتے سیوم یہہ کہ کالون پیشوائی فرقہ پروٹسٹنٹ جو فی الحقیقت پیشوا ہے صاحب حل الاشکال کا بہی
ہے اپنی تفسیر مین اس توجیہ کو نقل کرکے رد کرتا ہے اور مریم علیہا السلام کو اولاد ناتان سے نہین
مانتا چہارم یہہ کہ بعد تسلیم عادت یہود کے مطلب توجیہ کرنیوالونکا جب ثابت ہو کہ پہلے یہہ بات کسی
دلیل سے ثابت ہولے کہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام ہیلی کی اکیلوتی بیٹی تہین اور کوئی انکا بہائی
نہ تہا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک کسی دلیل قطعی سے یہہ بہی نہین ثابت ہو سکتا ہے
کہ وے اولاد داؤد علیہ السلام سے ہون چہ جائے اسکے کہ بیٹی اکیلوتی ہیلی کی ہون البتہ انکلو
متاخرین عیسائیون نے یہہ بات گہڑکے نکال لی ہے اسی سبب سے محققین نے لاچار ہوکر
مان لیا کہ فی الحقیقت دونو نسب نامے آپسمین مختلف ہین اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول مین
لکہتا ہے کہ جماعت محققین مثل اکہارن اور کیسر اور ہیس اور ڈیوٹ اور وینر اور فرش
وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونون نسب نامے آپسمین مختلف ہین شاہد سیوم یہہ کہ لوقا باب دوم مین
لکہتا ہے ہندیہ ۱۸۲۱ اور اون دنون مین یون ہوا کہ قیصر اوگسطوس کا حکم نکلا کہ ہر بستی کے
لوگون کے نام لکہے جاوین ۲ اور یہہ پہلے اسم نویسی تہی جو سوریا کی حاکم قورنیوس کے وقت مین
ہوئی ۳ تب ہر ایک اپنے اپنے شہر کا نام لکہانے چلا ۴ اور یوسف بہی گلیل کے شہر ناصرہ سے
یہودیہ مین داؤد کی شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اسلئے کہ وہ داؤد کے گہرانے اور اولاد سے تہا ۵
کہ اپنی منگیتر مریم کے ساتہہ جو پیٹ سے تہی نام لکہاوے اور ایسا ہوا کہ جب وے وہان تہے اوسکے
جننے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلوٹہا بیٹا جنی الخ فارسیہ ۱۸۴۲ و در آن آوان چنین اتفاق
افتاد کہ از جانب قیصر اوگسطوس حکم شد کہ ہمہ بلاد اسم نویسی نمایند ۲ و این نخستین اسم نویسی بود

کردر آواُنکی کرینوس حاکم شام بود شدا ورترجمہ عربیہ سنہ ۱۸۳۱ اسکے موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوگوسطوس قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تہا کہ ہر بستی مین کیجاوے اور وہ قورینوس حاکم یہودیہ کے وقت مین ہوئی تہی اور اسم نویسی مین یوسف معہ مریم علیہما السلام کے جو اون دنون حاملہ تہین بیت اللحم کو نام لکہانے کے لئے گیا تہا کہ وہان ولادت مسیح علیہ السلام کی ظہور مین آئی حالانکہ یہہ غلط ہے تین وجہ سے اول یہہ کہ درس ۱ باب ۲ متی مین ہے کہ مسیح علیہ السلام ہیرودیا دشاہ کے عہد مین پیدا ہوے تہے پس اسکے موافق ان دنون ملک یہودیہ کا پادشاہ ہیرود تہا جو اوسکی زندگی تک یہہ ملک تحت حکومت رومیون کے نہ آیا تہا تو اوسوقت مین اوس ملک کے اندر وقوع اسم نویسی کا کہ علت اوسکی لگانا خراج کا تہا بحکم اوگوسطوس شہنشاہ روما کے کسطرح مانا جاوے دویم یہہ کہ قرینوس ۱۵ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام کے حاکم سوریا یعنے ملک یہودیہ کا ہوا ہے پس اوسکے وقت مین حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو سیوم یہہ کہ کسی نے قدماء مورخون یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ مین نہین لکہا کہ اوگوسطوس کے وقت مین اسم نویسی تمام ملک مین یا تمام سلطنت روما مین ہوئی تہی یا اوسکا حکم اس باب مین جاری ہوا تہا اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایک ان دو امرون سے ظہور مین آتا تو کوئی نہ کوئی لکہتا اور جب غلطی کلام لوقا مین عجیب نہین تو ظاہر کو کیون چہوڑا جاوے **شاہد چہارم** درس ۱۹ باب ۳ لوقا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع پر ہیرود چوتہائی کا حاکم نے اپنے بہائی فیلیپ کی جورو ہیرودیا کے سبب الخ لفظ فیلیپ کا اسجا غلط ہے اسلئے کہ ہیرودیا ہیرود مذکور کے اوس بہائی کی جورو تہی کہ اوسکا نام بہی ہیرود تہا اور کسی تاریخ سے نہین معلوم ہوتا کہ فیلیپ کی جورو ہیرودیا ہو ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۶۳۲ مین بعد نقل اس اعتراض کے لکہتا ہے کہ غالبًا نام فیلیپ کا غلطی کاتب سے داخل متن ہوا ہو اوسکو متن سے نکالا جاوے اور گریس بیک نے اس لفظ کو متن سے نکال دیا ہے انتہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے کہ لفظ فیلیپ کا تغافلی کاتب سے غالبًا داخل متن ہو گیا ہو اور اوسکو بہت نسخون قلمی اور اکثر اون نسخون مین جو اول مطبوع ہوے ہین چہوڑ دیا ہے دیکہو

ہارنصاحب اور گریس بیک اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ والون نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی کے بہت نسخون خطی اور مطبوعہ مین چہوڑا گیا ہے اور یوسیفس نے بہی اپنی تاریخ کی کتاب اٹہاروین کے باب پانچوین مین نام ہیرودیا کے شوہر کا ہیرودہی لکہا ہے **شاہد پنجم** درس باب ۳ لوقا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور سیلس ابلینی کی چوتہائی کا حاکم تہا فارسیہ سنہ ۱۸۴۴ ولیسیناس عین ربع ابلینی عربیہ سنہ ۱۸۳۱ ولیسانیوس رئیس علی ربع الابلیۃ اور کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا کہ کوئی لسیناس نامی ابلینی کا حاکم ہیرود اور فلپ کے ہم عہد ہوا ہے البتہ یوسیفس نے ایک لسیناس حاکم چال سیس کا جو قریب ضلع ابلینی کے ہے لکہا ہے شاید لوقا نے سنا ہو اور اسکو اسجا لکہہ گیا ہو مگر یہہ شخص ۳۴ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطباغ لینے کے عمر جناب مسیح علیہ السلام کی قریب تیس برس کے ہو چکی تہی پس وقت سلطنت لسیناس کا ساٹہہ برس قبل اسوقت کے تہا کالون جلد اول مین لکہتا ہے یہہ جہوٹ خیال ہے کہ یہہ لسیناس وہ لسیناس ہے جو بطلیموس بادشاہ چالسس کا بیٹا تہا کیونکہ اوسکو کلوپیٹرا نے تیس ۳۰ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے مروا ڈالا تہا اور یہہ بہی مشکل ہے کہ یہہ پوتا بطلیموس کا ہو جو اوسکا نام بہی لسیناس تہا شاید یہہ کوئی پڑپوتا اوسکا اس نام کا ہوگا انتہی ملخصا کہتا ہو نہین کہ اس مفسر کو بیٹے اور پوتے بطلیموس کے ہونے سے تو خود انکار ہے اور کسی دوسرے کی سند نہین ملی انگلون کہتا ہے کہ یہہ کوئی پڑپوتا ہوگا **شاہد ششم** درس ۱۶ باب ۲ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ جب ہیرود نے دیکہا کہ اوسنے مجوسیون سے فریب کہایا تو نہایت غصہ ہوا اور لوگونکو بہیجکر بیت لحم اور اوسکی ساری سرحدون کے سب لڑکونکو جو دو برس کے اور اوس سے چہوٹے تہے اوسوقت کی موافق کہ اوسنے مجوسیون سے تحقیق کیا تہا قتل کروایا انتہی یہہ قتل بہی کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتا یوسیفس نے جو بڑا لکہنے والا احال ہیرود کا ہے اس قتل کا حال نہین لکہا اور اسیطرح نہ اور کسی عالم نے علماء یہود سے جو بڑے خواہان بدنامی ہیرود کے اور بڑے لکہنے والے برائیون کے تہے اور ظاہر ہے کہ یہہ امر تو بڑا ظلم اور بڑی برائی ہیرود کی تہی اور کسی طرح اسکے اظہار مین الزام اونکے مذہب کی طرف بہی نہ تہا کہ اوس لحاظ سے ترک کرتے پس اگر واقع ہوتا تو غالب یہی تہا کہ لکہتے **شاہد ہفتم** متی باب ۲ مین ولادت مسیح ع کی بیت اللحم مین اور آنا مجوسیون کا وہان اور جانا ماں باپ مسیح علیہ السلام کا اسجا سے مصر کو اور قتل کرنا ہیرود کا سب

لڑکون بیت اللحم اور نواح اوسکے کو اور رہنا مان باپ مسیح کا مصر مین وفات ہیرود تک اور بعد وفات ہیرود سکے وہان سے پہر کر ناصرہ مین آنا لکہتا ہے اور لوقا باب ۲ مین لکہتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی بیت اللحم مین ہوئی اور آٹہوین دن ختنہ کر کے نام رکہا اور بعد پاک ہونے کے (یعنے چالیس دن پورے ہونیکے بعد) موافق شریعت موسیٰ کے مان باپ مسیح علیہ السلام کے معہ اون کے یروشالم مین آگئے اور وہان شمعون موافق الہام روح القدس کے اور اسیطرح حنا نے بہی تعریف مسیح کی بیان کی بلکہ حنا نے تو اون سب کو جو یروشالم مین راہ نجات کے منتظر تہے حال مسیح سے مطلع کیا اور مان باپ مسیح علیہ السلام کے بعد فراغت پانے کے رسوم شریعت سے شہر ناصرہ کو گئے اور وہان سے ہر برس عید فسح مین یروشالم کو جایا کرتے تہے یہان تک کہ جب مسیح علیہ السلام ۱۲ برس کے ہوے اوس سال مین جو یروشالم مین گئے وقت مراجعت کے مسیح ع وہان بدون اطلاع لینے ان باپ سے کے ٹہیر گئے پس کہتا ہون کہ ظاہر مین ان دونون قصون سے ایک خلاف واقع ہے کیونکہ وے سب امور مرقومہ متی کے قبل یروشالم کے جانے کے جو چالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تہا ظہور مین آگئے تہے یا بعد اوسکے اول تو صریح البطلان ہے اسلئے کہ مدت چالیس دن مین وہ سب امر کسطرح واقع ہو لیتے اور دوم بہی باطل ہے کئی وجہ سے اولا یہہ کہ جب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم شرعی کے ماباپ مسیح علیہ السلام کے ناصرہ کو گئے تہے نہ بیت اللحم کو پس اگر مجوسی آتے تو راہ مین ملتے یا ناصرہ مین نہ بیت اللحم مین ثانیا یہہ کہ جب ہیرود الیسا دشمن تہا تو کسطرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم مین جو خاص تختگاہ ہیرود کا تہا بشارت مسیحی کا چرچا کراتا اور کسطرح حنا سب منتظرون راہ نجات مین شور اس امر کا کرتے ثالثا یہہ کہ موافق تحریر لوقا کے سال بسال مان باپ مسیح علیہ السلام کے عید فسح مین ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تہے پس مصر کو جانا اور وہان کا رہنا کس زمانہ مین ہوا **شاہد ہشتم** مرقس باب ۴ مین حاضرون کا شام کے وقت رخصت کرنا اور دریا مین طوفان کا آنا اور حضرت مسیح علیہ السلام کا اوسکو موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلون کے لکہتا ہے اور متی اس ماجرے کو بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹہوین مین نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلون کو بعد اوسکے باب ۱۳ مین حالانکہ دونون وعظون مین ایک زمانہ کا فرق ہے پس ایک ان دو سے خلاف واقع کے ہے **شاہد نہم** بعد

پہنچنے اوشلیم کے سوال یہودیونکا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱۱ مین تیسرے دن اور متی باب ۲۱ مین
دوسرے دن لکہتا ہے اور ان دونون مین بہی ایک خلاف واقع کے ہے ہارن صاحب بابت ان دو اختلافون
کے جو شاہد آٹہوین اور نوین مین منقول ہوے چوتہی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ مین لکہتا ہے کہ کوئی صورت
تطبیق کی ان دو حالون مین نہین نکلتی - **شاہد دہم** مرقس باب دسوین مین لکہتا ہے کہ جناب
مسیح کو یریحو سے نکلتے ایک اندہا ملا اوسکو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۲۰ مین دو اندہونکا ملنا اور
شفا پانا لکہتا ہے **شاہد یازدہم** متی باب نوین مین لکہتا ہے کہ ایک حاکم نے جناب مسیح کو آکے
کہا کہ میری بیٹی ابہی مر گئی ہے اگر تم اپنا ہاتہہ اوسپر رکہو تو وہ جی اوٹہے اور مرقس باب پانچوین اور لوقا باب
آٹہوین مین لکہتے ہین کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مرنے پر ہے اوسپر چلکر ہاتہہ رکہیے تا کہ اچہی ہو جاوے
اوسپر جناب مسیح اوسکے ساتہہ ہو لیے راہ مین ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی مرشد کو
اب تکلیف نہ دے جناب مسیح نے سنکر فرمایا مت ڈر اور اوسکے گہر تشریف لیگئے اور انکی تحریرون مین اور طرح
کا بہی فرق ہے کہ مرقس اور لوقا سے معلوم ہوتا ہے کہ نام اوسکا یائرہ تہا اور وہ عبادتگاہ کا حاکم تہا اور اوس
لڑکی کی عمر بارہ برسکی تہی اور جناب مسیح وقت زندہ کرنے کے یعقوب اور یوحنا اور پطرس کو اپنے ساتہہ لیگئے
تہے اور تحریر لوقا سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اکلوتی تہی اور متی کی تحریرون مین ان باتونکا کچہہ
بہی پتا نہین اور متاخرین محققین نے اختلاف کو ان تحریرون مین مان لیا ہے پہر بعضے اون سے تحریر
مرقس کو اور بعضے تحریر متی کو ترجیح دیتے ہین اور بعضے اس تحریر سے دلیل پکڑتے ہین کہ پہلی انجیل کا لکہنے والا
متی حواری نہین ورنہ ایسا مجمل نہ لکہتا اور پالس اور شلی میشر اور اولشاشن کہتے ہین کہ وہ لڑکی مری نہین
تہی بلکہ اوسکو نیند کیسی غشی تہی اور دلیل اونکی یہہ قول مسیح ہے کہ وہ مر نہین گئی بلکہ سوتی ہے پس ان
شخصون کے موافق اسجا کوئی معجزا مسیح بہی نہین ہوا اور نیئنڈر اوس لڑکی کی موت کا یقینا اعتقاد نہین کرتا
بلکہ گمان غالب اونکا یہہ ہے کہ صرف دیکہنے مین وہ مردہ تہی **شاہد دوازدہم** باب ۴ متی اور باب ۱
مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح نے دریاے جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاہ کو جال ڈالتے
دیکہا اور بولے کہ تم میرے پیچہے آؤ کہ مین تمہین آدمیونکا شکاری بناؤنگا اور وے جال چہوڑکر اوسکے

پیچھے ہو لیئے اور وہان سے تہوڑی دور آگے بڑہکر یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکہا اونہین بلایا وے بہی ساتہہ ہو لیئے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے پہلے روز اندریاہ اور اونکا دوست کہ جسکو مفسرین یوحنا سمجھتے ہین قریب دریائے یردن کے ملے اور پہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اونکا بہائی شمعون پطرس آکر ملا اور اوسکے دوسرے روز مسیح نے وہان سے جلیل کیطرف ارادہ کیا اور راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے بس ان بیانون مین کئی وجہ سے فرق ہے اول یہہ کہ موافق دو انجیلون اول کے شمعون اور اندریاہ اور یعقوب اور یوحنا دریائے جلیل کے کنارے ملے تہے اور موافق یوحنا کے قریب دریائے یردن کے دوم یہہ کہ موافق اون دونون کے پہلے اندریاہ اور شمعون کو جال ڈالتے دیکہکر دریائے جلیل کے کنارے سے ساتہہ لیا پہر تہوڑے عرصہ کے بعد یعقوب اور یوحنا کو اوسی کنارے سے اور موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب اردن کے ملے پہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے پطرس ملا اور جب اس ماجرے کے دوسرے روز جلیل کی طرف چلے راہ مین فلپ اور نتانائیل ملے اور اوسمین یعقوب کا ذکر بہی نہین سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے پہلے مچہلیان پکڑنے کی طیاری کر رہے تہے اور موافق یوحنا کے جال مچہلی کا کچہہ پتا نہین بلکہ اندریاہ اور یوحنا حضرت یحیی سے تعریف مسیح کی سنکر اور پطرس اندریاہ سے سنکر آئے تہے اور باب ۵ لوقا سے سمجہا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا اور یعقوب ایک ہی جلسہ ملے تہے اور اندریاہ کا صراحۃً اوسمین نام مذکور نہین **شاہد سیزدہم** باب ۱۰ متی اور باب ۳ مرقس اور باب ۶ لوقا مین نام بارہ حواریون کے لکہے ہین اور ان گیارہ نامون مین اتفاق ہے پطرس اندریاہ یعقوب یوحنا فلپس برتولما توما متی الفی کا بیٹا یعقوب شمعون کنعانی یہودا اسخریوطی مگر بارہوین مین لوقا اختلاف کرتا ہے کیونکہ متی لکہتا ہے وہ لبی تہا جسکا لقب تدی ہے اور مرقس تدی لکہتا ہے اور لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا بہائی یعقوب کا ہے **شاہد چہاردہم** مطالعہ کتاب ۱۰ و ۲۰ متی اور باب ۱۰ و ۱۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح یریحو سے چلکر یروشالم کو آئے اور باب ۱۱ و ۱۲ یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ اول یریحو سے چلکر بیت عنیا مین آئے اور رات کو وہان رہے اور دوسرے روز یروشالم کو گئے **شاہد پانزدہم** باب ۱۴ مرقس مین ہے ہندیہ ۱۴ و ۱۶ ۱۳ و ۱ و دو دن بعد فسح اور فطیری روٹی کی عید تہی ۳ اور جب وہ بیت عنیا مین کوڑہی شمعون کے گہر کہانے بیٹہا ایک عورت بیش قیمت اچہا عطر مہر کی شیشی مین وہان لائی اور اوس

شیشی کو توڑکر اوسکے سر پر ڈال دیا ۴ تب بعضے بعضے اپنے دلمین آزردہ ہوکے کہنے لگے عطر کی یہہ خرابی کس لئے
ہوئی کیونکہ یہہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا ۵ اور غریبون کو دیا جاتا اور وے اوسے ملامت کرنے لگے ۶ تب یسوع
نے کہا اوسے چہوڑ دو کیون اوسے ستاتے ہو اوسنے میرے ساتہہ اچہا سلوک کیا ہے ۷ اسواسطے کہ غریب لوگ
ہمیشہ تمہارے ساتہہ ہین اور جب تم چاہو اون سے نیکی کرسکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہونگا باب ۲۶
متی مین یہہ حال موافق مرقس کے ہے مگر یہہ فقرہ تب بعضے بعضے الخ متی مین یون ہے ۸ اوسکے شاگرد
یہہ دیکہکر خفا ہوکے کہنے لگے اوسکی بربادی کیون ہوئی ۹ کیونکہ یہہ عطر بڑے دامونکو بکتا اور وہ محتاجونکو دیا
جاتا اور باب لوقا مین ہے ۳۶ پہر ایک فردوسی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتہہ کہا اور وہ فردوسی کے
گہر جاکے کہانے بیٹہا ۳۷ اور دیکہو اوس شہر مین ایک عورت نے جو گنہگار تہی جب جانا کہ وہ فردوسی کے
گہر کہانے بیٹہا ہے سنگ مرمر کے عطردان مین عطر لائی ۳۸ اور اوسکے پانون کے پیچہے کہڑے ہوکے رو رو کے آنسو
اوسکے پانون دہونے لگی اور اپنے سر کے بالون سے پونچہہ کے اوسکے پانون کو چوما اور عطر ملا ۳۹ اور اوس
فردوسی نے جسنے اوسکی ضیافت کی تہی یہہ دیکہکر دل مین کہا کہ یہہ اگر نبی ہوتا تو یہہ جانتا کہ یہہ رنڈی جو اوسے
چہوتی ہے کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ۱۲ یوحنا مین ہے ۱ پہر یسوع بیت عنیا مین
جہان العازر تہا جسے اوسنے مردون مین سے اوٹہایا تہا فسح سے چہہ روز آگے آیا ۲ وہان اونہون نے
اوسکے لئے کہانا تیار کیا اور مرتا خدمت کرتی تہی اور ایک اونمین سے جو اوسکے ساتہہ کہانے بیٹہے تہے العازر تہا
۳ تب مریم نے ناردین کا ادہ سیر خالص اور قیمتی عطر لیکر یسوع کے پانون پر ملا اور اپنے بالون سے اوسکے
پانون پونچہے اور گہر عطر کی بو سے بہر گیا تہا ۴ تب یہودا اسخریوطی نے جو شمعون کا بیٹا اور ایک اوسکے شاگردون
مین سے اور اوسے پکڑوایا چاہتا تہا کہا ۵ یہہ عطر تین سو دینار کو کیون نہ بیچا گیا اور محتاجون کو نہ دیا گیا ۶
تب یسوع نے کہا کہ اوسے چہوڑ دے کہ اوسنے یہہ میرے روز دفن کے لئے رکہا تہا ۸ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے
ساتہہ ہونگے پر مین ہمیشہ تمہارے ساتہہ نہین ہون پس دیکہو کہ لوقا کی تحریر اور تینون انجیلون کی تحریر
سے کئی وجہ سے مخالفت رکہتی ہے اول یہہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا کے قبل جلیل کے نکلنے کے
ہے اور موافق ان تینون کے متصل یروشلم کے اوس ہفتہ مین جسمین مصلوب ہوئے دوم یہہ کہ موافق لوقا کے

وہ عورت فاحشہ اور گنہگار تھی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور موافق یوحنا کے مریم بہن العازر کی جسپر حضرت
مسیح کی بڑی عنایت تھی سیوم یہہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگونکا جہت فاحشہ ہونے اوس عورت کے اور
موافق تینون کے جہت اسراف اور تضیع مال کے تہا چہارم یہہ کہ موافق لوقا کے حضرت عیسی نے اوس عورت کے
پیار کو اور موافق تینون کے نرہنے اپنے کو ہمیشہ کے لیے اور رہنے غریبون کو ہمیشہ کے لئے عذر بیان کیا اور
بلحاظ ان وجہون کے جو ان دونون تحریرون مین اختلاف فاحش تہا جمہور علمار نے یون تطبیق دی کہ
دو بار یہہ امر ظہور مین آیا ہوگا کہ ایک کو لوقا نے اور دوسرے کو اون تینون[1] نے قلمبند کیا ہے مگر یہہ بھی کچھ
نہین کہ اون تینون مین بھی اختلاف کچھہ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہین بلکہ اونمین بھی پانچ طرح سے
ایسین اختلاف ہے اول یہہ کہ وقوع اوس حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے
اور موافق یوحنا کے چہہ دن پہلے اوس عید کے تہا دوم یہہ کہ موافق دونون[2] اول کے شمعون کا اور موافق یوحنا
کے العازر کا گہر تہا سیوم یہہ کہ موافق دونون اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے پانو پر
ملا اور اپنے بالون سے پونچہا چہارم یہہ کہ متی خفگی اور اعتراض کرنیوالون کو مرید مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس
عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط یہودا اسخریوطی بتلاتا ہے پنجم یہہ کہ مرقس قیمت اوس عطر کی زیادہ
تین سو سے اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امور کا لحاظ کر کے ارجن لاچار ہو کر تین واقعون پر حمل کرتا
ہے مگر دونون توجیہین تحکم ہین اور ظاہر یہین وہ واقعہ ایک ہے کیونکہ بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ ہر بار عطر
دعوت اور کہانے ہی کے وقت ملا جاوے اور ملنے والی بھی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکھنے والے اوس عورت
کے فعل پر اعتراض کرین اور حضرت عیسی اوسکا عذر فرمادین اور عجب ہے کہ جب ایکبار حضرت عیسی اوس عورت کے فعل
کو اچھا کہہ چکے ہون پہر بھی مرید اور حواری اوسپر اعتراض کرین پس حق یہہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق
عادت انجیل نویسون کے ہے کہ اول سے آخر تک یہہ انکی ایک عادت ہے **شاہد شانزدہم** باب ۲۴ متی
مین ہے ہندسہ ۳ و ۱۵ و ۱۶ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹہا تہا اوسکے شاگردان نے اکیلے اوس پاس
آکے کہا ہمسے کہہ کہ یہہ کب ہوگا اور تیرے آنے اور اس زمانے کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے تب یسوع
نے کہا الخ ۱۵ آیس جب تم اوس اجاڑنیوالی گندی چیز جسکی خبر دانیال نبی کی معرفت دیگئی مقدس مکان مین

[1] یعنی متی اور مرقس اور یوحنا نے ۱۲
[2] یعنی متی و مرقس ۱۲

کپڑے دیکھو گے ۱۶ تب جو یہودیہ میں ہو پہاڑوں پر بھاگ جائے ۱۷ اور جو کوٹھے پر ہو نہ اوترے کہ اپنے گھر سے کچھہ
نکالے ۱۸ اور جو کھیت میں ہو پیچھے نہ پھرے کہ اپنے کپڑے لے ۲۱ کیونکہ اوسوقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا
کی شروع سے اب تک نہ کبھی ہوئی اور نہ ہوگی ۲۹ اون دنوں کی مصیبت کے بعد ترت سورج اندھیرا ہو جائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی ۳۰ تب
آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اوسوقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹینگے اور ابن آدم
کو بڑی قوت اور جلال کے ساتھہ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھینگے ۳۱ اور وہ نرسنگھے کے بڑے شور کے ساتھہ
اپنے فرشتے بھیجیگا وے اوسکے چنے ہوؤں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس حد سے اوس حد تک جمع
کرینگے ۳۴ میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ جبتک یہہ سب کچھہ نہولے اسوقت کے لوگ گذر نہ جائینگے ۳۵
آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی ۳۶ لیکن اوسدن اور اوس گھڑی کو میرے باپ کے
سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا ترجمہ ہندیہ ۱۸۴۴ع ۲۹ اون روزوں میں اوس تنگی کے بعد
فی الفور سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کی قوتیں
ہل جائینگی ۳۴ میں تمسے سچ کہتا ہوں جب تک کہ یہ سب چیزیں پوری نہ ہولیں یہہ پشت گذر
نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲ ۲۹ و بعد از زحمت آن ایام فی الفور آفتاب تاریک خواہد شد الخ ۳۴ بدرستیکہ بشما می
گویم کہ تا جمیع این چیزہا کامل نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت اور باب ۱۳ مرقس میں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲۴
اور اون دنوں میں اوس تکلیف کے بعد سورج اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا ۲۵ اور آسمان سے ستارے
گرینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی ۲۶ اور اوسوقت لوگ ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال سے
آتے دیکھینگے ۳۰ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانے کے لوگ جبتک یہہ سب کچھہ واقع نہووے گذر نجاوین
گے ۳۲ مگر اوس دن اور اوس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا
ہے اور درس ۳۰ اور ترجموں میں یوں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہہ پشت جبتک
یہہ سب کچھہ نہولے گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۴۲ بدرستیکہ بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزہا واقع نگردد این طبقہ منقرض
نخواہد گشت اور باب ۲۱ لوقا میں ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲۰ اور جب تم دیکھو کہ یروشلم کو لشکروں نے گھیرا تو جانو کہ

اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب وے جو یہود یہ مین ہون پہاڑون کو بہاگین الخ ۲۲ کیونکہ وے دن انتقام
لینے کے اور سب نوشتے پورے ہونے کے دن ہین ۲۵ اور سورج اور چاند اور ستارون مین عجائب دکہائی
دینگے اور زمین پر اقوام گہبراہٹ مین گرفتار ہونگے اور دریا کا اور موجونکا شور ہوگا ۲۷ اوسوقت ابن آدم کو
بدلی پر بڑی قدرت اور حشمت سے آتے ہوے دیکہینگے ۳۲ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک کہ سب پورا نہ
ہولے یہہ پشت گذر نہ جائیگی انتہی ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریون نے علامات خرابی ہیکل
اورنزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تہا اوسپر خاص نشان خرابی اورشلیم کا یہہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال
کے یروشلم فوجون سے گہیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہہ دیکہکر تم پہاڑون کیطرف بہاگ جائیو کیونکہ اون دونون
مین ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدائے خلقت عالم سے کبہی نہین ہوئی اور وے دن بدلہ لینے کے ہونگے
اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ بعد اوس مصیبت کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان
دونون امرونکا بہی ہوجائیگا اور اوس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزونکو دیکہہ لینگے اور یہہ پشت نہ گذریگی
کہ یہہ سب چیزین ہوچکین گی مگر اوس دن کی خبر سوائے اللہ کے کسیکو نہین نہ مجہے اور نہ فرشتون کو پس
ان عبارتون کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت مین ورس ۲۸ تک حال خرابی ہیکل کا اور
ورس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا ہے اور اسیکو پالس اور اسٹار وغیرہ نے
اختیار کیا ہے اور اسیطرح ورس ۲۴ سے ۳۲ تک عبارت مرقس اور ورس ۲۵ سے آخر تک عبارت لوقا
مین حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے پس چاہیئے تہا کہ موافق ورس ۳۴ متی اور ۳۰
مرقس اور ۳۲ لوقا کے وقوع تینون امرونکا اوس پشت کے لوگون کی زندگی مین ہولیتا تا کہ یہہ قول مسیحی
صادق ہوتا کہ آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتین ہرگز نہ ٹلین گی حالانکہ سوائے خرابی اورشلیم کے اور
کچہہ ظہور مین نہ آیا اور قریب اٹہارہ سو برس کے گذر گئے اور جو تکلف کہ عیسائی عالمون نے اسجا کئے ہین قابل
التفات نہین بلکہ سراسر خلاف انصاف ہین کیونکہ ورس ۲۹ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
بعد خراب ہونے اورشلیم کے اونہین دنون مین فی الفور وقوع ان دونون امرونکا بہی ہوجاویگا اور موافق
ورس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس کے اوس پشت کے لوگ ان تینون امرونکے وقوع کو دیکہہ لینگے اور اسیطرح کی وعدہ اور

نزول کے کہ اوسیوقت کے لوگون کی زندگی مین ہوگا اور قولون مسیحی مین بہی پائے جاتے
ہین باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ع ۲۷ کہ ابن آدم اپنے باپ کے شکوہ سے اپنے فرشتون
کے ساتھ آویگا اور ہر ایک کو اوسکی عمل کی جزا دیگا۔ ۲۸ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اونمین سے
جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین جو موت کا مزہ جبتک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتا نہ دیکہ
لین نہ چکہینگے اور فارسیہ ۱۸۴۲ع مین ورس ۲۸ یون ہے بدرستی کہ بشما میگویم ایستادگان
اینجا کسانے میباشند کہ تا فرزند انسان را در حالتیکہ در ملکوت خود مے آید مشاہدہ نمایند ذائقہ
مرگ را نخواہند چشید۔ یہان صاف اقرار ہے کہ اون لوگون سے جو اوسوقت وہان کہڑے
تہے بعضے زندہ ہون گے کہ نزول مسیحی ہو جاویگا اور ورس ۲۳ باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ
۱۸۴۲ع مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم اسرائیل کی بستیون مین دروبست نہ پہر و گے جبتک
کہ ابن آدم نہ آسے۔ اسجاسے وعدہ نزول کا زندگی حواریون مین سمجہا جاتا ہے اور حواریون
کے قولونسے بہی ظاہرا یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وسے امید رکہتے تہے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا
اور ہم زمانے آخری مین ہین۔ چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل مین آتی
ہے۔ ورس ۸ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع ویسا ہی تم بہی صبر کرو اور اپنے
دل مضبوط رکہو کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے اور ورس ۷ باب ۴ نامہ اول پترس مین ہے
سب چیزون کا آخر نزدیک ہے اسلئے ہوشیار اور دعا کرنے کے لئے جاگتے رہو اور ورس ۱۵
باب ۴ نامہ اول تہسلنیکیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ع کہ ہم تمہین خداوند کے حکم سے یہہ کہتے
ہین کہ وسے جو ہم مین سے خداوند کے آنے تک زندہ اور باقی رہینگے اون سے جو سو گئے
ہین آگے نہ بڑہ جاوینگے۔ اور ورس ۵ باب ۴ نامہ فلپیون مین ہے تمہاری میانہ روی سب
آدمیون پر ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب اول مشاہدات مین ہے الیشوع مسیح کے
مکاشفات جو خدا نے اوسے بخشے تاکہ اپنے بندون کو وہ باتین جنکا جلد ہونا ضرور ہے
دکہاوسے الخ ۳ مبارک وہ جو اس نبوت کا کلام پڑہتا ہے اور وسے جو سنتے ہین اور

اون باتون پر جو اوسمین لکہی ہین عمل کرتے ہین کیونکہ وقت نزدیک ہے اور درس ۱۱ باب ۳
مشاہدات مین ہے دیکہہ مین جلد آتا ہون الخ اور باب ۲۲ مشاہدات مین ہے ۷ دیکہہ مین جلد
آتا ہون الخ ۱۰ پہر اوسنے مجہہ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتون پر مہر مت کر کہہ کیونکہ
وقت نزدیک آیا ہے - ۲۰ جو اون چیزون کی گواہی دیتا ہے یہہ کہتا ہے کہ مین یقینا جلد آتا
ہون الخ - اور درس ۱۱ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیون مین ہے اور یے سب باتین جو اون پر
پڑین نمونہ ہوئین اور ہم جو آخری زمانہ مین ہین ہماری نصیحت کے واسطے لکہی گئین اور
پہلا درس ۱۸ باب ۲ نامہ اول یوحنا مین ہے اے بچو یہہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تمنے سنا ہے
کہ مسیح کا مخالف آتا ہے سو ابہی بہت سے مسیح کے مخالف ہوے ہین - اس سے ہم جانتے
ہین کہ یہہ آخری زمانہ ہے اور دلالت ان قولون کی مدعا پر بیان کی محتاج نہین اور پیلی
نے اپنی کتاب مین مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہہ عقیدہ رکہتے تہے اور اوسکی
عبارت کی نقل چوتہی فصل کے اخیر مین تلخیص کے اندر آتی ہے اور صاحب حل الاشکال
جواب استفسار مین لکہتا ہے کہ اس باب مین مسیح ؑ نے جیسا کہ مذکور ہوا ہم اورشلیم کی
ویرانی اور ہم روز آخر کی بابت بیان فرمائی ہے لہذا بعض الفاظ روز آخر اور بعضے اورشلیم
پر مرجوع ہین چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے آسمان سے گرجانا روز آخر پر اور اس طبقہ
کا منقرض ہونا یا یہہ پشت یا اسوقت کے لوگ گذر نہ جائینگے اورشلیم کے ویرانے پر رجوع
کرتے ہین اس مضمون سے کہ اورشلیم ویران اور برباد ہو جائیگا اوس سے آگے کہ وے
لوگ مسیح کے وقت مین تہے سب گذر جائین سو ویسا ہی ہوا چنانچہ تواریخ سے معلوم
ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست ٹہیری اور مولوی صاحب (یعنے صاحب استفسار)
کا بیان خلاف نہے - کہتا ہون مین کہ ہم بہی مانتے ہین کہ موافق درس ۳ متی کے
شاگردون کا سوال علامات خرابی اورشلیم اور روز قیامت دونون سے تہا اور مسیح کے
کلام مین اوس سوال کے جواب مین ان دونون امرون کا بیان ہے مگر تقسیم اس کلام

کی اوسطرح ہے جیسے کہ پالس اور اسکاٹ وغیرہانے علماء مسیحیون سے کی ہے کہ ورس ۲۹
تک بیان خرابی اورشلیم اور ورس ۲۹ سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف
اسکے حمل کرنا بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت مین جہوٹ ہونے
اسکے مین کوئی شک نہین جیسا بیان اوسکا اوپر گذرا اور ہمارا اعتقاد نہین کہ یہہ قول مسیح کا تہا
اور جہوٹ ہوگیا بلکہ ہم ایسی جہوٹی روایتون کو الحاقی سمجہتے ہین اور انجیل متی کے راسا
منکر ہین کہ یہہ متی کی لکہی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالبًا مترجم نے موافق عادت
مترجمون اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچہے اوسکے اس عبارت غیر صادق کو لکہ دیا ہے
اور ایک توجیہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علماء سے بعد اوس توجیہ مختار کے
نقل کی ہے جو وہ توجیہ جمہور علماء مسیحیون کے نزدیک قابل التفات نہین تو ہم کیون
اوسکی طرف التفات کرین علاوہ اسکے ورس ۲۷ و ۲۸ باب ۱۶ متی اور ورس ۲۳ باب ۱۰
متی مین یہہ تاویل چل ہی نہین سکتی **شاہد ہفتم** باب ۱۲ متی مین ہے ہندیہ
سنہ ۱۸۴۲ع ۳۹ اوسنے اونہین جواب دیا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے
ہین پر یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جاویگا ۴۰ کیونکہ جیسا یونہ
تین رات دن مچہلی کے پیٹ مین رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر
رہیگا اور یہہ جملہ ویسے ہی ابن آدم الخ اور ترجمون مین یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ع اسیطرح
ابن آدم بہی تین رات دن زمین کے اندر رہیگا فارسیہ سنہ ۱۸۴۲ع فرزند انسان نیز سہ شبانروز
در شکم زمین خواہد ماند عربیہ سنہ ۱۸۳۱ کذلک یکون ابن الانسان فی قلب الارض ثلثة ایام و
ثلاث لیالی اور ورس ۴ باب ۱۶ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۲ع اس زمانہ کے بد اور حرامکار
لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین پر یونہ نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین نہین دکہایا
جائیگا الخ اور باب ۲۰ متی مین ہے ۱۸ دیکہو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور ابن آدم سردار کاہن
اور فقیہون کے ہاتہہ مین سونپا جائیگا الخ ۱۹ اور اوسے غیر قومون کے حوالے کرین گے

کہ ٹہٹو ینین اوڑادین اور کوڑے مارین اور صلیب پر کہنیچین پر وہ تیسرے دن پہر جی اوٹہیگا
اور ورس ۳۲ ۳۳ اور باب ۱۰ امرقس کا اسکے موافق ہے اور باب ۲۷ متی مین ہے ۶۲ دوسرے
روز جو طیاری کے دن کے بعد ہے سردار کاہن اور فریسیون نے پلات پاس جمع ہو کر
کہا ۶۳ کہ اے خداوند ہمین یاد ہے کہ وہ دغاباز اپنے جیتے جی کہتا تہا کہ مین تین دن بعد جی
اوٹہونگا ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریون اور اسیطرح
اپنے اور مریدون اور کاہنون اور فریسیون اور صدوقیون کے سامنے کہا تہا کہ مین مارا
جاؤنگا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہونگا پہر یروشلم کو جاتے بارہ
حواریون کو اس بات کی خبر دی تہی اور یہہ بات ایسی مشہور تہی کہ یہودیون کو بہی یقین
تہا کہ عیسیٰ نے یہہ فرمایا ہے اسلئے پلات سے کہا تہا حالانکہ یہہ بات دو وجہ سے غلط
معلوم ہوتی ہے - اول یہہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور دو رات زمین کے اندر مدفون
رہے تہے نہ تین دن اور تین رات اور اسیجا بمقتضائے انصاف بعض علماء مسیحیون نے
مثل پالس اور شلز کے اقرار کیا کہ یہہ تفسیر متی نے اپنے گمان کے موافق قول مسیح کے
ساتہہ ملادی ہے اور انکا قول نہین اور اصل مطلب انکا یہہ تہا کہ جیسا یونس سے
نینوی والے بدون طلب معجزون کے اوسکی وعظ اور ذات پر راضی ہوئے تہے ایسا
ہی اس زمانہ کے لوگ مجہہ سے میرے وعظ اور ذات پر راضی ہو جاوین - دوم یہہ کہ جب
یہہ خبر ایسی مشہور تہی کہ یہودی بہی خوب اوس سے واقف تہے اور حواریون نے بارہا
سنا تہا تو کسطرح ہو کہ حواریون اور حضرت مریم اور اور مریدون سے کسیکو یہہ بات یاد
نرہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندہ ہونے اونکے مین شک کرتے رہین پس حق
یہہ ہے کہ یہہ سب فقرے الحاقی اور ایک بے بنیاد افسانے ہین جو پیچہے سے ملائے گئے
اور جناب مسیح نے ہرگز اس بات مین پیشین گوئی نہین کی اور بہت قول اسکے موید
ہین باب ۲۰ یوحنا مین ہے جسکی آیت ۱ ۲ یہہ ہے ۱ ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینہ تڑکے ایسا کہ ہنوز

اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکہا تب وہ شمعون پطرس اور اون دوسرے شاگرد پاس
جسے یسوع پیار کرتا تہا دوڑی آئی اور اونہین کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور ہم نہین
جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا انتہے دیکہو یہہ پیشین گوئی اگر جناب مسیح نے
کی ہوتی تو یہ عورتین کہ جنسے یوحنا نے ایک کا نام لکہا ہے پتہر کو قبر سے الگ دیکہہ کر
فوراً یقین کرتین کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی کے موافق زندہ ہوے اور نہ کہتین کہ لوگ
خداوند کو قبر سے چورا لے گئے اور ہم نہین جانتے کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا اور
باب ۲۴ لوقا مین ہے ۱۰ اور مریم مگدلینا اور یوحنا اور مریم یعقوب کی مان اور دوسری عورتین جو ساتہہ تہین
اونہون نے رسولون سے یہہ باتین کہین ۱۱ پر اونہین اونکی باتین کہانی سی سمجہہ پڑین
اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲ تب پطرس اوٹہہ کے قبر کی طرف دوڑا اور جہک کر دیکہا کہ صرف کفن
پڑا ہے اوس ماجرے سے اپنے جی مین تعجب کرتا چلا گیا انتہے دیکہو صورت پیشین گوئی
مین حواری لوگ اون عورتون کی باتون کو کیون جہوٹ سمجہتے اور کیون اونہین
یقین نہ آتا اور کیون پطرس حواری جو سب حواریون مین بڑے ہین قبر کو خالی دیکہہ کر تعجب کرتے
اور باب ۱۶ مرقس مین ہے ہندیہ ۱۴ ۱۲ و ۱۳ ۱۲ اوسکے بعد وہ دوسری صورت مین اونین
سے دو کو جسوقت کہ وے چلتے تہے اور دہات کی طرف جاتے تہے دکہائی دیا ۱۳ اونہون
نے جاکے باقی لوگون کو خبر دی اور اونہون نے بہی اونکی باتون پر یقین نہ لایا آخر او
ان گیارہون کو جب وے کہانے بیٹہے تہے دکہائی دیا اور اونکی بے ایمانی اور سخت
دلی پر ملامت کی کیونکہ اونہون نے اونکی باتون کا جنہون نے اوسکے جی اوٹہنے کے بعد
اوسے دیکہا یقین نہ لایا تہا انتہے دیکہو صورت پیشین گوئی مین باوجودیکہ پہلے عورتین
گواہی دے چکی تہین اور پہر دوسری بار دو حواریون نے گواہی دی تہی کسطرح ہوتا
کہ باقی حواری یقین نہ لاتے اور سبحان اللہ عجیب ماجرا ہے کہ سالہا سال صحبت جناب
مسیح کی پائی پہر بہی سخت دلی اور بے ایمانی حواریون مین موجود رہی شاہد ہشتدہم ۱۸

ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتهیون مین ہے ہندیہ ۱۴ اور کیفاہ (یعنے پتر) کو اور اوسکے بعد بارہون کو دکہائی دیا انتہے حالانکہ یہہ صریح غلط ہے کیا پولوس مقدس کو اوسوقت یاد نہ ہا کہ اون بارہ مین کا ایک جو یہودا اسخریوطی تہا بعد گرفتار کرانے جناب مسیح کے قبل مصلوب ہونے اونکے لپنے فعل سے پشیمان ہوکر پہانسی لگاکر مرگیا تہا جیسا باب ۲۷ متی مین مصرح ہے اسلیئے ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین ہے کہ جناب مسیح جی اوٹہنے کے بعد گیارہون کو دکہائی دیئے اور اس شبہہ کے دفع کرنے کو بعض نے حضرات مسیحون دیندار سے تحریف کرکے بارہ کو گیارہ بہی بنادیئے تہے مگر حیف کہ وہ تحریف چل نہ سکی **شاہد نوزدہم ۱۹** وارڈ صاحب کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے کہ جان کالون عقیدے حوارین مین شک رکہتا تہا کہ حواریونکا بنایا ہوا ہے یا نہین اور اس جملے کو کیونکہ بہت سے ملائے گئے پر چنین ہوئے تہوڑے ہین جو ورس ۱۶ باب ۲۰ متی مین ہے رد کرکے خارج کرتا تہا انتہے دیکہو جان کالون پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ نے یہہ دو باتین ہمکو عنایت کین ایک یہہ کہ عقیدہ حواریونکا جسکو مسیحی ہمارے زمانہ کے مدار ایمان کا گنتے ہین حواریون کی طرف نسبت اوسکی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین دوسرے یہہ کہ وہ فقرہ انجیل متی مین مردود اور قابل نکالدینے کے ہے **شاہد بستم ۲۰** ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین ہے وہ کیونکہ سردار امام ابیاتہر کے وقت مین خدا کے گہر مین جاکے اون نذر کی روٹیون کو جنکا کہانا سوائے اماموں کے کسیکو روا نہ تہا کہا گیا اور لپنے ساتہیون کو دیا انتہی کہتا ہون مین لفظ ابیاتہر کا غلط ہے اور نام اوس سردار امام کا اخیملک تہا جیسا باب ۲۱ کتاب اول سموئیل مین ہے **شاہد بست و یکم ۲۱** ورس ۹ باب ۲۷ متی مین ہے تب وہ جو یرمیا نبی کی معرفت سے کہا گیا تہا پورا ہوا الخ کہتا ہون مین کہ یہہ لفظ یرمیا کا اسجا غلط ہے ذکریا چاہیئے کیونکہ ورس ۱۲ و ۱۳ باب ۱۱ ذکریا مین عبارت قریب قریب اس عبارت متی کے پائی جاتی ہے گو ظاہر مین باعتبار لفظ اور معنی کے ان دونون عبارتون مین بہی بڑا فرق ہے اور کتاب یرمیا مین

اسکا پتہ بہی نہین لگتا وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ مطبوعہ ۱۸۴۱ع کے صفحہ ۲۶ مین
لکہتا ہے کہ مسٹر جویل اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ مرقس نے اخیملک کی عوض غلطی سے ابیاتہر
لکہا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا کی جا یرمیا اور تفسیر ڈوالی اور رچرڈمینٹ مین ذیل ورس ۹
باب ۲۷ متی مین ہے کہ یے الفاظ جو یہان منقول ہین کتاب یرمیا مین نہین پاے جاتے
بلکہ کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب ۱۱ مین اور بعض اسکی توجیہون سے یہہ بہی ہے کہ کاتب
نے اول زمانہ مین وقت نقل کے غلطی سے نام یرمیا کا بجاے زکریا کے لکہدیا ہے اور
وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوئی جیسا کہ بشپ پیرس نے لکہا ہے انتہی دیکہو موافق
توجیہہ مختار اس مفسر کے یہہ غلطی مسلم ہوکر کاتب کے طرف منسوب ہوئی اور ہارن صاحب
جلد اول شرح انجیل کے صفحہ ۶۲۵ مین لکہتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل مین نام پیغمبر کا
نہین لکہا تہا لیکن کسی کاتب نے پیچہے سے نام یرمیا کا درج کردیا ہے اور بارہوین صدی
کے دو نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور پہلے ترجمہ فارسیہ اور نئے ترجمہ یونانی اور بعض پہلی نقلون
مین نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی نے نام یرمیا کا نہ لکہا تہا یہہ بات
غالب اور قوی کرتی ہے کہ متی غالبًا اپنے حوالون مین نام نبیونکا نہین لکہا کرتا اور
دیکہو صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ کو انتہی ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفحے اوسی جلد اول کے مراد ہون
مگر اوسمین پتا نہین بلکہ جلد دوسری کے اونہین صفحون مین یون ہے اس حوالہ مین کچہہ
تہوڑی مشکل نہین اور کتاب یرمیا مین ایسی پیشین گوئی نہین پائی جاتی اور ورس ۱۲ باب ۱۱
زکریا مین اس قسم کی پیشین گوئی پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوسکے لفظون سے
مطابقت نہین بعض محققین کی یہہ راے ہے کہ متی کے نسخہ مین غلطی ہوئی اور کاتب
نے یرمیا بجائے زکریا کے لکہدیا یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہے گریس بیک کے نسخہ مرقومہ گیارہوین
یا بارہوین صدی کی مین جسپر نمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ بارہوین صدی کی مین جسپر
نمبر ۱۵۷ کا ہے اور اسیطرح پہلے ترجمہ سریانی اور نئے ترجمہ یونانی اور ایک یا دو نسخے پرانے

اٹم لک اور بعض اون نسخون مین جنکا اگسٹائن نے حوالہ لیا ہے اور ایک نسخہ لاٹن مین جسکا
حوالہ لوکا بروجن سیس نے لیا ہے یہہ لفظ نہین پایا جاتا اور ایک نسخہ گریس بک مین جسپر نمبر ۲۲
کا تہا لفظ زکریا کا بجاے یرمیا کے لکہا ہے اور پہلے ترجمہ سریانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عربیہ
بیتجل والے مین بہی یہی لفظ (یعنے زکریا) لکہا ہے اور ارجن اور یوسی بس یا سیکو سچی اِن
عبارت گمان کرتے ہین اور بڑے محققون نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہوان
باب ذکریا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور محاورہ اور مطلب سے ان بابون کے اس امر کو غالب
سمجہتے تہے دیکہو ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ اور بشپ کدرٹ اور لوتہر کی کتابون کو لیکن چوتہی جلد
کے صفحہ ۲۲۳ کو بہی دیکہو کہ اوسجاد لیلون سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہہ باب حقیقۃً ذکریا کے
لکہے ہوے ہین اور بہت غالب یہہ ہے کہ اصل عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یون
تہی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا تہا الخ اور یہہ گمان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر
اپنے حوالون مین نام پیغمبرون کو چہوڑ دیتا ہے دیکہو ورس ۲۲ باب اور ورس ۵ باب
اور ورس ۳۵ باب ۱۳ اور ورس ۴ باب ۲۱ کو اور بیتجل نے چہوڑ دینے کو پسند کیا ہے اور بعد
اسکے ہارن صاحب نے ایک توجیہ اور ڈاکٹر لایٹ فٹ کی لکہی ہے اور جلد چوتہی کے صفحہ
۲۲۴ مین بیان حال کتاب ذکریا مین لکہتا ہے کہ اس کتاب کے آخر مین بہ نسبت اول
کے بیان صاف اور مضمون عالی ہے اور اول مین پوشیدہ اور اس فرق کے سبب
مسٹر میڈ اور ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب ۹ اور ۱۰ اور ۱۱ اس
کتاب کا تصنیف ذکریا کی نہین اور جو ورس ۹ او ۱۰ باب ۲۷ متی مین نام یرمیا کا بجاے
ذکریا کے لکہا ہے اور تینون بابون مین ایک ہی پیشین گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے وے
سمجہتے ہین کہ یہہ تینون باب تصنیف یرمیا کی ہین لیکن جو عبارت زکریا کی اوس زمانہ
کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا مطابقت رکہتی ہے تو بہت غالب یہہ ہے کہ کاتب
کی غلطی سے نام یرمیا کا متی کی عبارت مین داخل ہوگیا ہے اور محاورہ اور طرز نظم اور گواہی تاریخی

اور مبحث اخیر اس کتاب کی سب ثابت کرتے ہین کہ یہہ تینون باب اوسی مصنف کی تصنیف
ہین جسکی اول کتاب تصنیف ہے پس وے نہ تصنیف یرمیا کی ہوسکتی ہین جیسے سیڈ وغیرہ
نے خیال کیا ہے اور نہ کسی اور کی جو بیشتر زمانہ اوس پیغمبر سے گذرا ہو جیسا ارچ بشپ نیوکم اور
ارچ بشپ سیکر اور ڈوڈرلین نے خیال کیا ہے۔ اور حاشیہ مین اوسی صفحہ کے اندر لکھا ہے کہ
ڈاکٹر اف بی کوسٹر نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ عبارت اور محاورہ اور مقصود سے
معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف ذکریا کی ہین انتہی ان عبارتون ہارنصاحب سے معلوم ہوا کہ یہہ موضع
بہت مشکل ہے اور کتاب یرمیا مین اسکا پتا نہین اور عبارت متی کی عبارت ذکریا سے مطابقت
لفظی نہین رکھتی اور مختار ہارنصاحب کا یہی ہے کہ عبارت متی مین کسیکا نام نہتا کاتب نے
غلطی سے یرمیا کا نام داخل کردیا ہے اور دو نسخون گریس بیک اور پچھلے ترجمہ سریانی اور نسخے
ترجمہ فارسی اور ایک نسخہ لاٹن اور بعضے نسخون انگلستان مین یہہ لفظ چھوڑا گیا ہے اور نسخہ عربیہ
ہنجل والے مین ذکریا بجاے یرمیا کے لکھا گیا اور ارجن اور یوسی بیس اسکو سہو عبارت
گمان کرتے تھے اور قول ڈاکٹر ہنڈ اور سیڈ وغیرہا کا مردود ہے بہرحال اسجا انجیل متی کی
غلطی سے خالی نہین گو مفسر اپنے قول مختار مین اسکو کاتب کی طرف نسبت کرتے ہون

فصل چھٹی اس بات کے بیان مین کہ عیسائیون کے نزدیک سب تحریر انبیاء اور حواریون
کی الہامی نہین ہوتی اور وہ لوگ گناہون سے بجز بت پرستی اور شرک کے یہی کہ کوئی
گناہ اوس سے بڑھکر نہین معصوم نہین ہوتے اور صدور کرامت کا اور اسیطرح مستفیض ہونا
روح القدس سے دلیل نبوت کی نہین بلکہ نبوت کی کیا دلیل ایمان کی بہی نہین جاننا چاہیے
کہ یہہ تینون امر انکے بڑے بڑے علماء کے قولون اور معتبر کتابون سے ثابت ہین اور انکی
اثبات کیلئے کچہہ شواہد نقل ہوتے ہین شاہد ۱ ہارنصاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۱۳۱ مین لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کرین کہ بعض کتابین پیغمبرون کی جاتی رہین تو کہتے
ہین کہ وے کتابین الہام سے نہین لکہی گئین تہین اور اس بات کو اگسٹاین بڑی قوی

دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخون مین بہت ایسی
چیزونکا ذکر ہے جنکا بیان وہان نہین اور حوالہ اونکے بیان کا اور پیغمبرون کی کتابون کی
طرف ہے اور بعض جا نام اون پیغمبرون کا بہی مذکور ہوا ہے اور وے کتابین اس قانون مین
جسکو کلیسہ خدا واجب التسلیم مانتا ہے موجود نہین اور سبب اسکا سواے اسکے نہین تلا سکتا کہ تحریر
پیغمبرونکی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزین سندی مذہب کی الہام کرتا تہا دو طرح تہی
ایک مثل مورخون دیانت دار کے (یعنے بغیر الہام کے) دوسرے الہامی اور اونکے دونون قسم
کے مکتوبات مین ایسا فرق تہا کہ اول انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہوتے
تہے اور اول سے ہمارے علم کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے دین اور قانون کی سند
مقصود تہی ۲ پہر یار نصاحب اوسی جلد کے صفحہ ۱۳۲ مین بیان حال کتاب جنگ نامہ
خدا مین جسکا ذکر درس ۱۴ باب ۲۱ کتاب شمار مین ہے لکہتا ہے کہ یہہ کتاب کہ جسکا گم ہونا ظنون
ہے موافق راے بڑے محقق ڈاکٹر لایٹ فٹ کے وہ تہی جسکو موسے نے بعد شکست
دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع کے لکہی تہی پس معلوم
ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال اوس فتح کا اور تدبیرین انتظام لڑائی آئندہ کے
بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین اور کسی طرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا
۴ اور جمع کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کی اخیر جلد اوس تفسیر مین عذر جاتے رہنے
بعضی کتابونکا یون بیان کرتے ہین کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہوا اور اسلئے
کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور
تاریخ کے لکہا وہ بہی الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب
اور موقع پر الہام کئے جاتے تہے انتہی ان تینون عبارتون سے اقرار ان مفسرون اور اگسٹائن کا صاف
اس امر پر ہے کہ سب تحریر پیغمبرون کی الہامی نہین ہوتی اور جو کتابین گم ہو گئین الہامی نہ
تہین اگرچہ یہہ امر صرف ایک تحکم ہے کہ گم ہوئی کتابین الہامی نہ تہین اور جنگنامہ خدا کا باوجودیکہ

بحکم خدا لکھا گیا تھا پھر بھی غیر الہامی تھا لیکن اسجا ہمارے مطلب کو مفید ہے ۴ اور کلی می شیش
کہتا ہے کہ متی اور مرقس آپس مین تحریر حالات مین مخالفت کرتے ہین اور جب یے دونون متفق
ہو جاوین تو انکے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیجاویگی انتہی اس قول سے دو باتین معلوم ہوئین
ایک یہہ کہ متی اور مرقس کی تحریر مین بعض جا اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت لفظی تو کسی
قصہ مین نہین دوسرے یہہ کہ کلام تینون انجیلون کے الہامی نہین ورگرنہ صورت الہامی ہونے
مین کلام متی اور مرقس کے ترجیح کے کیا معنے ۵ ورس ۱۴ باب ۵ نامہ یعقوب مین ہے نہیدیہ
۱۸۲۲ء جو کوئی تم مین بیمار پڑے تو مجلس کے قسیون کو بلاوے اور وے اوسپر خداوند کے نام
سے تیل ڈہالکے اوسکے لئے دعا مانگین انتہے اسمین یعقوب حواری حکم ملوانے تیل کا قسیون
سے دیتے ہین اور اس حکم کے حق مین جناب لوتھر اپنی کتاب کی جلد دوم مین لکہتے ہین کہ
گو یہہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن مین جواب دیتا ہون کہ حواری کو نہین پہونچتا کہ اپنی طرف سے
سیکرمنٹ (یعنے حکم شرعی) بنا وے یہہ منصب صرف حضرت عیسیٰ کا تہا انتہی دیکھو اگر
یعقوب حواری کی تحریر موافق الہام اور وحی کے ہوتی تو ہرگز پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ کا انکا
سے پیش نہ آتا حالانکہ صاف انکار کرکے کہتا ہے کہ احکام شرعیہ کے مقرر کرنے کا منصب صرف
حضرت عیسیٰ کے لئے تہا نہ حوارین کے لئے ۔ ۶ باسوبر اور لیافان لکہتے ہین کہ روح القدس
نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے لکھا ہے اونکے لئے کوئی زبان نہین
ٹہیرادی تہی بلکہ اوسنے اون کے دلون مین صرف مطلب سمجہا دیا اور غلطی مین پڑنے سے
بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا کرے اور جیسے
ہم اون پاک لوگون کی لیاقت اور مزاج کے موافق انکی کتابون مین محاورہ کا فرق پاتے
ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ
مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت تبلادیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ ان سبہون
کتب مقدسہ مین سے ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام

کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکہا ہو
جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے اون چیزونکا حال اون لوگون سے
جو انکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر لکہا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اوسنے
مناسب جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہونچاوے حالانکہ مصنف جیسے ایسی باتون
کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ جیسا مجہے روح القدس نے تبلایا ہے مین
نے اون چیزونکا حال بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوسکے حال کے بیان کرنے کے لئے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہیون
کی گواہی کے سوائے کچہہ ضرور نہتا اور اسی لئے اوسمین نے الجملہ فرق ہے لیکن کسی طرحکا
نا قص نہین انتہی ۔ والٹسن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بنسن کے پار فرز
یعنے تفسیر سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا اوس سے جو وہ خود
دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے
وعظ کرنیوالے تہے ہم سے بیان کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی
مین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون سب باتون
کو اچہی طرح دریافت کر کے تیرے لئے لکہون اور اسی بیان کے موافق قدیم علمار کا بہی قول ہے
ارینیوس لکہتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سیکہی تہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکہتا
ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی بلکہ
اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی دیکہو یہان یہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام
کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو الہام نہ تہا تو پہر اوسکی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی
وجہ نہین پائی جاتی ہے اور معاملات دینی مین اوسکو ہرگز قابل اعتبار نہین سمجہہ سکتے
ہین بعضے عیسائی اس مقام پر یہ عذر پیش کرتے ہین پہلا یہہ کہ پولوس نے لوقا کی
انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکہہ لیا تہا اور اس جہت سے اوسکی صداقت کی نسبت کسیطرح

شک وشبہ باقی نہین رہا کیونکہ پولوس مقدس شخص الہامی تہا دوسرا عذر یہہ ہے کہ یوحنا نے
اناجیل ثلاثہ یعنے متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکہہ لیا ہے اور اوسکا دیکہنا بمنزلہ الہام کے ہے چنانچہ
یہی دونون عذر صاحب رسالہ الہام نے بہی پیش کئے ہین سو ہم کہتے ہین کہ یہہ دونون عذر
بیجا ہین اور کسیطرح قبولیت کی لیاقت نہین رکہتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے نہین ہے
پہلے یہہ کافہ علماء مسیحیہ کا اسبات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا حال پہلی دفعہ کی قید سے اوسکی
موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور نہ عہد جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدماء کے کلام سے ٹہیک ٹہیک
معلوم ہوتا ہے چنانچہ ہارن صاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۳۳ مین لکہتا ہے کہ اس جہت سے
کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اسکی رہائی کے بعد سے نہین لکہا اسی لئے اسکی رہائی سے
جو سنہ ۶۳ مین ہوئی تہی اسکی موت تک کے سفر وغیرہ کا حال کچہہ خبر سے نہین معلوم ہوتا اہ
اور لارڈنر صاحب جلد پانچوین کے صفحہ ۵۳۰ مین لکہتا ہے اب ہمین حواریون کے اوسوقت (یعنے
وقت رہائی) سے اوسکی موت تک تاریخ لکہنی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت لوقا کے بیان
سے کچہہ مدد نہین ملتی اور عہد جدید کی اور کتابون سے بہی بہت تہوڑی اور علی ہذا القیاس
نہ کلام قدماء سے زیادہ مدد پائی جاتی ہے اس امر مین گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونے
کے بعد کہان گیا انتہی پس جب یہہ ثابت ہوچکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے
تو صرف متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہین ٹہر سکتا مع ہذا اونکا حال بہی سنئے
جاننا چاہئے کہ اس امر کی نسبت دو خیال ہین ایک یہہ کہ پولوس رہائی کے بعد اسپانیہ کو
گیا اور وہان سے آکر روم مین شہید ہوا دوسرا یہہ کہ بعد رہائی کے یروشلم سے ہوکر اون کلیسون
کی طرف جو اوسنے بنائے تہے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اولاً
یہہ کہ خود پولوس مقدس کے کلام مین اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے اور آیت ۲۳ باب ۱۵ نامہ رومیین مین مرقوم ہے پر اب اسلئے
کہ اون ملکون مین جگہہ باقی نہ رہی اور تمہاری ملاقات کا بہی بہت برسون سے مشتاق ہون سو جب اسپانیہ کو روانہ ہونگا
تم پاس آؤنگا الخ اس مقام پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانے کا عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی نے لیل

قطعی سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ پولوس رہائی سے بیشتر اسپانیہ کیہو آئے ہون تو غالباً بعد رہائی
کے ضرور گئے ہون گے کیونکہ ارادہ موقوف کر دینے کی کوئی وجہ اچھی نہین پائی جاتی اور جبتک
کوئی وجہ معقول نہو ظاہر کے خلاف حمل کرنا صریح بے انصافی اور بیجا پولوس پر الزام لگانا ہے
ثانیا یہہ کہ درس ۲۵ باب ۲۰ رسالہ اعمال مین یون لکہا ہے اور اب دیکہو مین جانتا ہون کہ
تم سب جنمین کہ مین خدا کی بادشاہت کی منادی کرتا پہرا میرا منہہ پہر نہ دیکہو گے انتہے اس سے
بہی یہہ ثابت ہوتا ہے کہ پولوس مقدس ادن کلیسون کی طرف جو مشرق کیطرف اوسنے
بنائے تہے جانیکا ارادہ رکہتا تہا ثالثاً یہہ کہ کلیمنٹ اسقف روم اپنے نامہ مین یون لکہتا
ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکہلاتا کنارہ مغرب پر آیا اور شہادت پاکے پاک جگہہ مین گیا
یہان سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس رہائی پانے کے بعد اسپانیہ کی طرف گیا نہ
ادن کلیسیون کی طرف جو مشرق مین تہے پس ان قولون سے بصراحت و وضاحت معلوم
ہوتا ہے کہ پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اور جب یہہ ثابت ہوا تو لوقا کی انجیل کو
دیکہنا محال معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ مذہب جمہور عیسائیونکا یہہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل الکیا
جو مشرق مین ہی لکہی ہے اور ظن غالب ہے کہ اوسنے اپنی انجیل لکہتے ہی تہیوفلس کے پاس
جسکے لئے تصنیف کی تہی روانہ کر دی ہوگی اور یہہ بات کہین سے ثابت نہین ہوتی کہ پولوس
اور تہیوفلس سے ملاقات ہوئی تو بالبداہت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کاہے کو دیکہی
ہوگی دوسرے یہہ کہ لوقا کی انجیل کے لکہے جانے سے پولوس کی وفات تک بہت ہی زمانہ
قلیل ہے اور جب متی کی انجیل کو جو ۳۸؁ یا ۴۸ مین یہودیہ مین لکہی گئی مرقس اور لوقا نے
جنہون نے اپنی انجیل قریب ۶۳؁ کے لکہی ہین اور اوس عرصۂ دراز مین تمام ملک یہودیہ
اور یروشلم مین پہر کے نہ دیکہا ہو تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس نے اتنے عرصہ مین کہ کل برس
یا ڈیڑہ برس کا زمانہ ہوتا ہے اوسکو دیکہہ لیا ہو حالانکہ اس عرصۂ قلیل مین نہ تو پولوس کا
لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا اسکے پاس جانا نہ انجیل کا اسکے پاس پہونچنا ثابت ہوتا ہے

تیسرے یہہ کہ وہ سب راوی جنکے اقوال سے یہہ قیاس کیا گیا ہے بہت دنون کے بعد ہوے ہین یعنے سو اور ڈیڑہ سو اور دو سو برس کے بعد اسکے سوا انکے روایت کی سند بہی نہین پائی جاتی ہے کہ یہہ روایت اونکو کس سے پہنچی صرف اپنے گمان کے موافق لکہتے ہین علاوہ برین وہ قول بہی ایسے نہین جنسے خواہ مخواہ یہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے ہر لفظ کو دیکہا ہو کس لئے کہ ارینوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو نے ایک کتاب مین اوس خوشخبری کو جسکا وعظ پولوس نے کیا لکہا ہے پس اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر لکہا یعنے جو کچہہ پولوس وعظ کرتا پہراتہا اوسمین سے جو کچہہ لوقا کو یاد رہ گیا اوسکو ایک کتاب مین لکہہ لیا چنانچہ لارڈنر صاحب ارینوس کے اس قول کو نقل کرکے لکہتا ہے کہ ربط کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکہنے اور پولوس اور پطرس کی موت کے بعد یہہ بات (یعنے لوقا کا انجیل لکہنا) واقع ہوا ہو تو اب اس صورت مین پولوس کا انجیل لوقا کو دیکہنا گو محال عقلی نہو پر محال عادی سے تو خالی نہین لیکن چونکہ پادری فنڈر صاحب کے نزدیک کوئی شئے محال نہین لہذا اونکے نزدیک شاید یہان بہی کوئی مشکل نہو اور ایسا ہی حال ٹرٹیلین کے قول کا بہی ہے کہ وہ بہی صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کیطرف منسوب ہے یعنے جو کچہہ لوقا نے لکہا سو پولوس سے سنکر لکہا اور باقی رہا قول اُرجن کا اوسکو تو خود صاحب رسالہ بہی لکہتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶ باب ۲ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۲ نامہ تمتہیس یا ورس ۱۸ باب ۸ نامہ ۲ قرنتہیون پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ مین اوسپر اصرار نہین کرتا پس جس صورت مین خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل نہین پکڑتے اور کہتے ہین کہ اس سے ورس ہاے مذکورہ کیطرف اشارہ ہے تو پہر ہمین اسکے جواب دینے کی کیا ضرورت باقی رہی رہا دوسرا عذر یعنے یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکہہ لینا سو یہہ بہی مخدوش ہے اور ہمپر ہرگز حجت نہین کسلئے کہ یوسی بیس نے جو لکہا ہے کہ یوحنا حواری نے اونہین یعنے اناجیل ثلاثہ کو دیکہا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی محض یوسی بیس کا زعم ہے

اس لئے کہ وہ اوس روایت کی سند نہین لکھتا اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتھی صدی مین
تہا اوسنے اس روایت کو سن سنا کر لکھا ہے اور اگر بالفرض مان بہی لیا جاوے کہ یہہ روایت
کچھہ حقیقت رکھتی ہے تو خدا جانے اوسکے اور یوحنا کے بیچ مین کتنے واسطے ہونگے اور نہین معلوم کہ
وہ وسائط یعنے راوی لوگ کون تھے اور انکی وثاقت کا کیا حال تہا کیونکہ یوسی بیس سے پیشتر
کے لوگون کی کوئی ایسی روایت ہمکو نظر نہین پڑی اور نہ اونکی ایسی روایت یہہ عذر کرنیوالے خود
لکہتے ہین تو ظاہر ہے اونکے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہین ہے قطع نظر اسکے یوسی بیس
کا قول چندان قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسنے نامہ اب گرس کو بہی سچا سمجہا تہا حالانکہ وہ کاغذ
علماء خواہ رومن کاتلک خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جہوٹا اور جعلی ہے اس جہت سے کہ
یوسی بیس بے دلیل اوسکی تصدیق کرتا ہے اور علماء متقدمین کا قول اسباب مین کچھہ نہین پایا
گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجھتے اور کہتے ہین کہ یہہ شخص اریس کے معتقدون
مین تہا اور حضرت عیسی کو صرف بشر جانتا تہا اور کونسل نائس مین فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
الوہیت مسیح پر دستخط کئے اور انہانے تثلیث کا عقیدہ گہڑ دیا اور دلمین وہی اعتقاد رکھتا تہا
پس ظاہر و آشکار ہے کہ ایسے شخص کا کچھہ لکہنا جسکو اہل انصاف کچھہ اور لفظ سے تعبیر کرتے ہین
ہرگز قابل وثوق و اعتبار نہین ہے اور جیروم کا لکہنا تو کچھہ سند ہی نہین کیونکہ اوسنے اوسے
غالباً اس سے نقل کیا ہوگا اسلئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر اسکے اوسوقت کی روایات
کا حال یہہ تہا کہ قدماء مسیحیہ محض افسانون اور افواہی باتون کو جیسے لوگ بازاری خبر کہا
کرتے ہین تحقیق اور سچ جانکر لکہہ لیا کرتے تہے اور اونکے بعد جو لوگ ہوتے اونکو کمال ادب سے
تسلیم کرکے نقل کرتے تہے یہان تک کہ یہہ جہوٹی سچی روایتین ایک پشت سے دوسری پشت
کو پہنچتی رہین چنانچہ اس امر کی نسبت ہارن صاحب کا قول مقدمہ کے دوسری فصل مین
گذر چکا ہے پس جب تک کسی سند معتبر سے یہہ ثابت نہو گا کہ یہہ روایت یوسی بیس تک برابر
علی الاتصال راویون کے وسیلہ سے پہونچی ہے اور وہ راوی بہی اہل وثاقت سے تہے تب تک

روایت مذکور ہمپر ہرگز حجت نہوگی خصوصًا اس صورت مین کہ عیسائیون کے نزدیک ترقی مذہب
کے لئے جہوٹ بولنا مستحسن ہو اور اگر ہم چاہین تو ان قدما کی بہت سی ایسی روایتین یہان نقل کرین
جنمین اونہون نے محض بے اصل بات کو سچ کرکے لکہدیا ہے اور بعد اوسکے اوس خبر کو متاخرین نے
مردود کیا لیکن بخوف طول بحث اس سے اغماض کیا گیا اور سوا اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یوحنا
نے ان تینون انجیلونکو دیکہا تہا کیونکہ اوسمین تو تناقض موجود ہے چنانچہ ان مراتب کی تصریح
کے لئے قول ہارن صاحب کا تیسرے مقصد کی فصل تیسری مین گذر چکا ہے کیا یوحنا نے روح القدس
کی اعانت سے تناقض کو صحیح رکہا اور اوسکی تصدیق کی کیا وہ روح القدس ایسا تہا کہ اوسنے
تناقض کو حق کہدیا حاشا و کلا اگر یوحنا الہامی تہے تو یہہ بات ہرگز ممکن نہین اور جو عیسائی لوگ
اسپر بہی ہٹ کئے جاوینگے کہ نہین یوحنا نے دیکہا اور اوسکے دیکہنے سے اناجیل ثلاثہ کی سند ہوگئی تو ہم کہتے ہین کہ اگر یہہ
مانا بہی جاوے تاہم اونکا دیکہنا مفید مطلب نہین کیسلئے کہ اونکا دیکہنا نہ دیکہنا برابر ٹہیرتا ہے کیونکہ ممکن نہین کہ انجام
مین تناقض ہو حالانکہ اونمین تناقض موجود ہے ۔ اور یہہ بات یعنے تناقض کا ثبوت تیسرے مقصد
کی فصل تیسری سے ناظرین پر بخوبی واضح و آشکار رہے پس ہرگاہ یہہ ثابت ہوچکا کہ لوقا کی انجیل
کسی صورت سے الہامی نہین ہوسکتی تو مرقس کی بہی بدرجہ اولی نہ ہوگی اسلئے کہ اوسنے بہی
مثال لوقا کی سنکر لکہی ہے چنانچہ صاحب رسالہ بہی خود لکہتا ہے اور لندا قدما نے کہا ہے
کہ پطرس کے ہمراہی مرقس نے اور پولوس کے ہمراہی لوقا نے اون باتون سے کہ وہ خود واقف
تہے یا اونسے سیکہین تہین اپنی اپنی تاریخین لکہین اسیطرح اقوال قدما کے بہی اسی
کے موافق ہین لیکن یہان بہی صاحب رسالہ دو قول یوسی بیس کی تاریخ سے اور ایک قول
جیروم کا نقل کرکے ویسا ہی غدر جیسا لوقا کے حال مین کیا تہا پیش کرتا ہے یعنے پطرس
نے مرقس کی انجیل کو دیکہ لیا ہے اور اوسکو مستند کردیا سو اس سے قطع نظر کرکے کہ یوسی بیس
کے کلام مین یہان تناقض ہے یعنے ایک جا لکہتا ہے کہ پطرس نے بمدد روح القدس کے جانا
اور اوسکی سند کرکے حکم دیا کہ یہہ کلیسہ مین پڑہی جاوے اور دوسری جگہہ لکہتا ہے کہ پطرس نے جب

اسکی خبر باقی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بہی قطع نظر کرکے کہ یوسی بیس کیسا شخص ہے
اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہین ہم کہتے ہین کہ سنٹ ارنیوس ۱۷۸ء مین یون لکہتا ہے پطرس کے مرید
مترجم مرقس نے بعد موت پطرس و پولوس کے وہ چیزین جو پطرس نے وعظ کین تہین لکہہ دین
انتہے اور لارڈنر صاحب لکہتا ہے اس سے مجہے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل ۶۳ سنہ یا ۶۴ کے
قبل نہین لکہی گئی اسواسطے کہ پطرس کو اوس وقت سے قبل روم مین رہنے کی کوئی معقول وجہ خیال مین
نہین آتی اور یہہ تاریخ اوس پرانے لکہنے والے ارنیوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی
انجیل بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی ہے اور باسینج ارنیوس کی موافقت کرکے کہتا ہے مرقس
کی انجیل ۶۴ سنہ مین بعد موت پطرس اور پولوس کے لکہی گئی اور اونکی شہادت اوسکے نزدیک ۶۸ سنہ
مین واقع ہوئی ہے انتہے پس اب ظاہر اور آشکارا ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکہی
اسلئے کہ یہہ انجیل بعد اونکے موت کے لکہی گئی پس یہہ انجیل بہی الہامی نہین اب باقی رہین
دو انجیلین کہ جنہین عیسائی لوگ اپنے زعم مین حواریون کی گنتے ہین سو اونکی نسبت بہی صاحب رسالہ
یہہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ خزانہ الہام جو
اون کو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان اور ذوی العقول تہے اور اونہین
الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین
ویساہی وے بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے - اور پولوس مقدس اسی لئے
بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی شراب ملالیا کر یا اپنی صحت بدن
کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ
جسے مینے طراوس مین قرفس کے ہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو
جیسا کہ ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ لوس مین اسکے واسطے ایک
کوٹہری میرے لئے تیار کر جیسا ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ اراسطس
قرنت مین رہا طرفیمس کو مینے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا ورس ۲۰ باب ۴ نامہ دوم تمتہی

مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷
نامہ اول گرنتہیون مین لکہا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور
ورس ۱۲ مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین اسطرح کہتا
ہے پر کواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس نہین - لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون
الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ نامہ اعمال مین ہم دیکہتے ہین کہ جب اونسے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ
کیا اوسے روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونسے تانیہ مین جانے کا قصد کیا
لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے لئے دو اصول تہے ایک عقل
دوسرا الہام ایک کی روسے تو عام کامون مین حکم کرتے تہے اور دوسرے کی روسے دین عیسوی
کے باب مین اسلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ شل اور لوگون کے اپنے خانگی کامون اور ارادون
مین غلطی کرتے تہے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۱۳ اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین
اور ورس ۵ و ۶ باب ۱۶ نامہ اول گرنتہیون مین اور ورس ۱۵ سے ۱۷ تا نامہ دوم گرنتہیون مین انتہے
اور یہی عقیدہ اور عیسائیون کا بہی ہے چنانچہ اونکے اقوال الہیچ گذرے ہین لیکن اگر ذرا بہی
انصاف سے تامل کرکے دیکہئے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ان دو انجیلون مین کچہہ بہی وحی
سے نہین لکہا ہے اور نہ اون کے مولفون کو الہام کی حاجت تہی اسلئے کہ موافق زعم عیسائیون
کے حواریون نے اپنا دیکہا ہوا لکہا ہے اور پاسویر اور لیا فان کا قول گذر چکا ہے کہ جب
حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکہتے تہے تو اونکو الہام کی حاجت نہی سوائے
اسکے متی کی انجیل تو اصل عبری مین تہی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور مترجم کا
حال معلوم نہین کہ کون تہا اور کیسا تہا اور ترجمہ کرنے مین حال اہل کتاب کا اون کے ترجمون
سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب مترجمون کا حال مقدمہ کی دوسری فصل مین گذر چکا ہے اور انجیل
یوحنا پر تو اولاہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا نہین محقق برٹشنیڈر اور استادلن اور فرقہ
الوجین جو دوسری صدی مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین

قیاس بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو
اونکے جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجہے یہہ خبر پہونچی ہے کہ یہہ انجیل
یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارینوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری
کا مرید ہے پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ ارینوس کو بتلا دیتا کیونکہ
مقام تعجب ہے کہ ارینوس ذرہ ذرہ سی بات پولی کارپ سے بار بار سنی اور اس امر مین ایکدفعہ
بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر ہوا آشکار ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تہا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے
اور نہ اوسنے ارینوس کو اسکی خبر دی ورنہ ارینوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا
حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو
برشنیڈر اور اسٹادلن کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے اور جب یہہ چارون انجیلین
مروجہ حال غیر الہامی ٹہہر چکین تو رسالہ اعمال حوارئین بہی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگیا اسلئے
کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی تہا سوا اسکے اس رسالہ کو پولوس اور
یوحنا کا دیکہنا بہی کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون مین سے نامہ عبرانیہ اور نامہ
یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم وسوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا
ہی نہین اسی جہت سے یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریونکی تصنیف ٹہیرین ہین اور وہ
حکم کچہہ سند ہی نہین کیونکہ اوسی کونسل کا ہیہ نے کہ جسنے ۳۹۷ع مین مشاہدات یوحنا کو الہامی
ٹہیرا اسکے داخل قانون کیا کتاب جودیتہہ اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب وزدوم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس
اور دو کتابون مقابیس وغیرہ کو بہی الہامی ٹہیرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین کافہ علما پروٹسٹنٹ
کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے اب تک بہت سے علما پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون
کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ اونکے قول مقدمہ کی دوسری فصل
مین گذرے ہین تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس کا اور ایک نامہ
یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی اور نہ وے لوگ کبہی اسکا دعوے

کرتے ہین بلکہ پولوس مقدس کے کلام سے توصاف معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود ہی اسبات مین
شبہ تہا ورنہ یون ہرگز نہ فرماتے کہ مجھے بہی گمان ہوتا ہے کہ مجھہ مین روح القدس ہے تو اب
صاحب رسالہ کا صرف ایک کچا اور پوچ عذر باقی رہا وہ یہہ کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطی
نہین کرتے تہے سو یہہ سراسر لغو اور دعوے بلا دلیل ہے کیونکہ جب عام معاملونمین غلطی ہونا ثابت
ہو چکا اور اوسکا عیسائیون کو بہی اقبال ہے تو پہر معاملات دینی مین غلطی نہونے کی کیا وجہ
اسلئے کہ اوسکا باعث یعنے الہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے ہم چند سندین پیش کرتے ہین جن سے
بخوبی ثابت ہو جائیگا کہ حواری لوگ دینی معاملات مین بہی ویسی ہی غلطیان کرتے تہے ا رد انگلس
اور اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامون پولوس مین سب کلام پاک نہین اور چند چیزون مین اوسنے
غلطی کی ہے دیکہو ان علما کے قول کے موافق سب کلام پولوس کا نہ موافق وحی کے اور نہ خالی
غلطی سے ہے ۲ مسٹر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا ۳ ڈاکٹر
گوڈ اپنی کتاب مباحثہ مین جو فادر کیم پین سے ہوا تہا لکہتا ہے کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس
کے غلطی ایمان مین کی ہے ۴ برنٹس کہ جسکو جویل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے
کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور برنباہ نے بہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا ئی علم
کے غلطی کہائی ۵ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس نے کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور آزادگی
عیسویکو خوف مین ڈالا اور توفیق عیسوی کو ضرر پہنچایا اور پطرس اور برنباہ اور ونکو ملامت کرتا
ہے ۶ میگڈبرجنس حواریون خصوصًا پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین ۷ وائی ٹیکر
برا عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سب
کلیسہ نے غلطی کی ہے نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے بہی جو غیر اسرائیلیون کے
دعوت طرف ملت مسیحی کے کی اور پطرس نے اوربہی غلطی رسوم مین کی اور ایسے بڑہی غلطیان
حواریون سے بعد نزول روح القدس کے ہوئی ہین دیکہو ان بڑے بڑے عالمون مسیحی کے موافق
جناب پطرس سردار حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بہی ایمان مین اور مسائل مین غلطی کی ہے

اور انجیل سے جاہل تھے اور کلیسہ مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پہنیکا اور اسیطرح برناباہ اور سب کلیسہ اور سب حواریون خصوصًا پولوس نے غلطیان کی
ہین اور موافق قول وائی ٹیکر کے سب حواریون سے غیر اسرائیلون کی دعوت مین طرف ملت مسیحی کے
غلطی ہوئی ہے اور کئی قول حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے قول کے
مؤید ہین۔ باب ۱۰ متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۵ یسوع نے بارہون کو حکم کرکے بہیجا اور کہا کہ
تم عوام کی طرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل ہونا ۶ بلکہ بتخصیص اسرائیل کے گہر کی
گمشدہ گوسفندون کی طرف جاؤ اور ورس ۲۴ باب ۱۵ متی مین قول جناب مسیح کا یون ہے
ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ مین اسرائیل کے گہرانے کے گمراہ گوسفندون کے سوا اور کسی کے پاس نہین بہیجا گیا
انتہے اور موافق تحقیق اس فاضل کے دعوت پادری صاحبون کے مسلمانون اور ہندون کو طرف ملت
مسیحی کے بطریقہ اولے غلطی اور ہٹ دہرمی سے ہے ۸ زنگلس اپنے نامہ مین بعض کالون کے
پیرؤنکا کہتا ہے کہ کہتے تہے کہ اگر پولوس جینوا مین آوے اور کالون کے برابر وعظ کرے ہم پولوس
کو چہوڑ دینگے اور کالونکی سنینگے ۹ لواتہروس کہتا ہے کہ بعضے علماء اکابر پیرو لوتہر کے کہتے تہے
کہ ہم پولوس کے مسئلہ پر تو شبہ کرین لیکن مسئلہ لوتہر اور کلیسہ اسبرگ کی کتاب عقاید پر شبہ نہین
کرتے دیکہو موافق ان دونو قولون کے پیرو جناب لوتہر اور کالون کے پولوس کے قولونکو ان دونونکے قولون سے کمتر سمجہتے تہے اور ان
دونونکا اجتہاد تو یقینًا خطا سے خالی نتہا پس انکے نزدیک پولوس کے اجتہاد مین کیون خطا ہوگی جاننا چاہئے کہ ہمنے ان علماء کے
قولونکو جو سند اول سے اب تک نام کور ہوئی ہین کتاب اغلاط نامہ اردو صفحہ سے نقل کیا ہے اور اوس کتاب مین سنہ مل قوم ہی کہ کسکو
اسنے کہا نقل کیا ہے جسکو منظور ہو ان دیکہ لے ۱۰ باب ۱۵ اعمال مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ ۱ اور
بعضے لوگون نے یہودیہ سے آکے بہائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر اسکے کہ تم موسی کی شریعت
کے موافق ختنہ کراؤ تم نجات نہین پاسکتے ۲ جب تشویش ہوئی اور پادل اور برناباہ نے
اونسے بہت مباحثہ کیا تو اونہون نے ٹہیرایا کہ پاول اور برناباہ ہم سے بعضون کو ساتہ لیکے
اوس سوال کے لئے حواریون اور پیشواؤنکے پاس یروشلم مین جاوین ۴ اور جب یروشلم مین پہنچے اور

(۶) تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوے کہ اوس کلام مین تامل کرین ۷ اور جب بہت بحث ہوئی پطرس کھڑا ہو کے الخ ۱۳ اور جب وے چپ رہے یعقوب نے کہا کہ اے مرد بہائیو میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہہ ہے کہ اونکو جو غیر قومون مین سے خدا کی طرف پہرے ہین تکلیف نہ دیجاوے ۳۶ چند روز کے بعد پاول نے برناباہ سے کہا آو اپنے بہائیون سے ہر ایک شہر مین جہان ہمنے خداوند کی کلام کی بشارت دی ہے پہر کے ملاقات کرین الخ ۳۷ اور برناباہ نے قصد کیا کہ یوحنا کو کہ جسکا لقب مارق تہا ساتہہ لیوے ۳۸ پر پاول سمجہا کہ ایسے شخص کو جو پمفولیہ مین اونسے جدا ہو گیا اور کام کے واسطے اونکے ہمراہ نہ آیا ساتہہ لینا خوب نہین ۳۹ اور اونمین ایسی شدت کی آزردگی ہوئی کہ وے آپس سے جدے ہو گئے اور برناباہ مارق کو لیکے قبرس کو جہاز سے روانہ ہوا انتہے اس عبارت سے صاف واضح ہوا کہ پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولوس کو نبی مفترض الطاعۃ نہ سمجہتے تہے اور نہ اونکی باتون کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے آنے کی کیا حاجت تہی اور کیون برناباہ جہگڑا کر کے جدا ہو جاتا اور بڑی آزردگی پیدا کرتا اور اسیطرح اور حواری بہی حقیقۃً نبی مفترض الطاعۃ نہ تہے اور نہ وے اپنی ذات کو ایسی سمجہتے تہے اور نہ ایک حواری دوسرے حواری کو ایسا جانتا تہا وگرنہ اوس مقدمہ مین کیون تامل کے لئے مجتمع ہوتے اور کیون اونمین آپسمین بڑی بحث ہوتی بلکہ حقیقت مین حواری لوگ اور اسیطرح پولوس مجتہد اس مذہب عیسوی کے تہے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تہا نہ بطور وحی کے اور ایک حواری دوسرے حواری کو بمنزلہ مجتہد کے جانتا تہا اور یعقوب حواری خط کہتے ہین کہ میری صلاح یہہ ہے الخ ۱۱ باب دوم نامہ گلتیون مین ہے ہندیہ ۱۸۴۴ع ۱۱ پر جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے روبرو اوس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ ملامت کے لایق تہا ۱۲ کیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے ہان سے آئے غیر قومون کے ساتہہ کہایا کرتا تہا پر جب وے آئے تو مختونون سے ڈر کے پیچہے ہٹا ۱۳ اور الگ ہوا اور باقی یہودیون نے بہی اوسی کی طرح مکر کیا یہان تک کہ برناباہ بہی وے کراون کے مکر مین شریک ہوا ۱۴ جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے مینے سبہون کے

سامنے پطرس کو کہا کہ جب تو یہودی ہو کر غیر قومون کی طرح نہ یہودیون کی طرح زندگی کرتا ہے پس
تو کسواسطے غیر قومونپر یہہ جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین انتہے دیکہو اس مسئلہ مین نوبت
جہگڑے کی اوس درجہ کو پہونچی کہ گفتگو سے مجتہدانہ سے گذر گئے اور جناب پولوس نے حضرت پطرس
حواری کو جو بلاشبہ سب عیسائیون کے نزدیک سب حواریون سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح
کے ہین قابل ملامت کے اور مکار تبلایا اور کچہہ ایسا ہی برنابا اور اور مسیحیون کو ارشاد کیا اور فرمایا
کہ یہ سب انجیل کی سچی راہ پر نہین چلتے اور مجمع مین درشتی سے اعظم الحوارین کو کہا کہ تو خلاف
حکم انجیل کے غیر قومونپر جبر کرتا ہے کہ یہودیون کے طور پر چلین پس اگر حضرت پطرس نبی مفترض
الطاعۃ ہوتے اور اونکے کلام مین غلطی کا احتمال نہوتا تو کسطرح ہو سکتا ہے کہ پولوس اونکے
حکم خلاف انجیل تبلاتے پس بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی مین غلطیان کرتے
تہے یہانتک امر اول کا بیان تہا ؎ اب بیان امر دوسرے کا سنئے ۱ ورس ۲۱ باب نوین کتاب

اول

پیدایش کا بیان حال نوح ۲ مین یون ہے ہندیہ ۲۲-۱۸۱۲ اور شراب پی اور اوسے نشہ ہوا اور اپنے
خیمے کے اندر کپڑے اوتار پہینکے ۳ باب گیارہوین کتاب ۲ سموئیل مین ہے ہندیہ ۱۸۴۲ ۲

دوم

اور ایک دن شام کو ایسا ہوا کہ داؤد اپنے فرش پر سے اوٹہا اور اپنے قصر کے بام پر ٹہلنے لگا
اور وہان سے اوسنے ایک عورتکو دیکہا جو نہا رہی تہی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تہی ۳
تب داؤد نے اوس عورتکا حال دریافت کرنے کو آدمی بہیجے سو کہا گیا وہ الیعام کی بیٹی بت
سبع تہی اوریاہ کی جورو نہین ۴ اور داؤد نے لوگ بہیجے تاکہ اوس عورتکو داؤد کے پاس
لائین چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو وہ اوس سے ہمبستر ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طاہر
کر کے اپنے گہر کو چلی گئی اور اوس عورتکو پیٹ رہ گیا سو اوسنے داؤد پاس خبر بہیجی کہ مجہے پیٹ
رہ گیا ہے ۱۴ اور صبح کو داؤد نے یوآب کے لئے خط لکہہ کے اوریاہ کے ہاتہہ مین دیا اور اوسے روانہ کیا
۱۵ اور اوسنے خط مین یہہ لکہا کہ اوریاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کہیجو اور اوسکے پاس سے
پہر آئیو تاکہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو ۲۶ اور اوریاہ کی جورو اپنے شوہر اوریاہ کا مرنا سنکے سوگ مین بیٹہی

۲۷ اور جب سوگ کے دن گذر گئے تو داؤد نے اوسے اپنے گہر مین بلا لیا اور او سے اپنی جورو کیا سو وہ اوسکے لئے بیٹا جنی پر داؤد کے اس کام سے خداوند آزردہ ہوا انتہے دیکہو اسکے موافق حضرت داؤد ع دیکہتے ہی اوریاہ کی جورو پر عاشق ہوگئے اور آدمی بہیجکر بلوا بہیجا اور اوس سے زنا کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہوگئی اور غریب اوریاہ کو ناحق اوسکی جورو کے لئے فریب سے مروا ڈالا ۱۴ باب ۱۹ کتاب پیدایش مین لوط ع کے حال مین یون ہے ہندیہ ۱۲۳ ۳۰ پہر لوط نے اپنی دونون بیٹیون سمیت زغر سے پہاڑ پر جاکے سکونت کی الخ ۳۱ بڑی نے چہوٹی سے کہا الخ ۳۲ پس آؤ ہم اپنے باپکو شراب پلاوین اور ہم اوس سے ہمبستر ہوویں الخ ۳۳ تب اونہون نے اوس رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب دوسرا دن ہوا الخ ۳۵ تب اونہون نے اپنے باپکو اوس رات بہی شراب پلائی اور چہوٹی اوٹہکر اوس کے ساتہہ سوئی الخ ۳۶ سو لوط کی بیٹیان اپنے باپ سے حاملہ ہوئین ۳۷ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام مواب رکہا اور وہ موابیون کا جو آجتک ہین باپ ہے ۳۸ اور چہوٹی جو تہی وہ بہی ایک بیٹا جنی اوسکا نام بن عمی رکہا اور وہ بنی عمان کا جو آجتک ہین باپ ہے انتہے دیکہو یہان دو رات برابر حضرت لوط نے شراب کے نشہ مین اپنی بیٹیون کے ساتہہ زنا کیا اور وے دونون زنا سے حاملہ ہو گئین یہانتک کہ اونہین صاحبزادون کی اولاد سے موابی اور بنی عمان ہین اور تعجب یہہ ہے کہ دو رات برابر لوط ع اس بلا مین مبتلا ہوئے ۴ باب ۱۱ کتاب اسلاطین مین ہے ۴ اور ایسا ہوا کہ جب سلیمان بوڑہا ہوا تو اوسکی جوروؤن نے اوسکے دل کو اپنے معبودون کی طرف مائل کیا اور اوسکے دل مین یہواہ کا شوق کامل نرہا جیسا اوسکے باپ داؤد کا تہا ۵ سو سلیمان نے صیدانیون کے معبود عستروث اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۶ اور سلیمان بدی کرکے یہواہ کی نظر سے گر گیا اور اوسنے یہواہ کی پوری فرمانبرداری اپنے باپ داؤد کیطرح نہ کی ۷ چنانچہ سلیمان نے موابیون کی نفرتی کاموش کے لئے اوس پہاڑ پر جو اورشلیم کے سامنے ہے اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کے لئے ایک بلند مکان بنایا ۸ اور یہہ سب اوسنے اپنی ساری اجنبی جوروؤن کی خاطر کیا اور اون کے تہوان تہے

حضور بخور جلایا کرتا تہا اور قربانیان گذرانا کرتا تہا اتہو دیکہو سلیمان ۲ کہ عیسائی بہی اوسکو نبی کہتے ہین اور اوسکی کتاب امثال و نشید الانشاد کو کتابہاے الہامی جانتے ہین بڑہاپے مین بت پرستی کرتے تہے اور بتون کے حضور بخور جلایا کرتے تہے اور قربانیان گذرانا کرتے تہے اور بتخانہ پہاڑ پر اورشلیم کے سامنے بنوایا تہا اب خوف طوالت کرکے اور انبیاء اسرائیلی کی حال لکہنے سے اسیقدر اکتفا کرکے دو تین حال حواریون کے جنکو مسیحی موسے ۲ سے بہی مرتبہ مین بڑہکر جانتے ہین لکہدیتا ہون ۵ حضرت پطرس حواری اعظم الحوارئین کے حق مین قول جناب مسیح کا درس ۲۳ باب ۱۶ متی مین یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ او سنے پہر کے پطرس سے کہا اے شیطان مخالف میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹہوکر کہلانے والا ہے کیونکہ تو خدا کی باتونکا نہین بلکہ آدمی کی باتونکا خیال رکہتا ہے ہندیہ ۱۸۳۱ اوسنے متوجہ ہوکر پطرس کو کہا کہ اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو الخ فارسیہ ۱۸۴۲ او التفات نمودہ پطرس را گفت اے شیطان از عقب من برو کہ موجب صدمہ من ہستی زیرا کہ سرشت تو از آلہیات نیست بلکہ از انسانیات ہست ۹ یہودا اسخریوطی کا کہ ایک حواری بارہ حوارئین مین سے تہا یہہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیون کے ہاتہہ مین گرفتار کرا دیا اور پہر اوسکو پہانسی دیکر حرام موت مرگیا جیسا کہ باب ۲۶ اور ۲۷ متی مین مرقوم ہے ۷ گیارہ حواریون باقی کا یہہ حال ہے کہ وقت گرفتاری جناب مسیح کے یہ سب اونکو دشمنون کے ہاتہہ مین چہوڑکر بہاگ گئے اور جناب پطرس اوسکے بعد چوچہٹ کر محکمہ مین حال دیکہنے کے لئے تشریف لیگئے تو ایک شخص نے مخالفون سے وہان اونکو پہچانا اوسپر جناب رئیس الحوارئین نے سب کے سامنے انکار کیا پہر جب دوسرے نے پہچانا اوسپر قسم کہاکے پہر انکار کیا کہ مین اوس شخص (یعنے عیسے) کو نہین جانتا پہر جب تیسرے نے پہچانا اوسپر جناب اعظم الحوارئین نے لعنت بہیجکر اور قسم کہاکر کہا کہ مین اس شخص کو نہین جانتا جیسا باب ۲۶ متی مین مصرح ہے دیکہو یہہ کتنی بڑی خطا اور کیسا گناہ تہا کہ ایسے وقت مین سب حواری بہاگ گئے اور جناب رئیس الحوارئین نے تین بار جہوٹ بولا اور دو بار جہوٹی قسم کہائی اور ایک بار لعنت کی اور بموافق انجیل کے جناب مسیح وقت عروج آسمان

تک حواریون کی بے ایمانی اور سخت دلی کے شاکی گذارتے تہے جیسا ورس ۱۴ باب ۱۶ مرقس مین مصرح ہے
اور نقل اوس ورس کی فصل ۳ مین گذری اور ولیم میور صاحب اپنی اردو تاریخ کلیسیا کے باب اول
کے دفعہ ۱۳ مین لکہتے ہین مسیح کے حواریون اور شاگردون نے ابتک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل
نہین سمجہا تہا اور اونکا سست ایمان دنیوی نعمتون اور فائدون کی امید مین لگا تہا اوسکے گرفتار
ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور پطرس نے جو عدالت مین گیا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پہر
مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے انتہے پس اسکے موافق سب مرید
عیسیٰ ع کے کیا حواری اور کیا غیر حواری سست ایمان اور نعمتون دنیوی کے طالب تہے ظاہرا انکا ع
ان سب کا اول اسی لئے تہا کہ عیسیٰ شہنشاہ ہون گے اور ہم بہی سلطنتین اور حکومتین کرین گے
اسی سبب سے مصلوب ہونے کے بعد ناامید ہوگئے تہے پہر اوسی باب کے دفعہ ۱۶ مین ہے اسکے پہلے
(یعنے نزول روح القدس کے) اونہون نے صاف نہین سمجہا تہا کہ مسیح کی بادشاہت کیسے ہوگی
بلکہ جب وہ آسمان پر چڑہنے کو جاتا تہا اونہون نے پوچہا کیا تو اسیوقت بادشاہت بنی اسرائیل
کی بحال کریگا یعنے وے بادشاہت دنیوی کی امید رکہتے تہے لیکن اب اونکی جہالت جاتی رہی
اور روح القدس نے اونکو سکہایا کہ مسیح کی بادشاہت صرف روحانی ہے انتہے اس سے بہی معلوم
ہوتا ہے کہ عروج تک حواریون کو وہی امید سلطنت کی تہی اور بعد نزول روح القدس کے وہ اونکی
جہالت جاتی رہی مگر مصدر خطا اور مرتکب گناہون کبیرہ کے بعد اوسکے بہی تہے اور ہر فعل اور قول اونکا
ہرگز موافق وحی کے نہ تہا جیسا کہ مناظرہ جناب پولس اور پطرس کا جسکا ذکر اوپر گذرا اسکا شاہد ہے
اور اگر کہو کہ اگرچہ انبیا اور حواری اور گناہون کے مرتکب ہوتے ہین مگر جہوٹ نہین بولتے تو یہہ عذر
بہی کچہہ نہین اسلئے کہ کئی بار جہوٹ بولنا اور قسم جہوٹی کہانا حضرت پطرس کا بیان ابہی گذرا اور
ابہی اور بہی سنئے ۸ ورس ۲ باب ۲۰ کتاب پیدایش مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ع اور ابراہیم اپنی جورو سارا
کی بابت بولا کہ میری بہن ہے الخ - ۹ باب ۲۶ پیدایش مین ہے ۶ سو اسحاق خلوص مین رہا ۷ اور
وہان کے باشندون نے اس سے اسکی جورو کی بات پوچہی وہ بولا کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ

اپنی جورو کہتے ہوئے ڈرا تو ہوسے کہ وہان کے لوگ ربقا کے لیئے اوسے قتل کرین کیونکہ وہ خوبصورت
تہی انتہے ۱۰ باب ۲۷ پیدایش مین ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین تیرا پہلوٹا عیسو ہون
جیسا تو نے مجھے کہا تہا مین نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے کو کہا یہہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا اے
میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا مجہہ پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۴ کہ تو
میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ مین وہی ہون انتہے دیکہو کئی بار اس جا حضرت یعقوب اپنے باپ
سے جہوٹ بولے اور دعا کی اسی لیے حضرت اسحاق نے عیسو کے جواب مین یون عذر کیا کہ تیرا
بہائی دغا سے آیا اور تیری برکت لیگیا جیسا درس ۳۵ اوسی باب مین مرقوم ہے ۱۱ باب ۲۱ کتاب
اول سموئیل کا یون ہے ہندیہ ۱۸۴۴ ۲ سو داؤد نے اخیملک کاہن کو کہا کہ بادشاہ نے مجھے
ایک کام کو بہیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہہ کام جو مینے تجھے کہا ہے کسی پر آشکارا نہووے اور لوگون
کو مین نے فلانی فلانی جگہہ بہیجدیا ہے ۳ اب بتلا تیرے پاس کچھہ ہے ایک پانچ گردے روٹیکے
یا جو کچھہ حاضر ہو سو میرے ہاتہہ مین دے ۶ سو کاہن نے تبرک کی روٹی اوسکو دی الخ ۸ پہر
داود نے اخیملک سے پوچھا کہ یہان تیرے قابو مین کوئی نیزہ یا تیغ تو نہین کیونکہ مین اپنی تلوار اور
اپنے سلاح نہین لایا کہ مجھے بادشاہ کے کام کی جلدی تہی انتہے دیکہو یہان دو بار داؤد صاحب
جہوٹ بولے کہ باغی ہوکر ساؤل سے بہاگے تہے اور کیا تہا اور اوس جہوٹ کے سبب جو اخیملک
نے اونہین روٹی کہلائی اور ایک تیغا دیا ساؤل نے پچاسی کاہنون اور کئی اخیملک
اور اوسکے شہر کے سب مردون اور عورتون اور بچون اور چارپایون کو قتل کیا باب ۲۲ اوسی کتاب مین
بیان اوسکا یون ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیطوب کے بیٹے اخیملک کاہن کو اور اوسکے باپ کے سارے
گہرانے اور کاہنون کو جو نوب مین تہے بلوا بہیجا اور وے سب بادشاہ پاس حاضر ہوے ۱۶ تب بادشاہ بولا
اخیملک تو واجب القتل ہے اور تو اور تیرے باپ کا سارا گہرانا ۱۸ تب بادشاہ نے دواغ کو کہا تو پہر اور ان
کاہنون پر حملہ کر سو ادومی دواغ پہرا اور کاہنون پر حملہ کیا اوسدن اوسنے پچاسی آدمی جو کتان
کے افود پہنے ہوئے تہے قتل کیئے ۱۹ اور اوسنے کاہنون کے شہر نوب مین مردون اور عورتون اور

اور لڑکون اور دودہ پیتے بچون اور بیلون اور گدہون اور بہیڑون کو تیغ سے ایک لخت قتل کیا انتہی
موافق ان عبارتون مذکورہ بالا کے جہوٹ بولنا ابرہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام کا
جو مسیحیون کے نزدیک یہ سب نبی اور دادے حضرت عیسی کے ہین اور اسیطرح جہوٹ بولنا حضرت
پطرس اعظم الحواریین کا کہ مسیحی اونکو موسی سے بہی برہکر جانتے ہین اور نبیونکا تو کیا ذکر ثابت ہوا
اور اگر کہین کہ یہ لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی وغیرہا کے کرتے تہے اور کبہی
جہوٹ بہی بولتے تہے مگر کبہی یہ انہون نہین کیا کہ جہوٹ بولکر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا تبلایا ہو جیسا فنڈر
صاحب نے بہی میزان الحق کے صفحہ ۴۱ مطبوعہ ۱۸۴۹ مین لکہا ہے تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ باب
تیرہوین کتاب سلاطین مین ایک نبی کے حال کے بیان مین جو انہون نے موافق حکم ربانی کے
یہودا سے آکر یوربعام بادشاہ اسرائیل کو خبر دی تہی کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا یوسیا بادشاہ جو
اولاد داؤد سے ہوگا گرا دیگا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پہرے تہے یون مرقوم ہے ہندیہ ۱۸۴۴
۱۱ اوسوقت بیت ایل مین ایک بوڑہا نبی رہتا تہا سو اوسکے بیٹے اوس پاس آئے اور اون کامون کو
جو مرد خدا نے اوس روز بیت ایل مین کئے اوس سے خبر دی الخ ۱۳ پہر اوس نے اپنے بیٹون سے کہا کہ
میرے لئے گدہے پر زین باندہو الخ ۱۴ تب وہ اوسپر چڑہا اور اوس مرد خدا کے پیچہے چلا سو اوسے
بطم کے درخت کے نیچے بیٹہا پایا الخ تا درس ۳۹ دیکہو اس جناب بوڑہے پیغمبر نے کہ اس عبارت
مین پانچ جا لفظ نبی کا اونکے حق مین بولا گیا ہے اور درس ۱۸ مین خود اوسی جناب نے دعوی
نبوت یحیی کا کیا ہے اور درس بیسوین مین تصدیق اونکی نبوت حقہ کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان
باندہا اور جہوٹ بولکر ایک غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا مین گرفتار کرکے مروا ڈالا پس اس پیغمبر
نے اسیجا بلا شبہہ غیر حکم خدا کو حکم خدا تبلایا تہا پس جہوٹ بولنا انبیا اسرائیلیہ کا تبلیغ وحی مین بہی ثابت
ہے **اور بیان امر تیسرے کا** یہہ ہے اباب ۷ متی مین ہے ۱۸۴۲ ء ۲۲ اوس دن بہتیرے
مجہے کہینگے اے خداوند اے خداوند کیا ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوون
کو نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامتین ظاہر نہین کین ۲۳ اوسوقت مین اون سے

بیان امر دوم

بیان امر تیسرے کا

صاف کہونگا مین کبہی تم سے واقف نتہا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہوا نتہے دیکہو اسمین
ان شخصون کو جنہون نے اس بات کا دعوے کیا کہ ہم رسول مسیح کے ہین اور بہت سے معجزے
اور کرامتین دکہلائین بدکار فرماتے ہین اور کہتے ہین کہ میرے مرید ہین تفسیر مظہری اور اسکاٹ
ممکن ہے کہ ایمان معجزون والا بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے اور بدون اوسکے
جو عشق اور اطاعت سے کارگر ہے پایا جاوے اور قدرت ہر طرح کی زبان بولنے اور مریضون کے
شفا بخشنے کی دنیا مین مقبول کرتی ہے لیکن خدا کے نزدیک خالص پاکیزگی مقبول ہے اور خدا کا فضل
آدمی کو جو اوس سے صدور کرامت کا ہو آسمان پر لیجائیگا اور معجزہ بدون فضل کے آسمان پر نہین
لیجاتا اور کرامتین اب موقوف ہو گئین اونکے ساتھ یہہ عذر بہی موقوف ہوا انتہے اسمین صاف اقرار
ہے کہ وجود ایسے ایمان کا کہ اوسکے سبب معجزات صادر ہوسکین بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ
نجات کا ہے ممکن ہے ۲ باب متی مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ پہر اوسنے اپنے بارہ شاگردون کو پاس
بلاکر اونہین قدرت بخشی کہ ناپاک روحونکو نکالین اور ہر طرح کی بیماری اور دکہہ درد کو دور کرین
۲ اور بارہ رسولون کا یہہ نام ہے پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا الخ ۴ شمعون کنعانی اور یہودا اسکریوطی جسنے اوسے
پکڑوا دیا یسوع نے اون بارہون کو فرماکے بہیجا الخ ۸ بیمارونکو چنگا کرو کوڑہیون کو پاک صاف کرو
مردونکو جلاؤ دیوونکو نکالو تمنے مفت پایا مفت دو انتہے دیکہو اسجا یہودا اسکریوطی شامل بطور حواری کے
رسول گنا گیا اور قدرت چنگا کرنے بیمارون اور کوڑہیون اور جلانے مردون اور نکالنے دیوون
کی رکہتا تہا اور موافق تصریح انجیلون کے یہہ رسول بہی مردون کے جلانے اور کرامات اور معجزات
کی قدرت رکہنے والا جو بزعم مسیحیون ہین بلاشبہ رسول اللہ تہا وہی ہے جسنے تیس روپیہ کے لالچ سے
حضرت عیسی کو پکڑوا دیا اور مرتد ہو گیا اور حرام موت پہانسی کہاکر مرگیا ۳ ورس ۲۴ باب ۲۴ متی کا
یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ کیونکہ بہت سے جہوٹے نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین
دکہلائینگے اگر ممکن ہوتا تو وے برگزیدون کو بہی گمراہ کرتے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ کہ جہوٹے مسیح اور جہوٹے
نبی ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتین دکہلائینگے الخ عربیہ سنہ ۱۸۱۱ فافہم سیتقوم حجہ

کاذب وانبیاء کذبہ وحیلوں علامات عظیمہ ومعجزات الخ دیکہو اسکے موافق جہوٹے نبی کو بہی وہ طاقت
ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے معجزے اور کراماتین دکہلاوے کہ برگزیدون کو بہی گمراہ کر ڈالے
۲ باب ۲ نامہ تسلونیقیون مین ہے ہندیہ ۱۸۲۰ء تب وہ بےشرع ظاہر ہوگا جسے خداوند اپنے
منہہ کے دم سے فنا اور اپنے آنے کی شکوہ سے نیست کردیگا ۹ اور اسکا آنا شیطان کے کئے سے
کامل قدرت اور جہوٹے عجائب وغرایب کے ساتہہ ہوگا اور ورس ۹ اور ترجمون مین یون ہے سنہ
۱۸۴۴ء اور اوسکا آنا شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق ہرطرح کی قدرت اور جہوٹے عجائب غرائب
سے فارسیہ ۱۸۱۶ء وظہورش از عمل شیطان با ہرقسم معجزہ وعجائب وغرائب کاذب میباشد دیکہو
یہہ شخص جسکو پولوس بےشرع لکہتے ہین ہرطرح کی قدرت رکہیگا اور ہرقسم کے معجزے دکہلائیگا
۵ یوسیفس اپنی تاریخ کی کتاب کے آٹہوین باب ۲ مین لکہتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منترین
بنائی تہین کہ جنسے بیماریونکو تخفیف ہو اور اسیطرح ایسے عمل جنسے جنون اور دیوون کو نکالا جاوے
اور وہ عمل آجتک خوب جاری ہین ایسے مینے دیکہا ہے کہ میرے ہموطنی الیعازر نے وس پی زن
بادشاہ اور اوسکے بیٹون اور اوسکے سردارون اور تمام سپاہیون کے حضور مین لوگون سے جنون
اور دیوون کو نکالا اور طور اوسکے نکالنے کا یہہ تہا کہ شخص دیوزدہ کی ناک مین ایک چہلا رکہکر
دیوکو نتہنون کی راہ سے نکال لیتا تہا اور جبہی دیوزدہ گرجاتا تہا بعد اوسکے اوس جن سے اقرار
لیتا تہا کہ پہر نہ آوے اور اوسوقت منتر پڑہتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تہا اور لوگون کے یقین
کرانیکے لئے ایک برتن پانی کا بہرا ہوا تہوڑی دور رکہوا دیتا تہا کہ بعد نکالنے جن کے اوسکو حکم
کرتا تہا کہ اوس برتن کو اولٹ دیوے اور جن اولٹ دیتا تہا انتہے کہتا ہون مین کہ جب وے
عمل یوسیفس کے عہد مین خوب جاری تہے تو حضرت مسیح اور حواریون کے عہد مین بہت ہی اچہی
طرح سے رائج ہون گے اور اس زمانہ مین بہی ہندوستان مین سیکڑون آدمی عامل ہین کہ دیو
بہوتون کو بعضے عمل علوی کے اور بعضے سفلی کے زور سے نکالدیتے ہین پس دیو بہوت کا نکالنا
کسی وقت مین دلیل نبوت کی نہین ہوسکتا ۶ باب دسوین کتاب اول سموئیل مین ساول بادشاہ

بنی اسرائیل کے حال مین یون ہے ہندیہ سنہ ۴۲ ۱ص ۱۰ اور جب وے جبعت کو آئے تو نبیون کی
گروہ اونسے دوچار ہوا اور خدا کی روح اوسپر چڑہی اور اوسنے بہی اون کے درمیان نبوت کی ۱۱
اور اوسکی اگلی جان پہچانون نے جو یہہ دیکہا کہ وہ نبیون کے درمیان نبوت کرتا ہے تو ایک نے
دوسرے سے کہا کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا کیا ساول بہی نبیون کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے
اونمین سے جواب دیا اور کہا کہ اونکا باپ کون ہے تب ہی سے یہہ مثل چلی کیا ساول بہی نبیون
مین ہے ۱۳ سو جب وہ نبوت کرچکا تو اونچے مکان مین آیا اور وہین ۲ باب گیارہوین اوسی کتاب
کا یون ہے اور جون ہی ساول نے یے سندیسی سنے تو ونہین خدا کی روح اوسپر چڑہی اور اوسکا
غضب بے طرح بہڑکا انتہے ان عبارتون سے معلوم ہوتا ہے کہ ساول بہی روح القدس سے مستفیض
تہا اور روح القدس اوسپر نازل ہوتا تہا اور باب ۱۶ اوسی کتاب مین ہے ۱۴ اور خداوند کی روح
ساول پر سے چلی گئی اور خداوند کے حکم سے ایک روح اوسے ستانے لگی ۱۵ تب ساول کے
خادمون نے اوسے کہا دیکہہ اب ایک شریر روح خدا کی طرف سے تجہے ستاتی ہے ۲۳ اور ایسا ہوا
کہ جب خدا کی روح ساول پر چڑہتی تہی تو داود بربط ہاتہہ سے بجاتا تہا اور ساول خوشوقت ہوتا
تہا اور راحت پاتا تہا اور شریر روح اوسپر سے اوترتی تہی اور ترجمہ ہندیہ سنہ ۲۵ ۱ص اسکے موافق ہے
اور یہہ جملہ اور ایسا ہوا کہ جب خدا کی روح الخ اور ترجمون مین یون ہے فارسیہ وچنین اتفاق
افتاد کہ ہرگاہ روح کسیف از طرف خدا بر ساول نازل میشد الخ فارسیہ سنہ ۴۵ ۱ص و واقع شد ہنگام
تاثیر روح مضر از جانب خدا الخ اس جا جس لفظ کو مترجمون ہندیہ نے روح خدا کے ساتہہ ترجمہ کیا
ہے اوسکو مترجمون فارسیہ نے روح کسیف اور روح مضر کے ساتہہ پس معلوم ہوتا ہے کہ اطلاق
روح خدا کا روح شیطانی پر آتا ہے بہرحال بعد چلے جانے روح خدا کے روح شیطانی حکم خدا
سے ساول پر مسلط ہوگئی اور یہہ پیغمبر جامع روح رحمانی اور شیطانی کا دونون سے مستفیض تہا اور
بعد مسلط ہونے روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف ہوا تہا باب ۱۹ اوسی کتاب
مین ہے ہندیہ سنہ ۴۴ ۱ص ۲۳ تب وہ رامہ نیات کیطرف چلا اور خدا کی روح اوسپر بہی آچڑہی اور وہ

جلتا گیا اور نبوت کرتا گیا یہانتک کہ رامہ نیات مین پہنچا ۲۴ اور اوس نے بہی اپنے کپڑے
اوتار پہینکے اور سموئیل کے آگے اوس نے بہی نبوت کی اور اوس سارے دن اور ساری رات
ننگا پڑا رہا اسیلئے یہہ مثل ہوی کیا ساؤل بہی نبیون مین ہے انتہی دیکہو سچا ساؤل ایسا
فیض رو‌ح القدس مین مستغرق ہوا کہ کپڑے اوتار کر ننگا ہوگیا اور تمام رات دن اوسیطرح پڑا رہا
اور اس پیغمبر مجمع روح رحمانی اور شیطانی کا حال ناظر کتاب اول سموئیل پر خوب کہلتا ہی
کہ ذات بابرکات اس پیغمبر مجمع الضدین کی کیسی مصدر سیئات تہی **مقدمہ کتاب کی فصل**
دوسری اور تیسری اور اس مقصد کی چارون فصلون کے ملاحظہ سے ناظرین کو کئی باتین
حاصل ہوتی ہین اول یہہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالمون عیسائی کے جسکو تفسیر ڈوآلی
اور رچرڈ مینٹ مین مختار گنا ہے انجیل متی کی عبری مین تہی جو وہ اب صفحۂ جہان سے گم ہے اور
فقط ترجمہ یونانی اوسکا کہ موافق قول جیروم کے نام مترجم کا بہی معلوم نہین موجود اور ڈاکٹر ویلیمس
اور جہاننے والی انجیل فرقہ یونی ٹیرین کے باب اول اور دویم اس انجیل کو الحاقی تبلاتے تہے
اور بعض نسخون ترجمہ لاطینی مین نسب نامہ کو اس انجیل سے الگ کر دیا ہے اور انجیل مرقس کی بہی موافق
قول کارولس پروٹیس اور بلبر مائن کے گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علما
متقدمین کو اسکے آخر باب پر شبہہ تہا اور انجیل لوقا کے بائیسوین باب کی بعض بعض جا پر بعضے
علما متقدمین اور دونون بابون اول پر بعض علما شبہہ کرتے تہے اور جناب لوتہر مصلح
دین عیسوی کو ان تینون انجیلون پر شبہہ تہا اور اونکے نزدیک انجیلون مین صحیح اور درست
فقط انجیل یوحنا کی تہی اور بس اور اس صحیح کا حال یہہ ہے کہ برشنیڈر کہ جسکو عیسائی بڑا عالم محقق گنتے
ہین کہتا ہے کہ یہہ انجیل اور نامے یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ کسی عیسائی نے دوسری
صدی مین اوسکے نام سے لکہدیئے ہین اور یہی مذہب فرقہ الوجین کا تہا اور سٹاڈلن اپنی
کتاب مین لکہتا ہے کہ بلا شک کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور
گروٹیس جو عیسائیون مین بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسوین باب اس انجیل کو الحاقی تبلاتا ہے

اور بموافق اقرار بارنصاحب کے ان انجیلونکا وقت تالیف روایت معتبر سے ثابت نہین ہوتا
اور قدماء عیسائیونمین بتقید روایت کی نہتی اور نامہ تلیتی اور نامہ فلیمون اور دونون نامون
تمتہی کو بعض علماء نے مردود گنا ہی اور کوئی سند اسکی نہین کہ نامہ عبرانیون کو پولوس نے لکہا
ہے اور نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور بعض فقرات
نامہ اول یوحنا اور مشاہدات یوحنا کا حال ایسا ابتر ہے کہ لایق کہنے کے نہین اور محض ..
زبردستی سے بلا سند اسکو حواریون کی طرف نسبت کرتے ہین اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے
انکا انکار کیا ہے اور کونسل نائس کہ جو ۳۲۵ء مین جمی تہی جمہور کے نزدیک واجب التسلیم ٹہری ہے
اور کلیسیای عرب کے نامۂ دوم پترس اور نامہ دوم اور سوم یوحنا اور نامۂ یہودا اور مشاہدات کو
نہین مانتے ہیں اور کلیسیای سریانی ابتک بہی نہین مانتا اور کتاب مشاہدات کو سرل نے اور ایسیطرح
کلیسیای یروشلم نے بہی اوسکے وقت تک نہین مانا تہا اور بعض قدماء اسکو تصنیف سرن تہس ملحد
کی تبلاتے تہے اور دیونیشیس نے دلیلون سے اور پروفسر ایوالڈ نے بڑی تحقیق سے اس امر کو
ثابت کیا ہے کہ یہہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہین اور کونسل لوڈیسیا مین بہی جو ۳۶۴ء
مین جمی تہی یہہ کتاب خارج رہی تہی مگر ۳۹۷ء مین کونسل کارتہیج نے اوسی مان لیا ہے اور ابتک
اکثر عیسائی اوسکو مانتے ہین لیکن اس کونسل والون کی کوئی سند نہین کیونکہ اونہون نے
مثل مشاہدات کی کتاب جودتہ اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور
اکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابون مقابیس کو بہی واجب التسلیم مان لیا تہا حالانکہ فرقہ
پروٹسٹنٹ ان سب کو نہین مانتا دوسری بات یہہ کہ بلحاظ نو خرابیون کے جنکی تفصیل فصل
تیسری مقدمہ مین گذری تحریف انجیل مین بہت ہی ممکن اور آسان تہی تیسری بات
یہہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی مین جعلبازی شروع ہو گئی تہی اور سوا اس انجیل کے اور بہی انجیلین
اور نامے اور مشاہدات قریب چہتر کے تہے کہ جواب جمہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قوی کے جہوٹی
تبلاتے ہین اور پہلے طبقو مین طریقہ محافظت کا بہی اچہا نہ تہا اور اسی سبب سے کئی جہوٹی کتابین

دوسری بات
تیسری بات

عہد جدید کی گم ہین چوتہی یہہ کہ ان کے مفسرون اور علماء کے اقرار کے موافق اون انجیل مین بہی
بہت جا الحاق ہوگیا ہی مثل ورس ۳۵ باب ۲۷ متی اور ورس ۷ و ۸ باب ۵ نامۂ اول یوحنا اور ورس
۲۹ باب ۱ نامہ اول کرنتہیون اور ورس ۱۹ و ۵۳ باب ۱۲ متی وغیرہا کے پانچوین یہہ کہ انجیل نویسون کی
تحریر وہم اور غلطی سے خالی نہین ہے چہٹے یہہ کہ ان کے بڑے بڑے عالمون کے اقرار کے موافق سب تحریر
انبیاء اسرائیلیہ و حواریون کی الہامی نہین ہوتی اور سب حواریون نے بجدیکہ پطرس حواری نے بہی
بعد نزول روح القدس کے غلطی کہائی ہے ساتوین یہہ کہ انبیاء اور حواریون سے گناہ کبیرہ بجدیکہ زنا اور
بت پرستی اور جہوٹ بولنا بہی سرزد ہوئین ہین اور خود تبلیغ وحی مین جہوٹ بولنا اونہی ثابت ہے آٹہوین
یہہ کہ صدور کرامت اور معجزون کو دلیل نبوت کی نہین بلکہ اہل کتاب کے نزدیک دلیل ایمان کی
بہی نہین پس کہتا ہون نہین کہ نہ اس ساری مجموعہ کی کوئی سند ہے اور نہ یہہ سب الہامی بن سکتا ہے
کیونکہ انجیل متی تو جہان سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا باقی ہے اور مرقس اور لوقا نہ حواری
ہین اور نہ کلام اونکی الہامی پس یہہ تینون یقیناً حواریون کی لکہی ہوئی نہین تو ان تینون کو
کلام نبوت کہنا صریح گردن انصاف کی مارنی ہے بلکہ یہہ تینون بمنزلہ اور تواریخ کے ہین غایت
ما فی الباب اتنا فرق ہے کہ لکہنے والے انکے مورخ دیانت دار تہے لیکن باوجود اس کے اور تاریخون
کی نسبت الحاق اور تصرف کا انہین زائد تر شک ہے اور نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سوم
یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور کتاب مشاہدات کو تو ہم کسیطرح الہامی نہین جانینگے
اور حکم کونسل کا ہیچ کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسلی حکم ہے اور جیسا کتاب جودیتہ اور
کتاب وزدم اور کتاب طوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دونون کتابین
مقابیس کے حق مین حکم اون کونسل والون کا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسموع نہین ایسا ہی حکم
اونکا ہمارے نزدیک بابت کتاب مشاہدات کے سمجہنا چاہئے اور پولوس کو نہ ہم حواری جانتے
ہین اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکی ہمیں سند نہین بلکہ ہم موافق قول زوینگلیس اور اور پروٹسٹنٹون
کے کہتے ہین کہ کلام اوسکا غلطی سے پاک نہین اگر سب باتون سے قطع نظر کرین تو بصورتیکہ مین

ہمارے نزدیک انجیل اوسقدر ہے جو قول حضرت عیسیٰ کے ہین لیکن وے بہی جو بروایت احاد ثابت ہین تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے احاد کا ہمارے مذہب مین پس جبتک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی قطعی مخالف اون قولون کے نہوگی تب تک مقبول ہین اور صورت مخالفت مین جسکی تاویل ہوسکیگی وہ واجب التاویل ہوگا ورنہ وہم راوی یا غلطی اوسکی پر محمول ہوکر متروک ہوگا اور صدور غلطی اور وہم کا اون سے کچہہ بہی بعید نہین جیسا اس باب مین اقرار انکے علما محققین کا اوپر گذرا اور کتنی بڑی غلطی تہی کہ حواری لوگ سمجہتے تہے کہ ہمارے طبقہ کے لوگون کی زندگی مین قیامت آجاویگی اور جابجا اسکی تصریح ان کے قولونمین پائی جاتی ہے چنانچہ نقل بعض اقوال کی اوپر گذری اور سمجہتے تہے کہ نزول عیسوی تک یوحنا نہ مریگا باب ۲۱ یوحنا مین ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۱ ۲۱ پطرس نے اوسے (یعنی یوحنا کو) دیکہہ کے یسوع کو کہا اے خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ۲۲ یسوع نے اس سے کہا اگر مین چاہون کہ جبتک مین آؤن وہ یہین ٹہرے تو تجہے کیا تو میرے پیچہے چلا آ ۲۳ تب بہائیون مین یہہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد نہ مریگا لیکن یسوع نے اوسے نہین کہا کہ وہ نہ مریگا مگر یہہ کہا کہ اگر مین چاہون کہ میرے آنے تک وہ ٹہرے تو تجہے کیا انتہی تفسیر پارنس مین ہے کہ عیسیٰ کی لفظون سے جو آسانی سے غلط سمجہی جاسکتے تہے یہہ غلطی اوٹہی کہ وہ نہ مریگا اور اس بات سے کہ یوحنا اور حواریون کے پیچہے بہی زندہ رہا یہہ غلطی مضبوط ہوگئی اسلئے یوحنا نے مناسب جانا کہ اپنے مرنے سے پہلے اس غلطی کو صحیح کردے اور تفسیر ہنری اور اسکاٹ مین ہے غالباً عیسیٰ نے اس قول سے عیوض لینا یہودیون سے مراد رکہا ہوگا لیکن حواریون نے غلطی خیال سے یہہ سمجہا کہ یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت مین اوٹہا لیا جائیگا پہر اوسی تفسیر مین ہے یہان سے سیکہو کہ انسان کی روایت بے تحقیق اور اوس پر ایمان کا بنا کرنا احمقاپن ہے یہہ ایک روایت تہی جو حواریون کی روایت تہی اور بات تہی جو بہائیون مین پہیلی ہوئی تہی اون کی تہی اور عام تہی اور تحریر مین بہی آئی تہی پہر بہی وہ جہوٹی تہی اب لکہی روایتون پر کتنا کم بہروسا ہے اور یہہ تفسیر روایتی تہی کوئی نئی بات حضرت عیسیٰ کی بیشین کی گئی تہی پہر بہی غلط تہی پہر حاشیہ مین اوسی تفسیر کے ہے کہ بسبب اس بات کے

کہ حواری خداوند کا آنا صرف انصاف کے لیے خیال کرتے تھے لفظون کو غلط سمجھے جیسا کہ انجیل نویس خود بتلاتا ہے اور تفسیر ڈوالی اور جرڈ مینٹ مین ہے کہ خداوند کے اس اظہار مبہم سے بعض مریدون نے سمجھا کہ یوحنا کبھی نہ مریگا اور اون لوگونمین پایا جائیگا جو وقت نزول عیسوی کے زندہ رہین گے دیکھو ورس ۵۱ و ۵۲ باب ۱۵ نامہ اول گرنتھیون کا اور ورس ۱۷ باب ۴ نامہ تہسلنیکیون کا حالانکہ اصل معنے ان لفظون کے یہہ تہے کہ حواری غارت ہونے یروشالم تک زندہ رہیگا اور بہت سے فقرون مین کتب مقدسہ کے اوسکو آنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف اور گواہی اوسکی سچ اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکھو متی کے ورس ۲ و ۳ باب ۲۴ کو اور صفحہ ۲۲۳ کتاب بیلی مین جو ۱۸۵۰ مین لندن مین چھپی ہے مرقوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیون پر لگائی گئی ہے یہہ ہے کہ وہ امید قرب قیامت کے رکہتے تہے اور مین پہلی تقریر اعتراض کے اسیطرح کا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہون کہ کہا ہے خداوند نے یوحنا کے حق مین پیترس سے فرمایا کہ اگر مین چاہون کہ وہ میرے آنے تک یہین ٹہہرے تجہے کیا اور لفظون کے معنے خلاف سمجھے گئے کہ یوحنا نہ مریگا اور بہائیون مین یہہ بات پہیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام رای عیسائیون کی ہوکر ہم تک پہنچتی اور سبب جس سے یہہ غلطی نکلی کہو یا جاتا اور کوئی آجکے دن اس غلطی کا حوالہ دیکر اس غلطی کے سبب دین عیسوی کے رد پر مستعد ہوتا تو یہہ بات بلحاظ اوس چیز کے جو ہمکو پہنچی بہت ہی بے انصافی تہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریون اور پہلے عیسائیون کو قیامت کے آنے کی اپنے ہی زمانہ مین امید تہی اونکو وہی خیال کرنا چاہئے جو ہمنے درباب اس غلطی پرانی چند روزہ کے کہا اور اس غلطی نے اون کے فریبی ہونیکو روکا اور اب اس بات مین مشکل اور سوال یہی ہے کہ جب ہمنے قبول کیا کہ حواریون کی رای قابل سہو کے تہی تو پہر ہم کس چیز پر بہروسا کرین اور اوسکے جواب مین منکرون کے مقابلے حامی دین عیسوی کو اتنا جواب کافی ہے کہ مجکو گواہی حواریون کی چاہئے اور اونکی رای سے کچھہ غرض نہین اور اصل مطلب چاہیئے اور نتیجہ پیچھے مین امن مین ہون لیکن اس جواب مین دو ہوشیاریان اور بہی چاہئین تاکہ سب خوف بے تحقیقی جاتا رہے ایک یہہ

که وه غیب کی بات پولوس مقدس کی خبر صادق نکلی اور سب حواری پچہلی صور کے پہنکنے سے پہلے سو گئے
(یعنے مر گئے) اور ایک کو بہی وقت پہونکنے نرسنگے تک جیتے رہنا اور وقت نزول کے بدلیون پر
چڑہ کے واسطے استقبال جناب مسیح کے جانا نصیب نہوا فائده تیسرا یہہ کہ یہہ قول بارنس کا اسلئے
یوحنا نے مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کردے مردود ہے کیونکہ اول یہہ انجیل
تصنیف یوحنا ہی کی نہین بلکہ موافق قول محقق برشنیڈر اور اسٹاڈلن اور فرقہ الوجین کے
کسی اور عیسائی کی ہے اور اگر تسلیم بہی کرین تو موافق تحقیق گروٹیس کے جو مسیحیون مین بڑا محقق
مشہور ہے باب اکیسوان ہرگز تصنیف یوحنا کی نہین بلکہ بعد موت یوحنا کے کلیسیا افسس نے
اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب اوس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنی جماعت) افسس ہے
نہ یوحنا اور یوحنا تو اوسی عقیدے پر مرے ہون گے مگر جب عیسائیون نے دیکہا کہ یوحنا مر چکے
اور نزول مسیح نہوا تو جرات کرکے اس باب کو ملایا اور تاویل قول مسیح کی کی فائده چوتہا
یہہ کہ جب وه روایت جو آوینگی جو عیسائیون مین پہیلی ہوی اور رائج تہی جہوٹی ہے جیسا که تفسیر
ہنری اور اسکاٹ مین بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلون کی الہامی اور واجب الاعتقاد
نہین ہو سکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسے کے اقوال کو اپنی سمجہہ کے موافق روایت
بالمعنی کرتے ہین اور کوئی اونکے الفاظ کے ساتہہ نہین نقل کرتا اور حواریون کا کبہی کبہی غلط
سمجہنا اور بعضی غلطیون پر مستمر رہنا ثابت ہے جیسا اوپر گذرا اور اسیطرح اور جا بہی بسبب
مجمل ہونے قول مسیح کے مطلب عیسوی کو نہین سمجہے اور بعض دفعہ ادب اور خوف کر کے
پوچہا بہی نہین کچہہ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنئے اقوال جناب مسیح کا یہودیون کے
جواب مین باب ۲ یوحنا مین یون منقول ہے سندیہ سنہ ۱۸۴۱ ۱۹ یسوع نے جواب دیکر اونہین کہا
اس ہیکل کو ڈہا دو مین اوسے تین دن مین کہڑا کرونگا ۲۰ یہودیون نے کہا چالیس برس سے
یہہ ہیکل بن رہا ہے تو اوسے تین دن مین بنائیگا ۲۱ پر اوس نے اپنے بدن کی ہیکل کی
بات کہی تہی ۲۲ اسلئے جب وه مردون مین سے جی اوٹہا تو اوسکے شاگردون کو یاد آیا

اوسنے اونہین سچ کہا تہا اور وے کتابون پر اور اوس کلمہ پر جو یسوع نے کہا تہا ایمان لائے انتہے
دیکہو موافق تصریح یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیون سے کیا عالم اور کیا جاہل اور نہ کوئی حواریون
اور مریدون نے سمجہا تہا بلکہ بعد زندہ ہونے جناب مسیح کے حواریون نے سمجہا کہ ہیکل سے مراد
جسم عیسوی تہا ۶ باب ۶ یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۹ ۱۵ مین ہون وہ جیتی روٹی جو آسمان سے
اوتری اگر کوئی اوس روٹی کو کہائے ابد تک جیتا رہیگا اور روٹی جو مین دونگا میرا گوشت ہے جو مین
جہان کی حیات کیلئے دونگا ۵۲ تب یہودی آپسمین بحث کرنے لگے کہ یہہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمین
دیسکتا ہے کہ کہائین ۵۳ یسوع نے اونہین کہا مین تم سے سچ کہتا ہون اگر تم ابن آدم کا گوشت
نکہاؤ اور اوسکا لہو نہ پیو تم مین حیات نہین ہے ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو
پیتا ہے حیات ابدی پاتا ہے اور مین اوسے پچہلے دن اوٹہاؤنگا ۵۵ کہ میرا گوشت فی الحقیقت
خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے ۵۶ وہ جو میرا گوشت کہاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے
مجہہ مین بستا ہے اور مین اوس مین ۶۰ تب اوس کے شاگردون بہتون نے سنکے کہا کہ یہہ
سخت مشکل کلام ہے اوسے کون سمجہہ سکتا ہے انتہے دیکہو یہان کسی یہودی کی سمجہہ مین نہ آیا اور
بہت مریدون مسیح نے اوسکو سخت مشکل سمجہا ۱۱ باب ۱۱ یوحنا مین ہے ہندیہ ۱۸۴۱ اوسنے یہ باتین
کہین پہر اوس نے کہا ہمارا دوست لعازر سو گیا ہے مین جاتا ہون کہ اوسے جگاؤن ۱۲ تب اوسکے
شاگردون نے کہا اے خداوند اگر وہ سوتا ہے تو چنگا ہوگا ۱۳ یسوع نے تو اوسکی موت کی کہی تہی پر
اونہون نے خیال کیا کہ اوسنے نیند کے چین کی فرمائی انتہے اسیطرح شاگرد جناب یسوع کے
اونکے مطلب کو نہ سمجہے ۱۶ باب ۱۶ متی مین ہے ۶ تب یسوع نے اون سے کہا کہ خبردار فریسیون اور
زادوقیون کے خمیر سے پرہیز کرو ۷ اونہون نے اپنے دلمین گمان کرکے کہا کہ اوسکا سبب
یہہ ہے کہ ہمنے روٹیان ساتہ نہ لین ۸ لیکن یسوع نے یہہ دریافت کرکے اون سے کہا کہ اے
کم اعتقادو تم اپنے دلمین کیون گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے کے سبب سے ہے ۱۱ تم
کیون نہین سوچتے کہ مین نے تم سے روٹی کے لئے نہین کہا کہ تم فریسیون اور زادوقیون

کے خمیر سے پرہیز کرو ۱۲ تب وے سمجہے کہ اوس نے اونہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون
اور زادقیون کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا ۵ باب ۹ لوقا مین قول مسیح خطاب سب حواریونمین
یون ہے ۴۴ کہ ان باتون کو کانون سے سُن رکہو کہ ابن آدم خلق کے ہاتہہ مین گرفتار
کرادیا جایگا ۴۵ پر وے اس کلام کو نہ سمجہے اور یہہ اونپر پوشیدہ رہا تا نہووے کہ وے
اوسے دریافت کرین اور اونہون نے مارے ڈر کے اوس سے سوال کیا انتہے دیکہو یہان سب
حواری مطلب مسیح کو نہ سمجہے اور مارے ڈر کے سوال بہی نکر سکے ۱۸ باب لوقا مین ہے ۳۱
پہر اپنے بارہ کو ساتہہ لیکر اونہین کہا کہ دیکہو ہم یروشالم کو جاتے ہین اور سب چیزین جو ابن آدم
کے حق مین نبیون کے وسیلے لکہی گئی ہین پوری ہونگین ۳۲ اسلئے کہ وہ عوام کے حوالہ
کیا جایگا اور لوگ اوس سے ٹہٹہے کرین گے اور اوسکے مُنہہ پر تہوکین گے ۳۳ اور اوسے
کوڑے مارین گے اور قتل کرین گے اور تیسرے دن وہ پہر اوٹہیگا ۳۴ اور وے اون
باتون سے کچہہ نسمجہے اور یہہ کلام اونپر پوشیدہ رہا اونہون نے اون باتون کو جو کہی گئی
تہین ہرگز نہ جانا انتہے اسجا بہی حواری کچہہ نہ سمجہے ۷ یہہ کہ عروج مسیح تک سب حواری
تعلیمات مسیح سے یہی سمجہے ہوئے تہے کہ بادشاہت مسیح کی دنیاوی ہے اور ہمکو بہی
سلطنت اور حکومت ملے گی پس اب کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنے کرنیکے انجیلیون
سے اوسجا غلطی سمجہہ مین نہوئی ہوگی اور مرقس اور لوقا نہ تو حواری ہین اور حال دیکہا ہوا
لکہتے ہین اور متی کی انجیل کا فقط ترجمہ یونانی موجود ہے پس ان تینون کی روایت ہین
تو مثل روایت اور مورخون اور راویون کے خبر احاد کی ہے اب اس جا سے یہہ بات یقینی ہوتی
ہے کہ علماء فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس باب مین بہت ہی سچے ہین کہ حواریون کو منصب مقرر
کرنے کسی حکم شرعی کا نتہا اور سب حواریون نے بعد یکہ پطرس حواری نے بہی بعد عروج مسیح
کے آسمان پر بڑی بڑی غلطیان کی ہین اور پولوس غلطی کرنیمین سب کا سردار ہے
جیسا کہ نقل اون کے قولون کی چوتہی فصل مین ذیل بیان امر اول کے گذری

جواب فائدہ پانچوین

فائدہ پانچوان یہہ کہ پیلی نے یہہ الزام منکرونکا تسلیم کر لیا کہ یقیناً حواری اور پہلے
عیسائی غلطی سے یہی امید کہتے تہے کہ قیامت اونہین کے زمانہ مین آجائیگی اور اس غلطی کا
یہہ جواب دیا کہ اونکی گواہی ہمکو چاہیئے اور اونکی رائے سے کچہہ غرض نہین کہتا ہون مین
کہ اس صورت مین منکرون کو بڑی گنجایش ہے اور اونکا قول پکا نکلا اور موافق اقرار
اس مجیب کے ثابت ہو گیا کہ کلام حواریونکا الہامی واجب التسلیم نہین بلکہ صرف بمنزلہ
اور مورخون دیانت دار کے ہے اور شہادت مین بہی اونکی خوف سہو اور خطا کا ہے

جواب فائدہ چھٹی

فائدہ چہٹا یہہ کہ قول پیلی کا حمایت دین عیسوی مین حواری کی ہر دلیل کی صحت اور
ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہین الخ دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریون کے جو
اوس مجموعہ عہد جدید مین مکتوب ہین الہامی نہین آپ کہتا ہون کہ جو حواریون نے اپنی طرف
سے بطور تفسیر کے کلام عیسوی کے ساتہہ ملایا ہے ہرگز وہ بہی واجب التسلیم نہین بلکہ
اگر الحاق اور بے سندی ہونے سے قطع نظر کرین تو اتنا ثابت ہوگا کہ اونکا گمان یون تہا
خطا ہو یا صواب اور کچہہ اون تفسیرون کی تفصیل استفسار سولہوین کتاب استفسار

جواب فائدہ ساتوین

مین ہوئی ہے **فائدہ ساتوان** یہہ کہ قول پیلی کا جو اونکے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ بہی
واجب التسلیم ہے لیکن ہمپر واجب نہین کہ تمام مقدمات کو شرح کرین یا قبول کرین الخ قابل
تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور واجب التسلیم نہون تو نتیجہ اونکا کہانسے
مقبول اور واجب التسلیم ہوگا اسی لئے برکس جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول پیلی
پر لکہہ کر استہزا کرتا ہے اور کہتا ہے یہہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریون نے برے
مقدمات استعمال کر کے نتیجہ نیک نکالا اور اوس مطلب مین جو خدا نے بیشتر الہام کیا تہا
غلطی کی حالانکہ وے تازہ الہام کی تعلیم مین مصروف تہے اور اسیطرح یہہ خیال بہی کہ
انہون نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی حالت لکہنے مین پلٹا اور جو شخص
ایسے مقدمات کو استعمال کرے کہ اونکا یقین نہین دیانت دار نہین اور استعمال حواریون کا

اون مقدمات کو اثبات مسئلے دین عیسوی کے لئے ہر ایک عیسائی کیواسطے پوری سند اون مقدمات
کی صداقت کی ہے وگرنہ طریقہ دلیل کا بیفائدہ اور بدتر بلکہ قابل استہزا کے ہے انتہی اور
اس فاضل نے اگرچہ پیلی پر بہت سے دیے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے اچھی نہ لا سکا پھر حال
مقدمہ اور تینون مقصدون اس کتاب کے ناظر پر یہہ بات بخوبی واضح ہے کہ اس سب مجموعہ عہد
عتیق اور جدید کی جسکو بیبل کہتے ہین نہ کوئی سند متصل ہے اور نہ یہہ مجموعہ الحاق اور غلطی
اور تحریف سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخون بیبل کا لکھہ چکے تو ہمکو کچھہ ضرور نہین کہ حال
اون ترجمون کا جو پادری اونکو انجیل اور توریت اور اور کتابون کا نام لگا کر تقسیم کرتے ہین
لکھین کیونکہ جب اصل کا وہ حال ہو تو فرع کا بطریقہ اولی بہت کچھہ حال خراب ہوگا مگر تب بھی
بعضے ترجمون مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھدیتے ہین اور اورون کو اوسپر قیاس کرلو **پہلا**
جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سیپٹواجنٹ ہے اور اوسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر مین بیان ہوا
دوسرا ترجمہ لاطینی کہ فرقہ رومن کاتلک کا مدار ایمان ہے اور اوسکی خرابی کا بیان مقدمہ
کی فصل تیسری مین گذرا **تیسرا نسخہ** یونانی ارازمس کا جاننا چاہیے کہ پندرہوین صدی تک
انگلستان مین یونانی زبان کا کچھہ چرچا نہ تھا لیکن جب کہ سنہ ۱۴۵۳ مین اہل اسلام نے شہر
قسطنطنیہ کو فتح کیا اوسوقت اہل یونان مرز بوم یورپ کے مختلف ملکون کو نکل گئے اور کچھہ
انگلستان مین بھی آئے تھے تب سے اس زبان کا وہان بھی چرچا شروع ہوا اوبگیٹر
صاحب لکھتا ہے کہ سنہ ۱۴۵۳ مین جب ترکون نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تب وہان کے رہنے
والے بھاگ گئے اور اون کے ساتھہ نسخے یونانی تھے اور سنہ ۱۵۱۶ مین ڈاکٹر لی بیکر نے علم یونانی
انگلنڈ مین داخل کیا انتہی اور سنہ ۱۵۱۶ مین ارازمس نے اپنا ترجمہ یونانی تیار کیا ولیم کانینگھیر
جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہین کہتے ہین کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس
کا ہے جو سنہ ۱۵۱۶ مین بنایا گیا اور جن نسخون سے اوس نے وہ نسخہ تیار کیا وے صرف
چار ہی نسخے تھے اور اونمین سے بھی تین نسخے جنکو بہت استعمال کرتا تھا پورے نہ تھے بلکہ ناقص

صرف عہد جدید کی کتابون کے جز تہے اور کچہہ معتبر بہی نہ تہے اور وہ بعض یونانی مرشدون
کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تہا اور اگر کسیجا مین مطلب کہلتا تو اپنے خیال کے
موافق صحیح کر دیتا تہا اور حالت ان مصالح (یعنی قلت نسخون کی) سے جو ارازمس کے پاس تہا
یہہ ظاہر ہے کہ وہ کیسا ہی فاضل نہین ہوا اوسکا نسخہ بہت بہتر نہین ہو سکتا اور اوس نے پچہلے
طبعون مین بہت سی تبدیلیان کین گو اونمین بہت اچہی بہی تہین لیکن اصل اوسکے نسخہ مین فرق
نہین ہوا انتہی دیکہو موافق اقرار ولیم کارنٹر کے نسخہ ارازمس کا صرف چار ہی نسخون سے کہ انمین
سے بہی تین ناقص تہے تیار ہوا تہا اور تصحیح اوسکی بعض بعض جا محض موافق خیال ارازمس کے
ہوئی تہی اور گو وہ فاضل ذکی ہو لیکن اوسکا نسخہ بسبب حالات مذکورہ کے اچہا نہ تہا چوتہا ترجمہ
ٹنڈیل صاحب کا انگریزی زبان مین اور اسکو ٹنڈیل صاحب نے نسخہ ارازمس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا
تہا بنایا ہے اور جب حال اوسکی اصل کا اوپر گذرا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہین مگر اتنا
کہتے ہین کہ ایسا غلط تہا کہ سب نسخے اوسکے عہد سلطنت اڈورڈ ششم مین الزام غلطی کا لگا کر جلائے
گئے اور بشپ ٹنسٹل نے اس ترجمہ سے فقط ترجمہ عہد جدید مین دو ہزار خرابیان نکالین تہین
پانچوان ترجمہ جناب لوتہر مصلح دین عیسوی کا جو ڈچہ زبان مین تہا اور حال اوسکا یہہ ہے
کہ زونگلس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب مین جناب مصلح دین کو یون لکہا تہا
اے لوتہر تو بگاڑتا ہے کلام خدا کو تو صریح بگاڑنے والا اور پلٹ دینے والا پاک کتابونکا
ہے تجہسے ہمین کتنی شرم آتی ہے کہ ہم اتبک تیری بیحد قدر کرتے تہے اور اب ایسا ثابت کرتین
کہ تو ایسا ہے اور اوسکے عوض مین جناب مصلح نے ترجمہ زونگلس کو خارج کیا تہا اور دین کے
مقدمہ مین زونگلس کو احمق اور گدہا اور دجال اور فریبی کہتے تہے اور ککرمن صاحب اس ترجمہ
کے حق مین لکہتا ہے کہ یہہ ترجمہ عہد عتیق کی کتابون کا خصوصاً کتاب ایوب اور اون
پیغمبرون کی کتابونکا داغی (یعنی عیب دار) ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور ترجمہ عہد جدید
کا بہی داغی ہے اور کچہہ تہوڑا نہین اور بسرا اور اوسیانڈرین جناب مصلح کو کہتے تہے کہ

کہ تونے ترجمہ غلط کیا ہے اور سٹافیلس اور ہیرس نے اس ترجمہ سے ترجمہ عہد جدید مین چودہ سو خرابیان نکالین ہین کہ وے بدعتی ہین **چھٹا** ترجمہ بیزا کا جسکے اہل انگلستان پیرو ہین اور حال اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ ایکولمپیدیس و علما پینرل کے کہتے ہین کہ یہہ ترجمہ بہت جگہہ مین بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل مولینس کہتا ہے کہ بیزا حقیقت مین عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاسٹیلیو کہ کالونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیاندر کے وقف اور زباندان ہے اپنی کتاب مین جو درباب اثبات خرابیون ترجمہ بیزا کے لکھی ہے ملامت کر کے کہتا ہے کہ اوسکی مین سب غلطیان نہ لکھو لگا اسلئے کہ اوسکے واسطے ایک بڑی کتاب چاہیئے **ساتوان** ترجمہ کاسٹیلیو کا اور اسکا حال یہہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہہ ترجمہ تو برا اور خراب اور الحادی ہے اور کاسٹیلیونی جو اوسکے جواب مین ایک کتاب لکھی ہے اوس کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ بعض لوگون نے ہماری بیبل کے لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو صرف نالایق ہی نسمجھا بلکہ روح القدس کے ارادہ کے برخلاف سمجھہ کے رد کیا ہے **اٹھوان** ترجمہ علما زورک کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ لوتہرس اور موسی مین اپنی تاریخون مین لکھتے ہین کہ فروشی روس نے اس ترجمہ کو چھاپ کر لوتہر کے پاس بھیجا تو لوتہر نے ناپسند کر کے واپس کیا اور مردود ٹھرایا **نوان** ترجمہ ٹانگرین کا اور حال اسکا یہہ ہے کہ الک ٹراد فرسکسی نے بڑے غصے سے اوسے مردود ٹھراکر خباب لوتہر کا ترجمہ اوسکی جا مقرر کیا **دسوان** ترجمہ کتاب الصلوۃ کا جسمین ترجمہ بعض زبور و نکا بھی تھا اور یہہ ترجمہ خاص انگلستان مین ہوا تھا اور اسکا حال یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگون نے بادشاہ جیمس اول کو ایک عرضی اس مضمون کی دی تھی کہ ہماری نماز کی کتاب مین جو زبور داخل ہین اونمین عبری کے مخالف قریب دو سو جگہہ کے زیادتی اور کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے اونہون نے ایک کتاب لکھی اور اوسمین سب غلطیان ترجمہ کی تبلائین اور سہیلح اور ترجمون اور ان کے مفسرون کا حال ہے مولی لس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب ہارمنی مین انجیل کی

عبارتون کو تہ وبالا کردیا اور انجیل کے لفظون پر اندہیرا کیا اور متن مین عبارت بڑہادی اور
مستر کارلائل کہتے ہین کہ انگریزی ترجمون نے مطلب کو فاسد کیا سچ کو چہپایا اور جاہلون کو
فریب دیا اور انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کیا اور ان لوگون کو نور سے ظلمت اور سچ سے
جہوٹ زیادہ پسند ہے اور جب رینلڈ صاحب نے کلیسائے انگلستان پر طعن کیا تب وائیٹیکر نے
بہی لاچار ہوکر یون لکہا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے جو ہمارے ترجمہ بیبل کے خلاف
مین لکہا ہے سو بفایدہ ہے اور کچہہ اوس سے مطلب نہین حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزین قابل
اسکے ہین کہ درست کیجاوین اور لنڈن کے علماء نے بسبب پاس دین کے بادشاہ کو اس امر کی
اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی بیبل کا ایسا خراب ہے کہ بعضی جا گہٹا دیا ہے اور بعضی جا بڑہا دیا
ہے اور بعضی جا بدل دیا ہے اور بعضی جا روح القدس کی مراد کو پوشیدہ کردیا ہے اور بعض نے
اوس ترجمے کے حق مین کہا ہے کہ یہہ بیہودہ اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہہ مین
روح القدس کی مراد کو پلٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر پروٹسٹنٹون نے اوسپر دستخط
نہین کیئے چنانچہ بروٹن نے کہا تہا کہ یہ انگریزی ترجمہ کی جسمین بہت زیادت ہے اور بہت سی
کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکر سند دون
مستر بروٹن نے کونسل کی لارڈ لوگون سے درخواست کی تہی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی تیار ہو
کیونکہ جو اب انگلستان مین مروج ہے وہ غلطیون سے پر ہے اور سب لوگون سے کہتا
ہے کہ تمہارا ترجمہ انگریزی مشہور ایسا ہے کہ عہد عتیق کی کتابون کی عبارت کو ۸۴۸
جگہہ اولٹتا ہے اور کروڑہا آدمیون کو عہد جدید کی کتابون کے رد کرنے اور دوزخ مین
پڑنے کا سبب ہوا ہے کہتا ہون مین عجیب یہہ ترجمہ انگریزی مدار ایمان کلیسون انگلستان کا
تہا کہ جسکو علماء عیسائیون نے یہ لقب دیئے مطلب کا فاسد کرنے والا سچ کا چہپانے
والا انجیل کے سیدہے مطلب کو ٹیڑہا کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنیوالا
مراد روح القدس کی پلٹنے والا بیہودہ بے معنی غلطیون سے پر کہ جسنے ۸۴۸ جگہہ عہد عتیق

کی عبارت کو اولٹ دیا اور کروڑون آدمیون کے لئی سبب ہوا کہ عہد جدید کو رد کرین ظاہرا
کارلائل صاحب اس بات مین بہت ہی سچے ہین کہ انگریزی مترجمون کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ
پسند زیادہ ہے کیونکہ اب بہی ہم جب ترجمون اردو اور فارسی اور عربی کے نسخے مختلف سالون
کے چہپے ہوئے لیکر آپسمین مقابلا کرتے ہین تب وے سب خرابیان جو اوپر مذکور ہوئین ہماری
نظر کے سامنے ہوتی ہین اور ترجمے عربی تو ایسے لغو ہین کہ اکثر جا اون سے صریح مطلب اولٹا
سمجہا جاتا ہے یقینا اون کے مترجمون کو آشنائی زبان عربی سے نہین غریب مترجم کیا
کرین کہ وہ اون کے زبان نہین جب اپنی زبان مین وہ حال ہو جسکا بیان اوپر گذرا تو
دوسری زبان کی کیا شکایت اور بشپ مِنسٹل نے مِنڈیل صاحب کے ترجمہ سے فقط عہد جدید
مین دو ہزار خرابیان نکالی تہین اور ڈاکٹر گریگری مارٹن نے خرابی ترجمون مین ایک کتاب
لکہی ہے اور مسٹر ال نے عہد جدید مین تیس ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور ہمنے یہ سب
اقوال وارڈ صاحب کی کتاب اغلاطنامہ سے نقل کئے ہین اسجا پر کر ظریفانہ ایک قول لکہتا ہے
اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہین کہ مقدس کتابون کا خدا حافظ اور اوسمین غلطیان نہین
کیا پروٹسٹنٹ نے دریا اختلاف عبارت کے غل کیا ہے اور کیا کیپلوس اپنی کتاب کو جو بابت
ان اختلاف کے عہد عتیق مین ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت مین چہپوا سکتا ہے اور وہین پروٹسٹنٹ
کا کہتا ہے کہ مسیح نے ازلی اور ابدی نے عہد عتیق اور جدید کو اونی سے ادنی صدمہ سے بہی باز
رکہا ہے لیکن یہ مسئلہ اوس عمدہ فوج اختلاف عبارت کے مقابل جو تیس ہزار ہے کہڑا
نہین رہ سکتا انتہے اور انکے علما کے اقرار کے موافق سب ترجمون مین کیا عربی
کیا لاطینی کیا یونانی کیا انگریزی کیا اور یہ خرابی شامل ہوا کہ عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ
اور جمع اور مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مونث مین چندان کم استعمال مین فرق
نہین ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہین پوپ اربانوس ہشتم نے جب
ترجمہ عربیہ بیبل کو غلطیون سے پر دیکہا اور بہت سے قسیسون اور راہبون اور عالمون

زبانداں عبری اور یونانی اور عربی کو جمع کر کے سنہ ۱۶۲۵ع مین حکم کیا کہ اوسمین اصلاح دیکر اوسکو
نسخہ صحیح تیار کرو اور جب ان علماء نے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بہی غلط رہا اسلئے
بطور عذر کے اول مین اوسکے کچی عبارت مین مقدمہ لکہا جو وہ سب تفسیر مین منقول ہے اور
ہم بقدر حاجت کے آخر سے اوسکے عبارت نقل کرتے ہین ثم انک فی ہذا النقل
تجد شیئا من الکلام غیر موافق قوانین اللغۃ بل مضادا لہا کالجنس المذکر بدل
المؤنث والعدد المفرد بدل الجمیع والجمع بدل المثنی والرفع مکان الجر والنصب
فی الاسم والجزم فی الفعل وزیادۃ الحروف عوض الحرکات وما شیئا به
ذلک فکان سببا لہذا کلہ سذاجۃ کلام المسیحیین فصار ہو نوع تلک اللغۃ مخصوص
ولکن لیس فی اللسان العربی فقط بل فی اللاطینی والیونانی والعبرانی تناقلت
الانبیاء والرسل والاباء الاولون عن قیاس الکلام لانہ لم یرد روح القدس ان تقید
اتساع الکلمۃ الالہیۃ بالحد والمضیقۃ التی حدتہا الفرائض النحویۃ فقدم لنا الاسرار السماویۃ بغیر فصاحۃ وبلاغۃ وبلا تکلفات بقلم الخ
اسمین یہ عالم زباندان کئی امر کا اقرار کرتے ہین اول یہہ کہ اونکو اس ترجمہ مین بہی بعض کلام
ضد لغت عرب کی ہے اور یہہ بعض خدا کے فضل سے ایسا عام ہے کہ کوئی صفحہ بلکہ کوئی سطر
بہی اوس سب ترجمہ مین اس سے خالی نہوگی دوم یہہ کہ عذر مین دو سبب بیان کرتے ہین ایک
سادگی کلام مسیحیون کی کہ گویا اونکی عادت ہے کہ اپنی بول چال مین مذکر اور مونث اور مرفوع
اور منصوب اور مجرور اور مانند انکی مین تمیز نہین کرتے دوسرا یہہ کہ روح القدس اور اگلے
پیغمبرون اور حواریون نے عمدا اس بات سے چشم پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوی کا
پابند ہو اب دیکہنا چاہیے کہ ان حضرات کی اس سادگی نے اٹھارہ سو برس مین کیا کچہ خاک
اوڑائی ہوگی اور موافق انکے اقرار کے یہہ بلاشک وبائی کے لاہینی یونانی عبرانی عربی سب مین
پہیلی ہوئی ہے اور حواریون سے تو ہمین کچہہ تعجب اور شکایت نہین مگر غضب یہہ ہے کہ روح القدس
اور اگلے پیغمبرون کو بہی اس خرافات مین شامل کرتے ہین اور جب کوئی کلام قواعد نحوی کے

خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے بلکہ اوسکی ضد بولا جاویگا تو بلاشبہ غلط ہوگا اور
حاشا کہ کبھی یہہ مرضی پیغمبرون یا روح القدس کی ہو اور ہارنصاحب جلد اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۳۹
مین ورس ۴ باب ۱۷ کتاب اول سلاطین کو نقل کرکے اوسپر طعن منکرین اور جواب اپنے کو یون
لکھتا ہے کہ بعضے منکرون نے اسپر طعن کیا ہے کسطرح کوی جو ناپاک جانور ہین پیغمبر کے لئے خوراک
لاتے لیکن اگر یہہ منکر اصل لفظ کو دیکھتے تو ایسا طعن نکرتے کیونکہ وہ لفظ اوریم ہے اور معنے
اوسکے عرب جیسا کہ اوسی معنی مین ورس ۱۶ باب ۲۱ کتاب ۲ اخبار الایام اور ورس ۷ باب ۴ نحمیا
مین مستعمل ہے اور برشیت ربا ایک تفسیر علماء یہود کی کتاب پیدایش پر ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ سلف کے زمانہ مین بت شان کی نواحی مین ایک شہر تھا جہان اس پیغمبر (یعنے ایلیاہ) کو حکم چھپنے
کا ہوا تھا اور جیروم کہتا ہی کہ اوریم جو باشندے ایک شہر سرحد عرب کے ہین پیغمبر کو کھانا دیتے تھے اور
یہہ گواہی جیروم کی بڑی قیمتی ہے گو ترجمون لاطینی مطبوعہ مین لفظ کوے کا لکھا ہی مگر اخبار الایام
اور نحمیا نے اور جیروم نے اوریم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس لفظ سے مراد آدمی ہین نہ جانور اور جارچی عنر مشہور یہود کا بھی یہی ترجمہ کرتا ہے اور
کسطرح ہو کہ پاک پیغمبر جو شریعت کی اتباع پر بڑا گرمجوش اور بے باک تھا نہ اوسکا حامی تھا خلاف
شریعت کے ناپاک جانورون سے مثل کوؤن کے گوشت پاتا اور کسطرح جان سکتا کہ یہہ...
ناپاک جانور پہلے گوشت لانے کی لاشون پر نہ ٹھہرے ہونگی علاوہ اسکے برس دن تک
ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچا بس کسطرح ایسی خدمت اتنی مدت تک کوّن کی طرف منسوب
ہوا اسلئے بڑا غالب یہہ امر ہے کہ اوریب یا اور بو کے بعضے باشندون نے پیغمبر کی خوراک کا سرانجام
کیا ہوگا انتہی دیکھو اس جا ہارنصاحب دلائل عقلیہ اور تفسیرون یہود اور گواہی جیروم سے
تمسک پکڑکے کہتا ہے کہ اوریم کے معنی عرب لوگ کرنے چاہئین کوے نہیں اسکے موافق ترجمے
سب مترجمون بلکہ شرح سب شارحین عیسائیون کی بیجا غلط ہے اور ورس ۴ باب ۱۷ کتاب اول
سلاطین کا یون ہے ہندیہ سنہ ۱۸۴۴ اور ایسا ہو گا کہ تو اوس نالے سے پیویگا اور مین نے

کوون کو حکم کیا ہے کہ تیری پرورش کرین انتہی اور اب جو ہمکو خدا کے فضل سے ثبات دعوے تحریف سے فراغت ہوئی تو اپنے اقرار کے موافق جناب پادری فنڈر صاحب کی فصل تیسری باب اول میزان الحق کا جواب لکھتے ہین اور جو پادری صاحب نے نسخہ منطبعہ ۱۸۴۳ء مین بہی اکثر جا مثل بعض مواضع مقدس کتابون کے تبدیل اور زیادت اور نقصان کرکے دوسری دفعہ اوس نسخہ کو ۱۸۵۰ء مین چہپایا ہے اور صحیح اور درست اونکے نزدیک یہی نسخہ پچہلا ٹہرا ہے اسلیئے ہم اگلے نسخہ منسوخہ کو چہوڑکر اس نسخہ پچہلے صحیح سے لفظاً لفظاً عبارت کو نقل کرین گے و باللہ التوفیق پادری صاحب اوس فصل مین لکہتے ہین **تیسری فصل** اس بات کے ثبوت مین کہ محمدیون کا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوئین باطل ہے کہتا ہون ہین کہ محمدیون کا یہہ دعوی بلاشبہ حق ہے اور پادری صاحب کا باطل کہنا باطل ہے جیسا ناظر اس رسالہ پر مخفی نہین پادری صاحب کہتے ہین قرآن اور اوسکے معتقد دعوی کرتے ہین کہ مسیحی اور یہودیون نے مقدس کتابین تحریف کین اور اون آیتون کو جو محمدؐ کی طرف اشارہ ہین نکالکر دوسرے لفظ اونکے مقام پر رکھہ دیئے ہین اور اس سبب سے مقدس کتابین جو اب اونکے یہان موافق اور رائج ہین صحیح اور قابل اعتماد نہین ہان واجب و ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے اس دعوی کے تحقیق پر متوجہ ہووین کہتا ہون ہین کہ فی الحقیقت قرآن سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہودیون ہم عہد حضرتؐ سے بعضے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہما کے تحریف لفظی یا معنوی کیا کرتے تہے اور قرآن مین انہین پر بابت تحریف کے لیے دسے ہوئی ہے اور یہہ دعوی قرآن کا بلاشبہ سچا ہے اور اونکی تحریف لفظی اور معنوی ثابت ہوگئی ہے اگر پادری صاحب یا حامیون پادری صاحب کو اس دعوی کے بطلان پر کوئی دلیل ہو تو پیش کرین اور دعوی اہل اسلام کا یہی ہے کہ اس سبب سے مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی سند متصل نہین اور اس مجموعہ مین یقیناً الحاق اور غلطی پائی جاتی ہے اور بعض بعض جا تحریف قصدی بہی ہوئی ہے اور حال ترجمون قدیم اور جدید کا بلاشبہ اصل سے بہی بدتر ہے اور اس دعوی کا اثبات اچہی طرح اس رسالہ مین

ہو چکا اور ہرگز مسلمانون کا یہہ دعوی نہین کہ فقط اونہین آیتون مین تحریف ہوئی ہے جنمین محمدؐ
کی طرف اشارہ تہا بلکہ دعوی انکا عام ہے اور بسبب ثبوت الحاق اور تحریف کے وہ مجموعہ انکے نزدیک
قابل الاعتماد اور واجب الاعتقاد نہین رہا قول اونکا اور ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے الخ محض
ایک سرسری وعدہ ہے کہ ہرگز اوسکو پادریصاحب نے پورا نہین کیا ورنہ کسطرح خیال کیا جاوے کہ اپنے
گہر سے خوب واقف ہوکر مسلمانونکے اوس دعوی کے ابطال پر کمر باندہتے پادریصاحب کہتے ہین کہ
جب کہ ہم محمدیون سے اس دعوی کا ثبوت چاہتے ہین تو تعجب ہے کہ اونمین سے کسی نے ابتک
اس دعوی کو معتبر دلیلون سے ثابت نہین کیا ہے اور وے ان چار سوالون کے جواب دیتے ہین
کہ آیا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین کس وقت مین اور کن لوگون کی معرفت اور کیونکر
تحریف ہوئین اور یہہ ہیرپہیر بدلے لفظ کون سے ہین ابتک مسیحیونکے قرضدار رہتے ہین اور سب محمدی صرف
دعوی بلا دلیل پیش لاکے حکومت کی راہ سے کہتے ہین کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہی ہو
کیونکہ انجیل اور پرانے عہد کی کتابین قران کے موافق نہین اور قران مین بہی مسیحیون و یہودیونکی
مقدس کتابون کی تحریف کا اشارہ ہوا ہے لیکن جب تک کہ محمدی لوگ اپنے اس دعوی کو معتبر
دلیلون سے ثابت نکرین اور اون چار سوالون کا جواب ندیوین مسیحیون کو کچہہ ضرور نہین کہ اونکے
اس دعوی پر توجہ کرین اور جواب دین کیونکہ جس دعوی کے ثبوت کی معتبر دلیلین نہون وہ بیجا
اور بیفایدہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندون کا کام نہین **کہتا ہون قول** اونکا
جب کہ ہم الخ مخدوش ہے کیونکہ اس قول مین لفظ ہم اور لفظ محمدیون سے کیا مراد رکہتے ہین
آیا سب عیسائی سلفاً اور خلفاً جو بعد ظہور محمدؐ کے گذرے ہین اوسیطرح سب محمدی سلفاً اور خلفاً
یا عیسائیون سے خاص فرقہ پروٹسٹنٹ کا جسکا ظہور ۱۵۱۷ء مین ہوا اور محمدیون سے ہم عصر اونکے
یا عیسائیون اور محمدیون سے اپنے ہم عصر اگر پہلے شق مراد ہے تو کہتا ہون مین کہ بعد ظہور محمدؐ کے
اور اسیطرح آخر پندرہوین صدی تک نہ وجود پروٹسٹنٹون اور اونکے متعلقون کا تہا اور وے
لوگ خود عہد عتیق کی کتابون کی نسبت گمان رکہتے تہے کہ یہودیون نے اونمین تحریف کی ہے

پس اوس وقت تک اونکے مقابلہ مین اہل اسلام کو اثبات تحریف کی حاجت نہ تہی اور سولہوین صدی
سے ابتک کا حال دونون احتمال باقی مین بیان ہوگا اور اگر دوسری شق مراد ہے تو کہنا ہو
کہ کوئی قدماء پروٹسٹنٹون کا رسالہ مسلمانون کو نظر نہین آیا کہ اوسکے جواب مین درپے اثبات کے
ہوتے ہان یہہ نوشتہ تہا کہ جناب لوتہر پیشوائے اس فرقہ کی فرماتے تہے کہ یہہ جہوٹی رائے
واجب الرد ہے کہ انجیلین چار ہین اسلئے کہ انجیل یوحنا کی درست ہے اور نامہ یعقوب کا گہاس پہوس
ہے اور ہم نہ قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن عیسی ہے اور دس
حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین اور یہہ سب حکم قابل الاخراج اور سب بدعات کے چشمہ ہین
اور اسکے بیس شاگرد رشید جناب لوتہر کا ان حکمون کی تعلیم کو منع کرتا تہا اور اس شاگرد رشید سے
فرقہ انٹی نومینس کا نکلا اونکا عقیدہ یہہ تہا کہ توریت خدا کا کلام نہین اور جو لوگ دس
احکام مین مصروف رہتے ہین وے علاقہ شیطان سے رکہتے ہین وے سولی پائیو موسی کے
ساتہہ اور زوینگلیس اور اور پروٹسٹنٹ کہتے تہے کہ پولوس کے نامون مین سب کلام پاک نہین
اور ڈاکٹر گود اور بشپ اور جان کالون اور دائی نیکر جو بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے ہین
کہتے تہے کہ پطرس سردار حواریون کے نے اور اسیطرح اور حواریون نے ہی بعد نزول روح القدس
کے غلطی کہائی ہے اور اسیطرح اور قول علماء اس فرقہ کے تہے جنکی تفصیل مقصد تیسری کی چوتہی
فصل مین گذری ہان البتہ متاخرین پروٹسٹنٹون نے اس باب مین ناحق غل مچایا ہے اور جواب اونکا
شق سیوم مین آتا ہے اور اگر تیسری شق مراد ہے تو بالکل انصاف سے بعید ہے کیونکہ میزان الحق
اور تحقیق دین حق اور دو ایک رسالون کے پہلے جتنے رسالے پادریون کی تصنیف سے تہے
قابل اسکے نہ تہے کہ کوئی انکی طرف التفات کرے اور بعد انکے ظہور کے مسلمانون نے قلم اوٹہایا
اور جواب انکے مین مشغول ہوئے اور کئی کتابین انکی مباحثہ دینی مین مطبوع ہوئین اور ہوتی جاتی
ہین اور تہوڑے عرصہ مین پادری صاحبان رسالون کے جواب شافی اپنے دیکہین گے کہ
سیر ہو جاوینگے اور بالفعل ہی رسالہ انشاء اللہ اونکو دلیل معتبر نظر آویگا قول اونکا ان چار سو لوگ

جواب جسنیے ہین الخ مخدوش ہے کیونکہ قرضدار ہونا مسلمانون کا ان چار سوالون کے جواب کے
باب محض پادریصاحب کا وہم ہے اسلیئے کہ اس وہی قرضہ کے بارہین پادریصاحب کے جمہور
سلف اور مقتدای دین عیسوی کے ہی بیچارہ مسلمانون کے ساتھہ شریک تہے اور وہی سلف
اپنی طرف سے اصالۃ اور مسلمانونکی طرف سے وکالۃ اس قرضہ کو ادا کر کے سبکدوش ہو گئے
تہے اور انکے سبکدوش ہونے کی تصدیق خلف عیسائیون سے ہی بڑی بڑی محقق فاضلون
نے کی ہے اور قول انکے منقول ہوئے اگر پادریصاحب کو اوس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے
یا خلاف انصاف کے یہہ دعوی منظور ہے تو ہم اب پہر پادریصاحب اور اور مسیحیون کو رسید بین
وصول اوس قرضے کی دستخطی سلف اور خلف کی دکہلا دیتے ہین اس قرضہ کی کسوقت ہین رسید
یہہ ہے کہ بعضی تحریفون کا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخون و اروات مندرجہ عہد عتیق کے کہ
موافق رائے عام قدماء مسیحیون کے یہودیون نے عبری مین قریب سنہ ایکسو تیس[۱۳۰] کے وہ تحریف
کی تہی اور مثل تحریف درس ۲ باب ۲۷ کتاب استثناء کے کہ پانسو برس بعد وفات موسیٰ کے موافق
مختار جمہور علماء عیسائی مذہب کے سامریون نے توریت سامری مین اور موافق مختار ڈاکٹر کیلی
اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیون نے عبری مین وہ تحریف کی تہی اور بہت تحریفون کا زمانہ
قدماء اور متاخرین منصر رسید دینے کے وقت مین دو جہت سے مقرر نہ کرسکے ایک یہہ کہ صدہا
سال تک ترجمہ سبٹوجنٹ واجب التسلیم فرقون مسیحیون مین تہا اور نسخے عبری اونکے پاس بہت
نہ تہے کہ اونہین معلوم رہتا دویم یہہ کہ جو سند متصل اون کتابون کے اونکی پاس نہ تہے
تو وے غریب لاچار تہے اور سوائے اس امر کے کہ کچہہ انکلون کہین کچہہ اونسے نہ بن آتا تہا
اور ظاہر یون معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ایسی خرابیان اوس زمانہ مین ہوی ہونگی جس زمانہ مین
یہودیون نے بعضی کتابین پہاڑ ڈالین اور بعضی جلادین اور بہت سی کتابین گم کر دین اور جب
قدماء سے زمانہ ان کتابون کی بربادی کا متعین نہ ہوسکا تو یہہ غریب زمانہ زیادت یا نقصان
یا تبدیل حرفون اور جملونکا کیونکر متعین کرسکتے اور اس قرضہ کی کن لوگون کی معرفت رسید

یہہ ہے کہ یہودیون اور سامریون اور حضرات وبیداسیجیون اور کاتبون اور ملحدون کی معرفت اور اس قرضہ کی اور کیونکر تحریف ہوئین رسید یہہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض یہہ کہ سبب اوسکا کیا تہا تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ بعض جا حسد اور بعض جا بین شرارت یہود یا ملحدونکی اور بعض جا بین تغافلی کاتب کی کہ جنکی تفصیل اس رسالہ بین گذری اور اگر غرض یہہ ہے کہ کسطور سے ہوئی تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ کسی جا زیادت او کسی جا نقصان او کسی جا تبدیل کے ساتہہ اور بعض جا اس تحریف سے بہتر ہاکر ساری کتابونکو جلا دیا یہانتک الا اور بہت کتابین گم کردین اور اس قرضہ کے اور پہیرے بدلے لفظ کو لسنی بین رسید یہہ ہے کہ تاریخین واردات مندرجہ عہد عتیق کی جنکا ذکر پہلے اور دوسرے اور تیسرے اختلاف بین مقصد اول کی فصل تیسرے کے اندر گذرا اور لفظ گذرم کا بجای عیبال کے سامری بین بالعکس عبری بین جنکا بیان چوتہے اختلاف بین فصل مذکور کے اندر اور رسید قرضہ اول بین گذرا اور درس ۷ باب ۴ شمار کا توریت عبری اور سامری بین یا یونانی بین جنکا ذکر انیسوین اختلاف بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ گلے کا بجائے گدریہ کے درس ۳ و ۸ باب ۲۹ کتاب پیدایش بین جنکا ذکر اکیسوین اختلاف بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ جرونکا بجای قریہ اربع کے درس ۱۸ باب ۱۳ کتاب پیدایش بین اور لفظ دان کا بجای لیش کے درس ۱۴ باب ۱۴ کتاب پیدایش بین اور ان دونو نکا ذکر ستروین اور گیارہوین بین مقصد اول کی فصل دوسری کے اندر گذرا اور لفظ تیہر کا بجای ستر کے ترجمہ سبعینہ اور انجیل بین جنکا ذکر روایت بارہوین بین مقصد اول کے اندر گذرا اور یہہ جملہ دونون ہاتہہ میری مانند شیر کے ہین بجای اس جملہ کے اونہون نے میرے ہاتہہ اور پانو چہیدے عبری بین درس ۱۶ از بور ۲۲ بین جنکا ذکر پانچوین شاہد بین مقصد دوسرے کی فصل تیسری کے اندر گذرا اور درس ۶ زبور چالیسوین بین یہہ جملہ تونے میرے کان کہولے عبری بین بجای اس جملہ کے تونے میرے لئے ایک بدن تیار کیا بالعکس یونانی اور انجیل بین جنکا ذکر چہٹے شاہد بین فصل مذکور کے اندر گذرا اور درس ۱۶ زبور ۱۱۹ بین یہہ جملہ گروہ شریرون نے مجہے گہیرا یا عبری بین

بجائے اس جملہ کے شہر یہودن کے جالون نے مجھے گھیر جسکا ذکر نوین شاہد مین فصل مذکور کے
اندر گذرا اور ورس [10] ۱۴ باب ۳۸ کتاب ایوب کا عبری مین یا ترجمہ سبٹیوجنٹ مین جسکا ذکر شا
سولھوین مین گذرا اور ورس ۳ و ۱۷ باب ۱۳ کتاب دوم اخبار الایام مین غالباً لفظ [11] چار لاکھ
اور آٹھ [12] لاکھ اور پانچ لاکھ کا بجائے چالیس ہزار اور اسی ہزار اور پچاس ہزار کے عبری مین جسکا ذکر
شاہد اکتیسوین [13] مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ [14] بیالیس کا بجائے بائیس کے ورس ۲ باب ۲۲
کتاب ۲ اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد اول مین مقصد دوسرے کی چوتھی فصل کے اندر گذرا اور
لفظ [15] سات سو کا بجائے سات ہزار کے ورس ۴ باب ۸ کتاب ۲ سموئیل مین اور ورس ۱۸ باب ۱۰
اسی کتاب مین جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے فساد مین فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ [16] سات برس کا
بجائے تین برس کے ورس ۱۳ باب ۲۴ کتاب دوم سموئیل مین یا بالعکس ورس ۱۲ باب ۲۱ کتاب اول
اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد چوتھے مین گذرا اور لفظ [17] بتیس کا بجائے تینتیس کے ورس ۴ باب ۱۶
کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ [18] بیالیس ہزار کا بجائے دو ہزار چالیس کے ورس ۶ باب ۲ کتاب القضاة
مین اور ان دونون کا ذکر چھٹے اور ساتوین فساد مین گذرا اور لفظ [19] دو ہزار کا بجائے تین ہزار کے
ورس ۲۶ باب ۷ کتاب اول سلاطین یا لفظ تین ہزار کا بجائے دو ہزار کے ورس ۵ باب ۴ کتاب ۲
اخبار الایام مین جسکا ذکر فساد نوین مین گذرا اور لفظ [20] تیسرے سال کا بجائے ساڑھے تین برس کے
ورس ۱ باب ۱۸ کتاب اول سلاطین مین یا بالعکس ورس ۲۵ باب ۴ لوقا اور ورس ۱۷ باب ۵ نامہ
یعقوب مین جسکا ذکر فساد دسوین مین گذرا اور لفظ [21] چالیس کا بجائے چار کے ورس ۲۶ باب ۴ کتاب ۲
سموئیل مین جسکا ذکر فساد گیارہوین مین گذرا اور لفظ [22] ہدر عزر کا بجائے ہددعزر کے تین جا باب ۱۰
کتاب دوم سموئیل مین اور سات جا باب ۱۸ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ [23] عکن کا بجائے عکر کے
ورس ۱۰ باب ۷ یوشع مین اور لفظ [24] اشبوسیت کا بجائے یسبعام کے ورس ۸ باب ۲۳ کتاب ۲
سموئیل مین اور لفظ [25] عمی ایل کا بجائے الیعام کے ورس ۵ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ
عزریاہ کا بجائے عزیاہ کے ورس ۲۱ باب ۱۴ کتاب ۲ سلاطین مین اور لفظ [26] یہوآخذ کا بجائے اخزیاہ کے

ورس ۲ ا باب ۲ کتاب ۲ اخبار الایام مین اور ورس ۴ باب ۴ ۲ اشعیا کا اور لفظ بہائی کا بجائے
بچپا کے ورس ۱ باب ۲۱ کتاب ۲ اخبار الایام مین اور لفظ بادشاہ اسرائیل کا بجائے بادشاہ یہودا کے
درس ۱۹ باب ۲۸ کتاب دوم اخبار الایام مین اور ورس ا باب ۳ ملاکیا کا اور ورس ۲ باب ۵ میکا کا
اور ورس ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ زبور ۶ اکا اور ورس ۱۱ و ۱۲ باب ۹ عاموس کا اور ورس ۶ و ۷ و ۸ زبور
چالیسوین کا اور ورس ۴ زبور ۱۰ اکا اور لفظ پنتیس کا بجائے پچیس کے ورس ۹ باب ۳۶ کتاب ۲
اخبار الایام اور لفظ چھتیس کا بجائے چھبیس کے ورس ا باب ۱۶ ۔ اوسی کتاب مین اور لفظ گاٹھو لگا
دو جا ورس ۴۲ باب ۸ کتاب اول سلاطین مین اور یہہ لفظ کاٹ ڈالا بجائے اس لفظ کے مختنت
کروائی ورس ۳ باب ۳ کتاب اول اخبار الایام مین اور لفظ فیلیپ کا بجائے پیرودہ کے ورس ۱۹
باب ۳ لوقا مین اور لفظ ابیاہتر کا بجائے اخیملک کے ورس ۲۶ باب ۲ مرقس مین اور لفظ یرمیا کا
بجائے زکریا کے ورس ۹ باب ۲۷ متی مین اور اسیطرح جابجا کثرت سے ایک لفظ بدلے دوسرے لفظ
عہد عتیق اور جدید مین لکہا گیا ہے او تفصیل اکثر کی اون موضع سے اس رسالہ کے مقصدون مین
گذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک لفظ دوسرے کی جا رکہا
جاوے خواہ اسطور کہ بعضے الفاظ یا جملے بڑہائے جاوین یا گہٹائے جاوین اور کچہہ تہوڑی مثالیں
قسم اول کی مرقوم ہوئین تو مناسب یہہ ہے کہ یہان مثالیں دونون قسمون اخیر کی بہی لکہی جاوین
پس کچہہ مثالیں قسم دوم کی یہہ ہین ورس ۳۱ باب ۳۶ کتاب پیدایش کا اور ورس ۱۴ باب ۳۲
کتاب شمار کا تمام باب ۳۴ کتاب تثنا کا اور یہہ جملہ اوسوقت ملک مین کنعانی تہے ورس ۶ باب ۱۲ پیدایش
مین اور دوسرے جملے جنمین لفظ آجکے دن تک یا آج تک کا ہے ورس ۹ باب ۲ اور ورس ۹ باب ۵ اور
ورس ۲۸ و ۲۹ باب ۸ اور ورس ۲۷ باب ۹ اور ورس ۱۳ باب ۱۰ اور ورس ۱۳ باب ۱۳ اور ورس ۶۳ باب ۱۵
اور ورس ۱ باب ۱۶ کتاب یوشع مین اور پانچ ورس اخیر باب ۲۴ کتاب یوشع کے اور ورس اول سے
ورس ۲۶ تک باب ۱۲ نحمیا مین اور سات باب اخیر کی کتاب امثالین اور باب ۵۲ کتاب یرمیاہ
اور ستائیس باب کتاب اشعیا مین باب ۴۰ سے باب ۶۶ تک اور ورس ۱۱ باب ۱ کتاب یرمیا کا اور یہہ جملہ

تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تہا پورا ہو ورس ۳۵ باب ۲۷ متی مین اور اسقدر عبارت جو آسمان پر
گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر
ورس ۷ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا مین اور یہہ جملہ زمین اور اوسکی معموری خداوند کی ہے ورس ۲۸
باب ۱۰ نامہ اول کرنتہیون مین اور لفظ بہی کا ورس ۸ باب ۲۴ متی مین اور لفظ دل کا ورس ۳۵
باب ۱۸ متی مین اور یہہ جملہ کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے ورس ۱۳ باب ۶
متی مین اور بارہ ورس باب ۸ و ۹ یوحنا مین اور اور جا اور مثالین قسم سوم کی یہہ ہین یہہ جملہ آؤ
میدان کو چلین ورس ۸ باب ۴ پیدایش مین اور لفظ رات کا ورس ۱۷ باب ۷ پیدایش مین اور یہہ جملہ وہ
برا تہا اوسکی نگاہ مین ورس ۳۲ باب ۴۵ پیدایش مین اور بعضے لفظ ورس ۲۵ باب ۵۰ پیدایش مین
اور یہہ لفظ نجات ہمارے خدا کی ورس ۵ باب ۴۹ اشعیا مین اور مثل انکے اور ہم تحریف بالتبدیل اور
بالزیادت اور بالنقصان کا بنسبت بعضے حرفون یا جملون کے کیا شکایت کرین یہہ تو ایک عادت
اہل کتاب کی ہے جناب گیٹا ئبن جنکی عظمت فرقہ کاتہلک اور پروٹسٹنٹ کے نزدیک مسلم ہے اور اسیطرح اور
قدما مسیحی چلاتے تہے کہ تاریخون وارادات مندرجہ عہد عتیق مین یہودیون نے قریب سنہ ۱۳۰ کے بسبب
دشمنی دین عیسوی کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر ہیلز صحت تاریخون مندرجہ سامری کو قطعی دلیلون سے
ثابت کرکے عبرانی یہودیونکی تحریف کا قائل تہا اور ڈاکٹر کینی کاٹ سامریونکی دینداری کا لحاظ
کرکے حکم کرتا تہا کہ تحریف کا الزام جو محققون نے بیبل کے سامریون کو دیا ہے ایکا مر بے بنیاد ہے
بلکہ وہ الزام یہودیون کو دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تہا کہ یہودیون کے وہم نے عہد عتیق کی
کتابون کو کہین جا ایسا خراب کیا ہے کہ پڑہنے والا اوسکو بسہولت معلوم کرسکتا ہے اور کہتا تہا
کہ یہود کے عالمون نے بشارات مسیح کو بہت بری طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک اور فاضل
پروٹسٹنٹ کہتا تہا کہ پرانے مترجم نے اوسطرح لکہا ہے اور اب یہودی اوسکو اورطرح پڑہتے ہین اور
میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہود کی کرنی قوی ہے اور آرجن تیسری صدی مین چلاتا تہا
کہ ہم غلطی کاتبون اور اونکی اوس بد دیانتی اور بیباکی کا جسکے ساتہہ اونہون نے متن کو صحیح کیا ہے

کیا شکایت کرین اور اونکی اوس بے قیدی کا حال جس سے اُنہون نے کمی و زیادتی کی کیا کہین اجسٹن شہید نقل کرتا تہا کہ یہود نے کئی پیشین گوئیان نکال ڈالین اور اس قول عزرا کو یہہ کہا تا عید فصح کا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہانا ہے پس سمجہو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنے کہانے) سے اچہا سمجہوگے اور اوسپر ایمان لاؤگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہوگی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاؤگے اور اوسکا وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومونکی ہنسائی کا سبب ہوگے اور وایتی ٹیکر اور ڈاکٹر ای کلارک کہ دونون بڑے عالم محقق عیسائیون مین مشہور ہین سابق مین تصدیق جسٹن کی کرتے تہے اور ہارن صاحب بہی اس بات کے مقر ہین کہ بلاشبہہ بعضی خرابیان قصداً دیندار مسیحیون نے کی ہین اور بعد اونکے وہی خرابیان ترجیح دیجاتی ہین تاکہ اپنے دعوی کو قوت دین یا اپنے سے کسی اعتراض کو دفع کرین انتہی اور صدی اول سے دسوین صدی تک جعلسازی اور جہوٹی کتابین بنانے کا چرچا تہا اور دوسری صدی سے ایسا جہوٹ جسمین بہوجب مذہب کی ہو عیسائیون مین بمنزلہ مستحبات دینے کے ٹہر گیا تہا پس اب ایک دو جملون کے گرانے یا بڑہانے کا ہم کیا گلہ کرین حضرات اہل کتاب نے بیس بائیس کتابین انبیاء کی قصداً گم کردین اور کتنی کتابین عہد عتیق مین اور قریب ستر چہتر انجیلون ونامون اور مشاہدات کے جعلی بنا کر گہڑی کردی ہین جب دیانت کا یہہ حال ہو تو اسصورت مین اگر آیات والفاظ مفید اہل اسلام کے گرائے گئے یا مضر اونکے بڑہائے گئے ہون تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہین قول اونکا اور سب محمدی حرف دعوی بلا دلیل الخ محض تعصب کی راہ سے ہے شاید دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اوسکا وجود فقط پادریصاحب کے ذہن مین ہے اور پس قول اونکا جب تک الخ جناب من اب تو غریب محمدیون نے معتبر دلیلون سے تحقیق ثابت کردیا اور چارون سوالون کا جواب دیدیا اب آپ اور اور مسیحی اس دعوی پر توجہ کیجئے اور جواب دیجئے قول اونکا بغیر دلیل دعوی کرنا عقلمندونکا کام نہین کہتا ہون کہ یہہ سچ ہے لیکن مسلمان ہرگز بے دلیل دعوی نہین کرتے اور جیسا یہہ عقلمندون کا کام نہین ویسا ہی سچے دعوی اور سچی دلیلون سے چشم پوشی کرنا اور بیہودہ اون پر اعتراض سے پیش آنا بہی عقلمندونکا کام نہین پس اب آپ بہی

بمقتضاے عقل و انصاف کے مثل اپنے بزرگون سلف کے چارون قرضے کی رسید پر دستخط کر دیجیے وگرنہ جو اوسکے ادا ہونے کے گواہ آپ کے سلف ہین تو ہم کو کچھہ اندیشہ نہین **پادری** صاحب کو بہی پوشیدہ نرہے کہ مسیحی لوگ بطریق اولے کہہ سکتے ہین کہ قرآن نے تحریف پائی ہے اور یہہ قرآن جو اب محمدیون مین مروج ہے اصل قرآن نہین ہے **کہتا ہون** کہ پادری صاحب نے دعوی تو مونہہ بہر کے کیا مگر حیف کہ اوسنے بطریق اولی بہی جو قابل التفات ہو یہہ امر ثابت نہو سکا اسلئے اس باب مین ترکی ونکی فقط اوسیقدر رہے جو یون ارشاد کرتے ہین کیونکہ پہلے تو اوسے ابوبکر نے اکٹہا اور مرتب کیا پہر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کر کے اصلاح دی ہے حالانکہ شیعی لوگ ان اشخاص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے ہین کہ عثمان نے کئی سورتون کو جو علی کی شان مین تہین قرآن سے نکالڈالا اور فانی کی کتاب دلبستان مین یون مسطور ہے کہ کہتے ہین کہ عثمان نے قرآن کو جلاکر بعض سورتین جو علی اور اوسکی اولاد کی شان مین تہین نکالڈالین اور کتاب عین الحیات کے ۲۰۸ ورق کے صفحہ مین ایک حدیث مرقوم ہے کہ امام جعفر نے فرمایا ہے کہ سورہ احزاب مین قریش کے اکثر مرد اور عورت کی برائیان تہین اور وہ سورت بقر سے بڑی تہی لیکن کم کی گئی **کہتا ہون** کہ انہین موافق مذہب اہل تشیع کے پادری صاحب نے دو دعوی کئے ایک یہہ کہ معاذ اللہ ابوبکر اور عثمان کافر اور بیدین تہے دوئم یہہ کہ عثمان رض نے کئی سورتون کو نکالڈالا ہے اور دعوی اول کو مشہور سمجہکر اوسکی کوئی تائید نلائے اور دعوی دوئم کی تائید مین دو قول کتاب دبستان اور عین الحیات سے نقل کئے اور یہہ دونون دعوی الزاما اور تحقیقاً بے بنیاد ہین اور اونکا جواب الزامی اور تحقیقی یہہ ہے **جواب الزامی** موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین لکہتا ہے کہ فرقہ ابیونی جو اول صدی مین تہا یہہ عقیدہ رکہتا تہا کہ حضرت عیسی صرف ایک آدمی تہے او حضرت مریم اور یوسف نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوئے تہے اور اطاعت شریعت موسی کی فقط یہودیون ہی پر نہین بلکہ اور ون پر بہی واجب ہے اور عمل کرنا اوسکے احکام پر نجات کے لیئے ضروری ہے اور جو پولوس اس عمل کو ضروری نہین کہتا تہا اور بڑے زور سے اس امر مین انکا مقابلہ کرتا تہا تو اوسکو بہت برا کہتے تہے اور اوسکی تحریرون کے نہایت

فرقہ ابیونی کا بیان جواب الزامی

بہت ہی بے ادبی سے پیش آتے تھے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی چھٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ مین قول اجرنیکا
یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ابیونیز کے دونون گروہ کے لوگون نے پولوس کے نامجات کو رد کیا تھا اور
پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے پھر اوسی صفحہ مین قول یوسی بیس کا نقل کرتا ہے کہ یہہ
فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تھا اور اوسکو توریت سے پھرا ہوا کہتا تھا اور جلد دوسری کے
۳۷۶ صفحہ مین لکھتا ہے کہ قدما نے ہمکو اطلاع دی کہ یہہ فرقہ پولوس اور نامجات پولوس کو رد
کرتا تھا اور بل صاحب اپنی تاریخ مین اس فرقہ کے بیان حال مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ سارے مقدس کتابون
عہد عتیق سے صرف توریت ہی کو مانتا تھا اور داود اور سلیمان اور یرمیاہ اور حزقیل علیہم السلام
کے نام سے نفرت کرتا تھا اور عہد جدید سے اونکے پاس فقط انجیل متی کی تھی اور اوسمین بھی کئی
جا اونہون نے خرابی کی تھی اور دونون باب اول کے خارج کر دیے تھے اور بل صاحب فرقہ مارسیونیہ کے
بیان حال مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا اور دوسرا
خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین
اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین پھر لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسیٰ بعد مرنے
کے جہنم مین اوترے اور وہان سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ
وے عیسیٰ کے سامنے حاضر ہوئے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت
نہ کی تھی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور اور قدما نیکون کی روحون کو دوزخ مین رہنے دیا
کیونکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تھا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ خالق جہان کا
وہی خدا نہین جسنے حضرت عیسیٰ کو بھیجا ہے اسی لئے عہد عتیق کی کتابون کو الہامی نہ مانتا تھا
اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تھا اور اوسمین سے بھی دونون باب اول کو نہین مانتا تھا اور
پولوس کے نامجات سے دس ہی مانتا تھا لیکن اونمین بھی جو اوسکے خیال کے مخالف تھا اوسکو رد کرتا
تھا اور لارڈنر آٹھوین جلد کے صفحہ ۴۸۹ مین لکھتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابین
بالکل الگ کر دیا تھا اور کہتا تھا کہ یہہ کتابین اوسکی بھیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیونکا

خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین اسلیے کہ بہت سے
چیزین اول مین دوسرے کے مخالف ہین اور کہتے تہے کہ اول مین بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل
ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسیطرح متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے
پیدا کرنے اور ساؤل کے بادشاہ کرنے سے پچہتایا پہر صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی
کے حال مین لکہتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی ون کتابونسے
جنکو وہ مانتا تہا اون سب ورسونکو جنمین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا یا اونمین اون کتابون سے
حوالا لیا گیا تہا یا اونمین حضرت عیسی کے آنے کی پیشین گوئی تہی یا اونمین باپ کو دنیا کا خالق
کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دئے تہے اور کہتے تہے کہ یہودیون کا
خدا اور ہے اور عیسی کا باپ اور اور عیسی اوسکے آئین کے مٹانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف
تہا پہر اوسی جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور ان گیارہون کو بہی
ناقص و تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور رسولی اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی
مانتا تہا اور نامونسے پولوس کے نامجات کو اور ان دونون قسمونسے بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا
اور بہت جا الحاق کیا تہا اور بعض مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تہے یہہ ہین مواضع نکالے
ہوئے تمام باب اول اور دوم باب ۳ سے حال اصطباغ پانے مسیح کا یحیی سے اور نسب نامہ
باب ۴ سے حال امتحان کرنے شیطان کا مسیح کو اور حال جانے مسیح کا ہیکل مین اور پڑہنا کتاب اشعیا کا
باب ۱۱ سے تمام ورس ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ ۔ اور یہہ لفظ سوا یونہ نبی کی نشان کے
باب ۱۲ سے ورس ۶ و ۲۹ ۔ باب ۱۳ سے ورس اول سے چہٹے تک یعنے ۶ ورس ۔ باب ۱۵ سے
ورس ۱۱ سے ۳۲ تک یعنی ۲۲ ورس ۔ باب ۱۸ سے ورس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ یعنے ۳ ورس ۔
باب ۱۹ سے ورس ۲۸ سے ۴۶ تک یعنے ۱۹ ورس ۔ باب ۲۰ مین ورس ۹ سے ۱۸ تک یعنی ۱۰ و ۳۷
باب ۲۱ سے ورس ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ یعنے ۳ ورس ۔ باب ۲۲ سے ورس ۱۶ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و

۵۰ و ۵۱ یعنے ۶۹ ورس - باب ۲۳ سے ورس سینتالیسون - باب ۲۴ سے ورس ۲۶ و ۴۷ تک
اوران سب خرابیون کا حال الی فابینش نے لکھا ہے اور ڈاکٹر مل کہتا ہے کہ ورس ۳۸ و
۳۹ باب ۴ کو بہی نکال ڈالا تہا اور لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مالی کینز کے بیان حالمین قول
اگسٹائین کا یون نقل کرتا ہی کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور عبرانی
پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانون مین کا اور عہد جدید کی
مقدس کتابون کو مانتا ہے لیکن الحاق کا بہی قایل ہے اور جو اوسکی پسند آتا ہے لیتا ہے
اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابون کو اون پر سبقت دیکر کہتا ہے کہ یہہ کتابین
بالکل سچ ہین پہر لکھا ہے کہ سب مورخونکا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مالی کینز کا ہر وقت مین نقلی
کتابون عہد عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ شیطان نے
یہود کے پیغمبرون کو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور یہودیونکے پیغمبرون سے بولا ہے اور
ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا کو سند پکڑتے تہے کہ مسیح نے ان سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور عمل
حوارئین کو خارج کردیا تہا اور فاسٹس کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہیے کہ سب اون
چیزونکو مانو جو اوسمین لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزون کو جو اوسمین
لکہی ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون پیشین گوئیون کے جو حقیقی اور سب بادشاہ یہود کے جسکو تم مسیح
سمجہتے ہو نہین اور سوا بعض نصیحتون اخلاق کے تم زیادہ اوسکی قدر نہین کرتے بہ نسبت پولوس کے جو
اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس نہ کیون مین عہد جدید کے ساتہہ ایسا ہی کرون کہ جو میری
نجات کے لئے عمدہ اور درست ہے اوسی مانون اور اون چیزون کو جو فریب سے تمہارے باپ
دادون نے الحاق کردین ہین اور اوسکی خوبصورتی اور عمدہ پنی کو بدشکل اور خراب کردیا ہے انکار کرون
کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے اور نہ انکے حواریون نے بلکہ ایک
مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے لکہا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہو کہ اوسکو اون حالات
سے جو لکہتا ہے غیر واقف سمجہکر اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقون کے نام لگادیے

اور اوسنے مریدون عیسیٰ کو بڑی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابون کو جنمین بہت
سی غلطیان اور تناقض بھی بنایا گیا یہہ برای کرنے حضرت عیسیٰ کے مریدون کی جو باہم متفق اور
ایکدل تھے نہین ہے اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ عقل اور
ادراک کے دریافت کرکے اون چیزون کو جو ایمان مین مفید اور سچا اور اونکے باپ خدا کے
بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول کرین اور اون چیزون کو جو مفید اور قابل نہین رد کرین
اور جیسے حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق مین بعض چیزون کو سکہایا اور اورون کو رد کیا اوسیطرح جیسے
روح القدس حق کی بابت عیسیٰ کے لئے انجیل مین وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد
کرین اور کس لئے ہم وسیلہ روح القدس سے وہی کرین جو ہمنے وسیلہ مسیح کے عہد عتیق مین کیا
خصوصًا اوس حال مین جیسا کہ بیشتر کہا گیا کہ اوسے نہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریون نے بالجملہ
جیسا تم عہد عتیق سے صرف پیشین گوئیان اور باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی
اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو پھر کونسی بیہودگی اسمین ہے کہ ہم بھی عہد جدید سے صرف وہی
چیزین مانین جو عزت اون کے قابل ہین اور اونکو اوسنے یا اوسکے حواریون نے کہا ہے اور
خارج کرین اونکو جو حواریون نے جہالت سے کہا ہے یا جھوٹ اور بیحیائی سے اونکی طرف منسوب
ہوئین انتہی پس موافق لکھنے موشیم اور لارڈنر اور بل کے فرقہ ابیونی کا حضرت عیسیٰ کو صرف
آدمی اور بیٹا یوسف نجار کا کہتا تہا اور اطاعت شریعت موسوی کی یہود اور غیر یہود پر واجب
اور پولوس کو بہت ہی برا اور توریت سے پھرا ہوا اور بیوقوف اور بدنہاد جانتا تہا اور اوسکے نامجات
کو رد کرتا تہا اور داود اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکہتا تہا اور موافق
لکھنے بل اور لارڈنر کے فرقہ مارسیونی کا کہتا تہا کہ دو خدا ہین اول یزدان جسنے انجیل بہیجی اور
دوسرا شیطان جسنے سب کتابین عہد عتیق کی عطا کین اور یہہ سب کتابین انجیل کی مخالف ہین اور
ان کتابون سے بہت ہی نفرت رکہتا تہا اور سب کو رد کرتا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ دوسرا جاہل اور شریر
ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل لوقا اور دس نامجات پولوس کو مانتا تہا اور اسمین بہی باب کے باب

اور فقرے کے فقرے مردود بتلاتا تہا اور اعتقاد رکہتا تہا کہ بعد مرنے کے جب عیسیٰ جہنم مین
اوترے تو اون لوگون کی روح کو جنہین جمہور عیسائی اور یہودی کافر سمجھتے ہین مثل قابیل
اور قوم لوط کے جہنم سے نجات دی اور اون لوگونکی روح کو جنہین جمہور عیسائی اور یہودی
انبیاء اور نیک سمجھتے ہین جہنم مین رہنے دیا کیونکہ گروہ اول پیرو تہے خدا کے اور گروہ دوم
پیرو شیطان کے تہے اور موافق لکہنے لارڈنر کے فرقہ مانی کیز کا کہتا تہا کہ موسیٰ اور سب
پیغمبرون عبرانی کا خدا جسنے توریت دی اور ان پیغمبرون کے ساتہہ بولا شیطان ہے اور
شیطان ہی نے ان سب پیغمبرون کو فریب دیا تہا اور ورس ۸ باب ۱۰ یوحنا مین ان
سب کو چور اور ڈکیت کہا ہے اور سب عہد عتیق کی کتابون کو رد کرتا تہا اور عہد جدید
مین الحاق کا قائل تہا اور سب عہد جدید کو جیسا تسلیم نہ مانتا تہا اور بعضی جہوٹی کتابونکو
بالکل سچی جانکر اسپر سبقت دیتا تہا اور کہتا تہا کہ کتابین عہد جدید کی تصنیف حواریون کی
نہین بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کرکے حواریون اور رفیقون حواریون کا
نام لگا دیا ہے اور یہہ کتابین غلطیون اور ضدون سے پر ہین اسواسطے اونمین سے جو موافق
قاعدہ عقل کے درست ہو مقبول وگرنہ مردود ہے اور یہہ تینون فرقے جو عدد اونکا موافق
عدد تثلیث کے کامل ہے مسیحی تہے اور زور شور سے سچے مسیحی ہونیکا دم بہرتے تہے گو
پادریصاحب اونکو بدعتی بتلاوین جیساوے سب سلف پادریصاحب کو جو اونکے مخالف
تہے بدعتی بتلاتے تہے اب ہم پوچہتے ہین کہ جو پادریصاحب بہتر فرقون اسلامی سے ایک
فرقے کے قول کی جو وہ قول بہی اچہی طرح پورا نہین جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے سند لیکر
طعن کرتے ہین تو کیا اقوال ان فرقونکے جنکا عدد موافق عدد تثلیث کے کامل ہے خیال
نکرینگے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہہ ہیکہ الوہیت حضرت عیسیٰ سے انکار کرین اور صرف
یوسف نجار کا بیٹا جانین اور مفتاح الاسرار کو پہاڑ ڈالین اور اسکی تصنیف سے جو گناہ ہوا
توبہ کرین اور عیاذاً باللہ موسیٰ کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانین اور موسیٰ

اور سب پیغمبرون عبرانی کو جو اہل اسلام کے نزدیک بہی رتبہ ان لوگونکا غریب ابوبکر اور عثمان سے یقیناً بہت بڑا ہی رسول شیطان کی جانین اور عہد عتیق کی سب کتابون کو جو رتبہ اونکا پادریصاحب کے نزدیک قرآن سے بڑہکر ہے کلام شیطانی کہین اور اعتقاد کہین کہ نوح اور ابراہیم اور اور سب نبی پیرو شیطان کے تہے اور ارواح اونکی دوزخمین ہین اور قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت مین ہین اور باتفاق تینون فرقون کے عہد جدید سے بہت کچہہ مردود ہاین اور اگر پادریصاحب نے زعم مین ان فرقونکے قولون کو جمہور مسیحیونکے قول یا انجیل کی مخالف سمجہتے ہین تو دلیا ہی بلا کم و کاست قول اہل التشیع کو ہی سمجہین جیسا عنقریب جواب تحقیقی مین آیا ہے **جواب** تحقیقی ہم دعوی کرتے ہین کہ خلفاء کرام اور اور صحابہ مہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف کفر کا نسبت کرنا موافق شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور آیات قرانی اور اسیطرح اقوال ائمۃ علیہم السلام کے جو کتب معتبرہ اہل التشیع مین منقول ہین اس وہم باطل کو بالکل رد کرتے ہین اور اسجا کچہہ آیات اور اقوال کو نقل کردیتا ہون اول یہہ کہ ایہ ۱۰۰ سورہ توبہ مین ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

یعنے جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین اور انصار سے اور جو اونکے پیچہے آئے نیکی سے (یعنی ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی اون سے (اونکی طاعت اور نیک عملون کے سبب) اور وے راضی اوس سے (یعنی سب چیزون پر جو دینی اور دنیاوی نعمتون سے اوسنے اونکو عطا کین ہین) اور رکہے ہین واسطے اونکے باغ نیچے بہتی نہرین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد معلوم جاننا چاہیے کہ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہین وے قدیم کہلاتے ہین اور باقی اونکے تابع پس ان آیتین اللہ تعالے پہلے مہاجرین اور انصار اور اسیطرح اونکے تابعین باحسان کی نسبت مین چار باتین ارشاد کرتا ہے پہلے یہہ کہ اللہ اونسے راضی ہے دوسرے یہہ کہ

وے لوگ اللہ سے راضی ہین تیسرے یہہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چہارم یہہ کہ یقینا وے
اوسمین ہمیشہ رہین گے اور بلاشبہ ابو بکر رض اور عثمان رض باعتبار ایمان اور ہجرت کے
پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس اونکے لیے چارون باتین ثابت ہین دوسرے یہہ کہ
سورہ توبہ مین ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً
عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ جو یقین لائے (اللہ پر اور اوسکے پیغمبر پر جو اوسکی طرف سے آئی) اور گہر
چہوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے
پاس اور وہی پہنچے مراد (دو جہانی) کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار اونکا اپنی
طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کرین
اونمین مدام اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے ان آیتون مین اللہ تعالے نے مہاجرین اور
مجاہدین صحابہ کے حقمین پانچ باتین ارشاد کین پہلے یہہ کہ اللہ کے نزدیک و انکا بڑا درجہ ہے
دوسرے یہہ کہ اونہون نے اپنے دو جہان کی مراد پائی تیسرے یہہ کہ اللہ تعالے کی
مہربانی اون پر ہے چوتہے یہہ کہ خدا اونسے راضی ہے پانچوین یہہ کہ یہہ لوگ ابد الاباد
بہشت مین رہین گے تیسرے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہے لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہین
ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنے مال ور جان سے اور اونہین کو ہین خوبیان (دونون جہانکی
دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت) اور وہی پہنچے مراد کو طیار رکہے ہین اللہ نے
اونکے واسطے باغ بہشتی بہتی ہین اونکے نیچے نہرین رہا کرین ہمیشہ اونمین یہی ہے بڑی مراد ملنی ان
آیتون مین اللہ تعالے نے اون لوگون کے حق مین جو رسول اللہ پر ایمان لائے اور
اونکے ساتہہ جہاد کیا تین باتین ارشاد کی ہین ایک یہہ کہ خوبیان دونون جہان کی اونکے

ہین دوسرے یہہ کہ دے اپنے مراد کو پہنچے تیسرے یہہ کہ آخرت مین جنت ہمیشہ کے لیے اونکو نصیب ہوگی جو ہتے یہہ کہ سورہ توبہ مین ہو اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّاۗىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّاۗىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان (کہ اللہ کی راہ مین لڑین) اور مال (کہ اللہ کی راہ مین اوسکو خرچ کرین) اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین (دشمنون دین خدا کو) اور مرتے ہین (اونکے ہاتہہ سے) وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ (کیونکہ وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا مشہور ہے ؎ خلاف وعدہ محال است کز کریم آید * کریم گر نکند وعدہ را وفا شاید) سو خوشیان کرو اے اسلام والون اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مرادملنی (یہہ مسلمان ہین) توبہ کرنیوالے (بُری باتون سے) بندگی کرنیوالے (اخلاص کے ساتہہ) شکر کرنیوالے (نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (بسبب روزہ رکہنے یا ہجرت کے یا دل نہ لگانے والے دنیا کے ذوقون) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے نیک بات کو (شل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے بُری بات سے (شل کفر اور گناہون کے) اور تہامنے والے حدین باندہی اللہ کی (یعنے بغیر حکم شرع کے کوئی کام نہین کرتے) اور خوشخبری سنا ایمان والون کو (کہ اللہ نے اونکو ایسی اچہی صفتون سے موصوف کیا) ان آیتون مین اللہ تعالے نے صحابہ مجاہدین کے لیئے وعدہ کیا جنت کا اور نو صفتین اونکی بیان کین لیس بلاشبہہ ان لوگون مین یہہ صفات پائی جاتی تہین یا نچو

یہہ کہ آیتہ اکتالیسوین سورہ حج مین قول خدا تعالے کا مہاجرین کے حق مین یون ہے
اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝
ترجمہ وے کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین کہڑی کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین
بہلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اللہ کے اختیار ہے آخر ہر کار کا یعنے یہہ امت دین
قایم کریگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جانے پس اس آیتہ مین اللہ تعالے صحابہ مہاجرین کے
حقمین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگون کو حاکم کرین تو انسے وے سب امور حسنہ صادر ہون اور
اسمین شبہہ نہین کہ اون مہاجرین سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علیؓ کو حاکم کیا پس چاہیے
کہ وے سب امور حسنہ بہی اونسے ظہور مین آئے ہون نہین تو کلام خدا بے معنی ہوتا ہے
پس یہہ آیتہ بہی صحت خلافت خلفاء راشدین کے ایک دلیل ہے اور حال حکومت اونکی کا سب جہان
پر روشن ہے اور سچا ڈاکٹر ٹیلر کی لب التواریخ سے نقل کر دیتا ہون تا کہ عیسائیون کو زیادہ اوسکا
اعتماد ہو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتہی فصل مین مرقوم ہے ابوبکر نے قران کی تدوین ترویج
کی اور محمدؐ کی طرف کی پیروی مشرقی سلطان ہرکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور یروشلم
اپنے قبضہ مین لایا اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک سارے ملک کو مطیع کیا ابوبکر کے انتقال کے
بعد عمر از راہ بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروج مین اوسنے ممالک سیریا اور فونیقی (مع
فلسطین کے) اور میسوپوتمیا اور خالدیہ جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تہے لے لیا دوسری خروج
مین فارس کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب مین لایا اور اوسی زمانہ مین اوسکے
سپہ سالار دن نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیدیا کو مطیع کیا پہر پانچوین فصل مین ہے عمر کے خلیفہ
عثمان نے ملک اکتریانہ اور ملک تاتار کے بعض دیار کو اپنے قبضہ مین لایا اور رہودس (یعنے روس)
اور یونان کے جزایر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنے علی) خلیفہ ہوا جو اجتک محمدیون
مین مکرم ہے انتہی چہٹے یہہ کہ آیتہ ۷۸ سورہ حج مین ہے وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

یعنے جہاد کرو اللہ کے واسطے (خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار کے یا باطنی مثل نفس اور شہوت کے) جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنے دل کی صفائی اور نیت کی خلوص سے) اوسنے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین کچھہ مشکل دین تمہارے باپ براہیم کا اوسنے نام رکہا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنے پہلے قرآن کے اگلی کتابونمین) اور اس قرآن مین تا رسول ہو بتلانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کہڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور بہروسا کرو اللہ پر (سب اپنے سارے کامونمین) وہ تمہارا صاحب ہی سو خوب صاحب ہے اور خوب مددگار دیکہو اللہ تعالے اس آیۃ مین صحابہ کو مسلمان کہتا ہے نہ کافر اور بیدین ساتوین یہہ کہ آیۃ ۵۵ سورہ نور مین وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ یعنے وعدہ دیا اللہ نے اون لوگون کو جو (وقت نزول اس سورۃ کے) تمسے ایمان لائے اور کئے ہین نیک کام البتہ یقینا خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسا خلیفہ کیا تہا اوسنے اگلون کو (یعنے داؤد کو جیسا خدا تعالے فرماتا ہے یَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ اور اسیطرح سلیمان وغیرہ کو) اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچہے سو وہی لوگ ہین بے حکم اور جو لفظ منکم مین ضمیر مخاطب کی اور نیز جا ضمیر غایب کی صیغہ جمع کے ساتھہ واقع ہوئی ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین ہوتا پس اس آیۃ مین وعدہ ہے کہ اون صحابہ

جو اس آیۃ کے نزول کے وقت ایمان لا چکے تھے تین آدمی یا زاید تین سے درجہ خلافت بر مثل داودؑ اور سلیمان کے پہنچین گے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اور اونکے وقت مین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہو جائیگا اور مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے اور اس وعدہ کو اللہ تعالے نے پورا کیا اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبری پر پہنچا کر دین احمدی کو شرقاً غرباً ظاہر کیا پس یہ چارون بلاشبہہ سچے خلیفہ ہین اور انکے وقت مین جو دین ظاہر ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تھا اور کوئی اونمین سے کافر نہ تھا اور جو انکی خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے اٹھوین یہہ کہ اللہ تعالے آیہ ۲۶ سورہ فتح مین اون مہاجرین اور انصار کے حق مین جو صلح حدیبیہ مین حاضر اور قریب چودہ سو کے تھے فرماتا ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ یعنے جب رکھی منکرون نے اپنے دلمین پچ نادانی کی ضد پہر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسول پر اور اون مسلمانون پر اور لازم کر دیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنے کلمہ شہادت کا کبہی ونسے جدا نہوگا) اور یہی تھے اسکے لایق اور اہل اسکے (غیرون کی نسبت) اور ہے اللہ ہر چیز سے خبردار ۔ تمین اللہ تعالے نے اون سب صحابہ کے حق مین جنمین ابوبکر اور عمر بہی یقیناً داخل ہین چار باتین فرمائین ایک یہہ کہ وے ایمان والے ہین دویم یہہ کہ نزول سکینہ مین رسول مقبول کے شریک تھے سیوم یہہ کہ کلمہ تقوی کا اونکو لازم تہا چوتھے یہہ کہ کلمہ تقوی کی اونکو لیاقت کامل تہی پس جو اونکو بے ایمان یا شل وسکے سمجھے قول اوسکا مخالف خدا کے اور بالکل مردود ہے نوین یہہ کہ آیۃ ۲۹ سورہ فتح مین ہے مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۔ یعنے محمد رسول اللہ کا ہے

اور جو اوسکے ساتھہ ہین (یعنے اصحاب اوسکے) زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو
دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین (کیونکہ اکثر وقت اونکا نماز ہی مین گذرتا ہے) ڈھونڈتے
ہین اللہ کا فضل (یعنے ثواب) اور اوسکی خوشی پانا اونکے مونہہ پر ہے سجدے کے اثر سے
اسمین اللہ تعالے مدح اونکی کرتا ہے کہ کافرون پر زور آور اور آپسمین محبت والے اور نماز مین
بڑے مشغول رہنے والے اور ثواب اور رضا خدا تعالے کے طالب ہین پس جو مدعی اسلام
ہو کر اونکو ایسا نہ سمجھے وہ بڑا خطا کار ہے دسوین یہہ کہ آیۂ ساتوین سورۂ حجرات مین ہے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ یعنے پر اللہ نے
محبت ڈالی تمہاری دلمین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمہارے دلونمین اور برا لگایا
تمکو کفر اور گناہ اور بےحکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اسمین مصرح ہے کہ اللہ نے اصحاب
رسول اللہ کے دلون مین ایمان کی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بےحکمی کی برائی
جما دی تہی اور اونکا چال چلن نیک تہا پس جو اونکو کافر اور بےحکم سمجھے وہ بلاشبہ خود خطا
کار اور بےحکم ہے گیارہوین یہہ کہ سورہ حشر مین ہے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ
يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ
وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ یعنے واسطے اون مفلسون وطن چہوڑنے والون کے
جو نکالے آئے ہین اپنے گہرون سے اور مالون سے (کہ کفار مکہ نے اونکو نکالدیا تہا اور مال
اونکا ضبط کر لیا تہا) ڈہونڈہتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی (یعنے اونکی ہجرت
تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لئے نہین بلکہ محض خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کیلئے

اونہون نے اپنا وطن اور مال چھوڑ دیا ہے) اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (اپنے
مال اور جان سے) وہ لوگ وہی ہین سچے (دین مین قولاً او رفعلاً) اور جو گھر پکڑ رہے ہین (یعنے
انصار) اس گھر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑکر آوے
اونکے پاس (اور نہین بوجھ سمجھتے اپنے اوپر بلکہ اپنے گھرون مین اوتارتے ہین اور اپنے مالون مین
شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملے اور اول رکھتے ہین
اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بہوک۔ ان آیتون مین اللہ تعالیٰ مہاجرین و انصار کی مدح
کرتا ہے اور اونکے حق مین چھہ باتین ارشاد کرتا ہے ایک یہہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے
لیے نہ تہی بلکہ محض خدا اور رسول کی دوستی کے سبب سے تہی دوسرے یہہ کہ وے اپنے مال
اور جان سے خدا و رسول کے دین کے مددگار رہتے تہے تیسرے یہہ کہ دین مین قولاً او رفعلاً سچے تہے
چوتہے یہہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی محبت تہی پانچوین یہہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی
تہی تو انصار خوش ہوتے تہے چھٹے یہہ کہ اپنے سے اونکو اول او رمقدم رکہتے تہے گو آپ
کیسے ہی حاجتمند ہون اور فی الحقیقت یہہ چھہ باتین علامت کمال ایمان مہاجرین و انصار کی
ہین بارہوین یہہ کہ آل عمران مین ہے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ یعنے تم ہو بہتر سب امتون سے
جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسند بات پر (یعنے ایمان اور اطاعت رسول پر)
اور منع کرتے ہو ناپسند سے (یعنے کفر اور سب بری چیزون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر
اس مین اللہ تعالیٰ صحابہ کو سب امتون سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرنیوالے اور ایمان
والے فرماتا ہے اور اسیطرح اور آیات ہین مگر خوف طوالت سے انہین بارہ پر جو موافق عدد بارہ
اماموں کے ہین اکتفا کرکے کچھہ قول ائمہ علیہم السلام کے جنکو
اہل تشیع بہی مانتے ہین اونہین کی کتابون سے نقل کر دیتا ہون سنئے اول قول
حضرت علی رض کا نہج البلاغہ مین جو شیعون کے نزدیک کتاب معتبر ہے یون ہے للہ در

فلان فلقد قوم الاود وداوی العمد واقام السنة وخلف البدعة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها وسبق شرها ادّی الی الله طاعته واتقاه بحقه رحل وترکهم فی طرق متشعبة لا یهتدی فیه الضال ولا یستیقن المهتدی

یعنے انعام کرے خدا فلانے پر البتہ اوسنے کجی کو سیدھا کیا اور بیماریوں کی اصلاح کی اور سنت کو کھڑا کیا اور بدعت کو پیچھے ڈالا پاک دامن کیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور آگے گیا فساد خلافت سے ادا کی خدا کیطرف بندگی اوسکی اور پرہیزگاری کی جیسی چاہیے تھی کوچ کیا اور چھوڑ گیا انھون بیچ وبیچ مین کہ اوسمین گمراہ رستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا یقین کرتا ہی اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغة کے جو امامیہ ہین ابوبکر رض مراد ہین اور موافق مختار بعض کے عمر رض پس اس قول مین حضرت علی نے وہ صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر کی بیان فرمائی ہین پس ان صفتونکا پایا جانا اون مین ضرور ہے اور اونکی قوت ایمان کی دلیل دوسرا یہہ کہ کشف الغمة مین جو تصنیف علی بن عیسی اربلی امامی اثنا عشری کی ہے اور علماء امامیہ بہی اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یون منقول ہے سئل الامام ابوجعفر علیہ السلام عن حلیة السیف هل یجوز فقال نعم قد حلی ابوبکر الصدیق سیفه فقال الراوی اتقول هکذا فوثب الامام عن مکانه فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة

یعنے سوال کئے گئے امام ابوجعفر (یعنے امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس کہا امام محمد باقر رح نے ہان تحقیق ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو ایسا (یعنے کیا آپ بہی اونکو صدیق فرماتے ہین) پس اوچہلے امام اپنی جگہہ سے پس فرمایا ہان کہتا ہون مین صدیق ہان کہتا ہون مین صدیق ہان کہتا ہون مین صدیق جو کوئی نکہے (یعنے ابوبکر کو صدیق نہ سچا کیجو الله اوسکے قول کو دنیا و آخرت مین دیکہو اول امام محمد رض نے ابوبکر رض کو صدیق فرمایا اور سائل جو شیعی تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کیا کہ آپ بہی اونکو صدیق کہتے ہین

امام رضؓ نے اوسپر خفا ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق
نجانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جہوٹا کیجو اور جب بموافق ارشاد امام محمد باقرؓ کے ابوبکر سچے
صدیق ہین تو یقیناً منکر اونکی صدیقیت کا دوجہان مین جہوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ
نبوت کے ہوتا ہے تیسرا یہہ کہ حضرت علی کے خط کو جو امیر معاویہ کو لکہا تہا نہج البلاغہ کے شارح
نے نقل کیا ہے اور اوسمین ابوبکر اور عمرؓ کے حق مین یہہ عبارت ہے لعمری ان مکانہما من
الاسلام لعظیم وان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما اللہ باحسن ماعملا
یعنی اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونونکا (یعنے ابوبکر اور عمرؓ کا) اسلام مین بہت ہی
بڑا ہے اور تحقیق واقعہ اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام ہے اللہ دونون پر رحم کیجو
اور اونکے نیک عملونکا بدلا نیک دیجو دیکہو حضرت علی اون دونونکا مرتبہ اسلام مین بہت بڑا
بتلاتے ہین اور دعائے نیک اونکی حق مین کرتے ہین پس جو اونکا رتبہ اسلام مین کم جانے
اور اونکی حق مین بددعا کرے وہ حضرت علی کی مخالفت پر کمر باندہتا ہے چوتہا یہہ کہ صاحب
فصول کا جو فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا بڑا عالم ہے امام محمد باقرؓ سے ایک روایت یون نقل
کرتا ہے انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر وعمر وعثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین
اُخرجوا من دیارہم واموالہم یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً وینصرون
اللہ ورسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوؤا الدار والایمان
من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم قالوا لا قال اما انتم
فقد برئتم ان تکونوا احد ہذین الفریقین وانا اشہد انکم لستم
من الذین قال اللہ تعالیٰ والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا
انک رؤف رحیم یعنے تحقیق امام محمد باقرؓ نے فرمایا واسطے ایک گروہ کے
جو کلام کر رہے تہے ابوبکر اور عمر اور عثمان کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجکو آیا تم مہاجرین
سے ہو جو نکالے گئے اپنے گہرون اور مالونسے ڈہونڈہتے آتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی

رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی اوس گروہ نے کہا ہنین امام نے فرمایا
پس تم اون لوگون سے ہو جو گہر پکڑ رہے ہین (یعنے انصار) اس گہر مین (یعنے مدینہ مین)
اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ آوے اونکے پاس اوس
گروہ نے کہا ہنین امام رضہ نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق الگ ہوئے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو
فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ تم ہنین اون لوگون سے جنکے حق مین
اللہ تعالے نے فرمایا اور جو آئے اونسے پیچہے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بہائیونکو
جو ہمسے آگے پہنچے ایمان مین اور نہ رکہہ ہمارے دل مین بیر ایمان والونکا اے رب تو ہی ہے
نرمی والا مہربان دیکہو امام محمد باقر رضہ نے اس گروہ کو گمراہ اور دایرہ اسلام سے خارج فرمایا
پانچوان یہہ کہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ امام حسن عسکری رضہ کی طرف نسبت کرتے ہین یہہ روایت
موجود ہے ان اللہ اوحی الی آدم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد و آل محمد و اصحاب
محمد مالو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی آخرہ لکانا کفارا لادآہم
الی عاقبۃ محمودۃ و ایمان باللہ حتے یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من
یبغض آل محمد و اصحابہ او واحدا منہم یعذبہ اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاھلکہم اجمعین
یعنے تحقیق وحی کی اللہ تعالے نے آدم کی طرف یہہ کہ البتہ محمد اور آل محمد اور اصحاب محمد کے دوستونمین سے
ہر ایک کو اسقدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالے نے زمانہ کی ابتدا سے
انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچادے
تاکہ اوسکے سبب جنت کے مستحق ہوجاوین اور البتہ جو دشمنی رکہتا ہو آل محمد اور اصحاب محمد سے
یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اوسکو اللہ تعالے اوسقدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر
تقسیم کرین تو سبکو ہلاک کردے دیکہو یہان صاف ہے کہ محبت ساری آل اور اصحاب کی ضروری ہے
اور بغض ایکا کا بہی ہلاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لئے مقام محبت مین او واحدا منہم نہ فرمایا اور مقام
بغض مین اس کلمہ کو بڑہایا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت سبکی کرنی چاہئے اور دشمنی ایک کی بہی ہے

ہونے کے لئے کافی ہی پس اس صورت مین اگر بر تقدیر کوئی نفسانیت اور تعصب جاہلے سے خلاف آیات
قرآنی اور اقوال ائمہ علیہم السلام کے کہے تو اوسکے قول کی کیا سند ہو اور جب حال کفر اور ایمان
ابوبکر اور عثمان رض کا معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآن کا مذہب فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین
سنئے کہ دعوی تحریف قرآن کا اونکے جمہور اور علماء محقق کے نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے
اور جو تہوڑے سے لوگ اوس فرقہ سے اسکے قایل ہوئے ہین اونکا قول اون جمہور اور علماء
محقق کے نزدیک ساقط عن الاعتبار ہے اور خوف طوالت سے اونکی علماء محقق کے قولون سے
چند قول نقل کر دیتا ہون اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم اس فرقہ کا
ہے رسالہ اعتقادات مین لکہتا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالے علی
نبیہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک ومبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ
عشر سورۃ وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن
نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فھو کاذب
انتہی یعنے اعتقاد ہمارا قرآن مین یہ ہی کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا
تہا وہ وہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہہ مین پایا جاتا ہے
اس سے زیادہ نہین اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایکسو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحی
اور الم نشرح ایک سورت ہے اور سورۃ الفیل ولایلاف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری
طرف نسبت کرتا ہی کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زاید تہا پس وہ جہوٹہا ہے دیکہو ابن علامہ
ابن بابویہ بھی صاف کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک قرآن یہی ہے اور اس سے کچہہ کم نہین ہوا
اور ہمارا اختلاف فقط شمار سورتون مین ہی اور بس اور جو ہمکو کہے ہی کہ یہہ لوگ قرآن مین
کم ہو جانے کے قایل ہین وہ جہوٹا ہے ۲ سید مرتضی جو بہت بڑا مجتہد فرقہ شیعہ کا ہی کہتا ہے
ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقایع
العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایت

اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجزۃ النبوۃ ومأخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وحمایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شئ فیہ من اعرابہ وقراءاتہ وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ

یعنے البتہ قران کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور حادثون اور واقعون اور عرب کے شعرون لکھے ہوئے کا علم کیونکہ نقل کرنے قران مین بڑی کوشش اور بہت سے سبب تھے اور وے قران کے مقدمہ مین اوس حد تک پہنچے تھے جو شاید کورہ مین اوس حد کو نہین پہنچے اسلئے کہ قران نبوت کا ایک معجزہ اور شرعی علمون اور دینی حکمونکا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت اور نگاہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہنچے ہین یہانتک کہ جو قران مین حرکتون اور قراءتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اونہون نے اوسکو معلوم کر رکھا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت مین کیونکر ہوسکتا ہے کہ اوسمین تغیر یا نقصان ہوگیا ہو ۳ محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اور اوسنے ایک رسالہ اپنے بعضے ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین لکھتا ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت و اعلی درجہ تواتر بودہ و الاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا مجموع و مولف بود انتہی ملخصًا یعنے جسنے حدیثون اور تاریخون کو خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت اور اعلی درجہ تواتر پر تھا اور ہزارون صحابی اوسکو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا مین جمع اور مولف ہوچکا تھا اور اسیطرح اور علماء شیعہ کی تصریح ہے پس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ کے قایل عدم تحریف کے ہین بلکہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہین کہ قران سے کچھہ کم ہوگیا ہے وہ جھوٹا ہے اور شیخ جو آگے قایل ہوئے ہین اونکا اوس فرقہ ہی مین کچھہ اعتداد نہین اور ان غیر معتمدون کا قول بہی ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وے بہی نماز اور تلاوت کے

وقت اسی قران کو پڑہتے اور سیکہا تو اپنے مردونکو بخشتے تہے اور خوب جانتے تہے کہ سب اہل بیت نماز بغیر نماز مین بہی قرانکو پڑہتے تہے اور اپنے لڑکے اور لڑکیون اور خادمون اور سب علاقہ دارون کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تہے پس ان بعضون کا قول جو خود اونکے ہی عمل اور اعتقاد اور اسیطرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف تہا بالکل قابل سماعت نہین اور اونکے قول کا خود قران ہی مین رد موجود ہے آیۃ نوین سورۃ حجر مین ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ یعنے تحقیق ہمنے آپ اوتارا اس قران کو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہین (یعنے ہر وقت مین زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے) اور سورہ حم سجدہ مین ہے لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ یعنے اسپر (یعنے اس کتاب پر) باطل (یعنے تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچہے سے (یعنی کسی وجہ سے) اوتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی جب حال بطلان دونون دعوی پادریصاحب کا معلوم ہوا اب حال اونکی دلیلون کا سنئے قول اونکا فانی کی کتاب دبستان مین یون مسطور ہے الخ کہتا ہون مین اولا پادریصاحبنے اس حوالہ مین کچہہ تہوڑی سی تحریف کی ہے کیونکہ عبارت دبستان کی بیان مذہب فرقہ اثنا عشریہ مین یون ہے بعضے ازیشان گویند کہ عثمان مصاحف را سوختہ بعضے از سورہ ہا کہ در شان علی و فضل آلش بود برانداخت پس پادریصاحب لفظ بعض کا ہضم کرگئے ثانیا یہہ کہ بعض وہ ہی ہین جنکا فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مین کچہہ بہی اعتدا نہین اور جو صاحب دبستان نہ مسلمان ہین اور نہ مسلمانون کے مذہب اور کتابون سے واقف اور سنی سنائی باتین لکہتا ہے شاید اوس سے کسی عالم اثنا عشری غیر معتبر نے کہدیا ہوگا قول اونکا اور کتاب عین الحیات کی الخ کہتا ہون علاوہ اسکے کہ یہہ روایت احاد بسبب مخالفت ادلہ قطعیہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثنا عشریہ کے ہی اصول مین مقرر ہین کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ یا اول یا مردود ہے گو وہ روایت کافی کلینی کی جو اونکے نزدیک اصح الکتب ہی ہو دوسرے مولوی دلدار علی مجتہد

۴۲ لا یاتیہ الباطل ای التبدیل والتناقض من بین یدیہ ومن خلفہ ای بوجہ من الوجوہ ۱۲ منہ

لکہنو کتاب صوارم میں ذیل عقیدہ ۱۲ اسکے لکھتے ہیں و ما میگوئیم کہ ہر یک از احادیث کافی
کو روایات آن ضعیف و مجروح باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شاد عامی آن میکنید و
ایضاً بر تقدیر قطعی بودن ہرگاہ آیات قرآنی منوخ باشند و تاول حیر بعضی احادیث کافی
تاول نباشد نا بر مخالف بودن ان از اجماع و الاحادیث المستفیضہ اور کتاب وافی
میں ذیل مقدمہ ہشتم کے لکھتے ہیں بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ ہست کہ انچہ
از آیات و احادیث کہ بر خلاف قطعیات دلالت داشتہ باشد می انداز ند اگر قابلیت
داشتہ باشد و الا تاول میسازند اور جب حال روایات کلینی کا اور سب روایات آحاد کا
ایسا ہو جیسا بیان ہو الیس ایک دو روایت احاد حین الحیات اور مانند اوسکے متروک ہونے
میں کیا بعد لازم آتا ہے پادریصاحب کہتے ہیں اور مشکاۃ المصابیح میں جو اہل سنت کی معتبر
و مشہور کتاب ہے کتاب فضائل قرآن کی پہلی فصل میں لکھا ہے کہ عن عمر بن الخطاب قال
سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرء سورة الفرقان على غير ما اقرءها وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اقرانيها فكدت ان اعجل عليه ثم امهلته حتى انصرف ثم لببته بردائه فجئت به رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرء سورة الفرقان على غير ما اقرانيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسله اقرء فقرءة التي سمعته يقرء فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال لي اقرء فقرءت فقال هكذا انزلت ان هذا القرآن
انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه متفق عليه و اللفظ لمسلم ۱۲
یعنے عمر ابن الخطاب کہتا ہے کہ میں نے ہشام بن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورہ فرقان میری قرات
کے خلاف پڑہتا تہا حال آنکہ مجکو وہ سورہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہائی تہی لس
پیچھے میں نے چاہا کہ جلد اوسے منع کروں لیکن میں نے اوسے مہلت دی یہان تک کہ
وہ پڑہ چکا بعد اسکے میں نے اوسکی چادر پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگیا اور
کہا یا رسول اللہ میں نے اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قرات سے پڑہتے سنا ہو خلاف

اوس قرات کے جو آپ نے مجھے بتائی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
فرمایا کہ اوسے چھوڑ دے اور اوسے کہا پڑھ پس اوسنے وہی قراۃ پڑھی جو مین نے اوسے
پڑھتے سنی تہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسیطرح نازل کی گئی ہے پہر
مجھسے فرمایا کہ تو پڑھ پس مین نے بہی پڑہی فرمایا کہ اسیطرح نازل کی گئی ہی اور قران سات
قرات پر نازل ہوا ہے جس قرات پر آسان ہو اوسیپر پڑھو یہہ حدیث متفق علیہ ہے
اور عبارت مسلم کی ہی پہر تیسری فصل مین مرقوم ہے عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر
مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل
قد استحر يوم اليمامة بقراء القران و انی اخشی ان استحر بالقتل بالقراء بالمواطن
فيذهب كثيرا من القران وانی اری ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر كيف يفعل شيئا
لم يفعله رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعنی حتی
شرح الله صدری لذلك ورأيت فی ذلك الذی رای عمر قال زيد قال ابوبکر انك
رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحی لرسول الله صلی الله عليه وسلم
فتتبع القران فاجمعه فوالله لو كلفونی نقل جبل من الجبال ما كان
اثقل علی مما امرنی من جمع القران قال قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله
صلی الله عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل ابوبکر يراجعنی حتی شرح الله صدری للذی شرح
صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القران اجمعه من العسب واللخاف وصدور الرجال حتی وجدت
آخر سورة التوبة مع ابی خزيمة الانصاری لم اجدها مع احد غيره لقد جاءكم رسول
من انفسكم حتی خاتمة براءة فكانت الصحف عند ابی بكر حتی
توفاه الله ثم عند عمر حيوته ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاری

یعنے زید ابن ثابت لکھتا ہے کہ ابو بکر نے مقتل اہل یمامہ مین آدمی بھیجکر مجھے بلوایا مین گیا تو
تو عمر بہی اوسکے پاس تہا ابو بکر نے مجھسے کہا کہ عمر نے میرے پاس آکر کہا کہ یمامہ کی لڑائی

دن قرآن کے قاری بہت مقتول ہوئے ہین ڈرتا ہون کہ اگر اور مقامون مین بہی
ایسا ہی مقاتلہ ہوگا تو قرآن مین سے بہت جاتا رہیگا مین ایسا بہتر جانتا ہون کہ تم
قرآن کے جمع کرنیکا حکم دو مین نے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کیا تم کیونکر کروگے اوسنے کہا خدا کی قسم یہہ اچہا ہے پس عمر تکرار یہی بات مجہسے
کہتا تہا حتی کہ اللہ تعالے نے میرے دل کو اوس امر پر آگاہ کیا اور وہ فایدہ جو قرآن کے
جمع کرنے مین عمر کو معلوم ہوتا تہا مجہے بہی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابوبکر نے مجہسے
کہا تم مرد جوان عاقل ہو اور سہو وتہمت سے مبرا ہو اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین وحی لکہا کرتے تہے پس تم قرآن کی تتبع کرکے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر لوگ
مجہے ایک پہاڑ اوٹہانے کی تکلیف دیتے تو مجہہ پر بہاری نہ پڑتا جیسا قرآن کا جمع کرنا بہاری
پڑا مین نے اونسے کہا کہ جسکام کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کیا تم کیونکر کرتے ہو
اونہون نے کہا واللہ یہہ بہتر ہے پس ابوبکر نے مجہہ سے تکرار کہا حتی کہ اللہ تعالے نے
میرے دلکو بہی اوس امر کے فایدہ پر آگاہ کردیا جس پر ابوبکر اور عمر کے دلکو آگاہ کیا تہا
پس مین نے قرآن کی تتبع اور تلاش کی اور خرما کے پتون اور پتہرون اور حافظ لوگون کے
دلون سے لیکر اوسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوبۃ کی آخر کی یہہ آیت لقد جاءکم رسول
من انفسکم * خاتمہ براءۃ تک ابی خزیمۃ انصاری کے سوا کسیکے پاس لکہی ہوئی
نپائی پس قرآن کے وہ اجزا ابوبکر کے پاس رہے جب اونہون نے وفات پائی تو عمر کے
پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی حفصہ کے پاس رہے یہہ بخاری کی روایت ہے وعن انس
بن مالک ان حذیفۃ بن الیمان قدم علی عثمان وکان یغازی اہل الشام فی
فتح ارمنیۃ واذربیجان مع اہل العراق فافزع حذیفۃ اختلافہم فی القراءۃ
فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المومنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتب
اختلاف الیہود والنصاری فارسل عثمان الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف

ننسخها فی المصاحف ثم نردها الیک فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید
ابن ثابت وعبد الله بن الزبیر وسعید بن العاص وعبد الله بن الحارث بن هشام
فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان للرهط القرشیین الثلاثة اذا اختلفتم انتم
و زید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا
حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق
بمصحف مما نسخوا وامر بما سواه من القرآن فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق قال ابن
شهاب فاخبرنی خارجة بن زید بن ثابت انه سمع زید بن ثابت قال فقدت
آیة من الاحزاب حین نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول الله صلی الله علیه
و آله و سلم یقرء بها فالتمسناها فوجدناها مع خزیمة بن ثابت الانصاری
من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه + فالحقناها
فی سورتها فی المصحف رواه البخاری ++

یعنے انس بن مالک کہتا ہے کہ حذیفہ ابن ایمان عثمان کے پاس آیا درحالیکہ وہ آرمینیہ
بین اہل شام کے ساتھہ اور آذربیجان بین اہل عراق کے ساتھہ جہاد کر رہا تہا اور قرائت کے
مختلف قرائت سے ڈر کر عثمان سے کہا کہ ای امیر المومنین اس امت کی خبر لیجیے قبل اوس کے
کہ وے کتاب بین اختلاف کرین جیسے یہود و نصارا نے اختلاف کیا پس عثمان نے حفصہ کے
پاس آدمی بہیجا کہ تم اجزا ہمارے پاس بہیجدو تا کہ ہم اوسکے متعدد نسخے لکہین اور پہر تمہین ہی پہر
حفصہ نے وہ اجزا عثمان کے پاس بہیجدیے تب عثمان نے زید ابن ثابت اور عبد اللہ ابن
زبیر اور سعید ابن العاص اور عبد اللہ ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا اونہون نے اوسکو
متعدد نسخون بین لکہا اور عثمان نے ان تینون شخصون (یعنے عبد اللہ ابن زبیر اور سعید
ابن العاص اور عبد اللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش تہے کہا کہ جسوقت تم تینون شخص
اور زید قرآن کے کسی امر بین اختلاف کرو تو اوسے قریش کے لہجہ پر لکہنا کیونکہ قرآن اونہین کے

زبان مین نازل ہوا ہے پس انہون نے ایسا ہی کیا جبکہ اخر اونکو مستعدد نسخون مین لکہہ چکے تو عثمان نے اوسے حفصہ کے پاس پہر بہیجا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اون نسخون مین سے جنہین اب لکہا تہا بہیجدیا اور اوسکے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تہے انکے جلا دینے کا حکم دیا ابن شہاب کہتا ہی کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجہے خبر دی کہ اوسنے زید ابن ثابت یعنے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ جسوقت قرآن کو ہمنے لکہا سورہ احزاب کی ایک آیہ جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے سنا تہا مجہے لکہی ہوئی نہ ملی تب ہمنے اوسے ڈہونڈہا تو خزیمہ ابن ثابت انصاری کے پاس پائی اور وہ آیت یہہ ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ - پس ہمنے اوسی سورۃ احزاب مین لاحق کرکے کتاب مین داخل کیا یہہ بخاری کی روایت ہے کہتا ہون مین ان تینون حدیثون کو ہم مانتے ہین لیکن انکو پادری صاحب کے دعوی سے کچہہ ہی مناسبت نہین کیونکہ اونکے زعم کے موافق ان حدیثون سے چار باتین نکلتی ہین جیسا خود ہی لکہتے ہین آپ مشکوۃ کی ان حدیثون سے کئی ایک باتین ثابت ہوتی ہین پہلے یہہ کہ خود محمد کے وقت مین ایک شخص نے ایک آیت کو ایسا اور دوسرے نے اوسی آیت کو ویسا پڑہا تہا دوسرے یہہ کہ قرآن محمد کے وقت مین ایک جلد مین جمع نہین ہوا تہا بلکہ ابو بکر نے آیات کو جمع کرنیکا حکم دیا اگرچہ محمد سے اس کام کے واسطے اوسکو حکم نہین ملا تہا بلکہ صرف مصلحت کی راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ہو جاوین تیسرے یہہ کہ عثمان نے خلافت کے تخت پر بیٹہہ کر جب دیکہا کہ لوگ پہر ہی قرآن کے پڑہنے مین فرق کرتے ہین اور ڈرا کہ قرآن مین آگے اور زیادہ خرابیان نہون تو زید وغیرہ کو حکم دیا کہ قرآن کو دوبارہ صحیح کرین اور سب آیات قریش کی زبان مین لکہین چوتہے اوسنے سب اگلے نسخے جمع کرکے جلا دئے اور اوس نئے نسخے سے اور نسخے لکہوا کر سب جگہہ بہیجدئے اور اسطرح اوسکو مشہور کیا اب ہم پوچہتے ہین کہ عثمان نے کسواسطے اگلے نسخونکو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوسنے مشہور کیا اور اب مستعمل ہے اگلے نسخون سے مضمون اور الفاظ مین بعینہ برابر اور موافق تہا اور اوسنے صرف آیات اور سورتون ہی کی ترتیب اور ترکیب درست کی

کی تہی تو کیا سبب تہا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تہا اگر سب کو نہین تو بعض کو تو ضرور ہی رکہہ چہوڑتا تا
اگر کوئی کہے کہ تم نے قران کو تغیر دیا اور بدل ڈالا تو ان اگلے نسخون کو اوسکے سامنے رکہے
اور کہے کہ لو یہہ اگلے نسخے ہین دیکہو اور مقابلہ کرو تاکہ تمہین معلوم ہو کہ یہہ قرآن مضمون اور
الفاظ مین اگلی نسخون سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا نہین
کیا بلکہ سب اگلی نسخون کو جلا دیا تو کچہہ اور گمان نہین ہوتا مگر یہی کہ اگلے نسخون مین سے ہر ایک
اور طرح کا تہا یا یہہ کہ جیسا شیعہ کہتے ہین کہ اوسنے قرآن کو قصداً کم کیا اور بعض آیات مین
تغیر و تبدیل کی ہی اور اوس نسخہ کو جو حفصہ کے پاس تہا اور عثمان لے اوسکو پہیر دیا اوسکی
خبر کسیکو نہی اور نہ کسینے اوسکو پہر دیکہا شاید عثمان نے سن بعدہ اوسکے جلا دینے کا بہی حکم دیا
ہوگا اگر کسی محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کرین اور معلوم
ہووے کہ یہہ اوس سے مطابق ہے کہ نہین اب اصل صورت یہ ہین کہ شیعہ ایسا کہتے ہین اور انکی
مشہور اور معتبر کتاب مین بہی ایسی باتین لکہی ہین تو ہر صاحب فہم و شعور کے دل مین قرآن کے
صحیح اور اصل ہونے کی بابت شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتین توریت و انجیل کی بابت مسیحیونکی
مشہور اور معتبر کتابون سے نکال لاسکتے تو البتہ اونکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی
ہین بجا ہوتا کہتا ہون مین قول اونکا پہلے یہہ الخ مخدوش ہے کیونکہ یہہ اختلاف فقط قرات
مین تہا جیسا خود ہی پادری صاحب نے اول حدیث کے ترجمہ مین لکہا ہے کہ وہ سورہ فرقان
میری قرات کے خلاف پڑہتا تہا الخ اور یا رسول اللہ مینے اس شخص کو سورہ فرقان ایک
اور قرات سے الخ اور قرآن سات قرات پر نازل ہوا ہی الخ اور ہر ایک قاری نے اپنی
قرات کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر لیا تہا اور ساتون قراتین متواتر ہین
اور سبکی سب رسول اللہ صلعم سے منقول ہین پس پادری صاحب کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات
تحریف مین کیا سمجہکر نقل کرتے ہین ہان اگر یہہ اختلافات قرات ایسے ہوتے کہ خدا تعالے
کیطرف سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور آنحضرت نے بہی اوسکو ایک ہی طرح پڑہا ہوتا

اور بعد آنحضرت کے اوسکو لوک بدل ڈالتے اور اور عبارتین اپنی طرف سے بنا کے بڑہاتے
لگتے اور عبارت قرآن کا تواتر ہی ہنوتا بلکہ وہ عبارت لوگونکی عبارتون کے ساتھ ہاکر ایسی
مخلوط ہوجاتی کہ پہر تمیز ہنوسکتی تو البتہ گفتگو کی گنجایش تہی اور پادریصاحب کا دعوی
بجا ہوتا لیکن یہہ بات نہین ہے یہہ امر تو عہد عتیق وجدید کے حصّہ مین آچکا ہے یعنے
اونمین ایسے اختلافات عبارت موجود ہین کہ جنمین معلوم نہین ہوتا کہ اونمین سے کونسی
عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحدون اور کاتبون کے وسیلہ سے یا دیندارون کے
طفیل سے نسخون مین داخل ہوئی چنانچہ ہارنصاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۲۵ مین لکہتا ہے
کہ جب دو عبارتین یا زیادہ مختلف ہون تو اونمین سے سچی ایک ہی ہوسکتی ہے اور باقی
یا قصدًا تحریف ہے یا سہو کاتب اور اصل کو ساختہ سے پہچاننا اکثر دشوار ہے پس جہان
تہوڑا سا ہی شبہہ ہوتا ہے توسکو اختلاف عبارت کہتے ہین لیکن جب صریح معلوم ہو کہ
کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تو اوسکو غلطی کاتب شمار کرتے ہین انتہی اس عبارت سے صاف
واضح ہے کہ ایسے اختلافات عبارت مین بجبر ظن وتخمین کے ہرگز کسی کلام کو اونمین سے
مصنف کی طرف یقینًا نسبت نہین کرسکتے او اسطرحکا اختلاف عبارت کہ اہل اسلام کی
اصطلاح مین عین تحریف ہے (کیونکہ کلام غیر الہامی کلام الہامی کے ساتہ ایسا مخلوط
ہوگیا کہ ہرگز متمیز نہین ہوسکتا) صرف دو چار ہی جگہہ نہین بلکہ بہت سے ہین چنانچہ ڈاکٹر
مل نے جو عہد جدید کے نسخہ ملاے تو ایسے تیس ہزار اختلافات عبارت کے نشان دیے
اور ڈاکٹر کریسبک نے جو اوس سے زیادہ نسخون یعنی تین سو نسخون کا مقابلہ کیا تو ڈیڑہ لاکہہ ویسے
ہی اختلاف عبارت کے بتلا دیے پس خیال کرنا چاہئے کہ اگر جہان کے سب نسخہ ملائے
جاوین تو جانے کتنے اختلاف نکلین گے کس لئے کہ ابہی تو ہزارون نسخہ ایسے موجود ہین
کہ اونکو کسینے ہی مقابلہ نہین کیا چنانچہ واٹیکن کتب خانہ کے نسخونمین سے صرف ۳۴ نسخے
ملائے گئے ہین اور فلارنس کے کتب خانہ مین ہی قریب ایکہزار نسخے کے موجود ہین لیکن وہ نہین

سے بھی صرف ٢٤ نسخے ملائے گئے ہیں اور پارس کے نسخوں میں سے بھی صرف ٤٩ نسخے مقابلہ ہوئے
ہیں سوا انکے بلانچینی نے بہت سے نسخوں کا بیان کیا ہے کہ انکا بھی مقابلہ نہیں ہوا اور لطف
یہہ ہے کہ یہہ تین سو چھپن ٣٥٦ نسخے بھی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نہ تھے بلکہ کسی میں تو تخمیناً
ورق اور کسی میں چند جزو اور کسی میں ایک انجیل اور کسی میں چار انجیلیں اور کسی میں نامے
پولوس کے غرض پرانے نسخوں میں تو کوئی بھی پورا نہ تھا چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم یہاں
چند اون نسخوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جنہیں علماء عیسائیوں نے پرانا اور معتبر سمجھ کے اپنی
کتابوں میں بیان کیا ہے سنئے اول کوڈکس کوٹیانوس اسمیں چار جزو تھے جزو اول میں متی
کے ١٦ باب کے ورس ٥٧ سے ٦٥ تک یعنے ٩ ورس دوسرے جزو میں اوسی انجیل کے باب
٢٧ کے ورس ٢٦ سے ٣٤ تک یعنے ٩ ورس تیسرے جزو میں یوحنا کی انجیل کے ١٤ باب کے
ورس ٢ سے ١٠ تک یعنی ٩ ورس چوتھے میں اوسی انجیل کے باب ١٥ کے ورس ١٥ سے ٢٢ تک
یعنے ٨ ورس فقط پس کل ورس جو اس پرانے نسخہ میں موجود ہیں ٣٥ تھے حالانکہ کل
ورس عہد جدید میں سات ہزار نو سو انسٹھہ ہیں سو اب خیال کرنا چاہئے کہ کتنے ورسوں کو
ایک نسخہ قرار دیا ہے دوسرا نسخہ کوڈکس نتری ایمن ہے اسمیں انجیلیں و اعمال تھے اسمیں بھی ٦٦
ورق بہت پھٹے اور خراب کئے ہوئے ہیں جسمیں سے دس کسی کاتب نے پیچھے سے لکھکر ملائے
ہیں اور متی کے پہلے باب کے بیس ورق غائب تھے تیسرا نسخہ کوڈکس افریمی اسکا ذکر
کوڈکس دانیگانوس اور اسکندریہ نوس کے ساتھہ گذرا چوتھے نسخے میں صرف پولوس
کے نامے تھے اب ہم صرف اتنے نسخوں پر اکتفا کرتے ہیں جسکو زیادہ اسکی تفتیش منظور ہو
گریزبیک اور میکالس کی کتابوں میں دیکھہ لے پس اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ان
تین سو چھپن نسخوں کو اگر پورے پورے نسخے بنائے جاویں تو غالباً سو سے بھی کم ہونگے
معہذا اگر ڈیڑہ لاکھہ اختلافات عبارت کو سو نسخوں پر تقسیم کریں تو ڈیڑہ ڈیڑہ ہزار اختلاف
عبارت فی نسخہ پائے جاینگے اب ہم چند اختلاف عبارت بھی بطور نمونہ کے لکھتے ہیں تاکہ

لوگ جانین کہ اونمین تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیسا دشوار ہے مثلاً خروج کے اکیسوین باب
کے آٹھوین ورس مین حضرت موسی ایک عبرانی کے باب مین جو اپنے بیٹی دوسرے کے
ہاتھہ بیچتا تھا اس خیال سے کہ وہ اوس سے نکاح کریگا یون حکم فرماتے ہین اگر وہ آقا اوسکا
جو اوسے اپنے نام زد نہین کر کے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور حاشیہ
عبرانی نسخہ کی اور نسخہ سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے اپنے
نام زد کر کے رہ گیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیکے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون مین
لکھی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب ۱۱ کے ورس ۲۱ مین اون چیزون کے بیان
جو بنی اسرائیل کے لئے پاک و حلال نہین عبرانی نسخہ کے متن مین یون مرقوم ہے پر تم
سب رینگنے والے پرندون مین سے جو چار پاؤن سے چلتے ہین اور اونکی پچھلی ٹانگین
اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی نہین ہین کہ وہ اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونمین سے
کہاؤ اور اس جملہ کے عوض اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی نہین ہین الخ
عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور نسخون سے یہہ عبارت لیکے لکھی ہے اور اونکے پچھلی ٹانگین
اگلے پاؤن سے لپٹی ہوئی ہین الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ ترجمہ
کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی مہری و ترجمہ ہندیہ و فارسیہ مین یہی عبارت ترجمہ
ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب ۲۵ کے ورس ۳۰ مین یون لکھا ہے اور اگر
سال بھر کی مدت مین اوسکا فدیہ نہ دیا جاوے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے خریدار
پاس اوسکے قرنون مین ہمیشہ تک اوسکا ہو وہ یوبل کے سال مین چھٹ نجائیگا اور
اس جملہ کے عوض تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہین ہے حاشیہ پر اور نسخہ کی عبارت
یون نقل کی ہے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر ہے اور اسی عبارت کو اب ترجمہ کیا
جاتا ہے اب ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے اختلافات
عبارت کے جو آپس مین ایک دوسرے کے متناقض ہین پائے جاوین اور انمین سے کسکو

بالجزم نہ کہا جا سکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونوں پر صدق و کذب کا احتمال
ہو تو بھلا اس صورت میں اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتیں متعلق ہیں کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے
لہذا بہت سے مسئلوں میں شبہ رہا مثلاً حلت اور حرمت کے مسئلہ میں کہ اب نہیں معلوم
ہو سکتا کہ کونسے جانور حلال تھے آیا وہ جنکی پچھلی ٹانگیں اگلے پاؤں سے لمبی ہوتی ہیں یا وہ
جنکی ٹانگیں اگلے پاؤں سے لمبی ہوتی نہ تھیں کیونکہ دونو عبارتیں موجود ہیں یا مثلاً لونڈی
کی بابت کے مسئلہ میں کون شخص اوسے آزاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد کر لیا
ہے یا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نام زد نہیں کیا کیونکہ اسمین بھی دونو عبارتیں موجود ہیں
یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو بے سزا دئیے چھوڑ دینے کا مسئلہ جو یوحنا کی انجیل
کے آٹھویں باب میں مرقوم ہے کیونکہ اوسمیں بھی بہت سے اختلافات عبارت کے ہیں
بلکہ بہت سے علماء عیسایہ نے اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تیسرے مقصد میں
اونکا حال گذرا ہے اور بعض اور مسئلہ بھی مشتبہ ہیں لیکن بخوف طوالت انھوں ہی پر
اکتفا کیا گیا پس اب پادری لوٹنگا یہہ کہنا کہ اختلاف عبارت سے کسی مسئلہ میں نقصان
نہیں آیا کیسا ہیچ ٹھہرا اور جب اختلافات عبارت کا حال سن چکے تو اب اختلاف قرأت
کو سنئے کہ وہ کیسے ہیں جاننا چاہئیے کہ ساتوں قرأت قرآن میں اختلاف اس قسم کا ہے کہ
بعض قرأت کی موافق فتحہ خالص اور بعض کے موافق امالہ کے ساتھہ اور بعض کے ادغام
اور بعض کے اظہار اور مانند انکے پڑھا جاتا ہے اور مضمون سب کا ایک ہے اور یہہ کہ ایسا
اختلاف نہیں کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق دوسری کے دوسرا حکم نکلے قول اونکا
دوسرے یہہ الخ یہہ بھی صرف پوچ ہے کیونکہ قرآن گو ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تھا لیکن
سب قرآن پتھروں کے ٹکڑوں وغیرہ پر مرقوم تھا اور حضرت ص کے وقت میں چھبیس آدمی
وحی کے لکھنے والے تھے اور بہت صحابہ حافظ تھے قول اونکا تیسرے یہہ الخ یہہ بھی [illegible]
بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل میں موافق لغت قریش کے نازل ہوا یہہ حضرت [illegible]

النماس سے فراخی ہوگئی تہی اوسکے موافق خلافت عثمان رض تک پڑہتے رہے اور عثمان نے
اپنی خلافت مین جب دیکہا کہ بعضے اپنی قرات کو دوسری قرات پر ترجیح دیتے ہین اور نزاع
بیہودہ کرتے ہین اور یہہ بات بری تہی انہون سنے اس نزاع کے رفع کرنے کے لئے
بمشورہ پچاس ہزار آدمیون کے مناسب جانا کہ سب بموافق لغت قریش پڑہتے رہین
اور اون صحیفون سے جو عہد ابوبکر رض مین لکہے گئے تہے موافق لغت قریش کے مصحف نقل
کروا کے اطراف مین بہیجے گئے اور جاننا چاہئیے کہ یہہ اختلاف اور لغتون کا لغت قریش سے
ایسا تہا کہ لفظ التابوت موافق لغت قریش کے ت کے ساتہہ اور موافق قرات زید
کے جو انصار سے تہے تا ہوز کے ساتہہ پڑہا جاتا تہا اوسیطرح اور جا قیاس کرنا چاہئیے
اوسیطرح عثمان رض نے اپنی طرف سے اصلاح نہین دی ور اگر پادریصاحب امر مذکورہ بالا کو
اصلاح کہتے ہین تو کوئی محل طعن نہین قول اونکا اور اوسنے صرف آیات الخ عثمان رض نے
آیتون کی ترتیب مین بہی دخل نہین دیا بلکہ آیتون کی ترتیب وہی ہے جو حضرت صلعم کے
زمانہ مین تہی کیونکہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیہ قرآن کی لاتے تہے تو فرما دیتے تہے
کہ اسکو فلانی سورۃ مین بعد فلانی آیۃ کے رکہو اور وہ وہان رکہی جاتی تہی بہرحال
آیات مین یہی ترتیب زمانہ حضرت صلعم مین تہی اور اسی ترتیب سے پڑہتے تہے قول اونکا
تو کیا سبب تہا الخ سبب اسکا وہی تہا کہ بیہودہ نزاع اور ترجیح بعض قرات کے بعض پر اوٹہہ
جاوے قول اونکا بلکہ لازم تہا کہ اگر سب کو نہین الخ محض توہم ہے کیونکہ عثمان نے
کچہہ اپنے گہر مین بیٹہہ کے جیسے قرآن مین نہ بنا دیا تہا اور بسبب تواتر قرآن کے مسلمانون سے
یہہ امید نہ تہی کہ کوئی ایسا کہیگا اور غیر اسلام والون سے گو وہ قرآن کو نہین مانتے کیسے
یہہ گمان بیہودہ بہ نسبت قرآن کے نہین کیا تہا فقط پادریصاحب نے اپنی مذمت ٹالنے کو کیا
ہے قول اونکا چنانچہ شیعہ کہتے ہین الخ اوپر گذرا کہ اونکے جمہور اور علماء محققین اس امر سے
انکار رکہتے ہین اور اوس فرقہ سے جو تہوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قائل ہوئے ہین

اوسی فرقے والی اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجہتے ہین مگر حیف کہ پادریصاحب ان
بعض کے قول کی سند پکڑتے ہین اور اپنے فرقون سے فرقہ ابیونی اور مارسیونی اور مالی
کینز کے قولون کو نہین دیکہتے انصاف تو یہہ ہے کہ ان بعض کے قول کو اپنے اون تینون
فرقون کے قولون سے مقابلہ کرین قول اونکا اب اس صورت مین الخ شیعون مین سے
اونہین بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہی جنکو اونہین کے جمہور علما محققین نے جہٹلا دیا اور
فرقون اسلامی کا تو کیا ذکر اور اوسنے بڑہکر پادریصاحب کے فرقون نے انبیاء اسرائیلی
اور عہد عتیق اور جدید کی کتابون کی نسبت کہا ہے اور سلیونکی مشہور کتابون سے
تو پادریصاحب نے خاک بہی نہ نکالا تو سحال ہین یا پیادی شور جیسے پادریصاحب ہین
شک کلی رکہے تو مضایقہ نہین ورنہ اور کوئی عیسائی جو منصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا
کیونکہ حضرت عثمان رض اصحاب رسول اللہ تہے اور اونہون نے قران شریف کو بلا واسطہ
رسول مقبول سے خود صحیح کرلیا تہا اور وہ کل قران کے حافظ تہے اور جو صحابہ قران کے
جمع کرنے مین مصروف تہے خود کاتبان وحی تہے اور سواء انکے اور بہت صحابہ حافظ
تہے خصوصاً حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہ جو بعد اونکے مسند خلافت پر بیٹہے اور اسی قران کے
موافق حکم کرتے رہے **قول** اونکا اگر محمدی ایسی باتین الخ **کہتا ہون ہین** کہ خدا انکے
کہ ایسی ضعیف حجتون سے کوئی محمدی یہہ دعوے کرے یہہ منصب عالی تو پادریصاحب کا ہے
اور بس بلکہ محمدیون کے پاس تو اثبات تحریف کے لئے بڑی بڑی قوی دلیلین موجود
ہین چنانچہ کچہہ تو اسی رسالہ مین بہی لکہی گئی ہین از انجملہ وہ کہ جمہور قدماء عیسائیہ عبرانی
نسخہ کے محرف ہونے کے قایل تہے اور یہودیون کو تحریف کرنے کا الزام دیتے تہے
مثلاً یوستینوس شہید نے طریفون یہودی کے مقابلہ مین دعوی کیا کہ یہود نے عہد
عتیق سے کتنی پیشین گوئیان جو حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین تہین نکال ڈالین اور
ہارن صاحب نے بہی لکہا ہی کہ جسٹن اپنی کتاب مین بمقابلہ طریفون یہودی کے

دعوی کرتاہے کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ یہہ عید فسح کا کہانا ہمارے خداوند نجات دہندہ
اور پناہ کا کہانا ہے تو سمجہو اگر تم خداوند کو اس نشان یعنی کہانے سے اچہا سمجہو گے اور اوسپر
ایمان لاوگے تو یہہ زمین کبہی ویران نہو گی اور اگر تم اوسپر ایمان نہ لاوگے اور اوسکا
وعظ نہ سنوگے تو تم غیر قومون کی ہنسائی کا سبب ہوگے اور واٹینکر اس فقرہ کی سچائی کا
حامی ہے اور کہتاہے کہ یہہ فقرہ عزرا کی کتاب کے باب ۶ کے درس ۲۰ و ۲۱ کے بیچ مین تہا
اور ڈاکٹر آدم کلارک بہی اوسکی صداقت پر راغب ہی اور ڈاکٹر ہربٹ صاحب کہ نسخہ عبری کا
بڑا حامی ہے اپنی کتاب مین یون لکہتاہے کہ البتہ اس باب مین مجہکو کچہہ شک نہین ہے
کہ جسٹن نے طریفون کے ساتہہ مباحثہ کرنے کے وقت جن عبارتون کے نکال ڈالنے کا
الزام یہودیون کو لگایا تہا گو اب عبری اور سپٹواجنٹ کے نسخون مین نہین پائے
جاتے ہین بر حقیقت مین جسٹن اور ارینیوس کے وقت مین دونون مین موجود اور کتاب
مقدس کی جز تہین خصوصا وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہہ کہتاہے کہ وہ یرمیاہ کی کتاب
مین تہی سلبر جیس جسٹن کے حاشیہ مین اور ڈاکٹر گریب ارینیوس کے حاشیہ مین یہہ لکہتے
ہین کہ معلوم ہوتاہے کہ پطرس کو اپنے پہلے خط کے چوتہے باب کے چہٹے درس کے لکہنے
کے وقت اس پیشین گوئی کا خیال تہا از انجملہ وہ کہ بزرگون کی تاریخ کی بابت جامعین
تفسیر ہنری و اسکاٹ کے یون لکہتے ہین کہ اگسٹائن ان تاریخون کی بابت یہود کو تحریف
کا الزام دیتا تہا اور یہی رائے جمہور قدما کی معلوم ہوتی ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابون
یقینی الحاق ہوئے ہین جیسا تینون مقصد کی دوسری فصل مین گذرا ہے از انجملہ
وہ کہ ان کتابون سے کچہہ درس ہی غایب ہوگئے ہین سوا اسکے ہم کیا شکایت کرین
اہل کتاب نے تو کتنی کتابین ہضم کر ڈالین اور بعض جلادین اور بعض پہاڑ ڈالین
جیسا کہ اس کتاب مین گذرا ہے از انجملہ وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابون مین ڈیڑہ
لاکہہ ایسی اختلاف عبارت کے ہین کہ جنمین سے ایک کو بہی الحق مصنف کی عبارت نہین

کہہ سکتے ہین اور اسی طرح اور بہت سی دلیلین ہین کہ اونمین سے کچہہ اس کتاب مین لکہی
گئی ہین اور یہہ باتین محمدیون نے صرف معتبر کتابون سے ثابت ہی نہین کین بلکہ انہون
نے تو پادریصاحب سے ہی ساتہہ آٹہہ جا تحریف اور نسخ اور اختلاف عبارت کے
تسلیم کروالئے لہذا پادریصاحب اب بمقتضائے انصاف یہہ کہا کرین کہ محمدیون کا یہہ ادعا
کہ کتب مقدسہ تحریف ہو گئے ہین بیجا نہین ہے کیونکہ جو وجوہ ثبوت کہ پادریصاحب
طلب کرتے تہے محمدیون نے اونسے بڑہ کر پیش کر دیئے پادریصاحب کہتے ہین اب
اگرچہ کچہہ لازم نہین کہ محمدیونکے اوس دعوی بلا دلیل پر توجہ کرین پر اسلئے کہ یہودیون
اور مسیحیونکی مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا دعوی بہت مشہور ہے پس ہم اون محمدیونکی
خاطر جو حق جو ہین اس دعوی پر غور کرکے معلوم کرا دین کہ آیا مقدس کتابونکی تحریف
کسی وقت ہوئی ہے یا نہین **کہتا ہون** کہ دعوی محمدیون کو بلا دلیل کہنا محض ایک
تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ کرکے گو ہم کو ہی چاہئیے تہا کہ ہم ایسے متعصبونکے
قولون کی طرف التفات نکرین مگر لحاظ عیسائیون حق جو کے پادریصاحب کی دلیلونکے
ابطال پر متوجہ ہوتے ہین پادریصاحب کہتے ہین ہان ایسی تحریف کے زمانہ سے لگی
قرآن کی آیتون مین کچہہ خبر ہے چنانچہ سورہ انبیاء مین لکہا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا
رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنے ہم نے تجہہ سے پہلے کسیکو
نہین بہیجا مگر اون آدمیون کو جنسے اپنے ارادے بیان کئے پس اہل ذکر یعنے اہل کتاب سے
پوچہو اگر تم اوسے نہین جانتے۔ اور پہر سورہ یونس مین لکہا ہے کہ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ
مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ یعنے اگر تو اون خبرون کے
حق مین جو ہمنے تیرے لئے نازل کین شک رکہتا ہے تو اون لوگون سے پوچہہ جنہون نے
تجہہ سے پہلے کتاب کو پڑہا ہے ÷ پس قرآن کے ان مقامون سے ثابت ہوتا ہے
کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین تحریف نہین ہوئی نہین نہین تو

اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتوں مین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیونکی کتاب پر متوجہ ہو اور شک کے وقت اون سے پوچھو کیونکہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسیکو ایسی کتاب کیطرف جو تحریف ہوئی رجوع کرے مگر اس شرط پر کہ معلوم کیا ہو کہ اس کتاب کے کون کونسے لفظون مین تحریف ہوئی ہے حالانکہ قرآن مین کوئی بات ایسی نہین جسے معلوم ہو کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابون کے کون مقام اور کون آیتین تحریف ہوئی ہین بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ مسیحیون خصوصاً یہودیونکو نے اپنی مقدس کتابین تحریف کین چنانچہ سورہ بقر مین لکہا ہے کہ یا بنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون یعنے اے بنی اسرائیل سچ کو جہوٹہہ نکرو اور سچ کو نہ چہپاؤ جس حال مین کہ اوسے جانتے ہو۔ اور اسی سورہ کی دوسری جگہہ مین لکہا ہے کہ افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وہم یعلمون یعنے کیا چاہتے ہو کہ وے لوگ یعنے یہودی تم پر یقین لاوین اور حالانکہ انمین سے ایک فرقہ نے خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہہ ہی سمجہنے اور جاننے کے بعد کیا ہے۔ ان دونون آیتون مین تحریف بلا تعین وقت ایک عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم ان آیتون کو لاتے ہین جنمین تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورہ بینہ مین لکہا ہے کہ لم یکن الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیہم البینۃ رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ وما تفرق الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءتہم البینۃ یعنے اہل کتاب اور مشرکون نے حق سے موںہہ نہ پہیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنی قرآن اور پیغمبر یعنے محمد خدا کی طرف سے اون پاس نہ آئے کہ وے مقدس کتابونکو جنمین مضبوط حکم آئے ہین اون سے بیان کرین اور اون لوگون نے جنکو کتاب ملی تہی

جدائی نہ کی مگر اوسکے بعد کہ اونہین روشن دلیل پہنچی پس اگر ہم بالفرض مان لین کہ
قران کا یہہ دعوی سچا ہے تو اس آیت سے یہہ نکلتا ہے کہ یہودی اور عیسیون نے
اپنی مروج کتابون کو محمدؐ کے ظاہر ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے
نہ پہلے کہنا ہو نہین کہ ان آیتون کے نقل کرنے سے پادری صاحب نے اپنے زعم مین
قرآن سے تین مطلب ثابت کئے ایک یہہ کہ رسول اللہؐ کے زمانہ ظہور تک اہل کتاب
کی مقدس کتابین محرف نہوئی تہین دوسرا یہہ کہ قرآن مین تحریف ایک معنی عام
سے بیان ہوئی ہے تیسرا یہہ کہ رسول اللہ کے ظہور کے بعد تحریف اون کتابون
مین ہوئی ہے اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کے لئے دو آیتین نقل کین لہذا ہم ان
دونو آیتون کو معہ ترجمہ کے نقل کر کے خوب توضیح اونکی کر دیتے ہین تا کسیکو شبہ
نرہے آیۃ ساتوین سورہ انبیا کی یون ہے وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ
اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے اور پیغام نہین بہیجا ہمنے تجہہ سے آگے
مگر یہی مردون کے ہاتہہ کہ حکم بہیجتے تہے ہم اونکو (یعنے وے سب آدمی ہی تہے
نہ فرشتے) سو پوچہو (اس بات کو کہ وے آدمی ہی ہوتے تہے نہ فرشتے) اہل
کتاب سے اگر تم نہین جانتے اور اس آیہ کو کچہہ بہی پادری صاحب کے مدعاء سے ربط
نہین کیونکہ یہہ آیت جواب ہے اون مشرکون کے قول کا جو آیۃ ۳ اوسی سورہ
مین یون منقول ہے هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ
یعنے یہہ شخص (یعنے محمدؐ) کون ہے ایک آدمی تمہین سا (یعنے کہاتا پیتا چلتا پہرتا) پہر
کیون پڑتے ہو جادو مین (یعنے جو یہہ خارق عادات اور معجزے دکہلاتا ہے سب جادو
ہین) آنکہون دیکہتے پس مشرک لوگ اس شبہ مین تہے کہ پیغمبر لوگ فرشتے ہونے ہونگے
نہ آدمی اور محمدؐ جو ہماری مثل کہاتا پیتا پہرتا چلتا آدمی ہے تو یہہ پیغمبر نہوگا اور سب
معجزے اوسکے جادو ہونگے اور مشرکون کو خبر اور مدینہ کے یہودیون سے بذریعہ ربط

تہا اور محمدؐ کی نبوت باطل کرنیکو اونسے مشورہ کیا کرتے تہے اور ایسے امرون مین اونکے
قول مان لیا کرتے تہے اوسپر اللہ تعالے نے آیہ ساتوین مین الزاماً فرمایا کہ تم
اپنے دوستون یہود سے پوچہہ لو کہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے اور آیۃ آٹہوین
مین فرمایا وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ٥
یعنے اور نہ بنائے تہے ہمنے اونکو (یعنے پیغمبرون کو) ایسے بدن کہ وے کہانا نہ کہاوین
اور نہ تہے رہ جانے والے (یعنے کہانا بہی کہاتے تہے اور موت بہی اونکو آئی)
پس آیات کی یہی غرض ہے کہ یہہ شبہہ مت کرو اور دوستون یہودیون سے پوچہہ لو
کہ اگلے نبی آدمی تہے یا فرشتے کہاتے پیتے تہے یا نہین اور یہہ بات تو یہودیون کو
خوب معلوم تہی کہ مقدس کتابین محرف ہون پس پادری صاحب نے اس آیۃ کو تو ناحق
نقل کیا ہے اور غلطی کہا کہ آیۃ مین کاف اپنی طرف سے بعد لفظ ارسلنا کے بڑہا دیا ہے
اور آیۃ ترانوین سورہ یونس کی یون ہے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْئَلِ
الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ یعنے سو اگر تو ہے شک مین (اے سامع) اوس چیز سے جو اوتاری
ہمنے تیری طرف تو پوچہہ اونسے جو پڑہتے ہین کتاب تجہسے آگے اور اس آیہ مین شاید اللہ تعالے
شک اون لوگون کا اوٹہاتا ہے جو مقتضائے بشریت کبہی ایسے خلجان مین پڑتے تہے
کہ قرآن مین بعضے ایسی باتین ہین جو ہماری عقل سے بعید معلوم ہوتی ہین مثل زندہ
ہونے مردون کے دن قیامت مین اور ماننا اسکے اور بعضی باتین ایسی ہین جو منتظام
دنیاوی سے متعلق ہین اور بعض قصے اگلون کے ہین تب یہہ قرآن کلام خدا نہین ہے
اور کلام خدا کا اور ڈہب کا ہوتا ہوگا پس اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک
ہے تو تم اہل کتاب سے پوچہہ لو کہ خدا کا کلام جو نبیون پر اوترتا تہا اس قسم کا ہوتا تہا
یا نہین اور اس بات کو یہود اور نصاری خوب جانتے تہے گو مقدس کتابین محرف
ہون پس اس آیت سے بہی مثل آیہ اول کی یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ زمانہ محمدؐ

رسول ؐ تک مقدس کتابین محرف نہین ہوئی ہین **قول** اونکا لیس قران نے
ان مقاموں سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابین
تحریف نہین ہوئی ہین **کہتا ہون** کہ یہہ مجرد زعم پادریصاحب کا ہے ان آیتون
سے یہہ مدعا ثابت نہین ہوتا جیسا اوپر بیان ہوا **قول** اونکا نہین تو اگر بالفرض
قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتون مین حکم کرے کہ مسیحیون اور یہودیون
کی کتاب پر متوجہ ہو **کہتا ہون** ان آیتون مین یہودیون اور مسیحیون کی کتاب
کیطرف متوجہ ہونیکا ہرگز حکم نہین ہے **قول** اونکا اور شک کے وقت اون سے
پوچھو **کہتا ہون** کہ جن باتون کے پوچھنے کا حکم ہے وے باتین انکو معلوم نہین
تہین اونہون نے بے دیانتی سے بہت کچھہ مقدس کتابون مین تحریف کی ہو **قول**
اونکا کیونکہ نہین ہو سکتا کہ خدا کسی کو ایسی کتاب کیطرف جو تحریف ہوئی رجوع
کرے **کہتا ہون** اسواسطے خدا نے کسیکو کتاب محرف کیطرف رجوع کرنے کو نہین کہا
یہہ تو پادریصاحب کا محض وہم ہے اور بس کیونکہ وہ باتین جنکے پوچھنے کا حکم ہوا
ہے کتاب کی تحریف و عدم تحریف پر موقوف نہین بلکہ وہ اون لوگون کو زبانی
روایت سے معلوم ہو سکتی تہین اور دوسرے مطلب کے ثابت کرنے کے لیئے یہہ دو
آیتین سورہ بقر کی نقل کرتے ہین اول آیہ ۴۲ جو یون ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ
بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ یعنے اور مت ملاؤ صحیح مین غلط اور یہہ کہ چہپاؤ سچ کو
جانکر اور اس آیہ مین اپنی طرف سے پادریصاحب نے بطور اصلاح کے یہہ لفظ یا
بنی اسرائیل جو شروع اوس رکوع مین تہا بڑہا دیا کیا کرین کہ پادریصاحب سے
عادت کی موافق ایسا امر سرزد ہو گیا ہے اسلیئے کہ یہی ایسا کچھہ انجیل مین بہی بطور
عادت کے کرتے ہین اور اس آیہ مین اگرچہ نشان مقام محرف کا نہین بتایا گیا مگر
بلا شبہہ بنی اسرائیل پر باب تحریف کے ملامت ہے اور کوئی ایسا کلام نہین کہ جس سے

یہہ ثابت ہو کہ قبل زمانہ محمدؐ کے تحریف مقدس کتابون مین نہین ہوئی دوسری
آیہ ۷۲ جو یون ہے لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ یعنے اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ
مانین تمہاری بات اور ایک لوگ تھے اونمین کہ سنتے کلام اللہ کا پہر اوسکو بدل
ڈالتے بوجھ کر اور اونکو معلوم ہے (کہ ہم جھوٹ اور افترا باندھتے ہین پس جب انکے
سلف کا یہہ حال ہو تو انسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیت مین بھی اگرچہ
تصریح نشان مقام محرف کی نہین مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کی سلف کا
ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تہا اگر خلف بھی کرین تو کیا تعجب ہے اور اس صورت مین یہہ
آیہ پادریصاحب کی غرض اصلی کے مخالف پڑی ہے پادریصاحب نے اسکو بھی عبث
نقل کیا آو بہتیرے مطلب کے ثابت کرنے کے لئے سورہ بینہ کی آیات کو نقل کرتے ہین
کہتا ہون کہ ان آیتونکا ترجمہ دو طور پر ہے اول اسطور پر جسکو اکثر مفسر احتمال
اول کرکے لیتے ہین اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی اپنے ترجمہ مین اوسکو لیا ہے یعنے
نہ تھے وے لوگ جو منکر ہوے کتاب والے (یعنے یہودی اور مسیحی) اور شرک والے۔
(یعنے بت پرست) باز آنے والے (یعنے اپنے دین اور بری رسمون اور برے عقیدون سے
مثل عدم اعتقاد نبوت جناب مسیح کے جیسا یہود کو تہا اور اعتقاد تثلیث کے جیسا انکو
تہا اور مانند انکے) جبتک نہ پہنچی اونکو کہلی بات ۲ - ایک رسول اللہ کا پڑہتا ورق
پاک ۳ - اونمین لکہی کتابین (یعنے سورتین) مضبوط ۴ - اور نہین پہوٹے وے
جنکو ملی کتاب (یعنے اپنے دین اور رسمون اور عقیدون سے اسطور پر کہ بعضون نے
اونکو چھوڑکر اسلام قبول کیا اور بعضے تعصب سے اونہین پر قایم رہے) مگر جب کہ
آچکی اونکو کہلی بات (یعنے رسول اللہ اور قران) اور شاہ عبدالقادر صاحب رح
آیہ اول کے ترجمہ کے آخر مین حاشیہ پر بطور فایدہ کے یون لکھتے ہین حضرت ؑ
سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تہے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور اب چاہئے کہ کسی حکیم یا

کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کے سمجھانے اوپر آوین سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ
آوے یعنی عظیم القدر ساتھہ کتاب اللہ کے اور مدد قوی کے کہ کئی برس مین ملک کا ملک ایمان
سے بھر گئے لیکن ان آیتون کا حاصل اتنا ہی کہ کیا اہل کتاب اور کیا اہل شرک اپنے دین اور
بری رسمون سے بدون مبعوث ہونے رسول زبردست کے باز آنے والے نہ تھے اور بعد اوسکے
مبعوث ہونے کے اہل کتاب سے جو مخالف ہوا اوسکی مخالفت ضد کی راہ سے ہی اور سوا اوسکے
ان آیتون مین سے پادری صاحب کو کچھہ بھی استدلال کی جگہہ نہین اور دوسری طرح پر ترجمہ آیۃ
پہلی اور چوتھی کا یون ہے نہ تھے وے لوگ جو منکر ہوئے کتاب والے اور مشرک کو
باز آتے (یعنی اپنے وعدے سے جو پہلے مبعوث ہونے پیغمبر کے کرتے تھے کہ جب مبعوث
ہونگے تو ہم ایمان لاوینگے اور ان رسمون بری دور اپنے دین کو چھوڑ دین گے) جب تک
کہ پہنچی اونکو کھلی بات ہے - اور نہین ہوئے وے جنکو ملی کتاب (یعنی اپنے اوس وعدے
سے جو کرتے تھے) مگر جبکہ آچکی اونکو کھلی بات اور مقصود ان آیتون سے اتنی بات معلوم
ہوتی ہے کہ اہل کتاب کو حضرت ؐ کے مبعوث ہونے کے پہلے انتظاری تھی اور یہہ بات تو
جب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر بشارات حضرت ؐ کی تحریف سے محفوظ ہون اور
یہہ ہمارے دعوی کو مخالف نہین کیونکہ ہم یہہ نہین کہتے کہ مقدس کتابون کی اہل کتاب نے
ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کر ڈالی ہے اور کوئی لفظ یا حرف کلام سچے
کا اونمین باقی نہین بلکہ سچا دعوی اونکا وہی ہی جو اوپر بیان ہوا اور ان آیتون سے
ہرگز یہہ بات ثابت نہین ہوتی کہ مقدس کتابون مین پیشتر زمانہ رسول اللہ کے
کسی موضع مین تحریف نہین ہوئی **قول** اونکا پس اگر بالفرض مان لین کہ قران کا
الخ غرض ایک تو ہم یہہ اور ہرگز اوس آیت سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی جسکو پادری صاحب
سمجھا عنقریب گذرا پادری صاحب کہتے ہین مصنف کتاب استفسار نے یہی آیت
مذکورہ کا مضمون ۴۴۵ صفحہ مین اسطرح بیان کیا ہی کہ نبی سابق الانتظار کے تھا

رکہنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکہنے مین مختلف و متفرق نہین ہوئے مگر جبکہ یہہ بہی آنا ان ہمون کی راہ سے البتہ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ نبی آخرالزمان کی بشارتون مین اوسکے ظہور کے زمانہ تک کچہہ تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی ورنہ وے اوسکے منتظر ہونے اسطرح کہ جب وہ آویگا تو ہم مانین گے اور اوسپر ایمان لاوینگے سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کیا جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لئے جو بشارتین ہین اونمین تحریف و تبدیل نہین واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہہ کہ بیبل بہر مین اور کہین کسیطرحکی خرابی نہین ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے تمت کلامہ اب ہم یہہ کہتے ہین کہ مصنف استفسار کی یہہ تقریر عین ہمارا مطلب ہے کیونکہ درحالیکہ اون آیتون مین جنہین محمدی بشارتین کہتے ہین تحریف تبدیل واقع نہوئی تو اور آیات مین کسلئے ہوئی **کہتا ہون** کہ یہہ جواب صاحب استفسار کا تنزلی ہے جیسا کہ اوسکا یہہ قول کہ استدلال سے درصورتیکہ صحیح اور درست کہا جائے صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہہ استدلال ہے صحیح اور درست نہین کیونکہ ان آیات کے دو معنی ہین اور معنی اول قوی اور یہہ قاعدہ ہے کہ جس عبارت کے دو معنی ہون اور ایک اونمین جو مقصود مستدل کے مخالف ہے قوی ہو یا دونون برابر ہون تو اوس سے استدلال پورا نہین ہوتا اسی لئے صاحب استفسار نے بعد لکہنے معنی اول کے کہا تہا اور جب ایک معنی اس آیہ کے یہہ ٹہیرے تو یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ قرآن سے اونکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہوگیا اور اگر اس سے تنزل کرین اور استدلال کو درست مان لین تو جواب اوسکا وہ دیا جو پادریصاحب نے نقل کیا اور وہ جواب کسی طرح مفید پادریصاحب کو نہین اور **قول** آدلکا تو اور آیات مین کس لئے ہوئی بالکل بیجا ہے کیونکہ یقیناً اور آیات بے شمار مین تحریف ہوئی ہے اور بہت ایسی آیتون کو ہم مفصلہ

اونکے سببون کے ہم رسالہ مین بیان کرچکے ہین اب پادریصاحب اپنی طرف سے جو جایز
اور اون آیتون کی تحریف کا عذر گھڑلین گو اہل انصاف کے نزدیک جایز ہو یا نہین
پادریصاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی بات مین کسی وقت تحریف
واقع نہین ہوئی آگے چلکر بیان ومدلل ہوگی اور قران کے مفسر بہی کہتے ہین کہ مسیحی
اور یہودی محمد کے ظاہر ہونے کے منتظر تہے لیکن ظاہر ہونے کے بعد عداوت کے
سبب اوسی رو گردان ہوگئے اور اکثر اون آیتون کو جنمین محمد کے آنیکا اشارہ تہا اپنی
مقدس کتابون سے نکال ڈالا تاکہ ویسے اسطرح اپنی بے ایمانی کے واسطے ایک عذر بناوین
لیکن جب قران مین اس دعوی کی کوئی دلیل مذکور نہین ہے اور بلحاظ اون سببونکے
جو ہم بعد ذکر کرینگے قران کو بے دلیل نہین قبول کرسکتے تو نہین ہوسکتا کہ صرف قرانکے
دعوی پر اس بات مین ہم سکوت اختیار کرین بلکہ لازم ہے کہ جب قران مین اس دعوے
کے ثبوت کرنیکے لیے کوئی دلیل نہین تو تلاش کرین اور دیکہین کہ شاید ہم اس طرف سے
اس دعوے کے سچا ہونیکے واسطے کوئی معتبر دلیل پاوین اور اسطرح سے حقیقت کو دریافت
کرین **کہتا ہون** قول اونکا کسی بات مین کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی محض
ایک دروغ بیفروغ ہے اور بہت شاہد اسکے کاذب ہونیکے پہلے بیان ہوچکے **قول** اونکا
اور قران کے مفسر الخ کہین قران کے مفسر یہہ بات نہین لکہتے کہ ساری بائبل مین محمد کے
ظہور سے پہلے کسی موضع مین تحریف نہین ہوئی تہی اور نہ یہہ بات کہ بعد ظہور کے اون
سارے یا اکثر آیتونکو جنمین آنیکا اشارہ تہا مقدس کتابون کے سارے نسخون سے جو سارے
جہان مین پائے جاتے تہے نکال ڈالا ہے پادریصاحب کو چاہیے کہ ایک دو تفسیر کا
حوالہ دیوین **قول** اونکا شاید ہم اسطرف سے الخ بحمد اللہ کہ پادریصاحب جیسے بیان اس
دعوی کے سچا ہونے مین شک کرتے ہین ویسے ہی نکلنے کہ کوئی دلیل ابہی انکے ہاتہ نہین لگی
جیسا عنقریب کہلجاتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اس مطلب کی تحقیق کے وقت پہلا

سوال یہہ ہے کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کے لئے کوئی جہت یا سبب رکہتے تہے یا نہین کیا مقدس کتابونکی تحریف کرنے سے اونہین کچہہ فایدہ ملا یا محمدؐ اور اوسکی امت کے آگے عزت دار ٹہرتے یا دولت حاصل کرتے تہے یا خلیفون اور اسلام کے بادشاہونکے ہاتہون مین سے گذران کرتے یا اس کام کے باعث خدا کی رضامندی اونکے شامل حال ہوئی ہرگز نہین بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابون کو تحریف کرتے تہے تو کیا اس جہان مین اور کیا اوس جہان مین خلاف مطلب حاصل کرتے تہے چنانچہ اس جہان مین اس سبب سے کہ محمدیون نے مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی لئے ہلاکت کا باعث سمجہا ہے مسلمانونکی عملداری کے ہر ایک ملک مین جسمین مسیحی و یہودی رہتے ہین بہت سا ظلم اور بڑا ہی عذاب مسلمانون سے اوٹہایا اور اوٹہاتے ہین اور وہ جو قیامت کا عذاب ہے اوسکی بابت مقدس کتابون مین صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام مین کمی بیشی کرنیوالے بڑے عذاب مین پڑینگے چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے ۴ باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے کہ تم اس بات مین جو مین تمہین کہتا ہون نہ کچہہ زیادہ کیجو نہ کم تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمونکو جو مینے تم تک پہنچائے حفظ کرو۔ پہر مکاشفات کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ مین ہر ایک شخص کے لئے جو اس کتاب کی نبوت کی باتین سنتا ہے یہہ گواہی دیتا ہون کہ اگر کوئی ان باتون مین کچہہ بڑہاوے تو خدا اُن آفتونکو جو اس کتاب مین لکہی ہین اوسپر بڑہاویگا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتون مین سے کچہہ نکال ڈالے تو خدا اوسکا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس اور اون باتون سے جو اس کتاب مین لکہی ہین نکال ڈالیگا۔ پس اس حال مین کسطرح خیال کیا جائے کہ مسیحی و یہودیون نے یکبارگی بے سبب و بے جہت ایسا کام کیا ہو باوجودیکہ خوب جانتے تہے کہ اسطرحکا کام اونکو اس جہان مین مسلمانون کے ظلم اور اوس جہان مین خدا کے غضب مین گرفتار کریگا اور اسکے برخلاف اگر محمدؐ سے ضد نہ کرتے اور اوسکا کہا مان لیتے

تو محمدیون کے ظلم سے بچ کر مسلمانون کی ولایت مین آرام سے رہتے اور محمد کے جہاد و
غزوات مین عزت و اعتبار حاصل کر کے دشمنونکی لوٹ کے مال مین سے بہی حصہ پاتے پس
اگر فی الحقیقت مسیحی اور یہودیونکی مقدس کتابون مین محمد کی خبرین ہین تو البتہ انہین
کوئی سبب نہ تہا کہ محمد کا انکار کر کے اپنی کتابون مین تحریف کرین اور یہہ جو مسیحی اور
یہودیون نے محمد کو قبول نکیا اور اوسکے نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیان اوسکے اور
اوسکے تابعدارون سے اوٹہائین اسکا باعث صرف یہہ تہا کہ انکی کتابون مین اوسکی کچہہ خبر
نہ تہی اور اونہون نے اوسکی تعلیم کو بہی مقدس کتابون کے موافق نپایا **کہتا ہون**
کہ یہہ تہدیدات جو اس سوال مین مذکور ہین محض بیجا ہین کیونکہ مسلمان ہرگز مدعی اسکے نہین
کہ تحریف فقط بعد ظہور محمد کے ظہور مین آئی ہے اور بس بلکہ اونکا دعوی عام ہے جیسا
کہ بیان ہوا علاوہ اسکے فایدہ عام ہے خواہ نفس الامر مین ہو خواہ تحریف کرنے والے
کے زعم مین اور خلقت کو اپنا دین چہوڑنا گو برا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر آدمیون کو
اپنی بات کی پچ گو ناحق ہو بیجا ہوا کرتی ہے اور ان لحاظون سے بہت حرکتین بیہودہ
کر بیٹہتے ہین اور اونکو مفید سمجہتے ہین **قول** اونکا چنانچہ موسی کی پانچوین کتاب کے
چوتہے باب کی ۲ آیت مین لکہا ہے **کہتا ہون** جب مقدس کتابون مین باب کے
باب اور فقرے کے فقرے الحاقی ہین اور اونکے الحاقی ہونے پر علماء عیسائیہ کا اقرار ہے
مثل تمام ۳۴ باب کتاب استثناء کی اور ورس ۱۴ باب ۳ کتاب استثناء اور پانچ ورس اخیر باب
۲۴ کتاب یوشع کے اور مثل لفظ آجکے دن تک کے جو بیسون جگہہ عہد عتیق کی کتابون مین
واقع ہے اور مثل ۲۶ ورسون باب ۲۱ انجیل کے اور سات باب اخیر کتاب امثال کے اور
باب نون ۵ کتاب یسعیا کے اور غیر انکے کہ جنکی تفصیل مفصلاً اس رسالہ مین گذری پس اب
کونسی دلیل ہے کہ یہہ ایک آیتہ الحاقی نہو جایز ہے کہ یہودیون نے خوب تحریف کر کے
اس آیتہ کو عوام کے بہکانے کے لیے بڑہا دیا ہو **قول** اونکا مکاشفات کی ۲۲ فصل کی

۱۸ و ۱۹ — آیت میں لکھا ہے الخ **کہتا ہوں** کہ اخیر چوتھی صدی تک کتاب مکاشفات کی
جمہور عیسائیونکے نزدیک واجب التسلیم اور الہامی نہ تھی اور اسمین بھی شبہ تھا کہ تصنیف یوحنا
کی ہے اور بہت عالمون فرقہ پروٹسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی اور جھوٹی سمجھا ہے اور سیریانی
کلیسون اور اسیطرح عرب کے کلیسون نے اسکو نہین مانا اور بعض علماء کے نزدیک یہہ کتاب تصنیف
سرن تھس ملحد کی ہے جیسا فصل دوسری مقدمہ مین گذرا پس اگر یہہ بات
لکھی بھی ہو تو محرفون کے نزدیک اوسکا کیا اعتبار تھا وسے تو اوسکو ایک بیہودہ کلام سمجھتے
تھے اور اگر کونسل کارتھیج نے سنہ ۳۹۷ء مین تین سو برس تخمیناً کے بعد اسکو کتاب الہامی مانا
تو اوسکا کچھ اعتبار نہین اوسنے تو کتاب یہودیت اور کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس
اور کتاب باروق اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس کو بھی الہامی کتابون مین داخل کر کے
واجب التسلیم کرا دیا تھا اور اب تک رومن کاتہلک انکو الہامی مانتے ہین اور پادری صاحب اور
تمام فرقہ پادری صاحب کا ان کتابون کو الہامی نہین مانتے پس جیسا ان کتابون کے
حق مین پادری صاحب اور فرقہ پادری صاحب کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود ہے
اسیطرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب مشاہدات کے حق مین سمجھا جاوے **قول**
اونکا اس حال مین کسطرح ہوا الخ **کہتا ہوں** کہ اگر مان لین کہ یہہ ورس الہامی
تھے تو بھی تحریف بعید نہین جیسا باوجود موجود ہونے اوسی ورس ۲ باب ۲ کتاب استثنا کے
موافق رائے جمہور عیسائیونکے پانسو برس بعد وفات موسیٰ کے سامریون یہہ ورس باب ۲۷
کتاب استثنا مین اور اسیطرح بزرگونکی عمر کے برسونکی تعداد مین تاورا اور جا تحریف کی ہے
اور موافق رائے فدا ر عیسائیون کے یہودیون نے تعداد برسون اور اور جا بھی
جسکی تفصیل اس رسالہ مین گذری تحریف کی ہے اور آدمی نے جب بے ایمانی پر کمر باندہی
اوسکو ایک دو ایسی قول کہ بدل سکتے ہین **قول** اونکا اسکا باعث صرف یہہ تھا الخ
یہہ ظلم تہا یہود کا حضرت عیسیٰ کے حق مین کہتے ہین کہ ہرگز عیسیٰ وہ مسیح نہین جسکی بشارت

اور اوسنے محض جہوٹا دعوی مسیح ہونے کا کیاہے اور اوسکی تعلیم بہی ہماری مقدس کتابونکی
موافق نہین پادریصاحب کہتے ہین قطع نظر اس سے کہ مقدس کتابونکی تحریف ہونیکا کوئی
سبب نہ تہا اگر کبہی کوئی ایسا نالایق فکر کرتا ہی تو اوسکا انجام ممکن نہ تہا کیونکہ محمدؐ کے وقت
ملکہ اوس سے کتنے برس آگے مسیحی دین اکثر ملکون مین پہیلا تہا اسطرحپر کہ اناتولی اور شام
اور یونان اور مصر اور امریکہ کے اوپر طرف والے سب مسیحی تہے اور سوائے اسکے عرب
اور عجم اور ہندوستان مین بہی مسیحی رہتے تہے اور اطلیہ اور فرنس اور ہسپانیہ اور
انگلش کے ملک کے رہنے والون اور جرمنی کے ملک کے اکثر حصہ کے لوگون نے دین مسیحی کو
قبول کیا تہا پس یہہ ہزارون مسیحی جو دور اور نزدیک ملکون کے چارون طرف تہے
کسطرح ہوسکتا تہا کہ ایسے بڑے کام کے لئے متفق ہون اور اوسکے سوائے یہودی
اور مسیحی ہمیشہ آپسمین ایسی عداوتین رکہتے تہے کہ کبہی ممکن نہ تہا کہ وے ایسے کام مین سب
یکدل ہوجاوین اور بالفرض اگر متفق ہوتے ہی تو دونون طرف ایسے ایسے لوگ
بہی تہے جو اس بات کو ظاہر کرکے پردہ فاش کردیتے **کہتا ہون قول** اونکا
کوئی سبب نہ تہا الخ بیان سب کا رسیدون مین گذرا **قول** اونکا تو اوسکا
انجام ممکن نہ تہا الخ بلحاظ اون خرابیون کے جو مقدمہ کی تیسری فصل مین بیان ہوئین
دسوین صدی تک انجام اوسکا ممکن تہا خصوصًا ساتوین صدی تک تو بہت ہی ممکن
اور آسان تہا اور بلاشبہہ اکثر مواضع مین علماء محققین عیسائی مذہب کے اقرار کی موافق
تحریف واقع ہوئی ہے پادریصاحب کہتے ہین اور اسکے سوا محمدؐ کے وقت مین اور
اوسکے زمانہ سے پیشتر خود مسیحی بہی ایسی غیرت اور آپسکی محبت اور نگہبانی مین پڑے تہے
کہ جب کبہی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم مین کچہہ برخلافی پائی اوسی وقت بیان و
ظاہر کردیا پس ظاہر ہے کہ ایسی کوشش و باریک بینی اور اسقدر طرفداری کے ساتہہ کیونکر
ہوسکتا تہا کہ وے سب دور و نزدیک کے رہنے والے اپنی مقدس کتابونکی تحریف

دوسری دلیل پادریصاحب کی

پادریصاحب کی تیسری دلیل

کرنے کے لئے جمع اور متفق ہوئے ہوں اور فرض کیا کہ اگر بعضے مسیحی مثلاً وے جو
عرب و شام میں رہتے تہے انجیل کی تحریف کرنے میں قدم بڑہاتے ہی تو دوسری
ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کرکے ظاہر کر دیتے لیکن اگلوں کی تواریخ
میں جنمیں اگلے مسیحیوں کے سب احوال کی کیفیت اور اونکی آپس کی بحث و تکرار جو بیجا و
نامناسب حرکتیں تہیں صاف بیان ہوئی ہیں ایسی تحریف کی کچہہ خبر نہیں اسلئے فقط اتنا
سمجہا جاتا ہے کہ انکے جہگڑوں کا سارا سبب یہہ تہا کہ بعضے معلموں اور مفسروں نے
کتب مقدسہ کی بعض آیات کو اور طرح اور بعض نے اور طرح شرح کیا ہے مگر کتب
مقدسہ کی تحریف ہونیکی بابت کبہی کچہہ بحث اور جہگڑا نہیں پڑا انہیں ان باتوں سے
ظاہر و یقین ہے کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف و تبدیل کرے۔ جیسا کہ
اب محمدیوں کے لئے غیر ممکن ہے کہ اون سب غیرت و تعصب کو جو اونکے مختلف فرقوں بلکہ
اب واقع ہے چہوڑکر سارے قرآنوں کو جو نزدیک اور دور کے ملکوں میں محمدیوں کے
پاس ہیں تحریف کرنیکے واسطے جمع کریں اور تحریف کرکے اسطرح چہپاویں کہ کچہہ معلوم نہووے
اور مسیحی بہی اس بات سے آگاہ نہوں پس جیسے کہ یہہ بات ناممکن ہے اسیطرح مسیحیوں کے
واسطے بہی محمد کے وقت اور اور ایام میں اپنی مقدس کتاب میں تحریف کرنا محال و غیر ممکن
تہا کہتا ہوں کہ محمد کے زمانہ میں اور پیشتر اونکے زمانہ سے خود حضرات مسیحی آواز
بلند سے چلاتے تہے کہ یہودیوں نے عہد عتیق کی مقدس کتابوں میں تحریف کی ہے
قول اونکا جیسا کہ اب محمدیوں کے لئے غیر ممکن ہے الخ یہہ قیاس مع الفارق ہے
کیونکہ قرآن میں بسبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے اور بسبب ہونے عبارت اوسکے
اعلی درجہ بلاغت میں تحریف کسی کی چل نہیں سکتی تہی اور مقدس کتابوں میں کہ نہ
اونکے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہیں اور نہ اونکی عبارت اعلی درجہ بلاغت پر ہے
تحریف کی گنجایش تہی خصوصاً اون خرابیوں کا لحاظ کرکے جنکا ذکر فصل ۳ مقدمہ میں

گذرا پادری صاحب کہتے ہین اور یہہ بات کہ نئے اور پُرانے عہد کی مقدس کتابین
حقیقت مین تحریف و تبدیل نہین ہوئین اگلے نسخون کی طرف رجوع کرنے سے صاف
ظاہر و ثابت ہوتی ہے کیونکہ اب مقدس کتابونکے ایسے نسخے موجود ہین جو محمدؐ کے زمانہ
سے بہت پہلے یونانی زبان مین جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستین کے کاغذ پر
مرقوم ہو کر اب تک برقرار ہین کہ اون مین سے بعضون مین پُرانے اور نئے عہد کی
سب کتابین لکھی گئین اور بعضون مین صرف کئی حصّے نئے اور پُرانے عہد کی کتابونکے
لکھے گئے ہین چنانچہ اون مین سے ایک جلد جو ہجرت سے دوسو پچاس برس پہلے لکھی
گئی اور ہمارے وقت تک باقی اور اوسکا نام قدکس واطیکانوس ہے شہر روم
واقع ولایت اطالیہ کے کتب خانہ مین ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دوسو برس پہلے
لکھی گئی شہر لندن مین موسام برطانیہ کے کتب خانہ مین موجود ہے اور اوسے
قدکس الکسندرینوس کہتے ہین پھر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب کی مانند پرانی ہے پارس
شہر کے ایک کتب خانہ مین موجود ہے اور اوسے قدکس افرمی کہتے ہین اور ان
نسخون کے سوا اسطرح کے اور بہت نسخے مسیحیونکے پاس ہین کہ محمدؐ سے پہلے اور بعضے اوسکے قبل
اور بعضے اوسکے بعد یونانی و عبری زبان مین لکھے گئے تھے اور جو کہ عبری زبان مین
لکھے گئے پُرانے عہد کی کتابین ہین اسلئے کہ وے دراصل اوسی زبان مین لکھی گئین اور
اون سب نوشتون کا سارا احوال یہان بیان کرنا ضرور نہین ہے اسی قدر ظاہر
کرنے پر کفایت کی اور اگر اون نسخون کو جو محمدؐ سے پہلے لکھے گئے اون نسخون سے جو بعد
لکھے گئے اور کتب مقدس کے ان نسخون سے جو اب مسیحیون مین رائج ہین ملا دین اور مقابلہ
کرین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور اس زمانہ کے مروج نسخون سے
مطابق ہین چنانچہ اس راہ سے بھی ظاہر اور روشن ہے کہ نئے اور پرانے عہد کی مقدس
کتابون مین کبھی کچھ تحریف نہین ہوئی کہتا ہون مین کہ اسجا پادری صاحب نے

پرانے نسخون سے دلیل پکڑی ہے اور اون نسخون مین عیسائیون کے نزدیک باعتبار قدامت کے اگرچہ جاک دہول اعتبار رکہتے ہین تو ہی ہین نسخے ہین قدکس واطیکانوس اور قدکس الکسندرینوس اور قدکس افریمی جنکو پادری صاحب نے صراحۃً ذکر کیا اور حال دونون اول کا مشروحًا مقصد دوم کے آخر مین بیان ہوا اسلیئے ان دونو نکا حال اسجا بطور اجمال کے اور پچھلے کا حال بطور تفصیل کے لکہا جاتا ہے **قول** اونکا چنانچہ اونمین سے ایک جلد جو ہجرت سے دوسو پچاس برس پہلے لکہی گئی الخ محض دعوی بلا دلیل ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی اچہی دلیل سے ثابت نہین ہوئی بلکہ خود علمار محققین عیسائیون مین خلاف ہے بعضے اخیر چوتہی صدی کا اور بعضے پانچوین صدی کا اور بعضے چہٹی صدی کا اور بعضے ساتوین صدی کا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ہر ایک انکلون کا غذ وغیرہ کا لحاظ کرکے کہتا ہے کہ شاید فلانی صدیکا لکہا ہوا ہوگا اور باوجود اسکے وہ نسخہ بسبب پرانے پن کے بہت ہی خراب ہوگیا تہا اور حرف اوسکے اکثر جگہہ سے بالکل مٹ گئے تہے اونمین از سر نو لکہے گئے ہین اور عبارتین کی عبارتین اونمین داخل ہوئی ہین اور بعض جا بجا کے لفظونکو چہیل ڈالا ہے **قول** اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دوسو برس الخ یہہ ہی مثل اول کے ایک دعوی بلا دلیل ہے اور اونمین ہی علمار عیسائیکا خلاف ہے بعض اوسکو چوتہی صدیکا اور بعضے ساتوین صدیکا اور بعضے آٹہوین صدیکا اور بعضے دسوین صدیکا لکہا ہوا بتلاتے ہین اور ہر ایک انکلون کا تا ہے اور مونٹ فاکن کہتا ہے کہ چہٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکہا ہوا نہین نہ قدکس الکسندرینوس اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور میکالس کہتا ہے کہ یہہ نسخہ آٹہوین صدی کے قبل کا لکہا ہوا نہین اور اوڈن کہتا ہے کہ دسوین صدی کا لکہا ہوا ہے اور بہت علمار عیسائی نے اس نسخہ کی بڑی مذمت کی ہے اور یہہ نسخہ اور قدکس واطیکانوس آپسمین ایسے مختلف ہین کہ کوئی نسخہ آپسمین ایسے مختلف نہین **قول** اونکا پہر ایک اور جلد کہ اوسی کتاب کی مانند پرانی ہے

پارس شہر کے الخ یہہ نسخہ بھی پادریصاحب کے نزدیک ہجرت سے قریب دسو برس پیشتر کا
لکھا ہوا ہے مگر یہہ بھی پادریصاحب کا ایک دعوی ہے اور لیس نار صاحب جلد دوسری
اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۴ و ۹۵ مین پرانے نسخون عہد جدید کے بیان مین لکھتے ہین کہ عہد
جدید کے اندر اس نسخہ مین بہت سے نقصان جنکو وٹسٹین نے اولا ظاہر کیا اور میکالس
اور گریس بیک نے ثانیا وٹسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے پائے جاتے ہین علاوہ ان
نقصانون کے بہت جلسے پڑھا ہی نہین جاتا اور وٹسٹین خیال کرتا ہے کہ یہہ نسخہ ایک
اون نسخون مین سے ہے جو اسکندریہ مین ترجمہ سریانی کے مقابلہ کے لئے جمع کئے گئے تھے
لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہین اور وروس ۷ باب نامہ عبرانیون پر ایک حاشیہ لکھا ہوا ہے
اوس سے وہی محقق استدلال پکڑتا ہے کہ یہہ نسخہ قبل پانسو بیالیس کے لکھا گیا ہے
لیکن اوسکی دلیلون کو میکالس فیصل نہین سمجھتا اور خود اتنا کہتا ہے کہ پرانا ہے اور لیشب
مارش ساتوین صدی کا لکھا ہوا کہتا ہے اور اسکی عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن
کوئی دلیل نہین کہ اوسنے خراب کرکے ترجمہ لاطینی کے موافق بنا لیا ہے اور اس نسخہ مین بھی
محقق نے تبدیل کی ہے اور گریس بیک سمجھتا ہے کہ یہہ تبدیل اوس نسخہ کے لکھے جانے
کے بعد بہت عرصہ کی پہنچی ہوئی ہے اور اوسنے بہت سی پرانی عبارتون کو چھیلا ہے از نسخہ
فخلاصہ اس نسخہ مین اول تو صرف عہد جدید ہے اور اوسمین بھی بہت سے نقصان
پائے جاتے ہین اور باوجود اوسکے بہت جا سے پڑھا ہی نہین جاتا اور کوئی دلیل اس
امر کی بھی نہین کہ کونسی صدی کا لکھا ہوا ہے اور لیشب مارش ساتوین صدی کا لکھا
ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کسینے اوسمین تحریف بھی کی ہے اور بہت سی پرانی عبارتو
چھیل بھی ڈالا ہے پس جس صورت مین کہ کوئی اچھی دلیل نہین کہ یہہ تینون نسخے کس عہد کے
لکھے ہوئے ہین بلکہ بقول بعضے عالمون عیسائی مذہب کے پہلا نسخہ ساتوین صدی کا
اور دوسرا آٹھوین یا دسوین صدی کا اور تیسرا ساتوین صدی کا لکھا ہوا ہے

اسصورت مین یہہ دعوی پادریصاحب کا کہ پہلا اڈہائی سو برس اور تیسرا اور دوسرا دو سو
برس ہجرت کے پہلے کا لکہا ہوا ہے کیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہہ ہے کہ جو حضرات عیسائی
مین دسوین صدی تک جعل کا بڑا زور تہا اور دوسری صدی سے ایسے جھوٹ کا
بولنا اور ایسے فریب کا دینا جسمین دین عیسوی کی بہبودی ہو علماء مسیحی مین بمنزلہ
مستحبات دینی کے ٹہر گیا تہا کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے کہ حال انکی دیانت اور
امانت کا پادریصاحب اور اونکے فرقہ کو بہت کچہہ معلوم ہے اسلام کی روز بروز ترقی
دیکہکر ایسے نسخے جعلی بنا کر کہدیا ہوگا کہ یہہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکہے ہوئے ہین تا
عوام عیسائی انکے جال مین آجاوین اور اس جعل کی کیا شکایت ہے عیسائیون
نے بہتیرے انجیلون وغیرہ گہڑکے تیار کر دی ہین جیسا عبارت موشیم سے جو نقل اوسکی
مقصد تیسری کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اوپر کا
مطلب ثابت کرنیکے واسطے ایک اور دلیل ان معلمون اور دین کے خادمونکی کتابین
جو حواریون کے بعد تہے حاصل ہوتی ہے اور یہہ مسیحیونکے مشہور معلم محمد سے بہت مدت
آگے ہوئے اور بہت سی کتابین لکہین کہ انمین سے اکثر ابتک مسیحیونکے درمیان موجود
ہین اب اس جگہہ ہم انمین سے کئی ایک اشخاص کا ذکر کرکے اونکے زمانون کو بہی
معین کرتے ہین اسطرح پر کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدی مین کلمنس نامی آسقف
آوریکناہیوش اور یوسطینوس شہید اور ایرینوس اور کلمنس الکسندریہ اور ترطولیا
نوس نے کتنی کتابین تصنیف کین کہ اب تک انمین سے بعضی تمام اور بعضی کسیقدر موجود ہین
اور ان معلمون مین سے بعض تو حواریون کے شاگرد اور بعض حواریون کے شاگردونکے
شاگرد تہے غرض کہ حضور مسیح کے نو برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ ہجری کے
چار یا پانچ سو برس پہلے اونہون نے یہہ کتابین لکہین اور پہر سنہ مسیحی کے تیسری صدی
مین یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اوریگنس وکپریانوس نے بعضی کتابین بنائین

جو ابتک ہین اوسیطرح یہہ اشخاص یعنی اپنیٹیوس و آلیفرم شاہی و آمبروشیوس و پالیکوپ
و خریسوسطوس و ہیرونیموس و اگوستینوس بہی جو مسیحی قوم مین بڑے مشہور معلم تھے سنہ ۴۰۰ و
سنہ ۵۰۰ پانسو مسیحی مین یعنی سنہ ہجری سے ۲۰۰ و ۱۰۰ برس آگے بہت سی کتابین بناکر
چھوڑ گئے جو ابتک باقی ہین اور وے سب کتابین مسیحی دین کے بیان مین لکھی گئین
اور اکثر اونمین سے نئے اور پرانے عہد کی کتابونکی شرح وتفسیر پر شامل ہین اور سبب
پرانے اور نئے عہد کی کتابونکے بہتیرے مقام اونمین لکھی ہین اور مقدس کتابونکے
وے مقام جو اونمین ہین اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے اون نسخون سے جو اب مسیحیون مین
رایج ہین مقابلہ کرین تو وے سب آیتین جنکا ذکر ان معلمون نے اپنی کتابون مین
کیا ہے ٹھیک ویسے ہی ہین جیسے اب مسیحیونکے مروج نسخون مین لکھی ہین پس اس سے یہی
بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت مین تحریف نہین ہوئی اور سوا اس انجیل کے جو اب
مسیحیون کے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی ہے کہتا ہون کہ سچا
پادریصاحب مشایخ کی کتابون سے دلیل لاتے ہین مگر یہہ دلیل ہی ضعیف ہے اور
صورت تسلیم مین ہرگز مسلمانونکے دعوی کو جنکا بیان اوپر گذرا منافی نہین اور جو
انہون نے پانچوین صدی کے علماء تک جنکے قولون مین قوت دیکھی ہے اونکے
نام یہان لکھے ہین پس حقیقۃ مسیحیون مین بڑی سند انہین کے قول کی ہے اور ہم اجما
خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور اگناشیوش کا جو صدی اول کے علماء اور حواریون کے
شاگرد کہلاتے ہین اور پادریصاحب نے بھی انکو بڑا معتبر سمجھکر اول لکھا ہے حال لکھدیتے
ہین علاوہ اسکے جو دوسری تیسری صدی سے حضرات مسیحیونمین مذہب عیسوی کی بہبودی
کے لئے جھوٹ بولنا بمنزلہ مستحبات ہی کے ٹھہر گیا تھا تو اونکے قول کی صداقت مین بھی
شک ہے اور بڑا سندی اول پادریصاحب کے نزدیک کلیمنس ہے جو روم کا اسقف
تھا اور حال اوسکا یہہ ہے کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیسیہ روم کی طرف سے

حال کلیمنس

گرنتہیونکے کلیسہ کو لکہا تہا اور اوسکے سال تحریر مین خلاف ہے مگر کسی قول کے موافق
وہ سال سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا کیونکہ وہ خط آرچ بشپ آف کینٹر بری کے نزدیک
یا بین سنہ ۶۴ و سنہ ۷۰ کے اور لیکلارک کے نزدیک سنہ ۶۹ء مین اور ڈاڈول کے نزدیک
سنہ ۶۴ء مین لکہا گیا ہے اور ڈیوپین اور ٹلی منٹ کہتے ہین کہ سنہ ۹۱ یا ۹۳ تک کلیمنس
بشپ ہی نہوا تہا اور موافق مختار لارڈنر کے سنہ ۹۶ء مین مرقوم ہوا ہے پس دل ہی
امر کی سند نہین کہ کونسے سنہ مین لکہا گیا ہے باوجود اوسکے اوس سارے خط مین کسی
جا سے صاف نہین سمجہا تہا کہ وہ اسجا کسی انجیل کا حوالہ لیتا ہے بلکہ جو چند عبارتین اوسکی
اتفاقاً کسی انجیل کی عبارت سے مضمون مین کچہہ موافق پڑ گئی ہین اونکی بابت علمار
عیسائی نے زبردستی دعوی کیا کہ ان عبارتون کو ان انجیلون سے لیا ہوگا گو حوالہ
صریح نہین دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل کرکے تحکم ان لوگونکا ظاہر
کر دیتے ہین اور بعد اوسکے وہ اور عبارتین جنکو کتب اسناد والے بڑی سند سمجہتے ہین
اور اونسے بڑہ کر اوس خط مین کوئی عبارت سند کے لایق نہین اسی لیے بیلی نے اپنی
کتاب مین بطور تصریح کے انہین دو کو لیا ہے معہ قول فیضیل کے اس باب مین انکی
معتبر کتابون سے نقل کر دیتے ہین مسٹر جونس کہتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کلیمنس نے
اس فقرے مین جو عیسی کو پیار کرتا ہے اوسکو چاہیے کہ اوسکے حکم پر عمل کرے حوالہ درس
۱۵ باب ۱۴ یوحنا کا لیا ہے اتنی جاننا چاہیے کہ وہ درس یون ہے نہدیہ سنہ ۱۸۴۲ء اگر
تم مجہے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اسجا اگرچہ سب لفظونمین موافقت نہین
مگر تاہم مسٹر جونس نے محض اس لحاظ سے کہ ان دونون فقرون مین باعتبار مضمون کے
کچہہ اتحاد ہے دلیل پکڑی کہ کلیمنس نے اسجا یوحنا کی انجیل سے حوالہ لیا ہے اور اپنے گمان
مین یہہ ایک سند وجود انجیل یوحنا کی اوسوقت مین نکالی اور یہہ تو محض ایک وہم ہے
کیونکہ موافق کسی قول کے سال تحریر خط کلیمنس کا سنہ ۹۶ء سے تجاوز نہین کرتا اور یہی

مسٹر جونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل سنہ ۹۸ء مین لکھی ہے جیسا ہارن صاحب اپنی تفسیر کی
چوتھی جلد کے صفحہ ۳۰۷ مین لکھتا ہے کہ یوحنا نے موافق مختار کریزاسٹم اور اپی فانیس کے
قدما سے اور موافق مختار ڈاکٹر ل اور فی بریشس اور لیکلارک اور بشپ ٹاملائین کے
متاخرین سے سنہ ۹۷ء مین اور موافق مسٹر جونس کے سنہ ۹۸ء مین اپنی انجیل کو لکھا ہے
انتہی پس جبکہ اوسکے نزدیک وہ انجیل سنہ ۹۸ء مین تصنیف ہوئی ہے تو سنہ ۹۶ مین یا اوس سے
پہلے کلیمنس نے کسطرح اوس سے حوالہ لیا ہے بلکہ ظاہر یہہ ہے کہ جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریون
کا تہا اور بارہا اوسنے اونکا وعظ بہی سنا تہا تو یہہ بات بہی وعظ مین کبہی دفعہ سنی ہوگی
اور اوسنے سنی بات کو لکھا ہوگا علاوہ اسکے یہہ بات کچہہ سننے پر بہی موقوف نہین بلکہ امر
بدیہی ہے کہ محب یہی ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے حکمون پر عمل کرتا ہے نہین تو دعوے
محبت کا غلط ہے پس جائز ہے کہ کلیمنس نے یہہ بات اپنی طرف سے لکہی ہو اور کوئی دلیل
نہین کہ اس فقرہ کو انجیل یوحنا سے لیکر لکھا ہے اور اگر مجرد مناسبت سے گو تہوڑی ہو
نقل ثابت ہو جاتی ہے تو لازم آتا ہے کہ اکثر فقرے جو انجیل مین اقوال مسیح کے اندر
پائے جاتے ہین حکما اور بت پرستونکی کتابون سے منقول ہوئی ہون اور ملحدونکا
یہہ طعن کہ انجیل مین جو تین چار باتین اخلاق کی اچہی پائی جاتی ہین اونہین کتابون سے
منقول ہین بجا ہووے صاحب ایسہومو لکھتا ہے کہ وے عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید
کے جن پر عیسائی بڑا فخر کرتے ہین لفظاً لفظاً کنفیوشس کی کتاب اخلاق سے جو قریب
چہہ سو برس کے پیشتر مسیح سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہین مثلاً ذیل خلق ۲۴ کے یون
مرقوم ہے دوسرے سے وہ کرو جو تم چاہتے ہو کہ وہی تم سے کرے اور نہ کرو وہ جو تم
نہین چاہتے کہ وہ تم سے کرے اور تمکو صرف اسی خلق کی حاجت ہے اور یہہ سب خلقون کی
اصل ہے اور ذیل خلق ۱۵ کے مرقوم ہے اپنے دشمن کی موت نچاہ کہ وہ خواہش سفاہت کی
اور اوسکی زندگی خدا کے اختیار مین ہے اور ذیل خلق ۳۵ کے ہے نیکی کا بدلہ نیکی کے

ساتھہ کرو اور کبھی بدی کے بدلہ مین بدی نکرو اور ذیل خلق ۳۴ کے ہے ہم دشمن ہے
اعراض بدون انتقام لینے کے کرسکتے ہین اور طبیعت کے خیال ہمیشہ گنہگار نہین انتہی
لیس حق یہہ ہے کہ مجرد مناسبت سے نقل نہین ثابت ہوتی اور وہ دعوی ملحد و لکا غلط
ہے اور سچا لارڈنر نے انصاف کیا اور مسٹر جونس کی حمایت اچھی نسمجھی اور اپنی تفسیر کی
جلد دوسری کے صفحہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ مین سمجھتا ہون کہ اس حوالہ مین شبہ ہے کیونکہ کلیمنس
بسبب وعظ اور صحبت حواریون کے بہات سے خوب واقف تہا کہ اقرار عشق عیسوی کا اوسپون
پر حجت کرتا ہے کہ اوسکے حکمون پر عمل کرین انتہی اب حال اون دو بڑی سندی
عبارتو لکا سنئے اول یہہ کہ باب ۱۳ اوس نامہ مین یون واقع ہوا ہے اور ہم کرین جیسا
کہ لکھا ہوا ہے اسلئے روح القدس نے اسطرح کہا ہے کہ دانا آدمی اپنی دانائی پر فخر نکرے
خصوصًا یاد رہین خداوند یسوع کے الفاظ جو بردباری اور مجاہدہ کی تعلیم کے وقت یون
فرمائے تہے رحم کرو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے بخشو تا کہ تم بخشے جاؤ جیسا تم کروگے ویسا ہی
تمہارے ساتھہ کیا جائیگا جیسا تم دوگے ویسا ہی تمہین دیا جائیگا جیسی تم عیب گیری
کروگے ویسی ہی تمہاری عیب گیری کیجائیگی جیسی تم مہربانی دکہاؤگے ویسی ہی تمکو
مہربانی دکہائی جائیگی اور جس پیمانہ سے تم ناپوگے اوسی پیمانہ سے تمہارے لئے ناپا جائیگا
انتہی علماء عیسائی اسیطرح کہتے ہین کہ کلیمنس نے یہہ الفاظ ورس ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ باب ۶
لوقا اور ورس ۱ - ۲ - ۱۲ باب ۷ متی سے نقل کئے ہین اور عبارت باب ۶ لوقا کی یون
ہے ۳۶ پس تم جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو ۳۷ نکتہ چینی نکرو
تب تمہاری نکتہ چینی نہ کیجائیگی اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے گناہ ثابت نہ کئے جاوینگے
بخشو کہ تم بخشے جاؤگے ۳۸ دو کہ تمہین دیا جائیگا اچھا پیمانہ داب داب کے اور ہلا ہلا
کے مونہا مونہہ بہرا ہوا تمہاری گود مین رکہہ دینگے اسلئے کہ جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے
ہو اوسی سے پہر تمہارے لئے پیمایش کیجائیگی اور عبارت باب ۷ متی کی یون ہے

ہندیہ ۱۸۴۱ء - انکتہ چینی نکرو تاکہ تمہاری نکتہ چینی نکی جاوے ۲ کیونکہ جو نکتہ چینی تم
کروگے ویسی ہی تمہاری نکتہ چینی کیجاویگی اور جس پیمانہ سے تم پیمایش کرتے ہو اوسی سے
تمہارے واسطے بہی پیمایش کیجایگی ۱۲ پس جو جو سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کرین
تم ہی اونسے وہی کرو کہ شرع اور انبیا یہی ہین انتہی دوسری عبارت یہہ ہے جو کلیمنس نے
باب ۴۶ - اوس نامہ مین نقل کی ہے یاد رکہو خداوند یسوع مسیح کے الفاظ اسلئے اوسنے
کہا ہے کہ اوس آدمی پر افسوس (جسکی طرف سے جرم آوے) اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ وہ
پیدا نہوتا اس سے کہ وہ میرے کسی پسندیدہ کو دکہہ دیوے اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا
پاٹ اوسکی گردن مین باندہ کر سمندر مین ڈبویا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک چہوٹے
بچون سے دکہہ دیوے انتہی کہتے ہین کہ یہہ فقرے ورس ۲۴ باب ۲۶ متی اور ورس ۱
باب ۱۸ متی اور ورس ۴۲ باب ۹ مرقس اور ورس ۲ باب ۱۷ لوقا سے منقول ہوئے ہین اور
عبارت اون ورثون کی یون ہے ہندیہ ۱۸۴۱ء ورس ۲۴ باب ۲۶ متی کا ابن آدم جیسا
کہ اوسکے حق مین لکہا ہے چلا لیکن اوس شخص پر جسکے ہاتہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے
واویلا ہے اوس شخص کیلئے یہہ بہتر تہا کہ وہ پیدا نہوتا ورس ۶ باب ۱۸ متی کا پر جو کوئی
کہ ایک کو ان لڑکون سے جو میرے معتقد ہین ٹہوکر کہلاوے یہہ اوسکے لئے بہتر تہا کہ
ایک چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین باندہا جاتا اور وہ دریا مین تہ تک پہنچایا جاتا ورس
۴۲ باب ۹ مرقس کا اور جو کوئی ان چہوٹون مین جو مجہہ پر اعتقاد رکہتے ہین ایک کو ٹہوکر
کہلاوے اوسکے لئے یہہ بہتر تہا کہ چکی کا پاٹ اوسکے گلے مین لٹکایا جاتا اور وہ دریا
مین ڈبویا جاتا ورس ۲ باب ۱۷ لوقا کا اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردن مین لٹکایا جاتا اور دریا
مین پہینک دیا جاتا تو اوسکے لئے اوس سے یہہ بہتر ہوتا کہ وہ اون چہوٹون مین سے
ایک کو ٹہوکر کہلاوے انتہی اور لارڈنر بعد نقل اس عبارت کلیمنس و حوالہ ورسون
انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہے کہ ایسے مقابلہ مین کبہی

انجیل نویسون کے الفاظ اسلیے رکہدیے ہین تاکہ ہر شخص خوب سمجہہ لے لیکن عام حال یہہ ہے کہ اس عبارت کا جز آخیر ورس ۲ باب ۶ لوقا سے لیا گیا ہے انتہی دیکہو دونون جا مین سب فقرون کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلون کی عبارت سے توافق لفظی نہین رکہتی اور بعض فقرون مین مضمون مین پورا اتحاد نہین نکلتا کیونکہ ایک فقرہ عبارت اول کلیمنس کا اقوال مسیح سے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اور ورس ۳۶ باب ۶ لوقا مین یون ہے پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے رحیم ہو اور یہہ فقرہ جیسے تم مہربانی دکہاوگے ویسی ہی مہربانی تمکو دکہائی جائیگی کلیمنس کی عبارت مین ہے اور متی اور لوقا مین نہین پایا جاتا اور یہہ فقرہ اور گناہ ثابت نکیا کرو تو تمہارے بہی گناہ ثابت نکئے جائینگے لوقا مین ہے اور کلیمنس مین ندارد ہے اور حال دوسری عبارت کا بہی ایسا ہی کچہہ خراب ہے پس دعوی نقل کا محض بیجا ہے اسلیے کہ اگر انجیل سے نقل کرتا تو نام اوسکا لیتا اور اگر نام نہ لیتا تو عبارت مین موافق ہوتا اور اگر یہہ بہی نکرتا تو ادنی درجہ یہہ تہا کہ اوس سب مضمون مین تو موافقت رکہتا البتہ دونون جا سے اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہے اور جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریونکا اور حواریون کی صحبت سے مثل حواریون اور اور مریدونکے واقف تہا تو کہان سے ثابت ہوسکتا ہے کہ اوسنے انجیل متی یا لوقا یا مرقس سے دیکہہ کر لکہا ہے اسی لیے اس دعوی سے بشپ پرشس نے فارغخطی دی اور کہا کہ کلیمنس نے حوالہ نہین لیا لارڈنر اپنی تفسیر کی جلد دوسری مین دونو عبارتون کے حق مین لکہتا ہے کہ جنہون نے ہمارے خداوند کے حواریون اور اور مریدون کی صحبت پائی تہی اور ہمارے خداوند کے مسئلون اور تاریخون سے ایسے واقف تہے جیسے انجیل نویس ونکے ملفوظات کے دیکہنے سے اکثر ایک مشکل واقع ہوا کرتی ہے جب تک اونکے حوالے صریح اور ظاہر نہون اور یہان وہ مشکل یہہ ہے کہ آیا کلیمنس ان جگہون مین اون الفاظ عیسوی کی طرف

رجوع کرتا ہے جو مکتوب تہے یا اگر نہو نکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اوسنے
اور اونہون نے خداوند کے حواریون اور اور مریدون سے سنے ہونگے لیکلرک
اول کو اختیار کرتا ہے اور بشپ پیرسن دوسریکو اور مین اس بات کو مانتا ہون کہ پہلے
تینون انجیلین اسوقت سے پہلے لکہی گئی ہین اور کلیمنس نے اگر رجوع کیا ہو تو ہوسکتا ہے
گو لفظون اور عبارت مین خوب موافقت نہین رکہتا لیکن یہہ بات کہ اوسنے رجوع
بہی کیا ہے آسان نہین کہ فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلونکے
لکہے جانے سے پہلے ان چیزون سے خوب واقف تہا اور بعد اونکے لکہے جانے کی
بہی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیان کی عادت تہی بدون رجوع کے
طرف انجیلون کے اون چیزونکا جنسے وہ خوب واقف تہا بیان کرتا ہو لیکن دونون صورتین
انجیلون کی سچائی خوب مضبوط کرتا ہے اسلئے صورت رجوع مین تو مقدمہ صاف ہے
اور صورت عدم رجوع مین بہی انجیلون کی تصدیق ہے کیونکہ یہہ الفاظ موافق ہین
اونکے جو وہان لکہے ہین اور ایسے مشہور تہے کہ وہ اور اگر تہی اونکو جانتے تہے پس کلیمنس نے
ہمکو یقین کرایا کہ ہمارے انجیل نویسون نے الفاظ عیسوی کو جنکو بردباری اور ریاضت
تعلیم کے وقت ہمارے خداوند نے فرمائے تہے ٹہیک ٹہیک اور سچ سچ لکہا ہے اور یہہ
الفاظ لایق اسکے ہین کہ بڑے ادب سے یاد رکہے جاوین اور اگرچہ بیان مشکل ہے
لیکن پہر بہی مین خیال کرتا ہون کہ اکثر فضلاء کی رائے لیکلرک کی رائے کے موافق ہین
القصہ پولوس ورس ۳۵ باب ۲۰ اعمال مین اسطرح سے بعض کو یون نصیحت کرتا ہے یاد رکہو
الفاظ خداوند یسوع کے جو اوسنے کہا ہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر مبارک ہے اور
مین یقین کرتا ہون کہ یہہ عام مانا گیا ہے کہ پولوس اسجا کسی لکہے ہوئے کی طرف رجوع
نہین کرتا بلکہ صرف بعضے اون الفاظ عیسوی کیطرف جو اون سے یہہ اور وہ واقف
تہے مگر اس سے یہہ نہین لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجہا جاوے بلکہ

یہہ طور لکھے ہوئے اور غیر لکھے ہوئے کیطرف استعمال مین آسکتا ہے اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو کہ یہی طور استعمال مین لاتا ہے اور غالبًا بلکہ یقینًا لکھی ہوئی انجیلونکی طرف رجوع کرتا ہے انتہی کہتا ہون کہ انکے علماء کے نزدیک ہرگز یہہ امر بطور یقین کے نہین ثابت ہوسکتا کہ کلیمنس نے انجیلون سے ان عبارتون کو نقل کیا ہو اور بشپ پیرسن تو صاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق بھی اسیکی طرف ہے کیونکہ اولًا تو کلیمنس حالات مسیحی اور اقوال مسیحی سے خوب واقف تہا ثانیًا عبارت اور لفظون مین بھی موافقت نہین ثالثًا کوئی امر ایسا اوسکے کلام مین نہین کہ اوس سے سمجھا جاوے کہ اوسنے حوالہ لیا ہے دیکھو پولوس مقدس بھی مثل کلیمنس کی درس ۳۵ باب ۲۰ اعمال مین لکھتے ہین باوجودیکہ باتفاق علماء مسیحی کے کسی لکھے ہوئے کیطرف رجوع نہین کرتے پس ایسا ہی کلیمنس کو سمجھو اور وہ جو لارڈنر کہتا ہے کہ صورت دوسری مین بھی انجیلون کی تصدیق ہے الخ بہت ہی عجیب ہے کہ بعض فقرون کے مضمون مین موافق ہوجانے سے کہان تمام انجیلون کی تصدیق نکل سکتی ہے بالفرض اگر تصدیق ہی ہے تو فقط اسقدر ہوگی کہ یہہ فقرے ان انجیلون مین قول عیسوی سے منقول ہوئے ہین اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہین پولیکارپ کو کہ یہی طور استعمال کرتا ہے الخ مردود ہے کیونکہ جو پولیکارپ بہی تابعی اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی سب حالات مسیحی سے واقف تہا تو حال اوسکا مثل حال کلیمنس کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا ہے اوسجا ہم کہتے ہین کہ وہ بھی مثل کلیمنس اور پولس کے لکھی ہوئی انجیلون کی طرف رجوع نہین کرتا پس بحمد اللہ کہ جو منزل لیسنا لہ تھے اور بڑے سندی پادری صاحب کا تہا اوسکے کلام سے کچھ بھی سند انجیلون کی نہ نکلی اب حال دوسرے کا سنیے کہ وہ بڑے سندی اگناٹیوس ہے جو ۷۰ برس بعد عروج مسیح کے انطاکیہ کا اسقف ہوا تہا اور یہہ شخص تابعین حواریون سے ہے لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین لکھتا ہے کہ یوسی بیس اور

جیروم نے اوسکے سات خط کا ذکر کیا ہے اور انکے سوا اور خط بہی اوسکی طرف
منسوب ہین کہ جنکو جمہور علماء جعلی سمجہتے ہین اور میرے نزدیک بہی ظاہر یہی ہے اور ان
سات خطون کے دو نسخے ہین ایک بڑا دوسرا چہوٹا اور سوائے سٹروسٹن اور دو چار
اوسکے تابعین کے سبکی یہی رائے ہے کہ نسخہ بڑے مین الحاق ہوا ہے اور نسخہ چہوٹا اسکی
قابلیت رکہتا ہے کہ اوسکی طرف منسوب ہو اور مین نے جو غور سے دونون نسخون کا مقابلہ
کیا یہہ بات معلوم ہوئی کہ چہوٹے نسخہ مین الحاق کرکے بڑا نسخہ بنا لیا ہے اور یون نہین
کہ چہوٹا نسخہ بڑے نسخہ سے مختصر کر لیا ہو اور جو لوگ قدماء کے ہی چہوٹے نسخہ سے مناسبت
بہ نسبت بڑے نسخہ کے زیادہ رکہتے ہین باقی رہا یہہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چہوٹے نسخہ
کے بہی حقیقت مین اگناٹیوس کے ہین یا نہین اسمین بڑا جہگڑا ہے اور بہت بڑے بڑے
محققون کے قلم اس امر مین کام آئے ہین اور مین جانبین کی تحریر کو دیکہہ کر اس سوال کو
مشکل سمجہتا ہون اور میرے نزدیک اتنی بات ثابت ہے کہ یہہ خطوط وہی ہین جنکو یوسیبیس
نے پڑہا ہے اور اُرجن کے وقت مین موجود تہے اور بعض فقرے ٹہیک زمانہ اگناٹیوس
کے مناسب نہین تو یہہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ اونہین الحاقی مانین نہ یہہ کہ اونکا
لحاظ کرکے اون سب خطونکو رد کردین خصوصاً صورت مین کہ انہی نسخون مین جنمین ہم اب مبتلا
ہین اور جو بڑے خطون مین کسی ایرین نے الحاق کیا ہے اسیطرح ہو سکتا ہے کہ
چہوٹے خطون مین بہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونون نے دست اندازی کی ہوگی
گو میرے نزدیک اوس دست اندازی سے بڑی خرابی نہین آئی انتہی ملخصاً اور کتاب
بیلی کا محشی اوسکے حاشیہ مین لکہتا ہے کہ پچہلے دنون مین اگناٹیوس کے تین خطون کا
ترجمہ سریانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیورٹن نے طبع کیا ہے اور اس نسخے ملفوظ نے
قریب تحقیق کے اس امر کو کر دیا ہے کہ چہوٹے خطوط یونانی مین جنکو اشر نے درست
کیا ہے الحاق ہوا ہے اور بعد اسکے چار دلیلین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہو اوس مین دیکہہ لے

اور جب حال ویسکے خطون کا یہہ ہو تو ہم کو اوسکے فقرونکی نقلکرکے جواب دینا ضروری
نہین بلکہ کہتا ہون کہ جب سب علماے مسیحی سوائے دو تین عالمون کے اگناتیوس
کے بڑے خطونکو بالاتفاق غیر معتبر سمجھتے اور کہتے ہین کہ اونمین کسی ایرین نے الحاق
کیا ہے تو اس صورت مین اونکی مسیحونکی نزدیک بہی کچہہ سند نہین باقی رہے چہوٹے
خط اونکے جعلی ورعدم جعلی ہونے مین بہت بڑے بڑے محققون مین جہگڑا ہے پس
اونکا بہی اگناتیوس کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہین بلکہ اونکو بہی دوسری
تیسری صدیمین کہ جسمین جہوٹ بولنا اور فریب دینا بہبودی دین عیسوی کے لئے منجملہ
مستحبات کے ٹہر گیا تہا کسی نے بنا لیا ہوگا اور ان سات خطون اگناتیوس کی
کیا حقیقت ہے قریب ستتر انجیلون وغیرہا کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریون کی طرف
سے جعلی بنائی گئین تہین تو اگر مان بہی لین تو بہی علماء عیسائی کے نزدیک یہہ مسلم ہے
کہ ان جہوٹے خطون مین کئی فقرے الحاقی ہین اور لارڈ نرنے اقرار کیا ہے کہ یقینا نسخے
اون خطون کے بہت کمیاب ہین اور ممکن ہے کہ انمین بہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا
دونون نے الحاق کیا ہو اور جب یہہ مسلم ہوا اور حضرات دیندار بہی اپنی عاقبت
سوارنے کو ایسے امر کے درپے تہے تو اون خطون کا پہر کیا اعتبار رہا جایز ہے کہ
بعض فقرے اس قسم کے بہی حضرات دینداروں نے الحاق کردئے ہونگے بہر حال
بحمد للہ کہ صدی اول مین علماء سے توکیکے کلام مین سند ان انجیلون کی نہ نکلی
اور دو برسے سندی پادریصاحب کے کلامون سے کچہہ بہی ان انجیلون کی سند نہ ثابت
ہوئی اور سارے مجموعہ عہد جدید کی سند کے تو کیا معنی پادریصاحب کہتے ہین اور اگر
کوئی یہہ دعوی کرے کہ جب محمدؐ کے وقتمین کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا تو اون
مسلمون کی کتابون کو بہی تحریف کر ڈالا اسواسطے ہمارا یہہ جواب ہے کہ پہلے تو
اس دعوی کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل نہین محض دعوی ہے اور بس دوسرے

جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہین کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا کہ محمدؐ کے وقت مین پرانے اور نئے عہد
کی کتابون کو تحریف کرین اسیطرح ان قدیم کتابون کے تحریف کرنیکا بہی کوئی سبب نہ تہا تیسرے
جیطرح محمدؐ کے وقت مین کتب مقدسہ کے سارے نسخونکا تحریف کرنا غیر ممکن تہا اسیطرح یہہ دعوی
بہی ہرگز واقع نہین ہوسکتا اور جیسے کہ اب فی زمانا اون سب کتب دینیہ کی جو محمدیون کے
پاس ہین تحریف کرنا اور اون مقامونکا جنمین محمدؐ کے واسطے اشارے ہین نکال ڈالنا غیر ممکن
ہے ایسے ہی محمد کے وقت مین مسیحیونکی بیشمار کتابونکی تحریف بہی ممکن نہ تہی کہتا ہون کہ اول
مسلمان اس بات کے قایل نہین کہ مقدس کتابین پہلے محمدؐ کے تحریف نہین ہوئین تا کہ یہہ کلام
پادریصاحب کا التفات کے قابل ہو لہذا تینون جواب پادریصاحب کے مردود ہین کیونکہ نہ تو
دعوی مسلمانونکا بے دلیل ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ مسیحیونکو کوئی سبب نہ تہا چنانچہ صدق
ان دونون امرونکا اس رسالہ کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہہ بات سچ ہے کہ اونکی تحریف
ممکن نہ تہی دیکہو بڑی کتاب مجموعہ خطوط اگناشیوس کی جمہور علماء اور محققین عیسائی کے نزدیک
جعلی و محرف ہے اور لارڈنر اوسمین فرقہ ایرین کی تحریف کا قایل ہے اور چہوٹی کتاب
مجموعہ خطوط کی بہی بعض محققین کے نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہین
لیکن بموافق تحریر لارڈنر کے اسمین بہی الحاق ہوا ہے اور شاید دست اندازی فرقہ ایرین یا
دیندار عیسائیون سے خالی نہین اور بلاشبہ ان مشایخ کی کتابون کے نسخے بہی بہت ہی
قلت سے پائے جاتے تہے قطع نظر اسکے ڈیونیشیس بشپ آف کورنتہہ دوسری صدی مین
باواز بلند چلاتا تہا کہ مین نے بہائیون کی خاطر سے خط لکہے تہے لیکن ان شیطان کے خلیفون
نے میرے خطونکو خراب کیا پس کیا تعجب ہے کہ بعض نے کتب مقدسہ کو بہی خراب کرنیکا
ارادہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلاً آگے گذر چکا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیئے کہ جب
عیسائیون نے ڈیونیشس کی عین حیات ہی مین اوسکے خطونکا یہہ حال کیا ہو تو اوسکی
موت کے بعد تو خدا جانے کیا کچہ خاک اوڑائی ہوگی اور ایسا ہی کچہ اور مشایخ کی

کتابون کا بہی حال ہے جیسا کہ لارڈنر کے قول سے مفہوم ہوتا ہے پادری صاحب لکہتے ہین
قطع نظر ان سب باتون سے محمدؐ کے مرنیکے بعد عمر خلیفہ نے اوسوقت کے مسیحیونکے کئی ایک
بڑے بڑے کتب خانہ اپنے قبضہ مین کر لئے ان مین سے شام کی ولایت مین قیصریہ کا کتب خانہ
اور مصر مین اسکندریہ کا کتب خانہ تہا ان کتب خانون مین کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور
اکثر مسیحی معلمونکی کتابین تہین جیسا کہ اگلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس صورت مین
محمدیونکو آسان تہا کہ مقدس کتابون کے قدیم نسخے اور قدیم معلمون کی کتابین ظاہر
کر کے تحریف کا دعوی ثابت کرتے حالانکہ کتب خانون کے چہین لینے کے بعد عمر نے انکے
جلا دینے کا حکم دیا اور اوسوقت کے اور محمدیونکا بہی یہہ حال تہا کہ جو پرانی کتابین
پاتے تہے برباد کرتے تہے سو اس برباد کرنے مین یا تو پرانی کتابونکی قدر نہین جانتے یا یہہ
سمجہتے تہے کہ اونکا مضمون قران کے خلاف ہونے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم کتابونکو
برباد کرنا محمدیون کی ایسی بیخبری کا باعث ہوا ہے کہ وے مسیحیونکے اگلے حالات اور تعلیمونکی
کیفیت و حقیقت سے جو محمدؐ کے پہلے تہے اتنی خبر و آگاہی نہین رکہتے کہ ایسے ایسے دعوی
کرتے ہین مثل دعوی تحریف کتب مقدسہ وغیر ذالک اور اس لئے کہ محمدی قدیم کتابین
اور مسیحیون کی تاریخون سے کچہہ اطلاع نہین رکہتے پہر اونکے واسطے تواریخ سے دلیل لانا
مشکل ہے اور سوا اسکے محمدیون نے اون کتابون کی تلاش و جستجو اب تک نہین کی جو فرنگستان
کے مسیحیونکے پاس ہین لیکن اس زمانہ کے محمدی اگر باپ دادونکے تعصب کو کنارے رکہکر
انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ کا عوض کیا چاہین تو فرنگستان مین جا کر وہان کے
کتب خانونکو دیکہین کہ اون مین کتب مقدسہ کے وے پرانے نسخے اور مسیحی معلمون کی
وے کتابین جو ہم نے ذکر کین دیکہہ سکتے ہین اور اگر اون کتابونکی زبان سیکہہ لین
تو اونکا پڑہنا بہی اون پر آسان ہو جائیگا اور اون کتب خانون مین ایسی کتابین بہی
بہت پاوینگے جنہین یہہ مطالب جو ہم نے اس فصل مین لکہے مفصل و مشرح مذکور ہین اور

کتب سابق الذکر کے قدیم ہونیکی اسناد بھی اونمین بتفصیل بیان ہوئی ہے کہنا یہ ہو
کہ اوسوقت تک صدہا فاضل یہودی اور عیسائی مسلمان ہوچکے تھے اور اونہون نے
اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابونکی موافق گواہی دی تہی اور اوسوقت عیسائیون مین
بڑا زور و شور یورپ کی حکومت کا تہا اور اوسکے متعلقین خود عبری کتابون مین عہد
عتیق کی تحریف کے قائل تہے تو محمدیونکو کچھہ ضرور نہ تہا کہ ان کتابونسے کچھہ ثابت کرتے
رہا امر جلادینے کا سو اوسکا حال یہہ ہی کہ اون کتب خانون مین ہر قسم کی کتابین تہین
پس جو علم فلسفی کی تہین اونکے جلا دینے مین کچھہ بہی ہرج تہا زمانہ پولوس مقدس مین
بہی اس قسم کی کتابین قیمتی پچاس ہزار روپیہ کی اون لوگون نے جو پہلے یہودی یا
یونانی تہے پہر مسیحی ہوگئے تہے جلادی تہین اور اوسپر نہ پولوس مقدس نے اونکو منع
کیا تہا اور نہ یہہ کہا تہا کہ ان کتابون کو رہنے دو تاکہ جو مسیحی نہین ہوئے اون پر اونسے
ڈہونڈکر دلیل پکڑی جاویگی اور نہ پہونک دینے پر کچھہ طعن کیا تہا باب ۱۹ اعمال مین ہے
شہد یہ ۱۸ و ۱۹ اور بہترون نے اونمین سے جو ایمان لائے تہے آگے اپنے کامونکو قبول
دیا اور ظاہر کیا ۱۹ - اور بہتون نے جو جادو کرتے تہے اپنی کتابین اکٹہی کرکے لوگونکے
آگے جلادین اور جب اونکی قیمت کا حساب کیا تو پچاس ہزار روپے ٹہرے انتہی پس
اس جہت سے ہمپر کچھہ بہی الزام نہین اور جو کچھہ دینی تہین اکثر ترجمے تہے اور جو سب
فساد سے خالی نہین تو اونکا جلادینا بہی کچھہ قابل طعن نہ تہا کتاب واٹسن مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ع
کی جلد نہم مین ہے کہ جب جلادینے ترجمہ وکلف کا حکم نکل چکا ٹنڈل نے سنہ ۱۴۱۰ع مین ایک
کتاب لکہی اور سنہ ۱۴۲۸ع مین ایک کونسل بیٹھی اور اوسکے حکم سے وکلف کی ہڈیان نکالکر جلائین
اور دریا مین بہائی گئین اور سنہ ۱۵۲۶ع مین کارڈنل وسی اور اورلشپ لوگون نے حکم کیا
کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور مخالفت کے واسطے اس مضمون کا اشتہار اپنے اپنے
علاقونمین جاری کیا کہ ٹنڈل کے بعضے پیرون نے ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو

جہوٹے ترجمہ اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمہ جسکے پاس ہو تین
دن کے اندر وائکر جنرل کے پاس حاضر کرلے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاویگا اور تہمت
بدعتی ہونے کی اوسکو لگے گی اور اسی سال مین ٹونسٹل بشپ لندن اور ٹامس مور نے
عنقریب تمام نسخون کے خرید کرکے پال کے کراس مین جلادیے اور سنہ ۱۵۲۹ء مین ٹونسٹل
نے معرفت آگستن پیکنٹن سوداگر کے اوس ترجمہ کے نسخے خرید کرکے مقام چیپ سائڈ
مین علانیہ جلادیے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے نظر ثانی کرکے پہر دوبارہ سنہ ۱۵۳۴ء مین
مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل اپنے بہائی اور اور ون کی اوسکو پوشیدہ پہیلایا
اوسپر بشپ لندن نے اون پہیلانے والون کو طلب کیا اور تشہیر کرکے اونہین کے ہاتہہ
سے سب نسخونکو چیپ سائڈ مین جلوایا اور اٹہارہ ہزار آٹہہ سو چالیس پونڈ اور دس پیہ
اون پر جرمانہ ہوا کہ جسکے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکہہ اٹہاسی ہزار چارسو روپیہ
اور ساڑہے چہہ آنے تخمینا ہوتے ہین اور سنہ ۱۵۴۶ء مین بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ
ٹنڈیل اور کوورڈیل کا اور اسیطرح اور کتابین جنکی پارلیمنٹ نے اجازت نہین دی اور
فرث اور وکلف وغیرہما کی کتابین نہ پڑہی جاوین بلکہ جلادینے کے لئے ملکی اور کلیسیونکے
افسرون کے حوالہ کیجاوین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق پال کراس مین جلائی گئین اور
سنہ ۱۵۵۵ء مین نماز کی کتاب معہ انجیل کے جلائی گئی اور سنہ ۱۵۵۸ء مین ایک اشتہار اس مضمون کا
جاری ہوا کہ بدعتی کتابین نہ کہین بیچی جاوین اور نہ پڑہی جاوین اور نہ کوئی اپنے
پاس رکہے پہر اوسی جلد مین ہے کہ ہارمنی کی شین کی تہیوڈورٹ کے وقت مین موجود
تہی اور سب کلیسون مین پڑہی جاتی تہی لیکن ویسنے اوسکے سب نسخون کو غارت کردیا
تاکہ انجیل کو اوسکی جگہہ قایم کرے انتہی اور فرقہ پروٹسٹنٹ نے جسمین پادری صاحب داخل
ہین اپنی ابتدا سلطنت مین فرقہ کاتلک کے بہت سے کتب خانون کو جو غالبا اونمین بیہ
کتابین تہین جلادیا ہے کہ آج تک کاتلک ونکی بابت غم کرتے ہین پس اگر مطلقا

کسی کتاب کا جلا دینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولی ملزم ٹہرینگے اور
عیسائی لوگ جو حضرت عمرؓ پر تہمت لگاتے ہین وہی تہمت بلکہ اوس سے زیادہ اون پر
اولٹی پڑیگی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تو محرف کتابین کہ جنہین وہ خود ہی ایسا سمجھتے
تہے جلوائین ہین بخلاف عیسائیون کے کہ اونہون نے وہ کتابین غارت کین کہ جنہین وے
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تہے **قول** اونکا لیکن اس زمانہ کے محمدی اگر اپنے
عالمونکے اِلٰہ کہتا ہون کہ غریب محمدیون کو فرنگستان مین جانے اور اون نسخون کے
دیکھنے کی حاجت نہین کیونکہ آپ کی کتب اسنا کے مصنفون نے باوجودیکہ اونکی جاہلی
مین بہت کچھہ اونکی حال سے ہمکو مطلع کر دیا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور اونکی تحریر کے
موافق دعوی پادریصاحب کا ایک مغالطہ ہے اور ممکن نہین کہ پادریصاحب بطور
جسم کے یہہ بات ثابت کر دین کہ وے نسخے محمدؐ سے پیشتر کے لکھے ہوئے ہین پادریصاحب
کہتے ہین جس حال مین ہم دلیل لاچکے کہ مقدس کتابین نہ محمدؐ کے وقت مین اور نہ اوسکے
بعد تحریف و تبدیل ہوئین پس ہم نے محمدیون کے دعوی کے خلاف ہونیکو بجواب
شافی ثابت کر دیا اور اب ہو سکتا تہا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چہوڑکر دوسرے
باب کے مطالب بیان کرنے لیکن درحالیکہ بعضے محمدی کبھی کبھی قران کے معنی نہ سمجھنے سے
یا تعصب و کم بحثی کی راہ سے کہتے ہین کہ کتب مقدسہ محمدؐ کے وقت سے پہلے تحریف ہو
ہین اور حالانکہ ایسی بات قران کے بہی برخلاف ہے مگر اب ہم اس بحث کا ہی مختصر جواب
دینگے اسطرح سے اولاً مخفی نرہے کہ جو کچھہ ہم نے اب تک پرانے اور نئے عہد کی کتابونکے
تحریف نہونے کی بابت ذکر کیا اس بحث کے رد مین ہی جواب کافی ہے کیونکہ ہم
ذکر کر چکے کہ مسیحیون مین کتب مقدسہ اور قدیم معلمونکی کتابونکے ایسے نسخے اب تک
موجود ہین جو محمدؐ کے زمانے سے کچھہ مدت آگے اور بعضے اون مین سے خود حواریون
کے زمانے کے نزدیک لکھے گئے اور یہہ ہی ہم نے اونہین جگہون مین بیان کیا ہے

کتب مقدسہ کے وہی قدیم نسخے اون نسخون سے جو اب مسیحیون کے درمیان ہین خوب ملتے
ہین پس صاف معلوم ہوگیا کہ کتب مقدسہ محمدؐ سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تہین جیسے
اب ہین دوسرے یہہ کہ اگلے مسیحیون نے حواریون کے وقت سے تین سو برس تک
مسیح پر ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیون اور بت پرستون سے
بہت ظلم اور دکھہ سہے چنانچہ لوگ اونسے دشمنی رکہتے اور دکھہ دیتے اور اونکا مال
متاع زبردستی سے چہین لیتے تہے اور اون رنجون اور مصیبتون مین صرف ایک اتنی
تسلی اونکے لئے باقی تہی کہ مسیح پر اعتقاد اور انجیل کے مضمون سے تسلی دلی اور
خوشحالی روحانی اونہین حاصل تہی جسکی خاطر خلش خار کے متحمل ہوتے اور خوش
رہتے تہے لہذا اس دنیا مین اونکا بڑا خزانہ یہی انجیل تہی اور پس سوا اسی سبب اپنی دولت
مال اور ہر چیز خوشی سے دیڈالتے تہے تاکہ اس خزانہ کی نگہبانی کرین یہان تک کہ بعض
اون مین سے اپنا قتل ہونا اس سے بہتر سمجہتے تہے کہ بت پرست اونکی انجیل کو جلا دیوین
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہوئے
ہون اس صورت مین ایسی عجب و بحث درمیان مین لانا بڑی بیخبری اور کم عقلی ہے
پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمد سے پہلے بلکہ حواریون کے زمانے تک بہی کبہی مسیحیونکی
مقدس کتابون کے تحریف ہونیکا اتفاق نہین ہوا اور پرانے اور نئے عہد کی کتابین
جیسی اصل مین تہین اب تک ویسی ہی ہین کہتا ہو مین قول اونکا پس ہم محمدیونکے
دعوی کو الخ مخدوش ہے اور ہرگز مسلمانونکا یہہ دعوی نہین کہ زمانہ محمدؐ تک تمام مقدس
کتابونکے نسخے تحریف سے مصئون اور پاک تہے اور فقط بعد زمانہ ظہور رسول اللہ کے
اونمین فقط بشارتون رسول اللہ کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ اونکا دعوی
عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب دسوین صدی عیسوی تک جہوٹ اور جعلسازی کا
بازار بہت ہی گرم تہا تو بلاشبہ وہان تک بہت کچہہ خرابیان اون کتابون مین ہوکے

ہین **قول** اونکا لیکن درحالیکہ بعضو بعضے محمدی قران کے معنے نہ سمجہنے سے بالتعصب
اور کج بحثی کی راہ سے الخ کہتا ہون کہ غریب محمدی تو قرآن کے معنے سمجہتے ہین اور
انہون نے تعصب و کج بحثی نہین کی مگر پادریصاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان
عربی کے قران کے معنی غلط سمجہہ گئے ہین اور اسی سبب سے قرآن کے غلط معنی سمجہنے پر
اکثر پادریصاحب غلطی کہاتی ہین جیساکہ ازالۃ الشکوک کے مقدمہ کے اندر اور اور
جا مصرح ہوا ہے اور دعوی مسلمانونکا وہی عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا **قول**
اونکا مگر اب ہم اس بحث کا مختصر جواب دینگے الخ لہذا ہم بہی پادریصاحب کی دونون
وجہون کا مختصر جواب دیتے ہین کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابونکا ایسا نہین کہ جسپر
یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول اللہ سے پیشتر کا ہو اور فقط گمان پادریصاحب کا
ہمارے کام کا نہین اور اگلے قرنون مین بہی تحریف ہوگئی ہے **قول** اونکا اس ضرور تمیز
ایسی بحث اور بحث درمیان مین الخ مسلمانونکا دعوی تو بفضل اللہ صحیح اور پادریصاحب
کی بحث اور بحث بیجا ہے پہر خود ملاحظہ فرمایئے کہ بیخبر اور بے عقل کون ہے **قول** اونکا
پس بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمدؐ سے ثابت ہوگیا تو یہہ
یقین حقیقۃً جہل مرکب ہوا اور پس **پادریصاحب** کہتے ہین خلاصہ بعضو شخصونکے اس قول
پر بہی ہم متوجہ ہوکر تحقیق کرتے ہین کہ گویا یہودیون نے مسیح کے وقت مین دشمنی کے سبب
اون مقامون کو جنمین مسیح کا اشارہ تہا پرانے عہد کی کتابونسے نکال ڈالا اسکا جواب
یہہ ہے کہ جسطرح محمدیون کا وہ اگلا دعوی بے دلیل تہا اسیطرح یہہ دعوی بہی ثابت نہین
ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ اگر یہودی مسیح کی خبرین اپنی مقدس کتابونسے
نکال لیتے تو پہلے اون آیتون کو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہین کہ مسیح جسکا
وعدہ یہودیونکو دیا تہا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور اوسی کتاب کی
تمام فصل اور دانیال کی ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے ۲۷ تک اور موسی کی پہلی کتاب کی ۴۹

فصل کی ۱۳ آیت سے ۲۰ تک اور یرمیاہ کی ۵ فصل کی ۲۰ آیت اور زکریا کی ۱۲ فصل کی
۱۰ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶ اور ۱۸ آیت سوائے اسکے درحالیکہ خدا نے یہودیونکو
تاکید کے ساتھ فرمایا تھا کہ اپنی کتابون مین کچھہ کمی بیشی نکرین جیسا کہ موسی کی ۵
کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت مین لکھا ہے پس اس حکم کے موجب یہودی کتب مقدسہ
کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے ہین کہ اونہون نے پرانے عہد کی ہر ایک کتاب کے
تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کیے ہین کہ مبادا ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ہوجائے
اور اگر پرانے عہد کی کتابون کے وے نسخے جو مسیحیون پاس موجود ہین اون نسخون سے
جو یہودیون مین رایج ہین مقابلہ کیے جاوین تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و بیش ٹھیک ٹھیک
آپس مین موافق ہین - پھر پہلے مسیحی اکثر یہودی تھے پس اگر یہود کے معلم مسیح کے زمانہ
مین یا اوس سے پہلے پرانے عہد کی مقدس کتابون کو تحریف کرتے تو وے البتہ اس
بات سے آگاہ ہو کر مسیحی ہونے کے بعد اوسکو ظاہر کرتے حالانکہ مسیحیونکی کتابون مین
کچھہ خبر نہین ہے کہ یہودیون نے مقدس کتابون کی ان پیشین گوئیون کو جو مسیح کیطرف
اشارہ تھین نکال ڈالا ہو ہان مگر مسیحی دین کے پہلے معلم فقط یہی سچا دعوی کرتے
ہین کہ یہودیون نے اون آیات کو جنمین یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالایق اور نامناسب
طور پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ہے **کہتا ہے عیسائی** قول اونکا بعضے شخصونکی الخ مخدوش
ہے کیونکہ بعض نہین یہہ تو قدمائے مسیحیونکی عام رائے تھی کہ عبری کے بعض مواضع مین یہود نے
قصداً تحریف کی ہے اور بڑے بڑے آپ کے مشایخ نے تحریف کا الزام یہودیون کو دیا ہے
اور جستن شہید نے تو کئی پیشین گوئیان پیش کی ہین کہ یہودیون نے انکو مقدس کتابونسے
نکال ڈالا ہے اور اسیطرح اور مشایخ کا یہی حال ہے جیسا کہ کریزاسٹم نے کہا ہے کہ یہود نے
بہت سی کتابین گم کر دین اور بعض پھاڑ ڈالین اور بعض جلا دین اور آگسٹاین نے الزام
دیا کہ یہودیون نے بزرگون کی عمر کی تاریخون کو بدلا ہے پس اگر پادری صاحب کے

نزدیک یہودی پاک دامن ہین تو اونکے یہہ پیشوا محرف و مفتری تہی کہ اپنی طرف سے
پیشین گوئیان گہڑکے پیش کرتے اور کہتے تہے کہ یہہ مقدس کتابون مین ہین اور یہودیون
نے انکو نکال ڈالا ہے ہمکو اگر ارشاد ہو تو یہودیون کو پاک دامن سمجھکر نسبت تحریف کی
آپکے مقتدایون کی طرف کیا کرین **قول** اونکا تو پہلے اونکے آیتونکو نکالتے جو صریح
اور صاف گواہی دیتے ہین الخ کہتا ہون کہ اولاً صریح اور صاف ہونیکے لئے
کہ اونمین سے ایک بہی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے مثلاً
اشعیا کے ساتوین باب کی ۱۴ آیت کے معنی ہین خود علماء اہل کتاب کو خلاف ہے
بعض کہتے ہین کہ اس ورس مین حضرت اشعیا اپنی بی بی کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین
کہ وہ لڑکا جنیگی اور وہ لڑکا اچہی طرح ہوش نہ سنبہالنے پاویگا کہ احاذ کے دشمن پامال
ہوجاوینگے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بنسن نے بہی لکہا ہے اور یہی معنی قرین قیاس بہی ہین
کیونکہ ربط کلام اسی بات کو مقتضی ہے اور ورس ۱۶ بہی اس بات کی تصدیق کرتا ہے
ورنہ اس ورس کے کچھہ معنی نہونگے کیونکہ حضرت اشعیا بادشاہ احاذ کی تشفی کرتے اور
کہتے ہین کہ اس لڑکے کے ہوتے ہی چند روز بعد اوسکے دشمن ہلاکت کو پہنچینگے لیس
یہان اگر حضرت مسیح مراد لئے جاوین تو بہلا احاذ کو کیا تشفی ہوتی کیونکہ اوسکے زمانہ سے
حضرت عیسی تک سات سو برس سے بہی زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اسکے ورس ۸ مین
اوسکے وقوع کی میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتین اس مدت
کے اندر ہونی چاہئین نہ یہہ کہ سات آٹھہ سو برس کے بعد ہون لیس باقی رہا وہ لفظ کہ
جسکے معنے کواری ترجمہ ہوئے ہین اور وہ عیسائیون کے زعم مین گویا بڑی قوی دلیل
ہے سو اوسی لفظ کو سمیکس اور اکیلا اور تہیودوشن نے جوان عورت ترجمہ کیا ہے اب
اسصورت مین یہہ پیشین گوئی کسی حالت مین ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر
جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۳ اشعیا مین ہے اوسمین بہی خلاف ہے

بعض کہتے ہین کہ اسجگہہ حضرت اشعیا حضرت یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہین اور تیسری خبر دانیال کے
نوین باب کی ہی حضرت مسیح پر صادق نہین آتی کیونکہ اوس میعاد معینہ کے اندر حضرت عیسیٰ کا
ہرگز خروج نہین ہوا بالفرض اگر یہہ ہی مان لین کہ دن سے یہان برس مراد ہے جیسا کہ عیسائی
لوگ اب توجہ کرتے ہین گو حقیقت مین یہہ ہی اون لوگونکا محض ایک تحکم ہے تو ہی یہہ خبر حضرت
عیسیٰ پر نہین جچتی کیونکہ ورس ٢٥ مین اونکے آنیکی میعاد ٦٩ ہفتہ کہ جسکے ٤٨٣ دن ہوتے ہین
مقرر ہوئی تہی پس اگر ان دنونکو برس ہی قرار دین تب ہی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ قریش نے
عزرا کو دیا تہا حضرت مسیح تک اتنے برس نہین ہوتے بلکہ بحساب فاسکے ٥٣٦ برس ہوتے ہین
اور بعض مورخ کے نزدیک تو اوس فرمان سے حضرت عیسیٰ تک چہہ سو برس کے قریب گذرے
ہین علاوہ برین اس مین ذکر ختم نبوت کا ہے تو اس صورت مین حواریون کی نبوت پہر کہان سے
ثابت ہوگی لہذا عیسائی لوگون کو چاہیے کہ اس دعوی سے فارغخطی دین اور چوتہی پیشین
گوئی جو عیسائیون کے زعم مین بڑی قوی دلیل ہے یعنے حضرت موسیٰ کی پہلی کتاب کی
خبر سووہ ہی حضرت عیسیٰ پر کئی وجہ سے نہین جچ سکتی اول یہہ کہ سطر یعنے ریاست کی چہڑی اور
لاگور یعنی حاکم کے لفظ اسبات پر مقتضی ہین کہ حضرت مسیح کے آنے تک اوس قوم مین حکومت
رہوے حالانکہ ایسا نہین ہوا کیونکہ چہہ سو برس پیشتر وہ سب کی سب قوم قید ہوکر بابل کو گئی
اور اسیطرح مصریون اور رومیونکی غلامی کرتی رہی اور انٹوکس کے وقت مین تو بڑی بلا مین
مبتلا تہی دویم یہہ کہ بالفرض اگر یہہ ہی ہم تسلیم کرلین کہ لفظ عصا اور حاکم سے شناخت قوم
مراد ہے جیسا اب عیسائی لاچار ہوکر تاویل کرتے ہین تب ہی کچہہ بات نہین بنتی کیونکہ یہہ بات
تو حضرت عیسیٰ کے بعد تک ہی جاری رہی چنانچہ تاریخون سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک تک عرب مین یہود بہت ملکون پر قابض اور خود مختار اور آزاد تہے تا آنکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ اونپر ایسی تباہی آئی کہ پہر اونمین کوئی حاکم نہین ہوا اور
جہان رہے وہان دوسری قوم کے مطیع ہوکر رہتے ہین پس اس پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ

انجیل باب ١ برناس ١٢

صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے جاوین تو مضایقہ نہین سیوم یہہ کہ لفظ شیلوہ کے معنے مین
اختلاف ہے لاطینی ولگیت مین (وہ جو بھیجا جانے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور سپٹوا جنٹ مین
چیزین اوسکے لیے رکہین ہین یا وہ جسکے لیے وہ رکہا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی مین ایسی
لفظ کا وہ جسکا وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیونکا مشہور اور بڑا محقق ومفسر لیکلرک اوس
لفظ کا اوسکا انجام یا موقوف ہونا ترجمہ کرتا ہے پس اسحالت مین تو یہہ خبر حضرت عیسی پر
ہرگز نہین جمتی بہرحال یہہ ہی پیشین گوئی ایسی صریح نہین ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم
جاوے باقی رہین اور تین پیشین گوئیان کہ جنکو پادری کیما نے صریح جانکر یہان نقل کیا ہے
سو اونکا حال ایسے ہی بدتر ہے کیونکہ میخا کی عبارت مین وعدہ ہے کہ شخص موعود حاکم
ہوگا اور حضرت عیسی حاکم نہ تہے پس اسی سبب سے یہود حضرت عیسی کو مسیح برحق نہین جانتے
کیونکہ اونکے زعم مین مسیح دنیا مین بادشاہت اور داودی سلطنت کو قایم کریگا اور اوسکے
وقت مین سب ۱۲ قومین بنی اسرائیل کی جمع ہوکے ایک جگہہ رہینگے اور حواری بہی حضرت
عیسی کی نسبت اونکی زندگی بہر دنیاوی بادشاہت کا خیال کرتے رہے اور زکریا کی خبر مین
بہی کوئی ایسا لفظ نہین کہ جو حضرت عیسی پر جمے کیونکہ اوسمین اللہ تعالے خود متکلم ہے اور ۲۲
زبور مین حضرت داود اپنا حال بیان کرتے اور خدا تعالے سے مناجات کرتے ہین پس اوسکو
حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ ورس ۱۸ کی شرح مین ارچہ بیکن رانڈالف نے لاچار ہوکر
یون لکہا کہ اتنا تو سچ ہے کہ داود کے دشمنون نے اوسکا مال لوٹ لیا اور اوسکا اسباب
خراب کیا اور گرین صاحب نے ہی ورس ۱۶ کی شرح مین لکہا ہے کہ ایک معنی کرکے تو یہہ
الفاظ حضرت داود پر جمتے ہین لیکن حضرت عیسی پر پورے ہوئے بہرحال اسمین سے ہی کوئی
پیشین گوئی ایسی صریح نہین کہ بلا تکلف حضرت عیسی پر جم جاوے لیکن ہی لطف یہہ ہے کہ یہود
نے بعض کو اسمین سے ہی تحریف کر ڈالا مثلاً ۲۲ زبور کو کہ جسکا ذکر صفحہ ۴۹ مین گذر اسکا
اور جیسا کہ یسعیاہ باب کا ۲ ورس جسکا کیتہولک فساد صفحہ ۸ مین گذرا اور دانیال کی پیشین گوئی

مین ایک رہا دیکر اوسکو ایسا لگاڑ ڈالا کہ اب ہرگز حضرت عیسی پر نہین جم سکتی چنانچہ ڈاکٹر
بریٹ اوس رسالہ مین جو وانسٹن کی تیسری جلد مین ہی لکھتا ہے ثانیاً اگر صریح ہونا اونکا بات
پیوین تو پہر یہہ کیا ضرور ہے کہ جو بعض جا ایسی خبرین رہ گئی ہون تو کسی جا اونسے تحریف ظہور
مین نہ آئی ہو کسلیے کہ جائز ہے کہ بعضی صریح خبرین انکا ازالہ ہون جیسا سنٹن کہتا ہے اور
بعضی محض قدرت خدا سے اونکے الزام کے لیئے باوجود اونکی ایسی بے ایمانی کے رہ گئی ہون
ثالثاً بعض مواضع مین اب ہی یقیناً آپکے متاخرین مفسرین نے لاچار ہوکر تحریف کا اقرار
کیا ہی جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا **قول** اونکا یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر الخ
کہتا ہون مین کہ کسوقت مین اونہون نے ایسی محافظت پر توجہ کی ہے اگر پہلے
ولادت مسیح کے یا اول صدیون مین کی ہوتی تو پہر کیون اون کتابون مین خرابیان
پڑتین کہ کچہہ کچہہ کا اونمین سے آپکی سند کی کتابون مین اقرار ہوا اور مضطرب قول
بولے گئے کیونکہ ایسی محافظت مین ممکن نہ تہا کہ سب جہانکے نسخون مین غلطی ہوجاتی کہ
جسکو بعض جا کاتبونکے سر پہر اور بعض جا اورون کے سر پر تہو پی جاتی ہے اور اسیطرح انکے
فقرون مین یقیناً معلوم ہوتا کہ فلانے وقتمین فلانے شخص نے فلانی جگہہ مین فلانہ لفظ
یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ کسیکو اسناد کی کتابون کے مصنفون سے یہہ بات ہاتہہ نہین
آئی اور یہہ ہی ممکن نہ تہا کہ ایسی محافظت مین اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ مین اول
سے آخر تک محفوظ نہ تہی حالانکہ ہارن صاحب اقرار کرتے ہین کہ کسی ایک نسخہ مین اول سے
آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہین رہی اور اگر ایسی محافظت اب پچہلے
زمانے مین کی ہے تو مسلم مگر کس کام کی کیونکہ ۱۴ صدی تک تو اسطرح کے باب اور ورس ہی کا
نشان نہین ہوئے تہے تو حروف کے گنے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہہ ہی کہ اسحاق
ناتہان یہودی نے ۱۵ صدی مین ورسو انکا نشان دیا ہو چنانچہ اسکا حال ہارن صاحب
نے جلد ۲ کے ۱۵۶ صفحہ مین بیان کیا ہے پس اسکے بعد بالفرض اگر محافظت ہوئی ہی تو

کیا یہود تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے تہے **قول** اونکا پہر پہلے مسیحی الخ لکہتا ہون لیکن
کہ اون بیچارون نے تو بہترا لکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہی جیسا جسٹن اور
کریز استم اور آگسٹاین اور رقدمائ کا حال گذرا ہے **قول** اونکا حالانکہ مسیحیون کی کتابون میں
الخ اونکا علم اور فضل خوب روشن کرتا یا اونکی دیانت وصداقت کو ظاہر کرتا ہے کسلئے
کہ یہودیون کی تحریف کرنے کا حال تو جسٹن اور کریز استم اور آگسٹاین وغیرہ کی کتابون مین
موجود ہے اور اون سے اور متاخرین لوگون نے نقل کیا مثلاً ہارن اور جامعین تفسیر
ہنری اور سکاٹ اور ڈاکٹر بریٹ اور ممفرڈ اور واٹنیگر وغیرہ نے پس مین پوچھتا ہون
آیا پادریصاحب نے اِنمین سے کوئی کتاب دیکہی ہے یا نہین صورت اول مین تو پادریصاحب
کی دیانت وصداقت کا حال روشن ہوتا ہے کہ باوجود جاننے کے حق کو چہپاتے ہین
اور صورت دوم مین افسوس کی بات ہے کہ پادریصاحب کا حال تو یہہ ہو کہ اپنی مشہور
کتابون سے بہی خبر نہین رکہتے پہر مسلمانون سے مقابلہ آکے قران شریف کی خلاف
واقع تفسیر کرکے مفسرین کو نام رکہتے ہین سبحان اللہ چہوٹا مونہہ بڑی بات بس کس
برتے پر پادریصاحب مسلمانونکے رد مین کتاب لکہنے پر مستعد ہوئے یہہ مونہہ اور یہہ رسالہ
یاد خوف کی جائ ہے عجب زمانہ آیا کہ جسکے ہاتہہ مین قلم کاغذ ہوتا ہے جو چاہتا ہے
سو لکہتا ہے پادریصاحب کہتے ہین اور مسیح یا حواریون نے ہی کسی جگہہ کوئی بات
نہین کہی کہ یہودیون نے اپنی مقدس کتاب مین تحریف کی ہون بلکہ اوسکے برعکس گواہی
دی ہے کہ عہد عتیق کی مقدس کتابین سب کی سب خدا کا کلام ہین اور اوسکے پڑہنے اور
مطالعہ کرنیکا حکم دیا ہے اسطرح کہ مسیح نے یوحنا کی ۵ فصل کی ۳۹ آیت مین فرمایا ہے
کہ کتابون مین ڈہونڈہو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ اون مین تمہارے لیے ہمیشہ کی زندگی
ہے اور یہہ وہی ہین جو میرے لیے گواہی دیتے ہین اور دوسرے تموتیوس کی ۳ فصل
کی ۱۶ آیت مین لکہا ہے کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے

اور تعلیم اور الزام اور سدہارنے اور راستبازی مین تربیت کے واسطے فایدہ مند ہے اور
متی کی ۵ فصل کی ۱۷ اور ۱۸ آیتون مین مسیح نے یہودیون سے کہا۔ کہ یہہ خیال مت کرو کہ مین
توریت یا نبیون کی کتابین منسوخ کرنے آیا مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پوری کرنے آیا
کیونکہ مین تمسے سچ کہتا ہون کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائے ایک نقطہ یا ایک شوشہ
توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھہ پورا نہو پہر جیسا کہ یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتون
مین لکھا ہے اون سے فرمایا کہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھہ پر بہی ایمان لاتے اسلیئے
کہ اوسنے میرے حق مین لکھا ہے لیکن جب تم اوسکے لکھے ہوئے پر ایمان نہین لاتے
تو میری باتونکو کیونکر یقین کروگے۔ اور متی کی ۲۲ فصل کی ۳۱ و ۳۲ آیتون مین کہا ہے
کہ مردونکے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے جو تمہین فرمایا کیا وہ تم نے نہین پڑہا کہ مین ابراہیم کا
خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون خدا مردونکا نہین بلکہ زندونکا خدا ہے
پہر یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت مین یہودیونکی نسبت فرمایا کہ اونکے پاس خدا کا کلام
آیا اور لوقا کے ۲۴ باب کی ۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردون سے کہا۔ کہ ای نادانو
اور نبیونکی ساری باتونکے ماننے مین سست مزاجو کیا ضرور نہ تہا کہ مسیح دکہہ اوٹہاوے اور
اپنے جلال مین داخل ہو اور موسی اور سب نبیونکی وے باتین جو سب کتابون مین اپنے
شروع سے اونکے لیئے بیان کین۔ اور لوقا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتون مین مرقوم
ہے کہ مسیح نے ایک تمثیل مین فرمایا کہ ابراہیم نے اوس سے (یعنے دولتمند سے) کہا کہ
اونکے پاس موسی اور نبی ہین چاہیے کہ وے اونکی سنین پہر فرمایا کہ جب وے موسی اور
نبیونکی نہ سنینگے تو اگر مردون مین سے کوئی اوٹہے اوسکی نہ مانینگے کہتا ہون مین کہ
مسیح اور حواریون نے تو کہین یہہ ہی نہین کہا کہ سامریون نے اپنے توریت کے نسخہ مین
تحریف کی بس چاہیے کہ پادری صاحب کے نزدیک وہ بہی غیر محرف ہو حالانکہ جمہور علماء پروٹسٹنٹ
کا اسپات پر اتفاق ہے کہ اونہون نے عیبال کی جا گرزیم بنا لیا ہے اور حکم

عشرہ مین ایک حکم اپنی طرف سے گہڑکے داخل کردیا پس حضرت مسیح اور حواریون کا اس امر مین خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہوسکتی

قول اونکا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دی الخ **کہتا ہون** کہ پادریصاحب کا ان درسون سے استدلال کرنا کئی وجہ سے مخدوش ہے اولاً یہہ کہ عہد جدید کی کتابین بے سند اور غیر متواتر ہین اور اونمین الحاق ہوا ہے اور وہ محرف ہی ہوگئین لہذا اونسے سند پکڑنا محض بیجا ہے ثانیاً یہہ کہ اگر بالفرض یہہ بہی مان لیا جاوے کہ ان خاص درسون مین تحریف نہین ہوئی اور یہہ الحاق ہی نہین ہین تب بہی انسے عہد عتیق کی سند نہین ہوسکتی کیونکہ اونمین سے ایک درس مین بہی نہ سب کتابون کے نام ہین اور نہ اونکی تعداد نہین بتلائی گئی پس کیونکر معلوم ہو کہ وہ کتابین جنکی طرف اون درسون مین اشارہ ہے یہی کتابین ہین جو اب عیسائیون مین مستعمل ہین اور جو شاید پادریصاحب یہہ کہین کہ یہودیون کے یہان یہی کتابین الہامی مانی جاتی ہین تو یہہ بہی غلط ہے کیونکہ حضرت عیسی کے ہمعصر یہود کتاب دانیال کو وحی سے لکہی ہوئی نہ جانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے تہے اور کتاب استیر بہی قدما عیسائیہ کے نزدیک مشتبہ تہی چنانچہ ملیٹو کی قانونی کتابونکی فہرست مین بہی داخل نہین ہے اور کتاب حزقیل پر بہی سنہدرم کے علماء کا شبہ تہا کہ قانون مین داخل کیجاوے یا نہین چنانچہ ان کتابونکا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول مین گذرا ہے اور یوسیفس جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جسکی گواہی عہد عتیق کے بابت بڑی معتبر سمجہی جاتی ہے اور وہ سنہ ۱۰۰ عیسوی مین گذرا صرف اتنا ہی لکہتا ہے کہ ہمارے یہان ہزارون کتابین نہین ہین کہ ایک دوسرے کی مخالف متناقض ہون بلکہ ہمارے یہان صرف بائیس کتابین ہین اور اونمین تمام اگلے زمانون کا حال ہے اور روے الہامی سمجہی جاتی ہین پانچ اونمین سے موسی سے آئی ہین سو اونمین آیئن اور عالم کی پیدایش سے موسی کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت سے بادشاہ ارتخشیر تک پیغمبرون نے

اپنے اپنے وقت کا حال ۱۳ کتابون مین لکہا اور باقی ۴ کتابین خدا کی حمد و ثنا پر
شامل ہین پس اس گواہی سے اگر یہہ تسلیم ہی کیجاوے تو صرف یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
یوسیفس حضرت موسی کی ۵ کتابین تصنیف تبلاتا اور اونہین مانتا ہی ہے لیکن اس سے
یہہ نہین ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ یہی پانچ کتابین ہین یا وہ پانچ کتابین لفظاً لفظاً ان
کتابون کی موافق نہین بلکہ اوسکی تاریخ سے تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیساکہ بزرگونکی
تاریخوں کے حال مین گذرا ہے اور باقی کتابون کی نسبت تو اس گواہی سے کچہہ سند نہین
نکل سکتی کیونکہ یوسیفس کہتا ہے کہ موسی کی موت سے بادشاہ ارد شیر کے زمانہ تک سب
پیغمبرون نے ۱۳ کتابون مین حال لکہا ہے اور باقی ۴ کتابین حمد و ثنا پر شامل ہین پس
سب ملکے ۲۲ ہوئین حالانکہ اب موسی کی پانچ کتابون کے سوا عہد عتیق مین ۳۴
کتابین ہین قطع نظر اس سے ایوب کی کتاب کو بعض علما حضرت موسی سے پہلے کی تصنیف
تبلاتے ہین چنانچہ اسکا حال مفصلاً مقدمہ کی پہلی فصل مین بیان ہوا ہے علاوہ برین
اوسوقت مین اور بہت کتابین تہین اور اونہین قدماء عیسائیہ نے مانا ہی ہے مثلاً ٹوبیاس و جوڈتھ
اور روم اور بارق اور اکلیزیاسٹیکس وغیرہ گو اب وہ ساختہ ٹہرکے پروٹسٹنٹونکے نزدیک
واجب التسلیم نہین ہین پس ہوسکتا ہے کہ یہان وہ ہی مراد ہون لہذا فرقہ رومن کاتلک
اور گریک کو اون کتابون کے قانونی ہونے کے لئے یہہ ایک بڑی سند ہوگی قطع نظر
اس سے بہت سی کتابین اب گم ہین پس کیا وجہ کہ اون کتابون کیطرف گواہی کا اشارہ
نہو کیونکہ وہ ہی یوسیفس مورخ جسکا عیسائیون کو بڑا اعتبار ہے حضرت حزقیل کیطرف
اور دو کتابین منسوب کرتا اور کہتا ہے کہ حزقیل نے یروشلیم کے غارت ہونے اور صدقیا کے
بابل کو نہ دیکہنے کی بابت پیشین گوئی کرکے اوس ملفوظ کو یروشلیم مین بہیجدیا پس اب وہ ملفوظ کہان
ہے اور اسیطرح اور بہی کتابین گم ہین چنانچہ اونکا حال دوسرے مقصد کی پہلی فصل مین
گذرا ہے ثالثاً یہہ کہ بالفرض اگر یہہ بہی ہم تسلیم کرلین کہ ان دنون مین انہین کتابونکی

طرف اشارہ ہے تو بھی اُسنے عہد عتیق کی عدم تحریف کی سند نہین ہو سکتی اور یہہ گواہی
ہمارے دعوی کے مخالف نہین پڑ سکتی کیونکہ ان ورسون سے صرف اتنا ہی ثابت ہوگا
کہ یہہ کتابین اوسوقت مین مروج اور یہودیون کے یہان واجب التسلیم تہین چنانچہ ہیلی کہ جسکی
کتاب کو پادری صاحب نے بہی بڑا مستند جانکر حل الاشکال کے صفحہ ۱۵۵ مین کتاب اسناد مین
ذکر کیا ہے اپنی کتاب کے تیسری حصہ کے تیسرے باب مین یون لکہتا ہے کہ ہمارے شفیع
نے بلا شبہہ آئین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور مین اسبات کو مشکل سمجہتا ہون
کہ اوسکا اغاز اور وجود اور کسیطرف سے ہو خصوصاً اسحال مین کہ یہودی لوگ جو مذہب مین
آدمی اور اور چیزون مین مثل فن لڑائی اور صلح کے لڑکے تہے توحید خدا کے ساتہہ چمٹے
ہوئے ہون اور اونکے سیٹے خدا کے باب مین بہتر ہون اور اور لوگ بہت معبودون کے
قائل ہون اور بلا شبہہ ہمارے شفیع نے اکثر اونکے پرانے لکہنے والون کی نبوت کو تسلیم کیا ہے
اور اس حد تک ہم عیسائیونکو جاننا واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر ہر فقرہ کی سچائی
اور اصل ہونے ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکہنے والے کے لئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا بہت
تو مین نہین کہتا لیکن بلا ضرورت تمام سلسلہ کو مشکل مین ڈالنا ہے یہہ کتابین عام پڑہی
جاتی تہین اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی ملنتے تہے اور اوسنے اور اوسکے حواریون نے
سے تمام یہودیون کے اونکی طرف رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال مین لائی ہین
پہر بہی اس استعمال اور رجوع سے اور کچہہ نتیجہ سوا اسکے نہین نکلتا کہ جہان حضرت عیسی نے
کسی پیشین گوئی کے حق مین صاف کہدیا ہے کہ من جانب اللہ ہو وہ تو الہامی ہے ورگرنہ فقط اتنا
ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت مین یہہ کتابین مشہور اور مسلم تہین اور اس صورت مین ہماری متعارف
کتابونکی یہود کی کتابون کے لئے خوب گواہی ہے مگر اس گواہی کی خاصیت بہی سمجہنی
چاہئے کہ وہ یقیناً مختلف ہے اوس سے جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی اسنے کام حصول
ہر معاملہ اور ہر رسم کا بلکہ ہر کام کی علت کا بہی سو قیاس اوس علامت کے مقصود پر

نامہ مین کہتا ہے تمنے ایوب کا صبر سُنا ہو اور خداوند کا مطلب دریافت کیا ہو باوجود اوسکے
علمائے عیسائی مذہب مین ایوب کے حال کی حقیقت بلکہ وجود ایسے شخص پر بھی ہمیشہ نزاع
اور گفتگو رہی ہے اور یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اوس وقت مین یہہ کتاب
تہی اور یہودی مانتے تہے اور پس اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تمتہی مین ایسی ہی مناسبت
رکہتا ہے اور جس طرح یانّاس و یمبراس نے موسیٰ کی مخالفت کی اوسیطرح وے صدق کے
مخالف ہین اور یہہ نام عہد عتیق مین نہین پائے جاتے اور معلوم نہین کہ پولوس نے انکو کسی
جہوٹے ملفوظون سے لیا ہے یا باعتبار روایت کے معلوم کیا ہے لیکن کسینے یہان خیال نہین
کیا کہ پولوس اسجا سند ملفوظ سے لیتا ہے اگر وہ احوال لکہا ہوا تہا جسکو اوسنے نقل کیا یا وہ
اپنے تئین مدعا علیہ سچائی اس روایت کا کرتا ہے چہ جائیکہ اوسنے اون سوالون کے
سبب اپنے تئین مبتلا کیا ہو کہ اوسکی تاریخ اور رسالت اسحال کے تحقیق پر موقوف ہے کہ آیا یانّاس
و یمبراس موسیٰ کے مقابلہ مین آئی تہی یا نہین پہر کس سبب چاہئے کہ ان احوالون کی
تحقیق کیجاوے اور میری اس تقریر سے یہہ غرض نہین کہ اور فقرے یہودیون کی تاریخ کے
بہ نسبت تاریخ ایوب اور یانّاس و یمبراس کی بہتر گواہی نہین رکہتے بلکہ مین اور طرح خیال کرتا
ہون اور میری مراد یہہ ہے کہ رجوع کرنا عہد جدید مین کسی فقرہ عہد عتیق پر اوس فقرہ کی صداقت
ایسی مقرر نہین کر دیتا کہ اوسکے باعتبار مین یا اوسکی دلیل خارجی مین جو اوسکے اعتبار کی بنیاد ہے
تحقیق کی حاجت نہو اور جائز نہین کہ یہودیون کی تاریخ کی نسبت یہہ قاعدہ مقرر کرین کہ چاہیے
کہ ہر بات یہود کی کتابون کی سچی ہو وگرنہ وے سب کتابین جہوٹی ہین کیونکہ یہہ قاعدہ کبہی
دوسری کتاب کے واسطے مقرر نہین ہوا اور اس امر کا بیان اسلئے مینے ضرور سمجہا کہ والٹیر اور اوسکے
شاگردون کی پچہلے دنون سے یہہ رسم غالب ہو گئی ہو کہ وے دین عیسوی پر یہود کی
بغل مین ہو کر حملہ کرتے ہین اور اونکی بعض اعتراض اونکے ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے
سے ناشی ہوتے ہین لیکن اونکے اعتراضون کا مبنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلمونکی

گواہی موسیٰ اور اونکے پیغمبری کی رسالت پہہ ہر بات اور ہر ہر خبر یہودیونکی تاریخ کی تصدیق کرتی ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی ضمانت واجب ہے انتہی دیکھو لوفرڈ اقدار ہیلی کے مسیح اور حواریون کی گواہی اور اونکے رجوع سے یہودیون کی کتابون کی طرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جہان کسی پیشین گوئی کے حق مین صاف کہدیا ہے کہ یہہ منجانب اللہ ہے وہ تو الہامی ہے وگرنہ یہہ سمجھنا چاہیے کہ اوسوقت مین یہہ کتابین مشہور تہین اور رجوع سے کسی فقرہ کیطرف صداقت اوس فقرہ کی یا صداقت اوسکی دلیل کی ایسی ثابت نہین ہوتی کہ اوسمین تحقیق کی حاجت نہو جیسا کہ قول یعقوب یا دریہ یوس کا اسپر دلالت کرتا ہے اور ہیلی مسیح کہتا ہے دیکھو بائیبل [۲۲] وجہ سے جسکا بیان مقدمہ کی پہلی فصل مین گذرا ایوب کی کتاب مین اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی کافی ہوتی تو کیون اسقدر اختلاف پڑتا انتہی کہ اگر بفرض محال یہہ بھی ہم مان لین کہ ہیلی نے ہی بیان غلط سمجھا اور پادریصاحب ہی ٹہیک کہتے ہین تب بھی ہمارے دعوے کو اس گواہی سے کچہہ ہی نقصان نہین پہنچ سکتا کیونکہ اسصورت مین صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کے عہد تک وہ کتابین تحریف نہین ہوئی تہین اور اونمین یہود نے تصرف نہین کیا تہا لیکن کریزاسٹم اور آگسٹائن اور جسٹن کی گواہی کو جو آگے گذری ہے پادریصاحب کیا کرینگے جو دعوی کرتے ہین کہ یہود نے بعد حضرت عیسیٰ کے تحریف کی ہی اور ڈاکٹر کینی کاٹ اور بشپ والٹن جو پرانے نسخون کے نہ ملنے کی وجہ یون بیان کرتے ہین کہ یہودیون کی کونسل نے ساتوین آٹہوین صدی کے قبل کے لکہے ہوئے نسخون کو غلطی کا الزام لگاکر جلوادیا پس اس سے یہہ گمان کہ یہودیون نے ضرور تحریف کی ہی خوب مضبوط ہوتا ہے بہرحال یہہ گواہی جسے پادریصاحب اپنے زعم مین بہت ہی معتبر سمجہے ہوے تہے کچہہ ہی ہمارے دعوی کے منافی نہین نکلی اور اوس سے عہد عتیق کی کتابون کی ذرا بھی سند نہین ہوتی لیکن تعجب کی بات ہے کہ باوجود اس بیان کے پادریصاحب کچہہ اور ہی راگ گاتے ہین ذرا سنئے وہ کیا خوب اوپچ لیتے ہین پادریصاحب کہتے ہین لیس ان آیتون مین

مسیح نے کہلا کہلی اقرار کیا اور گواہی دی کہ پرانے عہد کی کتابین جو اون دنون یہودیون
بین مستعمل تہین حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ہین اگر یہودی اونمین کچہہ دخل و تصرف یا تحریف
و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کرکے تحریف کی ہوئی آیتین سب بتا دیتا اور
اونہین صحیح بہی کر دیتا۔ اور اس بات سے یہہ بہی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل مین قید
ہوئے اوسوقت بہی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رہی ہین کیونکہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ
ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان نہ کرکے جہوٹی حامی بہری ہو الحاصل کتب
عہد عتیق کی صحت اور حقیقت کے لیے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس صورت مین
ادعاء مذکورہ کی کچہہ اصل نہین اور خوب یقین ہے کہ یہودیون نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح
کے عہد مین تغیر و تبدیل کیا نہ بابل مین قید ہونے کے زمانہ مین بلکہ اب تک ویسی ہی ہین جیسی
خدا کے ہان سے پیغمبرون کی معرفت اونہین ملی تہین **کہتا ہون مین** کہ مسیح نے تو کہین بہی
کہلا کہلی گواہی نہین دی چنانچہ اسکا بہی حال گذرا ہے **قول** اونکا اگر یہودی اونمین
کچہہ دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح الخ **کہتا ہون مین** پہر مسیح نے سامریون
کے اوس امر قبیح کو کہ اونہون نے توریت مین تحریف کی تہی مشہور کرکے محرف آیتین کیون
نہ بتا دین اور اونہین صحیح کیون نہ کر دیا پس درحالیکہ اونہون نے ایسا نہین کیا تو پادری صاحب
کی تقریر کے موافق لازم آتا ہے کہ توریت سامری بہی غیر محرف ہو حالانکہ یہہ بات جمہور
علماء یہود و عیسائیہ کے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسی کا اس امر مین خاموش رہنا
کچہہ عدم تحریف کی دلیل نہین ہوسکتا **قول** اونکا اور اس بات سے یہہ بہی نکلتا ہے الخ
کہتا ہون مین کہ پادری صاحب نتیجہ تو خوب نکالتے ہین لیکن افسوس یہہ ہے کہ اونہین کے
علماء اونکو اس نتیجہ کی بابت جہٹلاتے ہین لیسٹ مارسلی جو عیسائیون مین بڑا فاضل ہے اور
اوسکی کتاب بڑی مستند سمجہی جاتی ہے تیسری جلد کے ۲۰۵ صفحہ مین یون لکہتا ہے یہہ بات
یقیناً بہت درست ہے کہ عبرانی متن بخت نصر کے ہیکل کو غارت کرنے کے بعد بلکہ شاید کچہہ نہ

بیشتر سے بہی ون نقلون مین جو لوگون کے پاس تہین بہت بڑی تحریف کی حالت مین
تہا لسبت اسکے کہ اوسکا یہہ حال عزرا کی تصحیح کے بعد کبہی ہوا ہوا تہی پس جسحال مین یہہ بات
ثابت ہوگئی کہ وہ نسخے جو لوگون کے پاس تہے سو محرف تہے اور اصل نسخہ بخت نصر کے وقت مین
غارت ہوگیا چنانچہ بشپ پارسلی بہی اوسی صفحہ مین لکہتا ہے کہ اصل نسخہ کہو یا گیا اور ملنر کی
کتاب کی عبارت بہی نقل ہوچکی ہے کہ علماء کا اسبات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ بخت نصر کے
وقت مین غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ انطیوکس کے وقت مین ضایع ہوا تو
اب بالبداہت یہہ بات ظاہر ہوئی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہین سو سب کے سب محرف ہین
اسی لئے ہارن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ مین مصنف کی سب عبارت نہین ہے بلکہ سب
جہان کے نسخون مین پہیل رہی ہے **قول** اونکا کیونکہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اگر کہتا ہو کہ مسیح
کہ مسیح نے تو کہین بہی اون کتابون کی یہہ حامی نہین بہری ہے کہ وہ غیر محرف ہین بلکہ
بعض درسون کے مضمون سے تو یہودیون کی بے ایمانی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ورس
۴۶ و ۴۷ باب ۵ یوحنا اور ورس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۶ لوقا وغیرہ ہان یہہ بات مسلم ہے کہ ان
کتابون مین کہ جنکا عیسائیون نے عہد جدید نام رکہا ہے یہہ نہین بیان ہوا ہے کہ حضرت
عیسی نے یہودیون کو تحریف کی بابت الزام دیا لیکن حضرت عیسی کے اس امر مین خاموش رہنے
سے یہہ نہین لازم آتا ہے کہ وہ کتابین محرف نہین ہین کیونکہ اسحالت مین سامری توریت کے
لئے بہی یہی بات لازم آویگی کس لئے کہ حضرت عیسی تو اوسکے حق مین بہی سامریہ عورت کے سامنے
خاموش رہے حالانکہ ایسی ذکر کا وہان بڑا موقع تہا کیونکہ اوس سامری عورت نے اوسی
پہاڑ گذرم کے حق مین کہ جسکی بابت سامریون پر تحریف کا الزام دیا جاتا ہے یون کہا تہا
(ورس ۲۰ باب ۴ یوحنا) ہمارے باپ دادون نے اس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام جہان
چاہیئے کہ لوگ سجدہ کرین یروشلم مین ہے لیکن اسکے جواب مین حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ
دیکے صرف اتنا ہی کہا ورس ۲۱ یسوع نے اوسے کہا اے عورت میری بات کو سچ جان کہ

وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ مین او نہ یروشلم مین باپ کو سجدہ کروگے پس اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس امر مین حضرت مسیح کو خاموشی منظور تھی لہذا سامریہ عورت کی
بات پر قدح نہ کی اور اوسے یہہ نہ کہا کہ تم لوگون نے تحریف کی ہے اور حق وہی ہے جو
یہود کہتے ہین تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام
نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہین ہو سکتا لہذا پادریصاحب کا اس بات سے عدم تحریف
کے لیے استدلال کرنا اور نتیجہ نکالنا سب پوچ ہے مخفی نرہے کہ اب آگے پادریصاحب نے کتاب
استفسار پر چند اعتراضات کرکے اپنی دانست مین مصنف استفسار کے نقض کو مرتفع کیا ہے
اور اس خیال محال مین کئی ایک صفحہ اپنی کتاب کی سیاہ کیے اور اپنی اوقات ضایع
کی ہے سو ہر چند وہ اعتراضات قابل التفات تو نہ تھے اور نہ یہہ دل چاہتا تھا کہ ایسی لغویات
کے جواب مین مصروف ہوکر اپنی تضیع اوقات کرون لیکن اس جہت سے کہ اس رسالہ مین میزان الحق
کی ساری فصل کا جو تحریف کے باب مین ہے جواب لکھا گیا ہے مناسب معلوم ہوا کہ کچھہ اون
باتون کا اجمالی جواب لکھدون کیونکہ ان سب باتون کا تفصیلی جواب صاحب استبشار نے
لکھا ہے اور عنقریب پادریصاحب کی نظر سے گذریگا پادریصاحب کہتے ہین پوشیدہ
نرہے کہ کتاب استفسار کے مصنف نے بڑی جد وجہد کی ہے تا کہ خواہ نخواہ کتب عہد عتیق وجدید کا
تحریف ہونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض کو اس بات پر بعبارت طول وطویل اپنی کتاب مین
اوسنے پیش کیے ہین اون سب کا خلاصہ بارہ دلیل مین ۴۴۲ صفحہ سے ۴۴۰ تک لکھا ہے
مگر تعجب یہہ ہے کہ اون بارہ دلیلون مین جنہین مصنف نے نہایت معتبر جانا اور جابجا اون پر
رجوع کیا ہے صرف ایک ہی دلیل بجا اور مطلب کے موافق و مناسب ہے باقی کوئی دلیل کتب
مقدسہ کی تحریف سے علاقہ نہین رکھتی چہ جا کہ مثبت تحریف ہو اس تفصیل سے کہ پہلی اور دوسری
تیسری اور پانچوین دلیل مین تو وہی ایک اعتراض پیش کیا ہے یعنے انجیل نری کلام اللہ نہین
ہے بلکہ اوسمین اوروں کا کلام بھی جابجا داخل ہے اور ساتوین اور آٹھوین اور نوین اور دس

۵۲۸

دسوین دلیل مین پہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ توریت و انجیل کی
بعضی آیتون کو خلاف بیان کرکے اپنے مطلب کے موافق بنا لیا بس یہہ آٹھہ دلیلین
صرف اسی ایک بات پر رجوع کرتی ہین کہ بیبل مین غیر ذن کا کلام ملکر اوسمین خرابیات
ہوگئی ہین اور بہت جگہہ یہہ ہی کہا ہے کہ یہہ خرابیان ابتدا سے بلکہ اون کتابون کی تالیف
کے وقت سے پڑی ہین جیسا کہ ۲۰۴ و ۲۳۰ و ۳۵۴ و ۹۵۴ وغیرہ صفحون مین اسی قسم
کی باتین لکھی ہین سو بالفرض اگر مصنف کا دعوی درست بہی ہو تب بہی اس سے یہہ بات ثابت
نہ ہوگا کہ کتب مقدسہ مین تحریف واقع ہوی بلکہ یہہ پایا جایگا کہ وے کتب کلام الہی نہین
ہین مگر شخص محمدی توریت و انجیل کے کلام اللہ ہونے سے منکر نہین ہوسکتا ہے اور تحریف
صرف اوس وقت ثابت ہوگی جب معتبر دلیلون سے مدلل ہین ہوجاوے کہ اب کی کتابین
اگلی کتابون کے موافق و مطابق نہین ہین حالانکہ اس بات کے اثبات مین اون دلیلون
کے درمیان ایک حرف بہی نہین ہے امر واقعی تو یون ہے کہ کتب مقدسہ ہر وقت ایسی
ہی تہین جیسی اب ہین اور مصنف نے بہی انجان اس بات کی گواہی دی ہے چنانچہ
اوسنے مواقع مذکورہ مین اقرار کیا ہے کہ وہی خرابیان جنکو اوسنے دلیل تحریف بنایا ہے
ابتدا سے اور تالیف کے وقت سے ہوی ہین لیکن وے کتابین اگر ابتدا سے ایسی ہی تہین
جیسی اب ہین تو ظاہر ہے کہ تحریف و تبدیل نہین ہوئین اور یہہ کہنا کہ ابتدا سے کلام غیر داخل
ہوا ہے تو یہہ وہی بات ہے کہ توریت و انجیل کلام اللہ نہین حالانکہ محمدی اتنا نہین کہہ سکتے
کہتا ہوئین صاحب استفسار کی سب دلیلین بیجا ہین اور پادری صاحب کا یہہ
کہنا کہ اون مین سے صرف ایک دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلون کو
تحریف سے کچہہ علاقہ نہین سراسر لغو و بیجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصدا ہو وے
خواہ بسبب عدم تواتر کے سہو کاتبان وغیرہ سے وقوع مین آوے القصہ کسیطرح ہو
المقصود یہہ ہے کہ اوس کتاب مین کسی غیر کی عبارت داخل ہوجاوے اور صاحب استفسار

بہی یہی مطلب ہے اس صورت مین جائے تعجب ہو کہ پادری صاحب پہر کیونکر کہتے
ہین کہ اون دلیلون کو تحریف سے کچھ علاقہ نہین **قول** اونکا سو بالفرض الخ ہرگز
درست نہین ہے کیونکہ یہہ قاعدہ کلیہ ٹہر رہا ہے کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف
ثابت ہو اور پہر اوسمین ایسے جملے پائے جاوین جو اوسکی تصنیف سے نہ معلوم ہووین خواہ
باعتبار ابتدار زمانہ کے ہون خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملون کو بیشک الحاق جانینگے
اور یہہ سمجہینگے کہ یہہ جملہ کسی نے پیچہے سے ملائے ہین نہ یہہ کہ کل کتاب کو ان جملون کی باعث
رد کرکے یہہ بات کہدین کہ یہہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہین ہے چنانچہ ہارن صاحب
پہلی جلد کے صفحہ ۱۰۸ مین لکہا ہے کہ محققین اور قاعدہ دانون کے کہنے سے کہ ایلیڈ اور اوڈیسی
مین چند درس الحاقی ہین کسی نے اون کتابون کو ہومر کی تصنیف ہونے سے انکار نہین کیا
اور لارڈنر جلد دوم کے صفحہ ۶۷ مین اگناٹیس کے خطون کے چہوٹے نسخے کے حال مین لکہتا
ہے کہ جو عبارتین اگناشش کے ٹہیک ماننے کے مناسب نہ معلوم ہون تو اسبات سے کہ
اون سارے خطون کو رد کردین یہہ بات معقول ہے کہ اون فقرات کو الحاقی جانین اور
اسیطرح یوسیفس کی تاریخ کو بہی اوسکی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہین کرتا گو اسمین بہی
الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جسمین حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک الحاقی مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈ
نر نے خوب محکم دلیلون سے ثابت کیا ہے اور علی ہذا القیاس قدما کی تصنیفات سے بہی
کوئی منکر نہین ہے گو اون لوگون کی کتابین بہی الحاق سے خالی نہین ہین پس جب
یہہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے کے باعث مصنف کی تصنیف سے خارج نہین
ہو جاتی بلکہ یہہ بات سمجہی جاتی ہے کہ اوس کتاب مین تحریف ہوئی ہے لہذا صاحب استفسار
کی اٹہون دلیلین بجا ہین اور پادری صاحب کا جواب سراسر بیجا لیکن اگر پادری صاحب کے نزدیک
یہہ بات نادرست ہے اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہو جانے کے باعث کتاب مصنف
کی تصنیف نہین رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادری صاحب بہت سے قدما کے کلام سے

ثابت ہوئی ہیں اور اونہون نے بہت ہی بیجا کیا جو اگناتیش کے کلام سے سند پکڑی کیونکہ اُسکے
خطون مین تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈنر اور پیلی کی کتابون مین مفصل لکھا ہے علی ہذا القیاس
کتب عہد عتیق اور عہد جدید سے بھی دست بردار ہوئے کیونکہ اونکی الحاق مین لیسٹر کو کا شک و شبہہ
باقی نہین ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد مین اسکا ثبوت کیا گیا ہے **قول** اونکا
اگر شخص محمدی توریت و انجیل کے کلام اللہ ہونے سے الخ ناواقفی یا محض مغالطہ دہی کی راہ سے
ہے کیونکہ محمدی تو اوس توریت و انجیل کے قایل ہین جو حضرت موسی اور حضرت عیسی علی نبینا و
علیہما السلام کے اوپر نازل ہوئی ہین نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جسمین بہت سی ایسی
کتابین ہین جنکے مصنفون کا بھی ٹھکانا نہین **قول** اونکا تحریف صرف اوسوقت ثابت ہوگی
الخ کہتا ہون **مین** ہرگاہ الحاق ثابت ہوگیا تو ثبوت تحریف کے لیے اب اور کسی دلیل کی
حاجت باقی نہین کیونکہ اگلے نسخونکا اگلے نسخون سے فرق ثابت ہوگیا **پادری صاحب** نے تو
ہین جوتھی دلیل مین کہا ہے کہ انجیل کی روایتون مین اختلاف ہے اور گیارہوین دلیل مین
کہا ہے کہ بیبل کے ترجمے جو مختلف بولیون مین کئی ہین مطابق نہین ہین لیکن اس سے بھی
ثابت نہین ہوتا کہ کتب مقدسہ مین تحریف و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتون مین فی الحقیقت
اختلاف معنوی نکلتا تو اس سے یہہ ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہین ہے نہ
یہہ کہ تحریف ہوئی اور اون اختلافون سے جو ترجمون مین واقع ہوے ہین صرف مترجمین کا
سہو معلوم ہوگا نہ یہہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخون مین اختلاف پڑ گیا ہو تحریف جیسا کہ مذکور
ہوا صرف اس حالت مین ثابت ہوگی کہ اصل نسخہ یونانی و عبرانی کے درمیان اختلاف معنوی
ہوا اور بارہوین دلیل مین مصنف نے محمدیونکے قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اور دن کے
نزدیک محمدیونکا قول دلیل نہوگا جبتک کہ اوسکی سالت معتبر اور صحیح دلیلون سے ثابت نہوگی پس یہہ
دلیل بھی بیجا اور بے مطلب ہے کہتا **ہون مین** کہ پادری صاحب کا جواب جب درست ہوتا کہ
صرف ترجمون ہی مین نقصان پایا جاتا حالانکہ یہہ بات نہین ہے بلکہ اصل یونانی و

عبرانی نسخے باہم مختلف ہین چنانچہ ڈاکٹر کل صاحب نے عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئے اور ڈاکٹر گریس باخ نے ڈیڑہ لاکہہ جیسا انکا مفصل حال اسی فصل مین گذر چکا ہے پس اب پادریصاحب کو چاہئے کہ اپنے قول کے موافق تحریف کا اقبال کرین کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون کا باہم مختلف ہونا اظہر من الشمس ہے چنانچہ پادریصاحب نے بہی نسخ متعددہ مین تیس ہزار اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ سہو کاتب سے تعبیر کرتے ہین مجمع عام مین سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اوسکے بعد خط مورخہ ۱۸- اپریل مین بصراحت ایسا کچہہ لکہا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہو گئی صاحبو ذرا انصاف سے ملاحظہ کرو مین اوس عبارت کو نقل کر دیتا ہون وہ یہہ ہے پہر ادعائے تحریف کے جواب مین ہماری بات یہہ تہی کہ تحریف و تبدیل از سہو کاتبان وغیرہ نکتون اور حروف اور لفظون مین اور بعض آیتون مین ہی ہوا ہے اور یہہ کہ ہمارے علماء نے قدیم نسخون سے تیس ہزار غلطیان سطر کی نکالی ہین انتہی اور پہر خط مورخہ ۱۴- اگست مین لکہتے ہین تاآن مین ویریوس ریڈنگ یعنے کاتبون کے سہو کا مقر ہوا انتہی اور بشپ مارسلی جلد سیوم کے صفحہ ۲۸۱ و ۲۸۲ مین کتاب ہوشع کے باب مین یون لکہتا ہے مگر آرچ بشپ نیوکم مقر ہے کہ محرف عبارتون سے جو متن مطبوعہ کو خراب کئے ہوئے ہین بڑی مشکلات واقع ہوتی ہین گو بشپ مارسلی آرچ بشپ نیوکم کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن پہر خود ہی یون لکہتا ہے اور یہہ کہ پاک متن نے تحریف پائی یہہ بات تو بلاشبہہ ہے اور اختلاف نسخون سے ظاہر ہے اسلئے کہ مختلف عبارتون مین صرف ایک ہی درست ہو سکتی ہے اور یہہ بات بہی غالب بلکہ مین کہتا ہون کہ عنقریب بیقین کے ہے کہ خراب سے خراب عبارت بعض دفعہ چہپی ہوئی متن مین راہ پا گئی ہین مگر یہہ کہ ہوشع کی کتاب مین عہد عتیق کی اور کتابون سے زیادہ تحریفات ہین مجہے اسکی کوئی دلیل نظر نہین آتی اور مین اس بات کا انکار کرتا ہون کہ کسی جگہہ اتنی بہت تحریفات ہین یا ختم آتی ہین کہ اوس کتاب کی عبارت کے مبہم ہونے

سبب شبہی ہون انہی لیس اب پادریصاحب کو عدم تحریف کے دعوی کے لئے کونسی دلیل
باقی رہی کیونکہ جس آڑ مین وہ چھپتے تہے وہ آڑ تو اب جاتی رہی لیکن باوجود اسکے پادریصاحب
کچھہ اور ہی کہتے ہین شاید پادریصاحب کو اوسوقت یہہ خیال ہوگا کہ ہماری کتابون سے
کسیکو خبر ہوگی جو ہمین اوسکے سامنے اقبال کرنا پڑیگا پس اس گہمنڈ مین پادریصاحب
کہتے ہین باقی رہی چہٹی دلیل سو ایک ہی مطلب کے موافق اور مطابق ہے اور وہ یہہ ہے کہ
سرکلیس ہارونی نے جو مسیحی معلمون مین سے تہا اور جس نے پوپ اُربانوس ثامن کے زمانہ
مین بیبل کے عربی ترجمہ کو صحیح کیا دیباچہ مین کہاہے کہ کاتبون کے سہو سے کتب مقدسہ کے
اصل نسخہ عبرانی و یونانی مین ایک تہوڑا سا خلل پڑگیا ہے چنانچہ معلم مذکور کا قول کتاب
استفسار کے ۳۰ صفحہ مین نقل ہوا ہے۔ کہ من سہو الکاتبین فی اصل العبرانی و الیونانی
نقص یسیر او غلط صغیر الخ۔ یعنے کاتبون کے سہو سے اصل کتاب عبرانی و یونانی مین تہوڑا سا
نقصان و غلطیان تہوڑی سی ہین۔ اب اگرچہ مصنف مذکور نے مبالغہ کی راہ سے تہوڑے
خلل کو بہت سا بیان کیا اور کج فہمی سے اوسکو فساد و تحریف کی دلیل بنایا اور ۱۰ صفحہ مین
کہاہے کہ ہرگاہ حمایت کرنیوالا اوس کتاب کا تہوڑے سے نقصان اور فساد کا اقرار کرتا
ہے تو واقع مین نہ معلوم کتنا تہا جسکو وہ تہوڑا لکہتاہے مگر اس سے ہی تحریف و تبدیل ثابت
نہوگی کیونکہ ہر عارف و منصف کو معلوم و یقین ہے کہ کاتبون کے سہو سے کتاب کی تحریف
و تبدیل ثابت نہین ہوتی سہو کاتب تو قران کے نسخون مین پایا جاتاہے لیکن اس سبب سے
کوئی یہہ نہ کہیگا کہ قران تحریف پاگیا پوشیدہ نرہے کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے
ہزار طرح سے محنت کرکے قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو اب تک
موجود رہتے آئے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا تاکہ معلوم ہو جاوے کہ کاتبون کے
سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب مین خلل پہنچاہے کہ نہین سو اس مقابلہ سے
ظاہر و ثابت ہو گیا کہ اگرچہ تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ مین جو حواریون کے عہد سے

کتب مقدسہ کے چھپنے وقت تک منقضی ہوا کا تو انکا سہو از قسم تبدیل اعراب وحروف کے اور بعضی
جگہہ الفاظ کا ہی مقدم موخر ہو جانا بہت سا وقوع مین آیا ہر سب نسخے مطالب و مضمون مین موافق
و مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق و یکسان ہین پس
اس تحقیقات سے ہی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے عہد کی کتب مقدسہ نے کسی وقت تحریف و
تبدیل نہین پائی انکے ہی ہین جو قدیم سے تہین اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف اوسی وقت
ثابت ہوتی ہے کہ اوس کتاب کے معتبر اور مشہور نسخون مین اختلاف پایا جائے جیسا کہ قدیم
نسخے کچھہ اور ہون اور ابکے مروج نسخے کچھہ اور جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ درصورتیکہ قرآن
مین سہو کاتب پایا جاتا ہے اور بعض اعراب و حروف و الفاظ کی قراءت مین اختلاف ہے
مثلاً سورہ یوسف کے اوایل مین یرتع و یلعب کی جگہہ لفظ نرتع و نلعب پایا گیا اور
ایسے ہی سورۃ الحج کے وسط مین بعض قرآن مین صواف کی جگہہ لفظ صوافن واقع ہے
اور سورۃ الفرقان کے وسط مین لفظ بشرا کی جگہہ نشرا ہے اور سورۂ قاف کے آخر بعض
قرآن مین توعدون کی جگہہ یوعدون پایا جاتا ہے اور سورۂ تکویر کے آخر بعض قرآن مین
بضنین کی جگہہ بظنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخون مع تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم
ہوا کہ سورۂ یوسف سے سورۂ تکویر تک ۳۳ لفظ ہین جنمین حروف کا ایسا ہی اختلاف
پڑ گیا ہے جیسا مذکور ہوا اور شک نہین اگر قرآن کے سو دو سو نسخے دیار قریبہ و بعیدہ سے
جمع کرکے اول سے آخر تک مقابلہ کئے جاوین تو کاتبون کی صدہا غلطیان نکلینگی اور ایسے
اور مشہور اختلافون کے جو اعراب مین ہین پس اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
قرآن مین تحریف و تبدیل ہوئی ہے تو کیا محمدی تسلیم کرینگے کہ درحالیکہ باوجود اختلاف
مذکورہ کے سب قرآن احکام و مطالب مین باہم موافق و مطابق ہین تو تیرا ایسا اعتراض
بیجا و بے بنیاد ہے پس جبتک کہ محمدی لوگ ایسا کوئی قدیم و معتبر نسخہ جو روایات و احکام
اور نصایح وغیرہ مین ابکی مروج کتب مقدسہ کے نادرست ہو پیش نہ کرین مسیحیون کا جواب یہی

اونکے سارے اعتراضون پر جو وے بیبل کی تحریف کی بابت کرتے ہین وہی اونکا سا جواب ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے ویسا کہے جیسا مصنف استفسار نے ۴۴۹ و ۴۵۰ وغیرہ صفحون مین کہاہے کہ محال ہے کہ سب صورت مین ایسی کتاب اور ایسے قدیم نسخے جنکا ذکر ہوا اب تک موجود ہون تو ایسی بات کا یہہ جواب ہے کہ فرنگستان مین جاکر مذکورہ کتب خانون کی سیر کرے تا اون کتابون کو اپنی آنکھون سے دیکھہ لے اور اگر ضروری علم اور بولیان سیکھہ لے تو اون کتب خانون مین وے کتابین ہی اوسی ملین گی جنمین وے اسنادبیان ہوئی ہین جنسے ثابت ہوتاہے کہ وے قدیم کتابین اوسی اگلی زمانے مین لکہی گئی ہین اور اگر یہہ بات اوسے منظور نہو تو واقف کارون کی بات مانے اور بیجا گفتگو نہ کرے کہتاہون مین سبحان اللہ پادریصاحب نے کیا چھوٹا نقصان سمجھہ لیاہے اگر یہہ نقصان تہوڑا ہی ساہے تو بڑے نقصان کا خدا حافظ مقام غور ہے کہ تین سو چین نسخون مین جو پورے پورے نسخے ہنانے سے قریب سو ہی کے ہون گے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت کے انکے جو تقسیم مساوی فی نسخہ ڈیڑہ ہزار ہوتے ہین اونمین سے ایک کو ہی مصنف کی اصل عبارت بالیقین قرار نہین دے سکتی چنانچہ اسکا مفصل حال آگے گذرا ہے۔ پس کیا پادریصاحب کو ذرا ہی حیا و شرم نہین ہے جو صاحب استفسار پر کہ اوسکا قیاس بہت ہی حق اور سچا تہا طعن و تشنیع کرتے ہین قول اونکا مگر اس سے ہی تحریف و تبدیل ثابت ہو گی الخ کہتاہون مین پادریصاحب کیا سمجہتے ہین جو ایسی لغو باتین کہی جاتی ہین ہان اگر تحریف کا مدار صرف سہو کاتب ہی پر قرار دیا جاتا تو البتہ یہہ بات کہنے کی گنجایش تہی سہو کاتب تو اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص الف لکہنے کا ارادہ رکہتا تہا سہواً ب لکہہ گیا یا ل لکہنا چاہتا تہا سہو سے م لکہہ گیا وعلی ہذا القیاس سو اسطرح کی سہو کاتب قابل اصلاح ہین اور ممکن ہے کہ درست ہوجاوین بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ مین محفوظ ہو جسکو یقیناً معلوم ہو یا [illegible] تک جسکو پادریصاحب سہو کاتب کہتے ہین اور

جسکی تعریف بار بار آچکی ہے کہ یہہ وہ عبارتین ہین جنمین نہین معلوم ہوسکتا کہ اصل مصنف کی عبارت کونسی ہے اور بنائی ہوئی کونسی البتہ انکا صحیح ہونا محال ہے علاوہ اسکے یہہ اختلافات صرف کاتبون کے سہو سے وقوع مین نہین آئے بلکہ قصداً بدعتیون اور دینداروں نے بھی بہت سا تصرف کیا ہے جیسا کہ ہارنصاحب نے دوسری جلد کی آٹھوین باب مین ویریوس ریڈنگ کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکے وقوع کے چار سبب ہین اول سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی وجہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہ یہہ کہ لکھانے والے نے خود کچھہ کا کچھہ بتلایا یا لکھنے والے نے بتلانے والے کی بات نہ سمجھکر کچھہ کا کچھہ لکھدیا۔ دوسری وجہ یہہ کہ عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عیوض سہو دوسرا لکھا گیا تیسری وجہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجھا یا لکیر کو جسپر لکھتا تہا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجھکر عبارت بنادی اور یون غلطی کی چوتھی وجہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکھہ گیا اور جب مطلع ہوا تو بچا نا کہ چھیلے پس جہان سے چھوڑ دیا تہا پھر وہین سے لکھنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکھہ چکا تہا اوسکو بھی رہنے دیا پانچوین وجہ یہہ کہ کاتب نے کچھہ چھوڑ دیا اور بعد کچھہ لکھنے کے خیال آیا تو اوس چھوٹی ہوئی عبارت کو لکھہ لیا پس اس صورت مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ چلی گئی چھٹی وجہ یہہ ہے کہ کاتب کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچھہ عبارت رہگئی۔ ساتوین وجہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچھہ کا کچھہ سمجھکر پورا لفظ لکھدیا اور اس طرح غلطی ہوئی آٹھوین وجہ یہہ کہ جہالت یا غفلت کاتبون کی ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشا و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھکر داخل کرلیا دوسرا سبب غلطی کا نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بھی کئی طور پر ہے اول یہہ کہ حرکات اور شوشہ حروف کے اوڑ گئے اور رہ مٹ گئے ثانیاً یہ کہ حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تہے پہوٹ کر اس

سفحہ کے حروف کے ساتھہ اسیو مل گئے کہ انکا جزو سمجھے گئے ثالثا یہہ کہ کوئی فقرہ کسی
نسخہ مین چھوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکھہ دیا سو اس سے دوسرے
لکھنے والیکو غلطی ہوئی اور معلوم ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو کہان داخل کرے تیسرا
سبب اختلاف کا خیالی تصحیح اور صلاح ہے اور یہہ بھی کئی صورت پر ہوئی اول یہہ کہ کاتب
نے کسی عبارت کو جو حقیقت مین ناقص نہ تھی ناقص سمجھا یا مطلب کے سمجھنے مین غلطی کی یا
خیال کیا کہ اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تھا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی دوم بعض محققین
نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون
یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا سیوم
سب سے زیادہ صورت یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اس طرح کا تصرف
انجیلون مین خصوصاً ہوا اور پولوس کے نامون مین اسکے سبب کثر الحاق ہوا تا کہ
عہد عتیق سے جو حوالے اوسنے دئیے ہین سپٹوجنٹ کے موافق ہون چہارم بعض
محققین نے عہد جدید کو ولگیٹ (یعنی لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا چوتھا سبب
اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لئے کی ہووے عام اس سے
کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم بدعتیون یا مسیحیون سے زیادہ کسی پر
تحریف کا الزام نہین دیا گیا ہے اور نہ کوئی ایسی حرکت ناشائستہ کے سبب اوس سے
زیادہ ملامت کا مستحق تہا سوا اسکے یہہ بھی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی
اون لوگون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح
دیجاتی تہین تا کہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچھہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہوا وہہ جاتا رہے
انتہی مخلصاً مخفی نرہے کہ ہارنصاحب نے وبرپوس ریڈنگ کے واقع ہونے کے سبب
سببون کے ساتھہ بہت سی مثالین بطور نمونہ کے لکہی ہین مگر اون سب کا بیان موجب

تطویل سمجھکر یہان چھوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو ہارنصاحب نے فاق صاحب کی کتاب
سے دیندارون کے تحریف کرنے کی بابت ذکر کئے ہین نقل کئے جاتے ہین مثلاً ورس
۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور ورس ۱۵ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے
کہ وے ہم بستر ہون اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بیٹا بعض نسخون مین قصداً
چھوڑے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵
نامہ اول کرنتھون مین بجاے بارہ گیارہ بنائے گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام
عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہودا اسخریوطی مر چکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچھہ
لفظ چھوڑ دیے گئے اور بعض مرشدون نے بھی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ
خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے مؤید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین کچھہ لفظ
سریانی اور فارسی اور عربی اور اتھیوپک اور اور ترجمون کے نسخون مین اور بہت سے
مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکنس کے مقابلہ مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت
عیسیے کے دو صفتون کے ساتھہ متصف ہونے کا منکر تھا پس ناظرین انصاف کرین کہ عبارت
مرقومہ بالا کی روسے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار ہے کہ
تحریف کی جتنی صورتین وہم و قیاس مین گذرتی ہین ہارنصاحب نے سب کا بیان کر دیا اور
سب کی مثالین تبلاکے یہہ دکھلایا کہ سب صورتون سے کتب مقدسہ مین تحریف واقع
ہوئی ہے پس اس صورت مین کہ دیندارون اور بدعتیون نے قصداً تحریف کی اور کاتبون
کے وہم سے بھی وقوع مین آئی یعنی کبھی تو حاشیہ کی عبارت متن مین داخل ہو گئی اور
کبھی متن کی عبارت خارج کر دی گئی کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجھکر کچھہ کا
کچھہ بنا دیا اور کبھی عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا کبھی دیندارون نے اپنے مطلب کے موافق
تحریف کی اور کبھی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بھلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی ہے اگر پادریصاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے ہون

تو فکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہکر کیون لوگون کو ملتے اور پر ہنسواتے ہین ذرا تو دلمین سوچین اور خدا کا خوف کر کے خیال کرین کہ وہ کسقدر اور کونسی دلیل ہیجو دیندارون اور بد دینون کی قصدی تحریف اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرفات سہو کاتب مین داخل کر کے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہوگی بہلا یہہ کیا انصاف کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادریصاحب سا نامنصف بہی کوئی نہوگا اور جو اسپر بہی پادریصاحب اپنی ضد پر رہی باتون کو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بہی ہمارا کچہہ نقصان نہین ہے کیونکہ اسصورت مین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہے گی یعنے جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکھتے ہین گو مقصود دونون کا ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیون کو تہوڑا سا خلل قرار دیکر صاحب استفسار پر درکلامی کرنی پادریصاحب کی حرکت بیجا ہے اور یہ **قول** اونکا سہو کاتب تو قرآن کے نسخون مین بہی پایا جاتا ہے الخ خدا جانے پادریصاحب کو کچہہ خوف خدا بہی ہے یا نہین جو ایسی ایسی باتین کہنے پر آمادہ ہو گئے ہین نہین معلوم پادریصاحب کا یہہ کہنا ناواقفیت کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین اگر ناواقفیت سے ایسا کہتے ہین تو معذور ہین پر دلکو یقین تو نہین آتا کہ پادریصاحب سا آدمی ایسی ایسی ادنی ادنی بہی باتون سے جنکو لڑکے جانتے ہین ناواقف محض ہون اور اگر مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہین تو خدا انکو شرماوے اور سیدہی راہ پر لگاوے بہلا صاحبو ذرا سوچو تو سہی کہ قرآن مین ایسے سہو کاتب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف کے الفاظ تو کیا بلکہ حروف اور حرکات بہی متواتر منقول ہوتے چلے آئے علاوہ اسکے وہ کتابین جنمین قرآن شریف کی آیات اور حروف اور حرکات وسکنات وغیرہ کا حال مذکور ہوا وہ کتابین بہی عن عن متواتر راویون کے ذریعہ سے اس زمانہ تک چلی آتی ہین ان سب باتون کے سوائے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے عہد سے آج تک لاکہون آدمی ہر زمانہ مین حافظ ہوتی آئے ہین

اور قران شریف سینہ بسینہ ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی
کاتب کسی نسخہ مین بالفرض کچھہ غلطی کرے تو اوسکی تصحیح کیسی آسان ہے اور ہم اوسے
یقیناً صحیح کر سکتے ہین بخلاف کتب مقدسہ کے کہ اونکی کسی طرح تصحیح ممکن نہین کیونکہ نہ اونکا
تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب کبھی حافظ ہوئے تو بھلا اسصورت مین قران شریف
مین ویری یوس ریڈنگ کے واقع ہونے کی کب گنجایش ہے اگر پادریصاحب ایک جگہہ بہی
بہی ویری یوس ریڈنگ یعنی ایسے اختلاف عبارت کو جسمین یہہ شبہہ ہووے کہ اوسمین
کونسی عبارت اصل ہے اور کونسی بنائی ہوئی بتلادین جیسا ہمنے کتب مقدسہ کی نسبت
دعوی کرکے ثابت کر دیا تو اونکا دعوی البتہ درست اور بجا ہے پر یہہ بات ہرگز ممکن نہین
لیکن مونہہ سے ایسا کہنا اور لغویات بکنا پادریصاحب کی ہی دیانت داری ہے **قول**
اونکا پوشیدہ نرہے کہ اس زمانہ کے مسیحی معلمون نے الخ **کہتا ہون** سبحان اللہ پادریصاحب
کیا سچ ہین انکو شرم بہی نہین آئی کہ ان چار پانچ سطرون مین صریح کئی مغالطے دیئے
اور جہوٹ بولے ہین **اول** یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین کہ سارے پرانے نسخے جواب تک
موجود رہتے آئے جمع کرکے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حالانکہ یہہ صریح جہوٹہہ ہے کیونکہ
ہزارون نسخے اب بہی ایسے ہین کہ انکا آج تک کبہی مقابلہ نہین کیا چنانچہ اسکا حال صفحہ
دوسو ستر ۲۷ مین گذرا **دوسرے** یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین کہ کاتبون کا سہو از قسم
تبدیل اعراب اور حروف کے اور بعضی جگہہ الفاظ کا مقدم و موخر ہوجانا بہت سا وقوع
مین آیا اور یہہ صریح مغالطہ ہے اور پادریصاحب نے عمداً اسکو مخفی رکہا ہے کیونکہ نہ صرف
الفاظ مین تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتون مین تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود
پادریصاحب ہی خط مرقومہ ۱۴ اگست [illegible]ع مین صرف عہد جدید مین پندرہ آیتین
مشتبہہ بتلا چکے ہین **تیسرے** یہہ کہ پادریصاحب کہتے ہین ہر ایک نسخہ مطالب و مضمون مین
موافق و مطابق ہین چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصایح مین مطابق

اور یکسان ہین اور یہہ بہی دروغ فاش ہے کیونکہ نسخون مین بہتیرے احکام اور روایتون مین فرق ہے چنانچہ اسکا حال صفحہ ۳۲۷ مین بیان ہوا **قول** اونکا جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے الخ اخگہہ پادریصاحب نے دو چالاکیون کو کار فرمایا ہے ایک یہہ کہ اختلاف قرأت کو کاتب کی غلطیون کے ساتھہ ملا کر لکہا ہے دوسرے یہہ کہ قرآن شریف مین کتب مقدسہ کی طرح ویریوس ریڈنگ کے واقع ہونیکا خیال کیا ہے حال آنکہ ساتون قرأتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر منقول ہین جیسا کہ آگے بدفعات ذکر ہوچکا ہے **قول** اونکا جب تک کہ محمدی لوگ الخ کہتا ہون ہین کہ محمدیون پر یہہ بات واجب ولازم نہین ہے کہ وے کوئی ایسا نسخہ پیش کرین جیسا پادریصاحب مانگتے ہین کیونکہ جب وے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کرچکے کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کا یعنیہ وہ توریت وانجیل نہین ہے جو حضرت موسی اور حضرت عیسی پر نازل ہوئی تہین کیلئے کہ اونمین کلام غیر الہامی بہی ملا ہوا ہے بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہوچکا اور رو سے خود عیسائی علماء کے اقوال سے سند لاکر ثابت کرچکے کہ اگلے نسخون اور اب کے نسخون مین باہم فرق بین ہے تو اس صورت مین پادریصاحب پر واجب ولازم ہے کہ یہہ بات ثابت کرین کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کا حضرت موسی اور حضرت عیسی پر نازل ہوا تہا اور اوسوقت کا کوئی نسخہ پیش کرکے مقابلہ کرین اور دکہلاوین کہ اوسمین اور اب کے نسخہ مین کچہہ فرق نہین ہے نہ یہہ کہ اولٹے محمدیون سے ایسی کتاب مانگتے ہین **قول** اونکا اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الخ پادریصاحب کو صاحب استفسار کا قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہہ بات کچہہ بچارے مصنف استفسار ہی نے نہین کہی بلکہ علماء عیسائی اون قدیمی نسخون کو کوئی نوسا تویں اور کوئی دسوین صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہوچکا پہر اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہوگیا پادریصاحب کہتے ہین وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیون کی بابت بارہ دلیل لکہے

مقابل صفحہ ۲۶۹ و ۲۷۰

مقابل صفحہ ۲۷۳ سے ۲۷۴ تک

ضمن مین اوراپنی کتابکے اور مقامون مین بہی کہا اور ادعا کیا ہے سو اس قسم کے سارے
اعتراضون کے لئے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب ہے جو کتب عہد عتیق کے حق وصحیح ہونیکی
بابت انجیل مین مندرج ہے جیسا اوپر بیان ہوچکا پس درحالیکہ مسیح نے توریت کی صحت
وحقیقت پر گواہی دی ہے تو ظاہر وثابت ہوگیا کہ یہہ سے خرابیان جو مصنف موصوف
نے ذکر کی ہین توریت مین نہین پائی جاتین بلکہ محض اوسکی وہم مین ہین اور بس ایسا کہ
اوسنے آیات کویا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر بیان کیا ہے اور اسیطرح مصنف نے
انجیل کی اون آیتون کو بہی جنہین اپنی دلیل بنایا خلاف تعبیر وتفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب
حل الاشکال مین کہ کتاب استفسار کا جواب ہے بتفصیل مسطور ومذکور ہے اب اس جگہہ
اتنی ہی بات پر کفایت کرینگے کہ انجیل کی آیتون اور روایتون مین اختلاف معنوی نہین
ہے جیسا کہ کتاب مذکور مین مفصل لکہا گیا اور انجیل وتوریت مین کسی جگہہ نہین کہا کہ توریت
مین یا انجیل مین تغیر وتبدیل یا دخل وتصرف کیا ہے بلکہ صرف یہہ کہا ہے کہ یہود ونصاری
کے جہوٹے معلمون نے توریت وانجیل کی تعلیم مین دخل وتصرف کرکے اونکے احکام وتعلیم کو
خلاف بیان کیا اور بعضی دفعہ فریب کی راہ سے الہام ونبوت کا بہی دعوی کیا لہذا ان آیتون
سے بہی مصنف کا مطلب حاصل نہین ہوتا کہتا ہون مین مسیح نے تو کہین بہی عہد عتیق کے
غیر محرف ہونے کی گواہی نہین دی اور نہ وہ ورس جو پادریصاحب نے اوپر نقل کئے ہین
عہد عتیق کی کتابون کی عدم تحریف کی سند ہوسکتی ہین جیسا کہ ہم وہان ثابت کرچکے ہین
قول اونکا اب اسجگہہ الخ یہہ پادریصاحب کا دعوی بلا دلیل ہے جیسا کہ تیسرے مقصد کی
تیسری فصل مین مدلل ومبین ہوا **قول** اونکا اور انجیل اور توریت مین الخ الحمد للہ کہ یہان
پادریصاحب تحریف معنوی کا تو اقبال کرتے ہین رہی تحریف لفظی سو وہ اول تو اونہین
ورسون سے جو صاحب استفسار نے نقل کئے ہین ثابت ہے علاوہ اسکے ہم بوجوہ لا دلایل
کافی اونکو ثابت کرچکے بار بار تکرار کی حاجت نہین پادریصاحب کہتے ہین اور وہ

صفحہ ۳۷۷ سطر ۲۱ سے [illegible]

مصنف نے بیبل کے ترجموں کو اپنے مطالب کے لیئے دلیل ٹہرا کر کہا ہے کہ درحالیکہ ترجمے
باہم متفق نہین تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اصل نسخون مین ہی اختلاف واقع ہوا ہے سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ اولا ظاہر ہے کہ ترجمون مین تہوڑا بہت فرق ہوگا کیونکہ ایک مترجم نے
دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہوگا جیسا کہ قران کے فارسی اور اردو ترجمون مین ہی فرق
ہے اگرچہ قران کے ترجمے حرف تحت اللفظ ہین مگر باوجود اس فرق کے پہر ابواب
اور بیبل کا اصل مطلب سب ترجمون مین وہی ہے ثانیا اگر بالفرض کسی مترجم نے خلاف
ترجمہ کیا ہو تو اس سے اصل کو کیا نقصان ہوگا دیکہو اگر محمدی علماء مین سے کوئی قران کا
ترجمہ کرے یا قران کے دو ترجمون مین اختلاف ظاہری واقع ہو اور مسیحیون مین سے کوئی
کہے کہ اس بات سے قران مین تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہینگے کہ جب اصلی
عربی نسخے سب مطابق ہین تو تیرا اعتراض محض بیجا اور تعصب ہے اور جب تک تو اصل زبان
نہ سیکہہ لے ترجمہ کے باب مین کچہہ مت بول بس یہی جواب ہمارا جواب ہے الحاصل یہہ دعوے
بہی مصنف کے مطلب کو مفید نہوگا کہتا ہون مین پادریصاحب کا یہہ جواب اسوقت
بجا ٹہرتا کہ صرف ترجمون ہی مین اختلاف پایا جاتا حالانکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخون
مین فرق ہے جیسا اوپر ثابت ہوچکا علاوہ اسکے بڑی غضب کی بات ہے کہ پادری لوگ
انہین لغو ترجمون کو کلام الہی قرار دیکر جا بجا بانٹتے پہرتے ہین اور انکو کچہہ شرم نہین
آتی کہ ہر ترجمہ کے عنوان پر لکہہ دیا کرتے ہین کہ اصل عبری سے ترجمہ کیا گیا پادریصاحب
کہتے ہین اور نبی کے حق مین ہمارا اعتقاد یہہ ہے کہ نبی و حواری اگرچہ اور امور مین قابل
سہو و نسیان ہوتے ہین لیکن پیغام کی تبلیغ و تحریر مین معصوم ہین اس جہت سے انبیا
و حواریون کا لکہا نسیان سہو سے مبرا ہے اگر انکی کتاب مین کسیکو کہین اختلاف یا
محال عقل معلوم دے تو یہہ انکی عقل و فہم کے نقص کی دلیل ہے یہہ کلام کے نقص کی
کیونکہ عقل تو کتاب کی تحکیم کا حاکم نہین ہے اور پرانے اور نئے عہد کی سب کتابین الہام

الہام انبیاء و حواریون کی معرفت لکھی گئی ہے انجیل کے ان تین باب کے سوا یعنی
مرقس اور لوقا اور اعمال کی کتاب جو مرقس اور لوقا حواریون کے شاگردونکی معرفت
بموجب حکم و امداد پطرس و پولس حواری کے مرقوم ہوئی ہین اور اس سبب سے یہہ بہی
کتب الہامی ہین اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتابون کے لکہنے والے کا نام معلوم نہین ہے
لیکن مسیح کی گواہی سے اور اون دلایل سے ہی جو کتب اسناد مین لکہی ہین معلوم و
یقین ہوتا ہے کہ وے کتب بہی الہام کی راہ سے اگلے نبیوں مین سے کسی کے وسیلہ
سے لکہی گئی ہین اور حق و صحیح ہین جاننا چاہیے کہ سب نبیونکا نام ہی نہین لکہا گیا جو جانتے
کہ سب کا کام اور احوال بیان ہوا ہو۔ اور انبیاء و حواریون نے بعض قول کو قال اللہ
کے تحت مین داخل کیا ہے اور بعض کو غایب کے صیغہ سے لکہا ہے اور بعض وحی اور
رویا کی راہ سے اور بعض نصیحت و تعلیم کے طور پر مرقوم کیا ہے اور بعض کو گذارشات کی طرح
پر جو انہون نے آپ دیکہا یا اورون سے سنا اور گذارشات کی نسبت الہام کی راہ سے انہین
معلوم ہو گیا ہے کہ کون سی گذارش کتاب مین داخل کرین اور حق و باطل مین فرق
کرین اور مضمون و عبارت کو کس ترتیب سے لکہین پس اس مضمون سے گذارشات و
روایات بہی کلام الہی ہین خلاصہ ہم مسیحی لوگونکا اعتقاد یہی اور الہام کے حق مین یہی ہے
جو بیان ہوا کہتا ہون مین یہہ اعتقاد صرف پادری صاحب ہی کا ہے نہ اور عیسائیونکا اور
نہ یہہ بات کتب مقدسہ سے معلوم ہوتی ہے بلکہ عہد عتیق کی کتابون سے تو اسکے برخلاف
معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہدہی نبی کا قصہ تیسرے مقصد کی چوتہی فصل مین گذر چکا ہے اور
اسیطرح علماء عیسائی نے بہی لکہا ہے کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تہے جیسا کہ وارڈ
بیکر وغیرہ کے قول اوسی فصل مین ذکر ہوئے قول لکا اور پرانے اور نئے عہد کی
سب کتابین۔ الخ ایک دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ مقصد مذکور کی فصل مذکور مین عہد جدید کا
حال تو بتشریح تمام لکہا گیا ہے کہ وہ الہامی نہین ہے اور یہہ لوقا اور مرقس کی انجیل

پطرس اور پولوس کی مدد سے نہین لکہی گئین رہا مجموعہ عہد عتیق سو اوسکا حال یہہ ہے
کہ اکہارن اور روزن لمر اور ڈوانیہ اور شلہ اور شفوڈر وغیرہ کا یہہ عقیدہ ہے کہ موسیٰ کی
پانچون کتابین الہام سے نہین لکہی گئین چنانچہ ہارنصاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۴۹۸
اور ۸۱۰ مین بہی اسکا ذکر کیا ہے سو جب حضرت موسیٰ کی کتابون کی نسبت علماء مسیحیہ کا
یہہ اعتقاد ہے تو اور باقی کتابونکا کیا ذکر کیا جائے کہ اونمین سے اکثرون کے مصنفون
اور زمانہ تصنیف کا بہی ٹہکانا نہین باقی رہا یہہ دعوی کہ حضرت مسیح نے عہد عتیق کی کتابون
کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے سو اسکا ذکر صفحہ ۵۲۳ مین آچکا ہے پادری صاحب
کہتے ہین اور اگر تو سوال کرے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ محمدؐ اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے دعوی
مین پڑے ہون کہ گویا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابین منسوخ و تحریف ہو گئی ہین
اور ایسے دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر
نہ کرتے تو البتہ محمد کی باتون سے صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار
کرتا تہا کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین خدا کی جانب سے ہین اور دوسری طرف سے اون
کتابون کی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت مین تدبیر صرف اسی مین ٹہری
کہ یہہ دعوی درمیان مین لا دیوے کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابین تحریف اور قرآن کے
ظاہر ہونے سے منسوخ ہو گئی ہین اور یہی سبب ہے کہ وے کتابین قرآن سے موافقت نہین
رکہتین تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چہڑا دے اور اپنے کلام کو حق ظاہر کرے
اور اس دعوی کو قوت دینا محمد اور اوسکے تابعدارون کو اتنا مشکل نہ تہا کیونکہ عرب کے
بت پرست مسیحیون اور یہودیون کی کتابون سے بیخبر تہے اور ہرچند کہ شروع مین جیسا کہ قرآن
سے بہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمدؐ کی دعوت کے جواب مین بہت گفتگو کرتے
تہے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اوسکے مطیع ہو گئے اور بزور شمشیر قوت پائی پہر کسیکو مقابلہ
مین گفتگو کی طاقت نہ رہی پس محمدؐ کا دعوی مشہور و منتشر ہو گیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت کا ثابت

کرنا اور زور سے نہین ہوسکتا کہتا ہون ہین پادریصاحب نے اسمقام پر ملحدانہ
گفتگو کی ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہان اسی قسم کی تقریر سے اوسکا جواب دیا جاوے
مثلاً اگر تو سوال کرے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ پولوس اور اوسکے تابعدار ایسے جہوٹے
دعوی مین پڑے ہون کہ گویا عہد عتیق کی کتابین پرانی اور نکمی ہوگئی ہین سو ایسے
دعوی کا سبب کیا ہوگا تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ایسا دعوی کرنا اونکو ضرور تہا کیونکہ اگر
نہ کرتے تو پولوس کی باتون سے خلاف ظاہر ہوتا کیونکہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تہا
کہ سب کتاب الہام سے ہے اور دوسری طرف سے ان کتابون کی تعلیمات کے خلاف
بیان کرتا تہا پس اس صورت مین تدبیر صرف اسمین ٹہری کہ یہہ دعوی درمیان مین لاوے
کہ پرانے عہد کی کتابین منسوخ اور نکمی ہین اور اونمین نجات نہین کیونکہ اگر اونمین نجات
ہوتی تو دوسرے کی کیا حاجت تہی تاکہ اس طریق سے اپنے تئین ظاہری خلاف سے چہوڑاوے
اور اپنے کلام کو حق ٹہراوے اور ایسا ہی کچہہ حضرت عیسی کی نسبت بہی کہنے والا کہہ سکتا ہے
پس اب پادریصاحب جو کچہہ اس تقریر کا جواب دینگے وہی ہمارا جواب ہوگا اور یہہ جو پادریصاحب
کہتے ہین کہ اسلام بزور شمشیر پہیلا ہے سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ بالاتفاق یہہ بات ثابت ہے
کہ جہاد کا حکم ہجرت کے بعد یعنے نبوت سے تیرہ چودہ برس کے بعد ہوا ہے اور اس عرصہ
مین ہزارون آدمی مسلمان ہوچکے تہے چنانچہ سیل صاحب نے بہی لکہا ہے کہ مدینہ مین
قبل ہجرت کے کوئی گہر باقی ہوگا جسمین کوئی مسلمان نہو اور پہر دوسری جگہہ لکہتا ہے
کہ یہہ بات محض تہمت ہے جو کہتے ہین کہ اسلام صرف تلوار ہی کے زور سے پہیلا کیونکہ بہت
بلاد ایسے تہے جہان تلوار کا نام ہی نہین لیا گیا اور اسلام پہیل گیا اور اگر پادریصاحب کو
کچہہ جہاد کی نسبت کلام ہووے تو حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا معاملہ
فلستینن اور اموری اور کنعانی وغیرہ کے ساتہہ ہوا ہے اوسکو دیکہین اور خدا سے ڈر کر
ایسی لغو باتین نہ کرین جیسا ہم ازالۃ الاوہام مین یہہ سب حال لکہہ چکے ہین اور صاحب

استفسار نے بھی لکھا ہے پادری صاحب کہتے ہیں غرض کہ اس باب کے مطالب جنکا ذکر محمدیوں کے
دعوے کے جواب میں ہو چکا اگر ہم مختصر طور پر پھر اونکو بیان کرین تو انہیں دلیلوں سے صاف
ثابت و ظاہر ہے کہ محمدیوں کے دعوے بالکل بے اصل و بے بنیاد ہیں بلکہ یقین کلی ہے کہ پرانے
اور نئے عہد کی کتابیں نہ محمد کے وقت میں نہ اوس سے پہلے نہ پیچھے یعنی کسی وقت میں نہ تحریف و
تبدیل اور نہ کبھی منسوخ ہوئیں اور نہ ہونگے کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر خدا کا
کلام نہیں ٹلیگا پس وہ محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان مقدس کتابوں میں خدا کا غیر
منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا جسکے حکم و امر سارے لوگوں سے اور خود اوس سے بھی نسبت
رکھتے ہیں ہاں صاف دل محمدی شخص کو لازم ہے کہ اس الہامی کلام کی تعلیمیں حاصل کرنے
میں کوشش کرے نہیں تو جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اوسکے حکموں پر عمل کرنے میں سستی
اور غفلت کریگا خدا کے غضب میں پڑیگا اسلیئے ہم نے صاف دل محمدیوں کی رہنمائی کو دوسرے
باب کے لکھنے پر توجہ کی اوسمیں انجیل اور پرانے عہد کی عمدہ تعلیموں کو مختصر طور پر بیان کرکے ثبوت
پہنچاینگے کہ مقدس کتابیں اون شرطوں کو جنہیں ہم نے الہام الہی کی پہچان کے واسطے
شروع رسالہ میں لکھا ہے پورا کرتی اور آدمی کی روح کی خواہش و اقتضا حاصل کرکے اوس
حقیقی منبع کو پہچانتے ہیں چنانچہ ان باتوں سے ہر طرح معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور پرانے
عہد کی کتابیں خدا کا کلام ہیں **کہتا ہوں میں** کہ مسلمانوں کا دعوے تو ہرگز بے اصل
نہیں البتہ پادری صاحب کا یہ کہنا کہ اونکا دعوے بے اصل ہے محض بیجا و بے اصل ہے چنانچہ
ناظرین پر یہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو جاویگی **قول** اونکا یعنی کسی وقت میں نہ تحریف
و تبدیل نہ کبھی منسوخ ہوئیں الخ مخدوش ہے کیونکہ تحریف ہونا تو یقینی ہے جیسا اس کتاب
میں ثابت و بیان ہوا ہے احکام کی منسوخیت سو اسکا حال یہی پادری صاحب ذرا سن لیں کہ
توریت کے احکام دین عیسوی میں بہتیرے منسوخ ہو گئے مثلاً یوم السبت کہ جسکی عزت کا حکم
اور رکھنے کی تاکید عہد عتیق کی کتابوں میں جابجا لکھی ہے جیسا ورس ۱۲ باب ۲ کتاب

پیدائش مین یون مرقوم ہے اور خدا نے ساتوین دن کو مبارک کیا اور مقدس ٹھہرایا
اسلئے کہ خدا نے اوس دن اپنے سب کام سے جو کیا اور بنایا تھا آرام پایا پھر خروج کے ۲۰ باب کے
۱۰ ورس مین یون حکم دیا گیا ہے لیکن ساتوان دن خدا اپنے خداوند کا ہے اوس مین کوئی کچھہ کام
نکرے نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنیوالی نہ تیری مواشی
نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازہ کے اندر ہے اسلئے کہ خداوند نے چھہ دن مین آسمان و زمین
و دریا اور سب جو کچھہ کہ اون مین ہے بنائے اور ساتوین دن آرام لیا اسواسطے خداوند نے یوم
السبت کو مبارک کیا اور اوسے مقدس ٹھہرایا اور پھر اوسی خروج کے ۳۱ باب کے ۱۳ ورس
مین یون مرقوم ہے تو بنی اسرائیل کو امر کر اور اونکو کہہ کہ تم میرے سبت کو مانو اسلئے کہ یہہ میرے
اور تمہارے درمیان تمہارے قرنون مین نشانی ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانین اور اوسے
پشت در پشت عہد ابدی جانکے اوسمین ثبات کرین اور پھر استثنا کے ۵ باب کے ورس ۱۵ مین
اسکی تاکید کی گئی ہے یاد کر کہ تو مصر کی زمین مین غلام تھا اور خداوند تیرا خدا اپنے
زور اور بڑہائے ہوئے بازو سے تجھکو وہان سے نکال لایا اسلئے خداوند تیرے خدا نے تجھکو
فرمایا کہ سبت کے دنکی محافظت کر اور خروج کے ۱۶ باب کے ۲۹ و ۳۰ ورس مین یون حکم
دیا گیا ہے دیکھو ازبسکہ خداوند نے تمکو سبت دیا اسلئے وہ تمہین چھٹے دن دو دن کی روٹیان
دیتا ہے ہر ایک تمسے اپنی جگہہ گوشہ گیر رہے ساتوین دن تم مین کسیکو رخصت نہ ہوے کہ اپنی جگہہ سے
باہر جاوے چنانچہ لوگون نے ساتوین دن آسایش کی اور خروج کے ۳۱ باب کے ۱۴
ورس مین اس روز کے نہ ماننے والون کی سزا کی نسبت یون حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سبت کو
مانو اسلئے کہ وہ تمہارے لئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جانے وہ مار ڈالا جاوے
جو اوسمین کچھہ کام کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس مین یون
حکم ہے چھہ دن تک کاروبار کیا جاوے اور ساتوان دن تمہارے لئے روز مقدس
خداوند کی راحت کا سبت ہوگا جو کوئی اوسمین کام کریگا مار ڈالا جاویگا چنانچہ یہہ حکم

قتل کرنے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والون کے لیے تجویز ہوئی تہی اوس زمانہ مین جاری
بہی ہوگئی جیسا گنتی کے ۱۵ باب کے ان ورسون سے ظاہر و آشکار ہے ۳۲۔ اور جب بنی اسرائیل
بیابان مین تہے اونہون نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ سبت کے دن لکڑیان جمع کرتا تہا ۳۳
تب وے اوسکو جو لکڑیان جمع کر رہا تہا پکڑ کے موسی اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس
لائے ۳۴۔ اونہون نے اوسے قید مین ڈالا کیونکہ اونکو بیان نہین کیا گیا تہا کہ اوسے
کیا کیا جاوے ۳۵ تب خداوند نے موسی کو فرمایا کہ یہہ شخص مار ڈالا جاوے ساری جماعت
خیمہ گاہ کے باہر اوسے پتہراو کرے ۳۶ چنانچہ ساری جماعت اوسے خیمہ گاہ کے باہر لیگئی
اور اوسے سنگسار کیا کہ وہ مر گیا جیسا خداوند نے موسی کو فرمایا تہا اور اسیطرح یوم السبت کی
فضیلت حضرت موسی کے بعد بہی جاری رہی چنانچہ نحمیا ۹ باب کے ۴ اورس مین یون فرمایا
ہے اور اپنا مقدس سبت اونہین سکہلایا اور اپنے بندے موسی کے ہاتہہ سے اونہین احکام اور حقوق
اور فرائض فرمائے اور حزقیل کے باب ۲۰ کے ۱۱ و ۱۲ ورس مین یون حکم دیا گیا اور مین نے اپنے
حقوق اونہین دیے اور اپنے احکام اونہین جتائے ان چیزون پر آدمی اگر عمل کرے تو اونسے جیئیگا اور
مین نے اپنے سبت بہی اونہین دیے کہ وے میری اور انکے درمیان نشان ہووین تاکہ وے
جانین کہ مین خداوند اونکا مقدس کرنیوالا ہون اور یرمیاہ کی معرفت یون فرمایا باب ۱۷ ورس
۲۲۔ اور تم سبت کے دن اپنے گہرون سے بوجہہ نہ لیجاؤ اور کسیطرح کا کام نکرو بلکہ سبت کے دن کو
مقدس جانو جیسا مین نے تمہارے باپ دادونکو فرمایا ۲۷ لیکن اگر میری نہ سنوگے کہ سبت کے دن کو
مقدس جانو اور سبت کے دن یروشلم کی پہاٹکون سے بوجہہ لیکر داخل نہ ہو تب مین اسکے پہاٹکون مین
آگ لگاؤنگا جو یروشلم کے محلونکو کہا جائیگی اور نہ بجہیگی اور عہد جدید سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
عیسی نے بہی اسکی فضیلت قایم رکہی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ ورس مین لکہا ہے اور دیکہو ایک نے
آکے اوس سے کہا اے اچہے استاد مین کونسا اچہا کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷۔
اوسنے اوس سے کہا کہ تو کیون مجہے اچہا کہتا ہے کیونکہ اچہا تو کوئی نہین مگر ایک خدا پر اگر تو زندگی

مین داخل ہوا چاہیے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے لفظ سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اوس سے
وے احکام عشرہ مراد ہین جو موسی کی معرفت دیئے گئے تہے بلکہ مرقس کے ۱۰-۱ اور لوقا کے ۱۸
باب سے بہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی اور متی کے ۲۴ باب کا ۲۰ ورس سو تم دعا مانگو کہ تمہارا بہاگنا
جاڑے مین یا سبت کے دن نہو انہی باوجود یکہ سبت کے ماننے کے لئے استقرار تاکیدات اکیدہ
عہد عتیق کی کتابون مین مرقوم تہین اور حضرت عیسی نے ہی یوم السبت کے ماننے اور نہ ماننے کا
حکم بصراحت نہین دیا پر ان آیتون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اونکے نزدیک بہی یوم السبت
واجب الاتباع تہا کیونکہ وہ بہی احکام عشرہ مین داخل ہی تسپر بہی پولوس مقدس نے اوسکو منسوخ
کر ڈالا چنانچہ کلسیون کے خط کے ۲ باب کے ورس ۱۴ مین لکہا ہی اور حکمون کا دستخط جو ہمارے
مخالف تہا مٹا ڈالا اور اوسکو بیچ مین سے اٹہا کر صلیب پر کیلین جڑین ۱۶ پس کوئی کہانے
یا پینے یا عید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہین گنہگار نہ ٹہراوے ۱۷ کہ یہہ آنے والی
چیزون کے سایہ ہین پر بدن مسیح ہی پر کرٹے اور ڈاکٹر وٹبی ورس ۱۶ کی شرح مین یون
لکہتے ہین یہودیون کے درمیان تین قسم کے دن محافظت کئے جاتے تہے ایک ورس سرہی
یعنی سال کا پہلا دن کہ یہان اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہی دوسرے نوہری جو ہر مہینے کی
پہلی تاریخ ہوتا تہا اور جسے یہان نیا چاند کہا ہی تیسرا دن کی جو ہفتہ مین ایکبار ساتوین دن
ہوا کرتا تہا اور اسکو یہان سبت کا دن کہا ہی تمام یہہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیون کا ساتوین
دن کا سبت ہی اور خداوند کا دن یا عیسائیون کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہہ قایم ہوا اور
جامعین تفسیر ہنری اور اسکاٹ اسی ورس کی شرح مین لکہتے ہین چونکہ حضرت عیسی نے ربانی
رسمین کو منسوخ کر دیا اب کوئی آدمی غیر قومونکو اسکے لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاوے اور
بشپ ہارسلی اس ورس کی شرح مین یون لکہتا ہی لیکن یہودی کلیسا کی سبت موقوف ہوئی
اور نہ عیسائیکو اپنے سبت کی حفاظت مین فروسیون کے وہمون پر چلنا ضرور ہی اور ناسو ہر
اور لیاردان لکہتے ہین کہ اگر تمام آدمیون اور دنیا کی تمام قومون پر یوم السبت کی حفاظت

واجب ہوتی تو وہ ہرگز منسوخ نہ ہوتا جیسا اب حقیقت مین منسوخ ہو گیا اور عیسائیونکو لازم
ہوتا کہ پشت بہ پشت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہون نے شروعین یہود کی تعلیم و تواضع کے
سبب کیا تہا پہر ختنی کا حکم جسکی تاکید شدید عہد عتیق مین لکہی ہے اب عیسائیون نے اوسکو بالکل
اڑا دیا الحال آنکہ وہ حکم دائمی تہا جسکے منسوخ ہونے کے مسلمان لوگ بہی ہرگز قائل نہین ہین
جیسا پیدایش کے ۱۷ باب کے ان درسون مین لکہا ہے ۱۰- اور عہد جو میرے اور تمہارے درمیان
اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکہو گے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ
کیا جائے ۱۱- اور اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے جب وہ آٹہہ دن کا ہو ختنہ کیا
جائیگا کیا گہر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہ زاد کو
تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴- اور وہ
جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوسنے میرا عہد توڑا اور یہہ حکم
حضرت مسیح کے عہد مین بہی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدایش کے آٹہوین دن مختون ہوئے
بلکہ پولوس کے زمانہ تک بہی اوسپر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتہی کا ختنہ کرا دیا
جیسا کہ باب ۱۶- اعمال مین مصرح ہے ۱- وہ دربا اور لسطورہ مین پہنچا اور دیکہو وہان طیمطیوس
نامی ایک شاگرد تہا جسکی مان یہودن تہی جو ایمان لائی پر اسکا باپ یونانی تہا ۲- اور وہ
لسطرہ اور القونیم کے بہائیون کے نزدیک نیک نام تہا ۳ پاؤل نے چاہا کہ اوسے اپنے ساتہہ
لیجاوے تو اوسکو لیجاکے اون یہودیون کے سبب جو اون جگہون مین تہے اوسکا ختنہ کیا
کیونکہ وے سب جانتے تہے کہ اوسکا باپ یونانی تہا سو صرف انہین دو حکمون پر
منحصر نہین بلکہ توریت کے سارے احکام اور انکل رسومات آئین حضرت عیسی کے عہد مین اور
اونکے بعد حواریون کے زمانہ مین بہی جاری رہے جیسا اعمال کے ۲۱ باب مین مرقوم ہے
۱۸- اور دوسرے دن پاؤل ہمارے ساتہہ یعقوب کے یہان گیا اور سب بزرگ وہان اکہٹے تہے

۱۹ - اور اونہین سلام کرکے اوسنے جو کچہہ خدانے اسکی خدمت کے وسیلہ غیر قومون مین کیا
تہا برابر بیان کیا ۲۰ - اور اونہون نے یہہ سنکے خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا بہائی تو دیکہتا
ہے کہ کتنے ہزار یہودی ہین جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہین ۲۱ - اور انہون
نے تیرے حق مین سنا ہے کہ تو غیر قومون مین سب یہودیون کو سکہاتا ہے کہ موسی سے
پہر جاوین کہ کہتا ہے اپنے لڑکون کا ختنہ نکرو اور شریعت کے دستورون پر نہ چلو ۲۲
اب کیا کیا چاہیے لوگ ہر حال مین جمع ہونگے کیونکہ سنینگے کہ تو آیا ہے ۲۳ سو یہہ جو ہم تجہے
کہتے ہین کر ہمارے ہان چار شخص ہین جنہون نے منت مانی ہے ۲۴ - اونہین ساتہہ لیکے آپ
کو اونکے ساتہہ پاک کر اور اونکے لیے کچہہ خرچ کر کہ اپنا سر منڈاوین تو سب جانینگے کہ جو تیرے
حق مین سنا کچہہ نہین بلکہ تو آپ درست چلتا اور شریعت کو مانتا ہے ۲۶ تب پاول نے اون
شخصون کو ساتہہ لیا اور دوسرے دن آپکو اونکے ساتہہ پاک کرکے ہیکل مین داخل ہوا
اور خبر دی کہ جب تک اونمین ہر ایک کی نذر نہ چڑہائی جاوے پاک ہونے کے دن آخر ہونگے
پس ان درسون سے بخوبی واضح و آشکار ہے کہ احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ مین
بڑے زور شور سے جاری تہے یہان تک کہ پولوس مقدس کو بہی ظاہرا انکا اتباع
کرنا پڑا گو دل مین کچہہ اور عقیدہ رکہتا تہا جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہے عبرانیون کے خط کے
درس ۱۳ مین ہے کہ جب اوسنے نیا کہا تو پہلے کو پرانا ٹہرایا اور وہ جو پرانا اور ردی ہوتی ہے
مٹنے کے نزدیک ہے پائیل صاحب اس درس کی شرح مین لکہتا ہے صریح ظاہر ہے کہ خدا نے
اور پیغمبر رسالت کے اقرار کرنے سے پرانے اور زیادہ نقصان والے کو منسوخ کرنیکا ارادہ
رکہتا ہے لہذا یہودیونکا رسوماتی مذہب موقوف ہوتا ہے اور دین عیسوی اوسکی جگہہ قائم کیا
جاتا ہے اور پہر مقدس پولوس نامہ عبرانیون کے ۱۰ باب مین یون فرماتے ہین کہ شریعت
جو آنیوالی نعمتون کی پرچہائین ہین اور اون چیزون کی حقیقی صورت نہین اون
قربانیون سے جو وے ہر سال ہمیشہ گذرانتے اونکو جو وہان آتے ہین کبہی کامل نہین

کرسکتے ۲ نہین تو وے قربانی گذارنے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایکبار پاک ہوکر آگی
کو اپنے تئین گنہگار نجانتے ۳ پر قربانیان برس برس گناہون کو یاد دلاتی ہین ۴ کیونکہ ہو نہین
سکتا کہ بیلون اور بکریون کا لہو گناہ کو مٹا دیوے ۵ اسلئے وہ دنیا مین آتے ہوئے کہتا ہے
کہ قربانی اور نذر کو تو نے نچاہا پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان
قربانیون سے جو بدن کے لئے ہین تو راضی نہوا ۷ تب مین نے کہا دیکھہ مین آتا ہون میری
بابت کتاب کے دفتر مین لکھا ہے تا کہ خداوند تیری مرضی بجا لاؤن ۸ پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور
سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی خواہش تو نے نکی نہ اوسسے خوش ہوا اور یہی قربانیان
شریعت کی موافق گذرانی جاتی ہین ۹ تب اوسنے کہا کہ دیکھہ اے خداوند مین آتا ہون کہ
تیری مرضی بجا لاؤن تو وہ پہلے کو مٹاتا تا کہ دوسرے کو ثابت کرے پائیل صاحب ورس ۹ و ۸
کی شرح مین یون لکھا ہے کہ حواری ان دو ورسون مین دلیل لاتا ہے کہ یہودیون کی قربانیون
کے بالکل غیر کافی ہونے کے لئے ان ورسون مین اشعار ہے اور اسلئے مسیح نے انکے نقصانون کے
پورا کرنے کے واسطے موت کی تکلیف اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کرنے سے دوسرے
کا استعمال منسوخ کیا اسیطرح عبرانیون کے ۷ باب مین یون فرماتے ہین ۱۱ اگر لیوائی والی
کہانت سے کاملیت ہوتی کہ لوگ شریعت سے اسکے پابند تھے تو کیا احتیاج تھی کہ دوسرا کاہن
ملک صدق کے طور پر ظاہر ہو اور ہارون کے طور پر نہ کہلاوے پس اگر کہانت بدل جاوے
تو شریعت کا بھی بدلنا ضرور ہوگا بشپ ہال ورس ۱۲ کی شرح مین یون لکھتا ہے
کہ جو کہانت احکام الہی اور توریت کا چھوٹا جزو نہ تھی اور اوسکا کام یہہ تھا کہ آئین کی حفاظت
اور خبرداری اوسکی رو سے کیجاوے اسلئے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو آئین بھی ضرور ہی
بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکنائٹ اسی ورس کی شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق
کہانت کا کار جانورون کی قربانی گذراننے اور عابدون کے بدن کو ادائے رسوم کرکے
نجاسات شرعی سے پاک کرنے پر مشتمل تھا تا کہ وے لوگ جماعت عام مین خدا کی عبادت

کرین لیکن جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جسکا یہہ کام تہا کہ عابدون کے دلون کو نہ حیوانون کی قربانیون بلکہ اپنی قربانی سے پاک کرے تب کہانت بدلی اور حیوانونکی قربانی اور اسرائیلیون کے بدن کو غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے باب مین جو آئین تہے ضرور کر بدلی یعنی بالکل موقوف کئے گئے ہین اور ہنری اور اسکاٹ کی تفسیر مین ورس ۱۱ سے ۲۵ تک کی شرح مین یون لکہا ہی کہانت اور شریعت جس سے تکمیل نہین ہو سکتی موقوف ہوئی ایک نیا کاہن اوٹہا اور ایک نئی معافی قایم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے کامل ہوتے اور پہر گلیتون کے خط کے تیسرے باب مین پولوس مقدس یون فرماتے ہین ۱۰ کیونکہ وے سب جو شریعت کے عمل پر بہروسا رکہتے ہین لعنتی ہین کہ لکہا ہی جو کوئی ان سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قایم نہین رہتا لعنتی ہی ۱۱ پر یہہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راستباز نہین ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جئیگا ۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچہہ نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جسنے اسکی حکمون پر عمل کیا سو انہین سے جئیگا ۱۳ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے مین لعنتی ہوا کیونکہ لکہا ہی کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے ۱۴ تا کہ ابیرہام کی برکت غیر قومون تک یسوع مسیح سے پہنچے تا کہ ہم ایمان سے اوس روح کو جسکا وعدہ ہے پاوین لارڈنر صاحب ان ورسون کو نقل کرکے نوین جلد کے ۴۸۵ صفحہ مین یون لکہتا ہی کہ مین خیال کرتا ہون کہ اس جگہہ حواریکی یہہ مراد و معنی ہے اور یہہ وہ ہی جو وہ اکثر تعلیم کرتا ہی یعنی حضرت عیسی کی موت اور صلیب سے شریعت منسوخ ہوئی یا بیفایدہ ہو گئی پہر صفحہ ۴۸۸ مین لکہتا ہی ان جگہون مین حواری صریحا یہہ بیان کرتا ہی کہ شریعت کے رسومانی احکام کا منسوخ ہونا عیسی کی موت کا نتیجہ ہی اور گلیتون کے خط کے باب ۲ مین پہر فرماتا ہی ۲۰ مین مسیح کے ساتہہ صلیب پر کہینچا گیا لیکن زندہ ہون پہر تو ہی مین نہین بلکہ مسیح مجہہ مین زندہ ہی اور یہہ جو اب جسم مین زندہ ہون سو خدا کے بیٹے پر ایمان سے زندہ ہون

جسنے مجھسے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے دیا ۲۱ مین خدا کے فضل کو بیجا نہین ٹہراتا کیونکہ راستبازی
اگر شریعت سے ملتی ہے تو مسیح بیفایدہ موا ڈاکٹر ہمنڈ ورس ۲۰ کی شرح مین یون لکہتے ہین اور سینے
میرے لئے اپنی جان دیکر موسی کے آئین سے مجہے مخلصی دی اور ورس ۲۱ کی شرح مین یون کہتے
ہین یہہ آزادی اپنی لئے مین استعمال کرتا ہون اور نجات کے لئے شریعت پر بہروسا نہین کرتا اور
نہ موسی کے احکام کو ضرور سمجہتا ہون اسلئے کہ وہ تو گویا مسیح کی انجیل کو بیفایدہ کرتا ہی اور ڈاکٹر
ڈیہٹی ۲۱ ورس کی شرح مین یون لکہتا ہی کہ اگر ایسا ہو تو احکام کے نجات کو خرید کرنا کچہہ ضروری
نہ تہا اور اوسکی موت مین کچہہ خوبی نہ تہی اور پائل یون لکہتا ہی کہ اگر یہودیون کی شریعت
ہمین بچاتی اور نجات دیتی تو مسیح کی موت کی کیا ضرورت تہی اور اگر ہماری نجات کے لئے
شریعت ایک جزو ہے تو مسیح کی موت اوسکے واسطے کافی نہ ٹہری انتہی اور اسیطرح پولوس مقدس
نے اور بہت سی جگہہ کہا ہے اور علمائے عیسائی نے اونکا اقتدا کرکے اون ورسون کی ویسی ہی
شرح کی ہی مثلاً پولوس ورس ۱۸ باب نامہ عبرانیہ مین یون لکہا ہی ترجمہ ہندیہ سنہ ۱۸۳۹ پس
اگلا حکم کمزور اور بیفایدہ ہونے کے سبب منسوخ ہی انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو
اوپر مذکور ہوئے اور اور علماء عیسائی کی شرح و تفاسیر مذکورہ الصدر سے ہر عاقل و صحیح فہم پر
یہہ بات بخوبی ثابت ہو گی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے پس پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ
کتب مقدسہ نہ کبہی منسوخ ہوئے ہین نہ ہونگی کیسا لغو ہوگیا اور اب بجز اسکے چارہ نہین کہ پادری صاحب
اون چند اوراق کو جو اونہون نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری فصل مین نسخ کی بابت
سیاہ کئے ہین بالکل نکال ڈالین کیونکہ اول تو اوس فصل کی بنا ہی فاسد ہی کیونکہ پادری صاحب
شروع ہی مین کہتے ہین کہ قرآن اور اوسکے مفسرین دعوی کرتے ہین کہ جسطرح زبور کے
آنے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہونے سے زبور منسوخ ہوئی الخ پہر صفحہ ۲۰ مین لکہتے ہین
اسحالت مین محمدیونکا دعوی بے اصل بیجا ہی جو کہتے ہین کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونو کو
منسوخ کرتی ہی الخ حالانکہ یہہ صریح بہتان ہی کیونکہ قرآن شریف مین کسی جگہہ یہہ نہین آیا ہی کہ

کہ زبور کے سبب توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہین یہہ لکہا ہی کہ انجیل کے ظاہر ہونے سے
زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اسبات کا قایل ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی مین
سورۂ بقر کی ۸۱ آیت وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوسَی الْکِتَابَ الآیۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکہا ہی اور موسی
کے پیچہے بہیجے اور رسولون کو بہیجا جو حضرت یوشع اور حضرت الیاس اور حضرت الیسع اور
حضرت شموئیل اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور
حضرت یونس اور حضرت عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحیی وغیرہم
چار ہزار آدمی تہے اور یہہ سب موسی علیہ السلام کی شریعت پر گذرے ہین اور انکے بہیجنے
سے اوسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تہا جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے
مندرس و متروک اور انکے علماء بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلی تہے اور سورۂ نسا کی
۱۶۱ آیت کی تفسیر کے ذیل مین اس قول کے نیچے وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا تفسیر حسینی مین یون
لکہا ہی اور ہمنے داؤد کو کتاب دی جسکا نام زبور تہا وہ کتاب جناب الہی کی حمد و ثنا پر
مشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تہی بلکہ داؤد علیہ السلام کی شریعت وہی توریت کی شریعت
تہی انتہی جیسا مباحثہ دینی کے پہلے حصہ مین مفصل لکہا ہی اور پادری صاحب سے بہی جلسہ مین
سبکے روبرو عرض کیا گیا دوم جو کچہہ پادری صاحب عقلی اعتراض کرکے مسئلہ نسخ کی بابت
قباحتین نکالتے ہین سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے سر پڑتی ہین الحاصل جیسا پادری صاحب
کا دعوی عدم تحریف کی بابت لغو نکلا ویسا ہی جو کچہہ اونہون نے نسخ کی بابت لکہا ہی
ہیچ مہر ارہا قول اونکا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جاوینگے پر خدا کا کلام نہین ٹلیگا جو درس
۳۵ باب ۲۴ متی یا درس ۳۳ باب ۲۱ لوقا کی طرف اشارہ ہی سو اسکو اونکے دعوی سے کچہہ بہی نسبت
نہین کیونکہ وہ درس خاص اوس پیشین گوئی سے جو اوسی باب مین بیان ہوئی ہی علاقہ رکہتا ہی
جیسا کہ بشپ پیرس کہتا ہی کہ اوسکی مراد یہہ ہی کہ میری یہہ پیشین گوئیان یقیناً پوری ہونگی
اور ڈین استان ہوپ یہہ کہتا ہی کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزون کی نسبت

تبدیل کے قابل نہین ہین تو بہی ایسی استوار نہین ہین جیسی میری پیشین گوئیان ان چیزونکی بابت استوار ہین وے سب مٹ جاوینگی پر میری باتین ان پیشین گوئیون کی بابت ہرگز نہ بدلینگی اور جو بات کہ اب مین نے بیان کی ہی اوسکا ایک شوشہ مطلب سی متجاوز نہو گا انتہی علاوہ اسکی توریت کی بابت بہی حضرت مسیح کا قول متی کے ۵ باب مین یون منقول ہی ورس ۱۷ ایہہ گمان مت کرو کہ مین توریت اور نبیونکی کتابون کو منسوخ کرنے کو آیا ہون مین منسوخ کرنے نہین آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون سو اوسمین مین تمسے سچ کہتا ہون جبتک کہ آسمان اور زمین نیست نہون ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سی ہرگز منسوخ نہوگا جبتک سب پورا نہووے۔ حال آنکہ احکام توریت کے بلاشبہہ منسوخ ہوے جیسا کہ پولوس مقدس اور اور علماء کے اقوال اوپر گذرے اور شاید بخیال دفع کے اسکے جواب مین اپنی عادت کے موافق عوام الناس کے مغالطہ دینے کے لیے یہہ کہین کہ وہ احکام منسوخ نہین ہوئے بلکہ مسیح کے آنے سی انکی تکمیل ہوی تو اس صورت مین ہم کہتے ہین کہ اوسکا یہہ جواز مسئلہ نسخ کا منافی نہین ثابت ہوا یہہ کہ جو احکام حضرت مسیح کے آنے سی پہلے منسوخ ہوئے اونکا کیا جواب ہوگا جیسا ورس ۳۰ باب ۲ کتاب اول سموئیل مین عالی کی نسبت یون حکم ہوا ہے سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہی کہ مین نے تو کہا تہا کہ تیرا گہر اور تیرے باپ کا گہر ہمیشہ میرے آگے کام کیا کرے پر اب خداوند بولا کہ کبہی مجہکو گوارا نہو گا کیونکہ وے جو مجہے تعظیم کرتے ہین مین اونکو بزرگی دونگا اور وے جو میری تحقیر کرتے ہین بے قدر ہونگے۔ بشپ پاٹرک اس ورس کی یون شرح کرتا ہی کہ خدا نے اس حکم کو جو اوسکو اور اوسکے کنبے کے لیے پشت در پشت سرداری کاہن ہونے کے لیے دیا تہا منسوخ کر دیا یہہ عہدہ حضرت ہارون کے بڑے بیٹے الیعازر کے لیے مقرر ہوا تہا اور اونکے بڑے بیٹے فینحاس کو پہنچا اسکے بعد ہارون کے چہوٹے بیٹے الیعازر کی اولاد عالی کو منتقل ہوا جیسے اب پہر الیعازر کے کنبے کو بسبب گناہ بنی عالی کے منتقل ہوا پہر اور بہی اخبار مین یون حکم ہوا تہا کہ بنی اسرائیل مین سی کوئی شخص سوائے خیمہ گاہ کے اور کہین ذبح نہ کرے اور اگر کوئی کہین اور بہی ذبح کریگا تو اوس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مارا جاویگا لیکن ...

استثناء کے بموجب یہہ حکم منسوخ ہوا اور صاحب جلد اول کے ۹۱ صفحہ مین ان دونون کا ذکر کرکے لکھتا ہی کہ ان دونون فقرون مین ظاہرا تناقض واقع ہی لیکن یہہ خیال کرنے سے کہ آئین موسوی بنی اسرائیل کی حالات کے موافق کم وبیش کئی جاتے تھے اور وہ آئین ایسے نہ تھے کہ کبھی بدلے نہ جاوین اسکی توجیہہ بہت آسانی سے ہوسکتی ہی پہر لکھتا ہی کہ اونکی (یعنی بنی اسرائیل کی) ہجرت کے چالیسوین سال فلسطین مین داخل ہونے سے پہلے استثنا کے باب ۱۲ کے ورس ۱۵ و ۲۰ سے تا ۲۲ مین جو حکم دیا گیا موسی نے اوس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اجازت دی کہ فلسطین مین داخل ہونے ہی گائے بیل بہیڑ وغیرہ جہان چاہین وہان ماریں اور کہاوین انتہی ملخصا اسکے سوا اور بہت سے احکام ہین جو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہوگئی ہین جنکا بیان یہان موجب تطویل سمجھکر چھوڑ دیا گیا پر کتاب ازالۃ الشکوک مین اکثر ونکا ذکر ہوا ہی جسکو دیکھنا ہو اوس کتاب مین دیکھے پس اس صورت مین پادری صاحب کا یہہ قول پس وہ محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان مقدس کتابون مین خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا کیا لغو ہوگیا الحاصل اگر ہم ان وجوہ ودلایل کو جو کتب مقدسہ کے محرف ومنسوخ ہونے کی بابت اب تک مذکور ہوئین مختصر طور پر پہر بیان کرین تو اونہین دلیلون سے صاف ثابت وظاہر ہی کہ محمدیون کا دعوی ٹہیک اور سچا ہی اور عیسائیونکا یہہ دعوی کہ کتب مقدسہ نہ کبھی منسوخ ہوئین نہ محرف سراسر لغو اور بے بنیاد بلکہ یقین کلی ہی کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابین ہر وقت مین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور پیچہی تحریف اور تبدیل ہوئین پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان کتابون کو محرف اور منسوخ پائیگا اسلئے اوسکو لازم ہی کہ اون کتابون سے ہاتہہ اوٹہاکر اپنی نجات کی راہ ڈہونڈنے اور سچے دل سے قران شریف پر ایمان لاکر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو تمام کرکے صاف دل عیسائیونکی ہدایت کے لئے خاتمہ کے لکہنے پر متوجہ ہوتے ہین جسمین دین عیسوی کا حال مجملا بیان کرینگے کیونکہ تفصیلا لکہنے کے لئے بڑی کتاب چاہئے ہان اگر زمانہ فرصت دیگا تو اس باب مین ایک مستقل رسالہ لکہا جائیگا ان شاء اللہ تعالی

خاتمہ

طبریوس قیصر کے جلوس کے پندرہوین برس جب پنطیوس پلاطس یہودیہ کا حاکم اور ہیرودیس جلیل کا
بادشاہ اور اسکا بھائی فلپ اتوریہ اور ملک تراخونیتی کا بادشاہ اور لیسانیاس ابلینی کا بادشاہ
تھا اور حنان اور قیافا سردار کاہن تہے تب خدا کا کلام بیابان مین یحیی بن زکریا کو پہنچا
پس انہون نے عنقریب یردن کے وعظ کیا اور لوگون کو ایک آنیوالے کی خوشخبری دی
کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ہوئی اور لوگون کو اصطباغ دینا شروع
کیا اور اوسی عرصہ مین حضرت مسیح بہی گئے اور اوس سے اصطباغ پایا لیکن جب یحیی کی زیادہ
شہرت ہوئی اور اونہون نے ہیرودیس کو کچھ ملامت کی تو اوسنے اونکو قید کر دیا حضرت مسیح نے
جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل مین آئے اور ناصرہ کو چھوڑ کر کفرناحوم مین آرہے
اور اوس وقت سے مسیح نے بہی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک آئی ہوئی اور یہودیون کی طرف متوجہ رہے اور اونہین کو وعظ و نصیحت کر
دین عیسوی کیطرف ترغیب دیتے رہے کیونکہ وہ خاص اونہین کے لئے بہیجے گئے تہے جیسا کہ خود مسیح نے
ایک کنعانی عورت کو جسنے انکو اپنی بیٹی کے تندرست ہونیکی استدعا کی صاف جواب دیا کہ مین
سواے اسرائیل کے گھرانے کی گمراہ بھیڑون کے پاس بہیجا نہین گیا ہون اور ایسا ہی حکم حواریون
کو بہی دیکر روانہ کیا کہ تم غیر اقوام کیطرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر مین داخل نہونا بلکہ بالتخصیص
اسرائیل کی گمشدہ گوسپندون کی طرف جاؤ چنانچہ اسیطرح حضرت مسیح یہودیون کی ہدایت مین
مصروف رہے اور تہوڑے سے لوگ اونپر ایمان لائے پر اکثر یہودی لوگ اونکے درپے آزار رہے
آخر کار یہودا اسکریوطی کو ہمراہ لیکر اونہون نے حضرت عیسی کو گرفتار کر کے سردار کاہن کے پاس
لیگئے اور اوسنے ایک بہانہ سے عدالت مقرر کر کے تجویز کی کہ عیسی قتل کیا جاوے اور اسلئے اونہین
پنطیوس پلاطس کے پاس بہیجا کہ وہ اونکو قتل کا حکم دے ایک مسیح کے حواریون اور شاگردون نے
اوسکی تعلیم کی حقیقت او مطلب بالکل نہین سمجہا تہا اور اونکا سست ایمان دنیوی نعمتون اور
فایدونکی امید مین لگا تہا اوسکی گرفتار ہوتے ہی وے سب بہاگ گئے اور اوسی امید پر

یوحنا کی ماں نے مسیح سے یہہ درخواست کی تہی کہ جب تم اپنی بادشاہت میں داخل ہو تو میرے
دونوں بیٹے جو تمہارے داہنے اور بائیں بیٹھیں اور اسی نیت سے پطرس نے حضرت مسیح سے
کہا تہا کہ ہم سب کچہہ چہوڑ کے تیرے پیچہے ہو لئے ہیں کیا ملیگا اور اگر وہ بات سچی ہو جو مسیح کا
قول و قرار دیکہو تو مسیح نے بہی ایسا ہی کچہہ کہا ہے کہ تم میری مخالفوں میں میرے ساتہ رہے
ہو اور جسطرح میرے باپ نے میرے لئے بادشاہت مقرر کی ہے میں تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں
تاکہ تم میری بادشاہت میں میرے منبر پہ کہاؤ اور پیؤ اور تختوں پہ بیٹہکر اسرائیل کے بارہ
فرقونکا انصاف کرو الغرض کسطرح ہو ان لوگوں کے عقیدہ میں یہہ بات کہ مسیح دنیاوی
سلطنت قایم کریگا اور ہم بہی حکومتیں کرینگے ایسی جمی ہوئی تہی کہ جب حضرت مسیح دنیا سے
سدہارے تب وہ افسوس کرتے اور کہتے تہے کہ ہمیں امید تہی کہ یہہ وہی ہے جو اسرائیل کی آزادی
کریگا یہانتک کہ جب وہ حضرت عیسی سے پہر ملاقی ہوئے تب اونسے یہہ کہا کیا تو اسیوقت بادشاہت
بنی اسرائیل کی بحال کریگا پس اس صورت میں لازم ہوا کہ اونپر دوبارہ روح القدس
نازل ہوتا کہ اونکی بے ایمانی اور سخت دلی دور ہو جاوے کیونکہ حضرت مسیح کا اونہیں
روح القدس سے بہر دینا اور معجزونکی طاقت دینا کچہہ کام نہ آیا لیکن جب یہہ روح القدس
اوترا تو عجب طرح سے اونپر اوترا کہ آواز جیسی آندہی کی سخت آتی شاید ایسا ہوا ہوگا
جیسا اب بگولے آیا کرتے ہیں الحاصل جب وے روح القدس سے بہرگئے تو یہودیونکی ہدایت
کیطرف متوجہ ہوئے پر شریعت موسی کے موافق عمل کرتے رہے اور نماز پڑہنا اور
کنیسا میں جانا اور کہانا پینا سب توریت کے احکام کے موافق جاری رہا لیکن تہوڑے
دنوں بعد ساول نام ایک یہودی جو حضرت مسیح کا بڑا دشمن تہا راہ چلتے ہوئے عیسائی ہوا
اور عیسائی ہونے کے بعد پولوس مقدس بنا اسوقت تک غیر قوم میں سے کوئی شخص عیسائی
نہیں کیا گیا تہا کیونکہ حواریوں کے ذہن میں وہی بات جمی ہوئی تہی جو حضرت مسیح نے
کہی تہی کہ تم غیر قوموں کی طرف نہ جانا حتی کہ کرنیلیاس کے عیسائی کرنے کی بات جو غیر قوم

مین سو تنہا پطرس کو مشاہدہ دکہایا گیا اور اوسپر وہ شک مین پڑا کہ اسکی کیا معنی ہین کہ یکایک
کرنیلیا کے آدمی آئے اور اوسکو قیصریہ کو لے گئے اور جب وہان کے لوگون نے عیسائی
ہونے کی درخواست کی اور پطرس اونسے باتین کرنے لگا کہ ہی اتنا مین روح القدس اونپر
اوتر پڑا تب مختونون کو تعجب ہوا کہ غیر قومون پر بہی روح القدس کی بخشش ہوئی یہہ دیکہکر پطرس
نے اون لوگون کے اصطباغ پانے کا حکم دیا غرض اس مشاہدہ کے سبب سے غیر قوم بہی
عیسائی ہونے لگی لیکن ابہی ایک دنگل کہڑا ہوا کہ مختونون نے جو شریعت موسوی کے پابند تہے اسبات
کی ہٹ کی کہ غیر قوم بہی احکام شریعت بجالاوین اور غیر قومون کو یہہ بات نامنظور ہوئی
تب پولس اور برنباہ اور اون مختونون مین گفتگو ہوئی آخر کو یہہ تجویز ٹہری کہ یروشلم مین
رسولون اور مشائخ کے پاس آکر اسکا فیصلہ کیا جاوے پہر وہ سب اکہٹے ہوکر یروشلم مین آئے اور
وہان کونسل کا جلسہ منعقد ہوا پطرس اور برنباہ اور پولس مختونون کے خلاف بولے یعقوب نے بہی
توسط اختیار کرکے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا بوجہہ انکی گردن پر ڈالنا اچہا نہین پہر بہی
مگر بعض بعض احکام کا اتباع انپر لازم کیا جاوے تب تو ایک سرکلر لکہا گیا ہم نے اور روح القدس نے
جاری ہوا کہ روح القدس کو اور ہمکو بہی اچہا لگا کہ سوائے ان باتون کے جو ضروری ہین
تمپر زیادہ بوجہہ نڈالین تم بتون کے لئے ذبح کی ہوئی چیز سے اور لہو اور گلا گہونٹا ہوئے جانورون کے
کہانے سے اور زناکاری سے پرہیز کرو انسے اگر تم اپنے تئین دور کروگے تو بہلا کروگے
تم پر سلام سو اس سرکیولر کے مطابق غیر قومون کو تو شریعت کی پابندی نرہی پر مختون
لوگ اوس شریعت موسوی کے متبع رہے لیکن پولس مقدس پہر بہی راضی نرہے اور
اونہون نے بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ اگلا حکم کمزور اور بیفایدہ ہونے کے
سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لئے سب کچہہ پاک ہے سو جب تکلیفات شرعی بالکل اوٹہہ گئین
اور لوگون نے اس دین مین ہر طرح کی آسایش وآرام پایا تب غیر قوم کے لوگ بڑی
رغبت سے عیسائی ہونے لگی کیونکہ یہہ بات بالبداہت واضح وآشکار ہے کہ انسان جو خلقت سے

گناہون کا مبتلا ہی اس قسم کی باتون کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہی اور اچھی باتونپر کمتر دل لگاتا ہی لیکن اگرچہ پولوس نے احکام شریعت کو منسوخ کرنیکا حکم دیدیا تھا تسپر بہی مختون لوگ جو نئے عیسائی ہوئے تھے اونکو مانتے تہے یہانتک کہ جب پولوس یروشلیم مین آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائیان مختون جو انبوہ شریعت پر بڑے سرگرم ہین وے پولوس کا حال ہی سن چکی ہین بیشک اکٹھے ہو کر فساد کرینگی تب پولوس کو سمجہایا کہ تو بہی منت والے آدمیون کے ساتہہ داخل ہو کر منت ادا کر تا کہ وے لوگ جانین کہ جو کچہہ اونہون نے تیرے حق مین سنا ہی بے اصل اور بے بنیاد ہی اور پولوس نے بہی انکی بات مانکر ایسا ہی کیا الغرض ادریان کے وقت تک اسیطرح سب لوگ احکام توریت کی تعمیل مین سرگرم تہے پہر جب بادشاہ نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کریگا مارڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیون نے اس خیال سے کہ ہم بہی یہودیون مین گنے جاوین رسومات موسوی کو بالکل چہوڑدیا اور مرقس کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہہ بات لوگون کو جو یہودیون کی رسوم کے ادا کرنیمین بدل راغب اور بہت سرگرم تہے نہایت ناگوار گذری اسلئے وہ جدا ہوگئے اور سیریا ملک فلسطین مین اپنی جماعتین قایم کین اور ان مین رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کروفر کے ساتہہ بحال رکہا یہہ لوگ حضرت موسی اور حضرت عیسی کو سند مین برابر سمجہتے تہے سو جب دو فرقہ ہوگئے تو فرقہ اولین جو سچے عیسائی تہا اور توریت کی حمایت مین مصروف رہتا تہا بدعتی قرار دیا گیا اور ابیونیہ اونکا نام رکہا گیا اور دوسرا فرقہ جو توریت سے برگشتہ ہو گیا تہا اور جسکی بنیاد پہلے ہی پولوس جماچکے تہے دن بدن زیادہ ہوا اسطرحسے دین عیسوی تمام سے مفقود ہو چلا اور دین پولوس کی ترقی ہونے لگی دوسری صدی مین ایک اور ایجادات ہوئی کہ جسکے سبب دین پولوس کے پہیلنے کے لئے ایک بڑی مددملی یعنی یہہ کہ افلاطون اور فیثاغورس کے پیرؤن مین یہہ مقولہ تہا کہ سچائی اور خداپرستی کی ترقی کے لئے جہوٹہہ بولنا اور فریب دینا صرف جائز ہی نہین بلکہ قابل تحسین ہی اونسے یہودیون نے

اعمال کا ۲۱ باب
۹۵
صفحہ ۶۵

حضرت عیسی کے آنے سے پیشتر یہہ مقولہ سیکہہ لیا اور ان دونون سے یہہ وبا عیسائیون کو
لگی چنانچہ بہت سی چہوٹی کتابون سے جو بڑے اور معروف نامون کے ساتہہ منسوب ہوکر
اس صدی اور اسکے بعد کی صدی مین دنیا مین پہیلائی گئین یہہ بات واضح و آشکار ہے اور یہہ
بات کچہہ تعجبات سے نہ تہی اور عیسائی لوگ کچہہ محتاج نہ تہے کہ انہین لوگون سے یہہ بات سیکہکر عمل
مین لاوین کیونکہ اس صدی کے حال مین ایک بڑا معتبر مورخ یون لکہتا ہے کہ اگر اخلاق کے
بد رہنا سے ایسا شخص مراد ہے جو ان کامون کی حد و خاصیت سے جو عیسائیون پر لازم تہے
واقف ہو اور نیکی اور بدی کی ہی صاف صاف تمیز نہ کہتا ہو اور کتب مقدسہ کے اصل
مطلب مین نہ خوض کرسکتا ہو اور جو اسی سبب سے اکثر بے تحقیق مین ڈانواں ڈول احکام
الہی کے بیان کرنے مین غلطی مین پڑ جاتا ہو گو بعض اوقات اچہی بات ہی کہتا ہو اگر ہم کسی
ایسے شخص جسکی یہی تعریف ہوئی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہہ لقب تو بلاشبہہ بہت سے
مرشدون سے علاقہ رکہتا ہے تیسری صدی مین دین یولوسی نے ایک بیمار رنگ پیدا کیا
کہ اوس وقت کے علمانے اول تو کتب مقدسہ کی ساری عبارتون کو تمثیلی معنون کے ساتہہ تعبیر
کرنا شروع کیا دوسرے علماء عیسائی نے جنہون نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل کیا تہا
اپنے استادون کا اتباع کرکے بت پرستون اور یہودیون کے ساتہہ مباحثہ کا یہہ طریقہ اختیار
کیا کہ جسطرح ہو اگرچہ فریب ہی سے کیون نہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین
کے مغلوب کرنے کے لئے فریبی تقریرین کرنے سے بہت قباحتین واقع ہوئین منجملہ
اونکے ایک تو یہہ ہوئی کہ بہت سی کتابین ناموراً ادمیون کی طرف منسوب ہوکر اس قدر
شائع ہوئین کہ اونکا اعتبار زیادہ ہو ویسے چنانچہ کنیتس یعنی کتاب اصول ایمانیہ کی تصنیف
ہوکر حواریون کے نام سے مشہور ہوئی اور اپاسٹالیکل کنسٹی ٹیوشن یعنی حواریون کے
قواعد جسکی تالیف کلیمنس کیطرف منسوب ہے اور ریکگنیشن اور کلیمنٹائن جو کلیمنس کی تصنیف
قرار دیجاتی ہین اور سابق جسکی اور بہت سی کتابین جسکی ہوتے ادمی مدت تک قدر و اعتبار

کرنے رہے شایع ہوئین اور یہہ کہ نہ صرف مباحثین ہی مین تہا بلکہ منک یعنے رہبان لوگون
نے بہی اپنے گروہ کی تائید کے لئے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے گروہ کو دیونشیس کیطرف جسکو
پولوس نے پہلی صدی مین عیسائی کیا تہا نسبت کرنے لگے سو اس جہوٹہہ کے زیادہ ترویج پانے
کے لئے کئی کتابین علم اسرار اور مجاہدات کی اوسکی طرف منسوب کردین اس صدی مین اگرچہ
ہر درجہ کے آدمیون کے لئے شادی کرنا روا تہا لیکن جو لوگ بن بیاہے رہتے تہے عفت
اور پارسائی مین زیادہ تر نام پیدا کرتے تہے وجہ اسکی یہہ تہی کہ اس صدی مین یہہ بات
سب لوگون کے زبان زد ہو رہی تہی کہ جو لوگ جورو دان کرتے ہین اونہین پر شیطانون کا
اثر رہتا ہے اور جو یہہ بات بڑے فایدہ کی معلوم ہوتی تہی کہ جو لوگ کلیسیا کے حاکم ہون
اون پر شیاطین کا اثر نہ ہونے پاوے لہذا یہہ تجویز ہوئی تہی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم
رہین اسی جہت سے کلیسیا کے بہت سے لوگ خاصکر آفریقہ مین لوگون کی خواہش پوری کرنے پر
راضی ہو گئے لیکن اس بات مین سعی کی کہ اپنے نفس و خواہش پر بہی جبر ہونے پاوے سو اون
عورتون کے ساتہہ جو ہمیشہ کی عفت کے لئے منت کر بیٹہی تہین اونہون نے علاقہ رکہا اور
یہہ بات عجب عادت رایج ہو رہی تہی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچہونے مین اون عورتون مین سے
ایک عورت کو شریک کر لیتے تہے پر ظاہر مین ہی اظہار ہوتا تہا کہ اس معاملہ مین کوئی ایسا
امر نہین ہے جس سے عفت و پارسائی مین فتور آوے چوتہی صدی مین ہر بات کی
ترقی ہوئی اور اس صدی مین بہتیری واہیات اور مزخرفات کا شیوع رہا اور
دین عیسوی کی افزایش کی ایک بڑی وجہہ یہہ ہوئی کہ جب قسطنطین بادشاہ نے اپنے
خسر کو مار ڈالا اور طبیعت پر کچہہ گہبراہٹ اور بےچینی ہوئی اور اوسکے کاہن نے اوسکا
قصور معاف نہ کیا تب ناچار ہو کر اوسنے عیسائی پادریون کو بلوایا اونہون نے کہا اگر
تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابہی تمہارا قصور معاف کر دیتے ہین سو وہ عیسائی ہو گیا اور
ایسا معتقد عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسی کاہن کو جسنے اسکے گناہ معاف کرنے سے

انکار کیا تھا مرواڈالا اپہر اپنی بی بی فاسنۃ اور اپنی بیٹی کرسپوس اور دونون بہنوئیون
اور چہوٹے بہانجے اور بہتیرے دوست آشناون کو قتل کیا اسی بادشاہ کے عہد مین ۳۲۵ سنہ
مین کونسل نائیس منعقد ہوئی اور اسمین مسیح کی الوہیت جسکی مدت سے گفتگو درپیش تھی تصفیہ ہوے
اس کونسل کی انعقاد کی وجہہ یہہ تھی جب اریس نے جو مسیح کی الوہیت کا منکر تھا اپنے مسئلہ کو
دونون یوسی بیون اور اور علماء وغیرہ کی مدد سے خوب پہیلانا شروع کیا اور اتہانیسیس اسکا
مقابل ہوا تب قسطنطین نے اس نزاع کو دیکہکر اس کونسل کے انعقاد کا حکم دیا سو اس کونسل مین
تیرہ بشپ لوگون اور بہتیرے پادریون نے تثلیث سے انکار کیا اور بعض لوگ تثلیث کے تو قائل
ہوئے مگر حضرت مریم کو بجاے روح القدس کے داخل کرتے تھے لیکن جب بادشاہ نے علانیہ
حکم دیا کہ جو شخص تثلیث سے انکار کریگا اسکا مال ضبط ہوکر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثرون نے
بادشاہ کے خوف سے تثلیث کے عقیدہ پر دستخط کردیے سو اوسوقت سے تثلیث قایم ہوئی اور
اتہانیسیس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین کے مرنے کے بعد اسکے جانشینون نے دین عیسوی کے
رواج دینے مین بڑی کد و کاوش کی اور یہہ حکم دیدیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت کا
اتباع کریگا سزا پائیگا سو اس جہت سے دین عیسائی روز بروز ترقی پانے لگا لیکن جون جون
اس دین کی ترقی ہوئی صورتین بہی نئی نئی پیدا ہوتی گئین یہانتک کہ پوپ لوگون کے
زمانہ مین جو جو باتین اور عجیب وارداتین وقوع مین آئین پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابین
اونسے مالامال ہین ہمکو وہ سارا حال لکہنے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف تطویل مانع
ہے غرض پندرہوین صدی تک پوپ لوگونکا خوب زور و شور رہا چنانچہ پروٹسٹنٹ لوگونکا
ایک معتبر مستند شخص لکہتا ہے کہ اصلاح کے شروع مین جب دجال اپنی سلطنت پر قابض اور
اوس پر بیٹہا تہا تب لوتہر اوٹہا اور دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکہتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ بہت
صدیون تک تمام روے زمین پر عموماً ارتداد پہیلا ہوا تہا اور اوسوقت ہمارا کلیسیا
ظاہر نہ تہا اور پروٹسٹنٹ لوگون کی ایک بڑی مستند کتاب مین یون مرقوم ہے

کہ اٹھہ سو برس سے زیادہ تک دنیادار اور پادری لوگ اور فاضل اور جاہل اور دین
عیسوی کے سارے قرن اور فرقے اور سب درجہ کے مرد اور عورت اور بچے بڑی بت
پرستی مین ڈوب گئے تھے اور ایک دوسرا پروٹسٹنٹ یون لکھتا ہے کہ حضرت عیسی کے تین سو
۱۶ برس بعد دجالی اور پوپلی سلطنت شروع ہوئی اور ۱۲۶۰ برس تک بالجملہ برقرار قائم
رہی الحاصل یہی سلطنت جسکو پروٹسٹنٹ لوگ دجالی قرار دیتے ہین پندرہوین صدی کے
آخر تک برقرار رہی اور معاملات دینی کے مسایل کا تصفیہ اور کونسلون وغیرہ کا انعقاد سب
کچھہ انہین پوپ لوگون کے زمانہ تسلط مین وقوع مین آیا کیا سولہوین صدی مین دین
یسوعی پر ایک عجیب انقلاب آیا یعنے جب لیو عاشر پوپ کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے انڈلجنس کا
قدیمی دستور جاری کیا اور اپنے تابعین کو حکم دیا کہ گناہون کی معافی کی سند مین بیچا کرین
سیکسنی مین اکثر آگسٹائن کے گروہ اسکام کے لئے مامور ہوا کرتے تھے اور اس اعتبار سے انکو
فایدہ بھی ہوتا تھا اور توقیر و منزلت بھی بڑہتی تھی لیکن آرکمبولڈی نے یہہ عہدہ ڈومنیکن
کے گروہ کو دیا تب مارٹن لوتہر نے جو گروہ آگسٹائن مین سے تھا اپنے گروہ کی خفت دیکھکر
انڈلجنس بیچنے کے قبایح بیان کرنے شروع کئے اور جب لوگون نے اوسکے ساتھہ مقابلہ
کیا تو وہ انڈلجنس ہی کی برائیان بیان کرنے لگا اسپر فساد ہونا شروع ہوا حتی کہ پوپ کو
اوسکی خبر پہونچی تب پوپ نے اول تو چٹھیان وغیرہ بھیجکر اسکو فہمایش کی اور جب وہ انحراف سے
باز نہ آیا تب بل یعنے فرمان اس مضمون کا صادر کیا کہ اگر لوتہر اپنی خطاؤن سے تائب
نہو تو کلیسیا سے خارج کر دیا جاوے پر لوتہر اسکو بھی خیال مین نہ لایا اور اوس بل کو جلا دیا
اور پوپ کی اطاعت سے خارج ہو کر معالم الملکوت کی صلاح اور مشورہ سے اپنے نئے
دین کی بنا ڈالی یہہ سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمی بہ [illegible] مین
یون بیان کیا ہے کہ یکایک آدہی رات کو مین جاگ اوٹھا تب شیطان نے مجھسے یہہ گفتگو شروع
کی کہ سن اے فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک جو خلوت مین ماس کو ادا کیا ہے شاید یہہ

بت پرستی ہو اور حضرت عیسی کا خون اور بدن آئین ہو اور صرف روٹی اور شراب ہی
کی عبادت خود توتے کی ہو اور اوزون سے کرائی ہو اور اوس مین نے جواب دیا کہ مین
مسیح کا کیا ہوا پادری ہون اور مجکو بشپ نے مقرر کیا ہی اور مین جو کچھہ کرتا ہون اپنے بزرگون کی
اطاعت اور حکم سے کرتا ہون شیطان نے جواب دیا یہہ سچ ہے مگر ترک اور غیر قوم ہی جو کچھہ
کرتے ہین اپنے بزرگون ہی کی اطاعت سے کیا کرتے ہین اور اسیطرح یوربعام کے کاہن بہی
گرمجوشی سے اپنے کام کیا کرتے ہین کیا اگر تیری تقریر ایسی جہوٹی ہو جیسی ترک اور
سامریون کے کاہن اور اونکی عبادت جہوٹی ہے تو پہر کہتا ہو کہ یہہ باتین سنکر مجکو پسینا آگیا
اور دل کانپنے لگا اور شیطان میرے روبرو مین بہت معقول دلیلین اپنے موقع سے لاتا تہا الحق اس
مباحثہ مین اوسنے مجکو مغلوب کیا سو مین چپکا کہڑا ہو کر اوسکی اون دلیلون کو جو اوسنے میرے
تقریر اور پادری گری کے بطلان مین پیش کین سنا کیا چنانچہ اوسنے پانچ دلیلین بیان کین
بعد اوسکے تو پہر کہتا ہو کہ اس ضرورت اور تنگی مین مین شیطان کو اپنی پرانی ڈہال لیکر یہ
دیتا کہ ایمان اور ارادہ کلیسیا کا تکیہ ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو سہی یہہ کہان
لکہا ہے کہ بے ایمان اور شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کرسکتا ہو تو پہر کہتا ہے کہ شیطان کی
دلیلون اور اعتراضون کا مین کچہہ جواب نہ دے سکا الا سکرامنٹ مین مسیح کی حضوری کا مین قایل
رہا القصہ کچہہ تو ہم جنس کے ملنے کے سبب اور کچہہ معلم الملکوت کی تعلیم کے باعث تو پہر صاحب
نے دین پوپ میں بہی اصلاح کی لیکن افسوس اوسکی زندگی مین اوسکے شاگردون نے
اوس اصلاح مین ترمیم کی یعنے ادہر تو زونگلیس اور کارلاسٹاد لیکن سکرامنٹ مین مسیح
کی حضوری کا انکار کرکے الگ ہوگئے اور ادہر سٹارک وغیرہ نے فرقہ انابپٹسٹ کی بنا
ڈالی کالون اور بیزا نے اپنا کلیسیا الگ بنایا اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہانتک
کہ ایک دوسرے کے درپے آزار ہوئے اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتی کہ کشت خون
کی نوبت پہونچی اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگون کے یہ حالات ہم کو لکہتے شرم آتی

ہے اور کتاب بہی پڑہی جاتی ہے جسکو دیکہنا ہو کالون اور بیزا کا حال ڈاکٹر بولساک کی کتاب
مین جو بیزا کی زندگی مین لکہی گئی ہے دیکہہ لے اور ناکس کا حال تاریخ اسکاٹلنڈ مصنفہ ٹلر
مین ملاحظہ کرے اور انابپٹسٹ کے بزرگون کا ماجرا فاکس صاحب کی کتاب الشہدا مین
دیکہہ لے اسی صدی کے اوسط مین علماء کے غایت اختلاف اور تناقض کی جہت سے بہت
لوگون کا عقیدہ الحاد کیطرف آیا پہلے سب ہی ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ مین ظاہر ہوئے
وے ایک خدا کو مانتے تہے اور حضرت عیسی کا کچہہ لحاظ نہین رکہتے تہے اور حواریون اور
انجیل نویسون کے مسائل کو کہانیان اور خواب جانتے تہے سب دینون پر ہنستے تہے گو ظاہر
اون لوگون کے دین کو جنسے خوف رکہتے تہے کبہی برتتے تہے بعضے اونمین سے یہہ عقیدہ
رکہتے تہے کہ جسم کے ساتہہ روح نہین مرتی اور اورون کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی ربوبیت
کے باب مین ایپی کیورین کی موافق تہی گویا خدا کو بندون کے معاملات مین بعد پیدا کرنیکے
کچہہ علاقہ نہین رہا ان مین سے بہت سے لوگ فلسفہ اور بہت علوم مین ماہر تہے اور تیز فہم تہے
اور اس الحاد کی بلا مین جو آپ مستعد تہے اوسکو محنت اور کوشش سے اورون مین بہی پہیلاتے
تہے سترہوین صدی مین ایسے لوگون کی اور ترقی ہوئی اور جرمنی و انگلستان مین بہی
اسبات کا کچہہ چرچا ہوا چنانچہ لارڈ ہربرٹ اور مسٹر بلاونٹ اور ہوبس اور ارل شافٹسبری
اور ٹولینڈ جو بڑے بڑے درجون پر تہے ملحد ہوگئے چنانچہ اونہون نے بہت سی کتابین
اسمین تصنیف کین۔ اٹہارہوین صدی مین اس قسم کے عقاید روز بروز بڑی ترقی پر رہے
اور امریکہ اور ہسپانیہ وغیرہ مین پہیل پڑے حتی کہ یہہ بلا عالمگیر ہوگئی اور اس زمانہ مین تو ان بعض
مقامون مین الحاد کا بڑا ہی زور شور ہے۔ ڈوایٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۰۹ و ۴۱۰
مین لکہتا ہے کہ علم کلام کے جہگڑے مین عہد عتیق کی سچائی اور اصلیت پر حملہ ہوا رفتہ رفتہ یہہ
نوبت پہونچی کہ اسکے الہامی ہونے کا یقین جرمنی مین سے نکل گیا بعد ازان عہد جدید
کے مخطوط پر نزاع ہوئی اور یہہ حال ہوا کہ ایک مصنف کے غیر الہامی سمجہنے کے بعد دوسرے

ایسا ہی سمجہا یہانتک کہ بہت سے شکلین انکو نالایق سمجہا اور ان کو دین عیسوی کے پہیلانیکا
الہ اور تاریخ کی کتاب سمجہہ لیا بعد اسکے انجیلون کی نسبت بہی ایسا ہی کچہہ حملہ ہوا یہانتک کہ
پادریوںکے نزدیک ارسطو اور افلاطون سے زیادہ حضرت عیسیٰ کا لحاظ نہ رہا اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسیون
کے فلسفیوں سے بہی جو اٹہارہوین صدی کے اوسط اور اواخر مین ہوئے ہین سبقت لیگیا
جب لوگون نے دیکہا کہ پادری لوگ بہی ملحد ہو گئے تو انہون نے بہی وہ طریقہ اختیار
کیا جرمنی مین جو دین عیسوی کے لوٹ پوٹ ہو جانے کی وجہہ قوی بہی ہوئی ہے مسٹر
ہوٹ اپنی کتاب مین جو ۱۸۴۶ عیسوی مین چہپی یون لکہتا ہی کہ قریب تمام جرمن کے مدرسون مین
الحاد غالب ہو گیا ہے کینٹ کے عقاید کو ہیجل اور اور لوگون نے تنمیم کرکے دین عیسوی کو ایک کہانی
ٹہرا دیا فلاسفہ نے جرمنی مین دین عیسوی کے بازو توڑ ڈالے عہد عتیق اور عہد جدید کی
اعجازی باتون کو کہانیان ٹہرایا حضرت عیسیٰ کے معجزات اور یہودیون کی قایم کرنے کی بابت
خدا کی تعجب انگیز باتون کو اور قومون کی سی گپ سمجہہ لیا اس فلسفی عقیدے نے اکثر جرمنی
جوانون کو بطرح پکڑ رکہا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیان الحاد سے بہری ہوئی ہین (یعنی
معلم بہی ویسے ہی ہین) جرمن مین گروہ طالب علمون مین سے جنکو مین جانتا ہون بارہ
آدمی چہانٹنے دشوار ہونگے جو پکے ملحد نہون جو لوگ اس وبا کے پہیلنے کا شبہہ رکہتے ہون
آپ جاوین اور دیکہہ لین لیکن اگر چاہیے کہ لڑکے دانا اور ذی علم اور دین عیسوی کی بیخ
منکر ہو کر نہ آوین تو انکو جرمن مین پڑہنے کو نہ بہیجین آرنلڈ ی اودن یون کہتا ہے کہ ہر
سیاح کو یہہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال مین بہی ملحدونکی مقابلہ مین ایک پابند ایمانکا پانا فرانس
مین دشوار ہے پادری گلیگ صاحب جرمنی اور بوہیمیہ اور ہنگری کے حال مین لکہتا ہی
کہ اگر کوئی شخص اسی نوے برس گذشتہ کی بابت جرمنی کے دین پروٹسٹنٹ کے حالات کی
تاریخ دیکہے تو برا ہی آئین مشاہدہ کریگا کہ اسمین عیسائی آنکہہ کو غم و اندوہ کے سوا
کچہہ نظر نہین آتا زمانہ مذکور کے پادری لوگون نے دین عیسوی کے خدا کی طرف سے ہونیکا

انکار کرکے اس بات مین بڑی سرگرمی سے محنت کی ہے کہ اپنے عقاید باطلہ لوگون کے
دلون مین ہی ڈالین علم کلام کے مدرسون کے اتالیقون اور مذہبی اور علمی جنرل کے
رہنماون مین سے ایک ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئین رشنلسٹ کہتے ہین اور اون
لوگون پر جو الہام کے قایل ہین ٹھٹھے مارتے ہین بلکہ وعظ کے سارے منبر اونکے اور اونکے مریدون کے
تحت مین آگئے اور یہہ گویا ایک ایسا چشمہ جاری ہوا کہ جدہر اسکے پانی کا گذر ہوا کنکر کر ڈالا
علاوہ اسکے اون لوگون کا علم جو اس ناپاک کام کی تائید مین اونہون نے ظاہر کیا بلاشبہ
ایسا بڑا تھا جیسی ونکی لیاقتین ہر درجہ کے آدمیون کے فہم اور سمجہہ کی موافق تعجب انگیز تہین
پس اسصورت مین کچہہ مقام تعجب نہین کہ اسکا نتیجہ یہہ نکلی کہ ہر جگہہ کفر پہیل جاوے اور روشیہ
کے حال مین ہی ککیک صاحب یون لکہتا ہی کہ روشیہ کی سلطنت مین سالہا سال سے اب تک
بیبل کا مذہب نہین ہی اور ہکسن نے ہی بہت تفصیل کے ساتہہ جرمن مین الحاد کے پہیلنے کا
حال لکہا ہے اور ماہ اکتوبر سنہ [illegible] عیسوی کے اخبار موسومہ پالمٹ مین لکہا ہے کہ خاص انگلنڈ
مین انجاس خانقاہین ہین جنمین کفر کی تعلیم ہوتی ہی اور تین لاکہہ آدمی ایسے ہین جو کچہہ
مذہب نہین رکہتے اگر خوف تطویل مانع نہوتا تو ہم اور بہت سی باتین لکہتے مگر صاحبان عقل
کیواسطے اسیقدر پر اکتفا کیجاتی ہے پس اب اے عیسائیو ذرا انصاف سے دیکہو کہ
جب کتب مقدسہ اسطرح پر تحریف و تبدیل ہوئی ہون جیسے ہمنے بیان کیا اور تمہارے علما کو
بہی بجز تسلیم کے اور کچہہ چارہ نہوا اور دین عیسوی ہی دنیا سے گم ہوکر دین پولوسی اوسکے
قایم مقام ہوا اور معہذا ادہی دین پولوسی کئی سو برس تک تحت حکومت دجالون اور
بت پرستون کے رہا ہو اور یہہ کتابین ہی جنہین تم کتب مقدسہ کہتے ہو اوس مدت دراز تک
اونہین دجالون کے پاس رہتی ہون اور پہر پندرہ سو برس کے بعد جو اوس دین پولوسی
کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کے طفیل سے جسنے معلم الملکوت سے تعلیم پائی نہو تو بہلا
تم کس لئے ایسے دین اور ایسے کتب کے حامی بنے ہو کیونکہ تم نبی آخر الزمان پر ایمان

لاکر نجات ابدی حاصل نہین کرنے اے عیسائی بہائیو یہہ وہ نبی ہی جسکی شان مین آسمان
ہمیس سا دشمن جسکو تم بہی عمدہ سمجہی جانتے ہو اور اوسنے از راہ شقاوت ازلی کلیسی کیسی درشت
اور نا ملایم الفاظ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہی ہین صاف صاف گواہی دیتا ہی
کہ آنحضرت حسین اور ذہین تہے اور آپ کا چال وچلن پسندیدہ تہا مساکین کی خبر رسانی آپکا
شیوہ تہا ہر ایک کے ساتہہ خوش خلقی سے پیش آتے اور دشمنون پر شجاع تہے ان سب باتونکے
علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تہے جعل سازون زانیون قاتلون تہمت لگانیوالون
بوالفضولون لالچیون جہوٹے گواہون وغیرہ کے ساتہہ کمال سختگیری کرتی تہے صبر اور فیاضی
اور رحمدلی اور نیکی اور احسان اور والدین اور بزرگون کی تعظیم و توقیر کرنے اور انکی عزت
بڑہانے کی نسبت بہت وعظ ونصیحت کرتے تہے اور بڑے عابد و مرتاض تہے آپ دیکہو اے پیارو
جسمین ایسے ایسے وصف ہون اور اون اوصاف کا ثبوت اوسکے دشمنون کے اقوال سے پایا جاوے
پہر اوسکی نسبت بے ادبی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سراسر تعصب اور اپنے
باپ دادون کی رسوم کا اتباع ہی خداوند تعالی اپنے نبی آخر الزمان کے وسیلہ سے ہمکو اور تمکو
تعصب و طرفداری سے چہڑا دے اے پیارو یہہ وہ نبی ہی جسکی بہتری بشارتین باوصف اسقدر
تحریفات کے ابتک تمہاری کتابون مین موجود ہین اور محمدیون کیطرف سے اکثر کتابون مین
مرقوم ہو چکے ہین یا کہ اون بشارات کا مصداق سوا اسی نبی آخر الزمان کوئی نہین ٹہر سکتا
تم بہی اگر تعصب کو کنارے رکہکر اونکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہی کہ پہر ایسے وساوس و شکوک مین نہ
پڑو اے پیارے عیسائیو یہہ ہی وہ آخر الزمان ہی جسکی بابت کہلا کہلی حضرت عیسی نے اپنے مصلوب
ہونے کے واقعہ کے ذکر مین انقریب یون فرمایا تہا کہ اے برنبا یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا
گناہ کیون نہو خدا اوسکی سزا دیتا ہی کیونکہ خدا تعالی گناہ سے ناراض ہی اور کسی گنہگار سے نہ
چہوڑتا ہی پس اور میرے شاگرد و مرید جو دنیوی غرض سے میرے ساتہہ محبت کی خدا اس سے واقف
اور مقتضائے عدالت یہہ چاہا کہ اونکی اس نامناسب عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اپنی جناب سے

دے دوزخ کو عذاب سے بچاوین اور وہان اونکو اذیت نہووے اور مین اگرچہ دنیا مین بے قصور تھا
پہر بہی کہ بعضے آدمیون نے مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند تعالی کو یہہ بات خوش نہ آئی اور
اوسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہہ پر نہ ہنسین اور مجہکو ٹہٹون مین
نہ اوڑاوین سو اوسنے اپنی مہربانی اور عنایت سے ایسا ٹہیرایا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت
کے سبب میری تضحیک و رسوائی ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا پہر
ساری ہتک اور رسوائی محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہبہ لوگون کے دل سے اوٹہا دیگا پس اے بہائیو
جسکی نوبت کی خبر اس صراحت سے سند سچ ہووے بہلا پہر اوس سے منکر ہونا اپنی عاقبت خراب کرنا ہے
یا نہین اگر ذرا سا بہی انصاف تمہارے دل مین ہو تو ہرگز پہر شکوک و شبہات مین مبتلا نہو اگر شیطان
لعین جو بنی آدم کا دشمن ہے تمکو اس دہوکے مین ڈالے کہ برنباہ کی انجیل جعلی ہے اور اوسکو تمہاری
کونسل اور کمیٹی نے خدا کا کلام نہین مانا ہے تو تم لاحول پڑہو اور خدا سے دعا مانگو کہ تمکو شیطانی وساوس سے
چہڑا کے عقل سلیم عطا فرماوے اور یہہ شک جو صریح بے اصل ہے جیسا ہے تمہارے دل سے نکالی دیکہو
برنباہ کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑون برس پیشتر
کی ہے کیونکہ دوسری یا تیسری صدی عیسوی کی کتابون مین اسکا ذکر ہوا ہے تو بہلا پہر غور فرماؤ کہ اتنے دنون
پیشتر ایسی جعل کیونکر ہو گیا اور جعل بہی ایسا ہو جو طاقت بشری سے باہر ہے اور بدون الہام الہی کے
جعل ہونا ہرگز خیال مین نہین آتا تو اس صورت مین ایسے جعل سے بہی کچہہ قباحت نہوئی اور اگر تم لوگ
یہہ کہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی محمدی نے اوسمین یہہ فقرات بڑہا دیے ہین تو اسکا
ثبوت تو گذرانو کہ کس شخص نے کس زمانہ مین یہہ تحریف کی اور برنباہ کی انجیل کا کوئی ایسا پرانا نسخہ جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکہا ہوا ہو اور جسمین یہہ فقرہ موجود نہو دکہلا دو نہین تو ایسے
شیطانی وہمون سے توبہ کرکے ایمان لاؤ اور نجات ابدی مفت مین لو اور جب تک تم اس امر کو ثابت
نکرو اور اپنے تعصب سے بلا دلیل دعوی کئے جاؤ تب تک محمدیون پر کچہہ واجب و لازم نہین ہے کہ تمہارے

ان واہی تباہی اعتراضوں پر توجہ کریں کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سب لغو باتوں سے افضل
ہے اور سارے اعتراضوں کا ایک کافی و وافی جواب ہے آپ میں بلا تعصب و طرفداری سچے دل سے تمہاری لئے دعا
مانگتا ہوں خدا مجیب الدعوات اپنے نبی آخر الزمان کے وسیلے سے اسکو قبول فرماوے مناجات اے رب العالمین
تو جو ساری چیزوں پر قادر ہے اور بنی آدم کے دلوں کو شیطان کے وساوس سے چھڑانے کی طاقت رکھتا ہے اپنے
فضل و کرم سے عیسائیوں کو جو سچے دل سے اپنی نجات کی خواہاں ہیں راہ راست پر لا اور انکو جو تعصب کی راہ
سے دین محمدی کے دشمن ہو رہے ہیں تعصب سے چھڑا اور انکو توفیق عنایت فرما کہ سچے دل سے تیری راہ تلاش کریں
اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات ابدی و حیات سرمدی پاویں اے خداوند تعالی انکو توفیق
دے کہ اس کتاب کو بے تعصب اور بلا طرفداری دیکھیں اور ضلالت اور گمراہی کے ورطے سے نکلکر ساحل نجات تک
پہنچیں اور اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے قبول فرما اور اس میں جو کچھ سہو و نسیان ہوا ہو تو معاف کر اور ہمارا
اور سب اہل اسلام کا خاتمہ بخیر کر اور قیامت کے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب کر آمین
یا رب العالمین ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا
ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکفرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه
محمد وآله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

الحمد للہ والمنة کہ نسخہ متبرکہ و کتاب لاجواب مسمی بہ اعجاز عیسوی ملقب بہ صیقلہ تحریف تصنیف فخر متکلمین و سر آمد
مباحثین دین پناہ حاجی حرمین شریفین جناب مولوی محمد رحمة اللہ صاحب کیرانوی دام اللہ فیوضہ بماہ جمادی الاول
سنہ ۱۲۹۳ ہجری قدسی در مطبع سید میر حسن رضوی واقع دہلی حلیہ انطباع پوشید

فہرست مضمون کتاب

او

فہرست علماء یہود و عیسائیہ کی جنکا اس [illegible] نام آیا ہے مع [illegible]

ابا ربنل	اسٹناش
ابی فینس	اریجن — آسمی نوزر
اتھانیشیس	آریس ٹیمیس
ایرنیس	اڑولنیس
	اینیاسیٹم یا انیاس سیلوس